الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

8

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

8

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب ____________ صحیح ابن حبان

مترجم ____________ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ____________ ورڈز میکر

باہتمام ____________ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ____________ ستمبر 2014ء

سرورق ____________ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ____________ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ____________ روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے ، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے ۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہو گا۔

عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

كِتَابُ اِخْبَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رِجَالِهِمْ وَنِسَائِهِمْ بِذِكْرِ اَسْمَائِهِمْ رَضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

کتاب! نبی اکرم ﷺ کا صحابہ کرام، ان کے مردوں اور خواتین کا، ان کے ناموں کے ذکر کے ہمراہ ان کے مناقب کے بارے میں اطلاع دینا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان سب پر ہو

ذِكْرُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ الصِّدِّيْقِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَرَحْمَتُهٗ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت ابوبکر بن ابوقحافہ صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور رحمت ان پر ہو، اور اس نے ایسا کر دیا ہے

6854 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ كَاَنِّیْ اُعْطِيْتُ عُسًّا مَمْلُوْءً ا لَبَنًا، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى تَمَلَّاْتُ، فَرَاَيْتُهَا تَجْرِیْ فِیْ عُرُوْقِیْ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَفَضَلَتْ مِنْهَا فَضْلَةٌ، فَاَعْطَيْتُهَا اَبَا بَكْرٍ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا عِلْمٌ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا تَمَلَّاْتَ مِنْهُ، فَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَاَعْطَيْتَهَا اَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَصَبْتُمْ

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6854–إسناده صحيح على شرط الشيخين، إلا أن جعله في مناقب أبي بكر قد انفرد المؤلف بإخراجه من طريق عبد الله بن الصباح وهو ثقة - وخالف عبد الله هذا شيخان ثقتان: هما محمد بن أبي بكر المقدمي، وعمر بن عون الواسطي، كلاهما عن معتمر بن سليمان، فجعلاه في مناقب عمر بن الخطاب، أخرجه عن الأول عبد الله بن أحمد في زياداته على "فضائل الصحابة" للإمام أحمد "319"، وأخرجه عن الثاني الطبراني "13155"، والحاكم 3/85 - 86 وزاد في الإسناد بين عبيد الله بن عمر وسالم: أبا بكر بن سالم بن عبد الله، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في "المجمع" 9/69 بعد أن نسبه إلى الطبراني: رجاله رجال الصحيح . وقد اتفق الشيخان على إخراجه بنحوه في مناقب عمر من طريقين عن ابن عمر كما سيأتي برقم "6878". قلت: وقد: أورد المحب الطبري في "الرياض النضرة" 1/152 حديث الباب في مناقب أبي بكر، ونسبه إلى ابن حبان، وقال بإثره: وقد جاء في الصحيح مثل هذا لعمر، وسيأتي في خصائصه، ولعل الرؤيا تعددت في ذلك، وعلى ذلك يحمل، فإن الحديثين صحيحان، وإن كان حديث عمر متفقا عليه. والعس: القدح الكبير، وجمعه عساس وأعساس. انظر: "النهاية" 3/236.

''میں نے (خواب میں دیکھا) کہ مجھے ایک برتن دیا گیا ہے' جو دودھ سے بھرا ہوا تھا میں نے اس میں سے پی لیا' یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا تو میں نے محسوس کیا کہ وہ دودھ میری جلد اور گوشت کے درمیان رگوں کے اندر چل رہا ہے اس میں سے کچھ بچ گیا تو وہ میں نے ابوبکر کو دیدیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس سے مراد علم ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا تھا' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھر گئے اور یہ باقی بچ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے۔''

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَّخِذَ الصِّدِّيقَ خَلِيلًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کا ارادہ کرنا کہ وہ صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بنا لیں

6855 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ وُدُّ اِخَاءٍ وَّاِيمَانٍ، وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ.

قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي نَفْسَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں ہر دوست کی دوستی سے بری ذمہ ہوں اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا البتہ بھائی چارہ اور ایمان کی محبت (باقی ہیں) ویسے تمہارے آقا' اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

6855- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير إبراهيم بن بشار تالرمادي الحافظ، فقد روى له أبو داود والترمذي. سفيان: هو ابن عيينة، وعبد الله بن مرة: هو الهمداني الخارفي، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي. وأخرجه أبو بكر القطيعي في زياداته على "فضائل الصحابة " للإمام أحمد "587" عن أبي مسلم إبراهيم بن عبد الله الكشي، عن الرمادي _وهو إبراهيم بن بشار_ بهذا الإسناد، وقد انبهم أمره على محقق الكتاب فظنه أحمد بن منصور بن سيار بن المعارك الرمادي. وأخرجه أحمد في المسند 1/377، والحميدي "113"، ومسلم "2383" "7" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق، عن سفيان بن عيينة، به. وليس فيه قوله: "ولكن ود إخاء وإيمان." وأخرجه كذلك أحمد في "المسند"1/389 و409 و433، وفي "فضائل الصحابة" "155" و"157"، والقطيعي فيه "587"، وابن أبي شيبة 12/5، ومسلم "2383" "7"، والنسائي في "فضائل لصحابة" "4"، وابن ماجه "93"، في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن سعد 3/176، وأبو يعلى "5180"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1226"، والبغوي "3867" من طرق عن الأعمش، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض، وبعضهم يجعل مكان "عبد الله بن مرة": عمرو بن مرة. وأخرجه عبد الرزاق "20398"، وأحمد في "المسند" 1/408 و412 و434 و437 و455، وفي "الفضائل" "156" و"158" و"159" و"160" وابن سعد 3/176، ومسلم "2383" "4" و"5"، والترمذي "3655" في المناقب: باب مناقب أبي بكر الصديق، وأبو يعلى "5308"، والبغوي "3866" من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، عن أبي الأحوص، به ولفظه "لو كنت متخذا من أمتي أحدا خليلا لاتخذت أبا بكر " هذا لفظ مسلم. وأخرجه مسلم "2383" "5" من طريق ابن أبي مليكة، والطبراني "10457" من طريق شقيق كلاهما عن عبد الله بن مسعود.

سفیان کہتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ کی مراد آپ ﷺ کی اپنی ذات تھی۔"

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُخُوَّةَ وَالصُّحْبَةَ لِاَبِیْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مصطفیٰ کریم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے بھائی چارے اور صحابیت کے اثبات کا تذکرہ

6856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَيْلِ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا، لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنَّهٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ، وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرا بھائی اور ساتھی ہے اور تمہارے آقا کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنالیا ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ مِنْ مَسْجِدِهٖ خَلَا بَابِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی مسجد کے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (کے داخلے کا مخصوص) دروازہ (کھلا رکھنے کی ہدایت کی تھی)

6857 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقَطِيْعِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْمَعْمَرِیُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ الشَّوَارِعِ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

6856- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن مهدى: هو عبد الرحمن، وهو فى "مسند أبى يعلى "."5249" وأخرجه الطيالسى "314"، وأحمد1/439 و462 - 463، ومسلم "2383" "3"، والنسائى فى "الفضائل" "3"، والطبرانى "10106" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2383" "6"، وأبو يعلى "5149"، والطبرانى "10107" من طرق عن جرير، عن مغيرة، عن واصل بن حيان، عن عبد الله بن أبى الهذيل، به.

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے داخلے کے مخصوص) دروازے کے علاوہ مسجد کے راستے کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَفَعَ بِمَالِ اَحَدٍ مَا انْتَفَعَ بِمَالِ اَبِىْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی شخص کے مال سے اتنا نفع حاصل نہیں کیا جتنا نفع آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے حاصل کیا

6858 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا نَفَعَنِىْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِىْ مَالُ اَبِىْ بَكْرٍ فَبَكَى اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ: مَا اَنَا وَمَالِى اِلَّا لَكَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی بھی شخص کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع دیا (راوی کہتے ہیں:) اس پر حضرت

6857- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى سفيان المعمرى - واسمه محمد بن حميد - فمن رجال مسلم. أبو معمر القطيعى: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر بن الحسن الهلالى. وأخرجه بنحوه الدولابى 1/153 من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الله بن أحمد فى "فضائل الصحابة" "33"، والترمذى "3687" فى المناقب: باب رقم "17"، عن محمد بن حميد الرازى، عن إبراهيم بن المختار، عن إسحاق بن راشد، عن الزهرى، به. ومحمد بن حميد متروك، وقال الترمذى: هذا حديث غريب. وأخرجه أبو بكر القطيعى فى زياداته على "فضائل الصحابة" "567" من طريق معلى بن عبد الرحمن، عن عبد الحميد بن جعفر، عن الزهرى، به. ومعلى ضعيف. وأخرجه ضمن حديث مطول الدارمى 1/38 عن فروة بن أبى المغراء، عن إبراهيم بن مختار، عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن كعب، عن عروة، به. وفى الباب عن ابن عباس وعن أبى سعيد الخدرى، وسيردان عند المؤلف برقم "6860"، و."6861"

6858- إسناده صحيح على شرط البخارى. رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخارى. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه أبو بكر القطيعى فى زياداته على "الفضائل" "595" عن إبراهيم بن عبد الله الكشى، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد فى "المسند" 2/253، وفى "فضائل الصحابة" "25"، وابنه عبد الله فيه "26"، وابن أبى شيبة 12/6 - 7، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "9"، وابن ماجه "94" فى المقدمة: باب فى فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن أبى عاصم فى "السنة" "1229" من طرق عن أبى معاوية، به. وأخرجه مطولا أحمد فى "المسند" 2/366، وفى "الفضائل" "32"، عن معاوية بن عمرو، عن أبى إسحاق الفزارى، عن الأعمش، به. وأخرجه بأطول مما هنا الترمذى "3661" فى المناقب: باب رقم "15" من طريق داود بن يزيد الأودى، عن أبيه، عن أبى هريرة، رفعه. قال الترمذى: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے انہوں نے عرض کی: میں اور میرا مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے۔''

ذِكْرُ عَدَدِ مَا اَنْفَقَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَالِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مال خرچ کیا اس کی تعداد کا تذکرہ

6859 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَنْفَقَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس ہزار (درہم یا دینار) خرچ کیے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے مال اور جان کے اعتبار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والے تھے

6860 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

6859– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي زرعة الرازي واسمه عبيد الله بن عبد الكريم بن يزيد - فمن رجال مسلم. سعيد بن سليمان: هو الواسطي أبو عثمان الضبي، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة . وهذا الحديث انفرد بإخراجه المؤلف، ولم يرد في المصادر التي وقعت لنا.

6860– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة مولى ابن عباس، فمن رجال البخاري، وقد قرنه مسلم بغيره، وهو في "مسند أبي يعلى " ."2584" وأخرجه أبو بكر القطيعي في زياداته على "فضائل الصحابة" "134"، عن أحمد بن الحسن عبد الجبار، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "467" في الصلاة: باب الخوخة والممر في المسجد، والنسائي في "فضائل الصحابة" "1"، والطبراني "11938" من طرق عن وهب بن جرير، به. وأخرجه أحمد في "المسند"1/270، وفي "فضائل الصحابة" "67"، وابن سعد 2/227 - 228 عن إسحاق بن عيسى، والطبراني "11938" من طريق داود بن منصور القاضي، كلاهما عن جرير بن حازم، به. وأخرجه مختصرا البخاري "3656" و"3657" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "لو كنت متخذا خليلا "، و"6738" في الفرائض: باب ميراث الجد مع الأب والإخوة، وابن أبي عاصم في "السنة" "1228" من طريق أيوب السختياني، والطبراني "11974" من طريق خالد الحذاء كلاهما عن عكرمة، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَاْسَهُ، فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا، لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ، سُدُّوا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِيْ بَكْرٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيْفَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَمَ عَنِ النَّاسِ كُلِّهِمْ اَطْمَاعَهُمْ فِيْ اَنْ يَّكُوْنُوا خُلَفَاءَ بَعْدَهُ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ بِقَوْلِهِ: سُدُّوا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا اس بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر پٹی لپیٹ کر (مسجد میں) تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سے کسی بھی شخص نے اپنی جان اور مال کے حوالے سے ابن ابوقحافہ سے زیادہ میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بنا لیتا البتہ اسلام کی دوستی (باقی ہے) تم لوگ مسجد میں موجود ہر دروازہ بند کر دو صرف ابوبکر (کے داخلے کا مخصوص) دروازہ (کھلا رہنے دیا جائے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تم لوگ مسجد کے ہر دروازے کو بند کر دو صرف ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دیا جائے اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (مسلمانوں کے) خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں کے حوالے سے یہ اندازہ تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ ہونے کے خواہش مند ہو سکتے ہیں صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں (یہ اندازہ تھا کہ وہ اس بات کے خواہشمند نہیں ہوں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ''کہ تم مسجد میں داخلے کا ہر دروازہ بند کر دو صرف ابوبکر کے داخلے کا مخصوص دروازہ (بند نہ کرو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُحْبَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرنے والے تھے

6861 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ، فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ، وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَىَّ فِيْ مَالِهٖ وَصُحْبَتِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا يَبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِىْ بَكْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا کہ وہ اسے جتنی چاہے دنیا کی آرائش وزیبائش عطا کردے یا پھر اپنی بارگاہ (کا مرتبہ ومقام اور اجر وثواب) عطا کردے تو اس بندے نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود (اجر وثواب) کو اختیار کیا (راوی کہتے ہیں:) اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے انہوں نے عرض کی: ہم اپنے باپ اپنی مائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں:) اصل میں وہ اختیار دیئے گئے شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ہم سب سے زیادہ جانتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے مال اور ساتھ کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے' اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ (باقی ہے) مسجد میں موجود ہر دروازہ بند کر دیا جائے صرف ابوبکر کے داخلے کا مخصوص دروازہ کھلا رہنے دیا جائے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھے

6862 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ

6861- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري. أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية. وأخرجه مسلم "2382" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن عبد الله بن جعفر بن يحيى بن خالد، عن معن بن عيسى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3904" في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم، وأصحابه إلى المدينة، ومن طريق البغوي "3821" عن إسماعيل بن عبد الله، والترمذي "3660" في المناقب: باب رقم "15"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "2" من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، كلاهما عن مالك، به، ورواية النسائي مختصرة، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وقد تقدم عند المؤلف برقم "6594" من طريق فليح بن سليمان، عن سالم أبو النضر.

الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَحَبَّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ خَيْرَنَا وَسَيِّدَنَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب تھے وہ ہم میں سب سے بہتر تھے اور وہ ہمارے سردار تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا

6863 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِيُّ، بِالْكَرَجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهٰذَا الْاَمْرِ؟ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس معاملے کا سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں نے سب سے پہلے اسلام قبول نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے فلاں کام نہیں کیا تھا کیا میں نے فلاں کام نہیں کیا تھا؟

6862- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير إبراهيم بن سعيد الجوهري، فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي "3656" في المناقب: باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله، عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث صحيح غريب. وأخرجه الحاكم 3/66 عن علي بن حمشاد العدل، عن العباس بن الفضل الأسفاطي، عن إسماعيل بن أبي أويس، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري "3668" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا" عن إسماعيل بن عبد الله بن أبي أويس، به، في حديث في قصة وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقصة سقيفة بني ساعدة.

6863- رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أبي نضرة واسمه المنذر بن مالك بن قطعة فمن رجال مسلم، إلا أن عقبة بن خالد قد تفرد برفعه كما قال البزار فيما نقله عنه الحافظ في "النكت الظراف "5/293 - 294، وخالف عبد الرحمن مهدي فأرسله. وأخرجه الترمذي "3667" في المناقب: باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما، عن أبي سعيد الأشج، بهذا الإسناد، ثم رواه عن محمد بن بشار، عن عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ الجريري، عن أبي نضرة، قال: قال: أبو بكر ... فذكر نحوه ولم يقل: "عن أبي سعيد " قال: وهذا أصح. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير " ص 1027، وزاد نسبته إلى أبي نعيم في "المعرفة"، وابن منده في "غرائب شعبة."

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ سُمِّىَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَتِيقًا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام "عتیق" رکھا گیا

6864 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِىُّ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اسْمُ اَبِى بَكْرٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَسُمِّىَ عَتِيقًا

عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہنم سے آزاد کردہ شخص ہو اسی وجہ سے ان کا نام عتیق رکھ دیا گیا (یعنی آزاد کیا ہوا شخص)

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِى قُحَافَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ صِدِّيقًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہما کو صدیق کا نام دینے کا تذکرہ

6865 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنِى سَعِيْدُ بْنُ اَبِى عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا، فَتَبِعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ

6864–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حامد بن يحيي وهو ثقة، روى له أبو داود. سفيان: هو ابن عيينة، وزياد بن سعد: هو ابن عبد الرحمن الخراساني. وأخرج بنحوه الطبراني "7" عن الحسين بن إسحاق التستري، والبزار "2483" عن أحمد بن الوليد الكرخي، كلاهما عن حميد بن يحيي، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في "المجمع" 9/40: ورجالهما ثقات. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص 438 في مسند عبد الله بن الزبير، ونسبه على أبي نعيم، وقال: قال ابن كثير: إسناده جيد. وفي الباب عن عائشة عند الترمذي "3679"، والطبراني "9"، والحاكم 2/415، وفي سنده إسحاق بن يحيي بن طلحة ضعفوه، وقال الترمذي: هذا حديث غريب، وصححه الحاكم، فتعقبه الذهبي بقوله: بل إسحاق متروك، قاله أحمد.

6865–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير علي بن المديني، فمن رجال لبخاري، وسماع يزيد بن زريع من ابن أبي عروبة قبل أن يختلط. وأخرجه البخاري "3686" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، وأبو داود "4651" في السنة: باب في الخلفاء، عن مسدد بن مسرهد، والنسائي في "فضائل الصحابة" "32" عن عمرو بن علي، وأبو يعلى "3196" عن عبيد الله بن عمر القواريري، ثلاثتهم عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وقرن عبيد الله بن عمر في حديثه خالد بن الحارث بيزيد بن زريع، وهو ممن سمع من سعيد قبل الاختلاط. وأخرجه أبو يعلى "2910" عن زكريا بن يحيي، عن خالد بن الحارث، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وعلقه البخاري "3686" فقال: وقال لي خليفة: حدثنا محمد بن سواء وكهمس بن المنهال، قالا: حدثنا سعيد، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/112 عن يحيي بن سعيد القطان، عن شعبة، عن قتادة، به. وسيأتي هذا الحديث عن المؤلف برقم "6908" من طريق يحيي بن سعيد، عن سعيد بن أبي عروبة.

عَنْهُمْ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: اثْبُتْ اُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چڑھ گئے تو وہ حرکت کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا: احد ٹھہرے رہو! تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْعٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ جَمِيْعِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ لِاَخْذِهِ الْحَظَّ الْوَافِرَ مِنْ كُلِّ طَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت کے تمام دروازوں سے جنت میں بلوایا جائے گا کیونکہ انہوں نے دنیا میں ہر قسم کی نیکی میں بھرپور حصہ لیا ہے

6866 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي، هَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، وَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی بھی چیز کا) جوڑا خرچ کرے گا' تو جنت میں یہ پکار کر کہا جائے گا: اے اللہ کے بندے! یہ زیادہ بہتر ہے' جو لوگ نمازی ہوں گے انہیں نماز والے مخصوص دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو لوگ جہاد کرنے والے ہوں گے انہیں جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ صدقہ کرنے والے ہوں گے انہیں صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ روزہ دار ہوں گے انہیں باب ریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا' جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔

6866- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم. حميد بن عبد الرحمن: هو ابن عوف الزهري المدني. وأخرجه مسلم "1027" "85" في الزكاة: باب من جمع الصدقة وأعمال البر، عن أبي الطاهر وحرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 4/168 - 196 في الصيام: باب فضل الصيام، عن أبي طاهر والحارث بن مسكين، عن ابن وهب، به. وقرن بيونس مالكا، وانظر "308" و"3418" و"3419" و."4641"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور مجھے یہ امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ایک ہو گے۔"

ذِكْرُ تَرْحِيبِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بِاَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَدَعْوَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْجَنَّةَ

اہل جنت کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہنا اوران میں سے ہر ایک کا انہیں جنت میں داخلے کی دعوت دینا

6867 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ بَنَانٍ * بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ السَّالِمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ اَبِىْ مَعْرُوْفٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَلَا يَبْقَى اَهْلُ دَارٍ وَّلَا اَهْلُ غُرْفَةٍ اِلَّا قَالُوْا: مَرْحَبًا مَرْحَبًا، اِلَيْنَا اِلَيْنَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَرَى عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: اَجَلْ، وَاَنْتَ هُوَ يَا اَبَا بَكْرٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک شخص جنت میں داخل ہوگا' تو ہر گھر اور ہر بالا خانے کے لوگ یہ کہیں گے خوش آمدید خوش آمدید ہماری طرف آیئے ہماری طرف آیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس دن میں اس شخص کے بارے میں آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اے ابوبکر وہ تم ہو گے۔"

ذِكْرُ صُحْبَةِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هِجْرَتِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

6867- أحمد بن محمد بن أبى بكر لم نقف له على ترجمة فى كتب الجرح والتعديل ولا فى "ثقات" المؤلف، وع ذلك فقد وثقه الهيثمى فى "المجمع"، وقد روى عنه غير الوليد بن بنان هذا: محمد بن حنيفة الواسطى، وأحمد بن عمرو . ورباح بن أبى معروف مع كونه من رجال مسلم، مختلف فيه، قال محمد بن عبد الله بن عمار الموصلى وأبو زرعة وأبو حاتم: صالح، وضعفه ابن معين والنسائى، وقال ابن عدى: ما أرى برواياته باسا، ولم أجد له حديثا منكرا، وذكره المؤلف فى "المجروحين"1/300، وقال: روى عنه الناس، كان ممن يخطء، ويروى عن الثقات ما لا يتابع عليه، والذى عندى فيه التنكب عما انفرد به من الحديث، والاحتجاج بما وافق الثقات من الروايات، على أن يحيى وعبد الرحمن تركاه، ثم ذكره فى "ثقاته"6/307، وقال: يخطء ويهم، وباقى رجاله ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير""11166" عن أبى حنيفة محمد بن حنيفة الواسطى، وفى "الأوسط""485" عن أحمد بن عمرو، كلاهما عن أبى بكر أحمد بن محمد بن أبى بكر السالمى، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمى فى "المجمع"9/46 وقال: رواه الطبرانى فى: "الكبير" و"الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير أحمد بن أبى بكر السالمى، وهو ثقة.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے وقت آپ کا ساتھ دینا

6868 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ، اِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ اَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيدُ يَا اَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَاُرِيدُ اَنْ اَسِيحَ فِي الْاَرْضِ، فَاَعْبُدَ رَبِّي، فَقَالَ ابْنُ الدُّغُنَّةِ: اِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، اِنَّكَ تُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، وَاَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدُّغُنَّةِ، فَرَجَعَ مَعَ اَبِي بَكْرٍ، فَطَافَ ابْنُ الدُّغُنَّةِ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ مِثْلُهُ، وَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَاَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَاَمَّنُوا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَالَتْ لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ مَا شَاءَ، وَلْيُصَلِّ فِيهَا مَا شَاءَ، وَلْيَقْرَاْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا، وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ، فَفَعَلَ.

ثُمَّ بَدَا لِاَبِي بَكْرٍ، فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَتَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ، وَاَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ، وَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ، فَاَرْسَلُوا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: اِنَّا قَدْ اَجَرْنَا لَكَ اَبَا بَكْرٍ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ اللّٰهَ فِي دَارِهِ، وَاِنَّهُ جَاوَزَ ذٰلِكَ وَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَاَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ، وَاِنَّا قَدْ خَشِينَا اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا، فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ اللّٰهَ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُعْلِنَ ذٰلِكَ، فَسَلْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِاَبِي بَكْرٍ بِالِاسْتِعْلَانِ.

فَاَتٰى ابْنُ الدُّغُنَّةِ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَاِمَّا اَنْ تَرُدَّ ذِمَّتِي، فَاِنِّي لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّي اُخْفِرْتُ فِي عَقْدِ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَاِنِّي اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: قَدْ اُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، اُرِيتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ، بَيْنَ لَابَتَيْنِ - وَهُمَا الْحَرَّتَانِ - فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعَ اِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ

6868–حديث صحيح، ابن أبي السَّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو مكرر الحديث رقم. "6277"

مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُهَاجِرًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكَ، فَاِنِّي اَرْجُو اَنْ يُّؤْذَنَ لِي، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَتَرْجُو ذٰلِكَ، بِاَبِيْ اَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُحْبَتِهٖ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقُ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ.

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ يَّوْمًا فِيْ بَيْتِنَا فِيْ نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، اِذْ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَّاْتِينَا فِيْهَا، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِدَاهُ اَبِيْ وَاُمِّي، اِنْ جَاءَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ لَاَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنَ، فَدَخَلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِينَ دَخَلَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اُذِنَ لِي فِي الْخُرُوْجِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَالصُّحْبَةُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَخُذْ اِحْدٰى رَاحِلَتِيَّ هَاتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ، وَوَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ نِطَاقِهَا، وَاَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰى: ذَاتُ النِّطَاقِ، وَلَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فِيْ غَارٍ فِيْ جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ، فَمَكَثَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے میں نے ہوش سنبھالا میں نے اپنے والدین کو دین (اسلام) پر عمل پیرا دیکھا روزانہ ہمارے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت تشریف لایا کرتے تھے جب مسلمانوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادے سے حبشہ کی سرزمین کی طرف جانے کے لیے روانہ ہوئے یہاں تک جب وہ ''برک غماد'' پہنچے تو ان کی ملاقات ابن دغنہ سے ہوئی جو قارہ قبیلے کا سردار تھا اس نے دریافت کیا: اے ابوبکر تم کہاں جا رہے ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری قوم نے مجھے نکلنے پر مجبور کردیا ہے اب میرا یہ ارادہ ہے کہ میں زمین میں سفر کروں گا اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں گا۔ ابن دغنہ نے کہا: اے ابوبکر تمہارے جیسا شخص (اپنے علاقے سے) نہ تو نکل کرسکتا ہے اور نہ ہی اسے نکالا جاسکتا ہے تم ضرورت مند کو کما کر دیتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، بوجھ برداشت کرتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو، حق کے کاموں میں مدد کرتے ہو میں تمہیں امان دیتا ہوں' تم واپس جاؤ اور اپنے شہر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرو پھر ابن دغنہ وہاں سے روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آ گیا۔

ابن دغنہ کفار قریش کے پاس گیا اور بولا: ابوبکر جیسے شخص کو نکالا نہیں جاسکتا تم لوگ ایک ایسے شخص کو نکال رہے ہو جو اس شخص کو کما کر دیتا ہے' جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا، رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہے، وہ (دوسروں کا) بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کے کاموں میں مدد کرتا ہے' تو قریش نے ابن دغنہ کی دی گئی پناہ کو تسلیم کیا اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امان دیدی انہوں نے ابن دغنہ سے کہا: تم ابوبکر سے یہ کہو کہ وہ اپنے گھر میں جتنی چاہے اپنے پروردگار کی عبادت کرے جیسے چاہے نماز

کرے جیسے چاہے قرأت کرے لیکن اپنے گھر سے باہر اعلانیہ طور پر نماز پڑھ کر یا تلاوت کر کے ہمیں اذیت نہ پہنچائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مناسب محسوس ہوا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی وہ وہاں نماز ادا کیا کرتے تھے مشرکین کی خواتین اور بچے ان کے پاس آ کر ٹھہر جاتے تھے اور ان پر حیران ہوتے تھے وہ ان کی طرف دیکھتے رہتے تھے' کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جو روتے بہت زیادہ تھے جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے' تو ان کے آنسو تھمتے نہیں تھے اس بات نے قریش کے معززین کو خوفزدہ کر دیا انہوں نے ابن دغنہ کو پیغام بھیجا وہ ان کے پاس آیا' تو ان لوگوں نے کہا: ہم نے تمہاری وجہ سے ابوبکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اللہ کی عبادت کرے گا اس نے اس چیز کی خلاف ورزی کی اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہے اور اعلانیہ طور پر نماز پڑھتا ہے اور تلاوت کرتا ہے ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہماری خواتین اور بچوں کو آزمائش کا شکار نہ کر دے اگر وہ یہ بات پسند کرے کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے پروردگار کی عبادت کرنے پر اکتفاء کرے تو ٹھیک ہے' اگر وہ نہیں مانتا اور اعلانیہ طور پر ایسا کرتا ہے' تو پھر تم اس سے کہو گے کہ وہ تمہاری دی ہوئی پناہ کو واپس کر دے' کیونکہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم تمہاری دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر ایسا کرنے بھی نہیں دے سکتے۔

ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ بولا: اے ابوبکر تم یہ بات جانتے ہو کہ میں نے کس شرط پر تمہیں پناہ دی تھی یا تو تم اسی پر اکتفاء کرو یا پھر تم میری دی ہوئی پناہ کو واپس کر دو' کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ عرب یہ بات سنیں کہ میں نے کسی شخص کو پناہ دینے کے بعد اس پناہ کو ختم کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری دی ہوئی پناہ تمہیں لوٹا تا ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کی پناہ پر راضی رہتا ہوں۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں قیام پذیر تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا: تمہاری ہجرت کی سرزمین مجھے (خواب میں) دکھا دی گئی ہے میں نے دیکھا ہے کہ وہ شورزدہ زمین ہے جہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور اس کے دونوں کناروں کی طرف پتھریلی سرزمین ہے۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی تو جن لوگوں نے ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے اور جو مسلمان پہلے حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کر چکے تھے ان میں سے بھی کچھ لوگ مدینہ منورہ کی طرف آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کے لیے سازوسامان تیار کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم ابھی ٹھہرے رہو' کیونکہ مجھے یہ امید ہے کہ مجھے بھی (ہجرت کرنے کی) اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی امید ہے میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روک لیا وہ اپنے پاس موجود اونٹنیوں کو چار ماہ تک ببول کے پتے چارے کے طور پر کھلاتے رہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ہم دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ ڈھانپا ہوا تھا اور یہ ایک ایسی گھڑی تھی' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

وقت کسی ضروری معاملے کی وجہ سے تشریف لائے ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے آس پاس موجود لوگوں کو گھر سے باہر نکال دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ ہی ہیں (کوئی دوسرا شخص نہیں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے روانگی کا حکم مل گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو اونٹنیوں میں سے ایک لے لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیمت کے عوض میں لوں گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر ہم نے ان دونوں کے لیے زادِ سفر تیار کیا ہم نے اسے چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا۔ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو کاٹ کر اس تھیلے کا منہ بند کر دیا اسی لیے انہیں ذات نطاق کہا جاتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہاڑ میں موجود غار میں چلے گئے جس کا نام ثور ہے وہ وہاں تین دن تک مقیم رہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا مِنَ الْبَشَرِ ثَالِثٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ان دونوں حضرات کے ہمراہ کوئی تیسرا بشر نہیں تھا

6869 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ،

(متنِ حدیث): قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمِهِ لَاَبْصَرَنَا مِنْ تَحْتِ قَدَمِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اگر ان (مشرکین) میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں کے نیچے دیکھے تو اپنے پاؤں کے نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسے دو لوگوں کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

6869- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عفان: هو ابن مسلم، وهمام: هو ابن يحيى بن دينار العوذي، وقد تقدم عند المؤلف برقم "6279" من طريق يعقوب الدورقي، عن عفان، فانظر تخرجه هناك.

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هِجْرَتِهِ: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ’ہجرت کے دوران‘ یہ کہنا: ’’تم غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے‘‘

6870 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اشْتَرَى اَبُوْ بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِعَازِبٍ: مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْهُ اِلٰى اَهْلِي، فَقَالَ لَهُ عَازِبٌ: لَا حَتّٰى تُحَدِّثَنِيْ كَيْفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ، فَقَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ، فَاَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى اَظْهَرْنَا، وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ رَمَيْتُ بِبَصَرِيْ هَلْ نَرٰى ظِلًّا نَاْوِيْ اِلَيْهِ، فَاِذَا اَنَا بِصَخْرَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهَا، فَاِذَا بَقِيَّةُ ظِلِّهَا، فَسَوَّيْتُهُ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: اضْطَجِعْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاضْطَجَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ اَنْظُرُ هَلْ اَرٰى مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا، فَاِذَا اَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ يَّسُوْقُ غَنَمَهُ اِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِيْ اُرِيْدُ - يَعْنِي الظِّلَّ - فَسَاَلْتُهُ فَقُلْتُ: لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ الْغُلَامُ: لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرْتُهُ، فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ وَاَمَرْتُهُ اَنْ يَّنْفُضَ عَنْهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ اَمَرْتُهُ اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ هٰكَذَا: فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، فَحَلَبَ فِيْ كُثْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ رَوَيْتُ مَعِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ.

فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَشَرِبَ، فَقُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ، فَقُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَكَيْتُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَلَمَّا دَنَا مِنَّا، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قِيْدُ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ، قُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ لَحِقَنَا، فَبَكَيْتُ لَهُ، قَالَ: مَا يُبْكِيْكَ ؟ قُلْتُ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا عَلٰى نَفْسِيْ اَبْكِيْ، وَلٰكِنْ اَبْكِيْ عَلَيْكَ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، قَالَ: فَسَاخَتْ بِهٖ فَرَسُهُ

6870- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الله بن رجاء الغداني، فمن رجال البخاري، وهو مكرر الحديث رقم. "6281"

فِي الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهَا، فَوَثَبَ عَنْهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّنَجِّيَنِي مِمَّا اَنَا فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ، وَهٰذِهِ كِنَانَتِيْ فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا، فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى اِبِلِي وَغَنَمِي فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ اِبِلِكَ، وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ رَاجِعًا اِلٰى اَصْحَابِهٖ، وَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا، فَتَنَازَعَهُ الْقَوْمُ اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ، فَخَرَجَ النَّاسُ حِيْنَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِي الطُّرُقِ وَعَلَى الْبُيُوْتِ مِنَ الْغِلْمَانِ وَالْخَدَمِ يَقُوْلُوْنَ: جَاءَ مُحَمَّدٌ، جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ انْطَلَقَ، فَنَزَلَ حَيْثُ اُمِرَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144)، قَالَ: فَقَالَ: السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُوْدُ: (مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوا عَلَيْهَا) (البقرة: 142) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) (البقرة: 142)، قَالَ: وَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَخَرَجَ بَعْدَمَا صَلّٰى، فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهٗ قَدْ وَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوا اِلَى الْكَعْبَةِ، قَالَ الْبَرَاءُ: وَكَانَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ اَخُو بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ، فَقُلْنَا لَهٗ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هُوَ مَكَانَهٗ وَاَصْحَابُهٗ عَلٰى اَثَرِي، ثُمَّ اَتَانَا بَعْدَهٗ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى اَخُو بَنِيْ فِهْرٍ، فَقُلْنَا: مَا فَعَلَ مِنْ وَرَائِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ؟ قَالَ: هُمُ الْاٰنَ عَلٰى اَثَرِي ثُمَّ اَتَانَا بَعْدُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّبِلَالٌ، ثُمَّ اَتَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ رَاكِبًا، ثُمَّ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُمْ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَهٗ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَلَمْ يَقْدَمْ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَرَاْتُ سُوَرًا مِنَ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ خَرَجْنَا نَلْقَى الْعِيْرَ فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ حَذِرُوا

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (میرے والد) حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے ایک پالان تیرہ درہم کے عوض میں خریدا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ (اپنے بیٹے) براء سے کہیے کہ وہ اسے اٹھا کر میرے گھر تک پہنچا دے تو حضرت عازب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک آپ ہمیں یہ نہیں بتائیں گے کہ جب آپ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے اس وقت آپ نے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم لوگ مکہ سے روانہ ہوئے ہم لوگ رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک صبح ہوگئی اور دن چڑھ گیا' جب

نے اپنی نگاہ دوڑائی کہ کیا مجھے کوئی ایسی جگہ نظر آتی ہے' جو سایہ دار ہو اور ہم وہاں جاسکیں' تو وہاں ایک چٹان موجود تھی میں اس کی طرف آ گیا وہاں تھوڑا سا سایہ باقی تھا میں نے اس جگہ کو صاف کیا پھر نبی اکرم ﷺ کے لیے بستر بچھا دیا۔ پھر میں نے عرض کی۔ آپ ﷺ لیٹ جایئے نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے میں نے نظر دوڑائی کہ تلاش کرنے والوں میں سے کوئی نظر آتا ہے' تو وہاں بکریوں کا ایک چرواہا نظر آیا جو اپنی بکریوں کو چٹان کی طرف لے کے آ رہا تھا وہ بھی چٹان سے وہی کچھ حاصل کرنا چاہتا تھا' جو میں حاصل کرنا چاہتا تھا یعنی سایہ' میں نے اس سے دریافت کیا: میں نے کہا: اے لڑکے! تم کس کے غلام ہو؟ اس لڑکے نے کہا: فلاں شخص کا۔ اس نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا نام لیا جس سے میں واقف تھا میں نے دریافت کیا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: کیا تم ہمارے لیے اسے دوہ کے دیدو گے اس نے کہا: جی ہاں میں نے اسے ہدایت کی اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری الگ کی میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس سے غبار کو صاف کرے پھر میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بھی جھاڑ لے' تو اس نے اس طرح کیا یعنی ایک ہاتھ دوسرے پر مارا پھر اس نے برتن میں دودھ دوہ دیا میں نے اپنے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے لیے ایک برتن رکھا تھا' جس کے منہ پر کپڑا تھا میں نے اس دودھ پر پانی انڈیلا' یہاں تک کہ اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا (یعنی وہ پانی اچھی طرح اس دودھ میں حل ہو گیا) پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' تو میں نے آپ ﷺ کو پایا کہ آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسے پی لیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اب روانگی کا وقت ہے' تو ہم لوگ روانہ ہو گئے لوگ ہمیں تلاش کر رہے تھے ان میں سے کوئی بھی ہم تک نہیں پہنچ سکا صرف سراقہ بن مالک اپنے گھوڑے پر (ہم تک پہنچ گیا) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! تلاش کرنے والا شخص ہم تک پہنچ گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رو پڑا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نہ ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے' جب وہ ہمارے قریب ہوا اور ہمارے اور اس کے درمیان دو یا تین نیزوں جتنا فاصلہ رہ گیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ تلاش کرنے والا شخص ہم تک پہنچ گیا ہے' تو میں اس بات پر رو پڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اپنی ذات کے حوالے سے نہیں رو رہا بلکہ آپ ﷺ کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے لیے دعائے ضرر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کے مقابلے میں ہمارے لیے جیسے چاہے کافی ہو جا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو اس شخص کا گھوڑا پیٹ تک زمین کے اندر دھنس گیا وہ اس سے نیچے گر گیا پھر اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ مجھے پتہ ہے کہ یہ آپ ﷺ کے عمل کی وجہ سے ہوا ہے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے میں جس صورت حال کا شکار ہوں وہ اس سے مجھے نجات عطا کر دے اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے آپ ﷺ کی تلاش میں آنے والوں کو گمراہ کر دوں گا یہ میرا ترکش ہے آپ ﷺ اس میں سے ایک تیر لے لیجئے آپ ﷺ کا گزر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے فلاں مقام پر ہوگا آپ ﷺ ان میں سے اپنی ضرورت کے مطابق چیزیں حاصل کر لیجئے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے لیے دعا کی تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے تو لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ کس کے ہاں پڑاؤ

کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات میں بنونجار کے ہاں پڑاؤ کروں گا' جو جناب عبدالمطلب کے ننھیال ہیں' میں اس حوالے سے ان کی عزت افزائی کروں گا' جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے' تو لوگ راستوں میں نکل آئے گھروں کے اوپر بچے موجود تھے غلام موجود تھے وہ یہ کہہ رہے تھے: حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے ہیں اللہ کے رسول تشریف لے آئے ہیں جب صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے آپ ﷺ نے اسی جگہ پڑاؤ کیا جہاں آپ ﷺ کو حکم دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ تقریباً سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''ہم آسمان کی طرف تمہارے چہرے کا بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں ہم عنقریب تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے' جس سے تم راضی ہو گے تو تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی سمت میں پھیرلو۔''

راوی کہتے ہیں: تو کچھ بیوقوف لوگوں نے جو یہودی تھے انہوں نے یہ کہا۔

''ان لوگوں کو ان کے اس قبلے سے کس چیز نے پھیر دیا جس پر یہ پہلے تھے۔''

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم یہ فرمادو! مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیدیتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی' نماز ادا کرنے کے بعد وہ روانہ ہوا اس کا گزر کچھ انصاریوں کے پاس سے ہوا جو عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے اور بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے اس شخص نے یہ بتایا کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے نبی اکرم ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے' تو وہ لوگ پلٹ گئے اور انہوں نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلیا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین میں سے سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں آئے تھے جن کا تعلق بنوعبدالدار بن قیس سے تھا ہم نے ان سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اپنی جگہ پر ہی ہیں اور آپ ﷺ کے کچھ اصحاب میرے پیچھے آ رہے ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا ہمارے پاس تشریف لے آئے جن کا تعلق بنوفہر سے ہے ہم نے ان سے دریافت کیا: آپ کے پیچھے نبی اکرم ﷺ کا کیا حال ہے اور آپ ﷺ کے اصحاب کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: وہ میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آ گئے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی سواروں سمیت ہمارے پاس آئے پھر ان کے بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لے آئے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے' تو میں اس پہلے مفصل سورتوں سے تعلق

رکھنے والی بیس سورتوں کی تلاوت سیکھ چکا تھا۔

پھر ہم لوگ نکلے تا کہ (ابوسفیان کے) قافلے کو پکڑ لیں لیکن ہم نے انہیں پایا کہ وہ لوگ بچ کے جا چکے تھے (یعنی یہ غزوہ بدر کے موقع کی بات ہے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے تھے

6871 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا: ارْجِعِي اِلَيَّ، فَقَالَتْ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِنْ رَجَعْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ - تُعَرِّضُ بِالْمَوْتِ -، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَالْقَىْ اَبَا بَكْرٍ

محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے نبی اکرم ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: (یا آپ ﷺ سے کچھ مانگا) نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم واپس چلی جاؤ بعد میں میرے پاس آنا اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں پھر آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں؟ اس عورت کی مراد یہ تھی کہ اگر آپ ﷺ کا وصال ہو چکا ہو' تو میں کیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر سے مل لینا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو پرے کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن ہارون نامی راوی منفرد ہے

6872 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ

6871- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 346/2. وأخرجه أحمد 4/83 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وقد تقدم عند المؤلف برقم "6656" من طريق محمد بن خالد، عن إبراهيم بن سعد، فانظر تتمة تخريجه هناك.

عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ، فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ رَجَعْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ - كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ -، قَالَ: فَاِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَائْتِ* اَبَا بَكْرٍ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے کسی چیز کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے کہ اگر میں پھر آئی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو؟ وہ عورت یہ مراد لے رہی تھی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا (تو میں کیا کروں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ كَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَ غَيْرِهِ مِنْ اَصْحَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ، جس میں اس بات کی گویا دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی دوسرا نہیں ہوگا

6873 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيفٌ، مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ لَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ

6872–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان أبي مروان العثماني، فقد روى له ابن ماجه، والنسائي في "خصائص علي"، ووثقه أبو حاتم. وصالح بن محمد الأسدي، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/94، وقال: يخطء ويخالف. وانظر ما قبله.

6873–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سليم بن جنادة، وهو ثقة روى له الترمذي وابن ماجه . إبراهيم والأسود هما: النخعيان . وأخرجه البخاري "713" في الأذان: باب الرجل يأتم بالإمام، ويأتم الناس بالمأموم، ومن طريقه البغوي "853" عن قتيبة بن سعيد، ومسلم "418" "95" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، عن ابن أبي شيبة ويحيى بن يحيى، والنسائي 2/99-100 في الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلي قاعدا، عن محمد بن العلاء ، وابن ماجه "1232" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه، عن أبي بكر بن أبي شيبة، والبيهقي 2/304 و3/81 من طريق يحيى بن يحيى و3/81 من طريق ابن أبي شيبة، أربعتهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد، وقرن ابن أبي شيبة في حديثه وكيعا بأبي معاوية، وقد تقدم من طريق وكيع عند المؤلف برقم "2117"، وانظر ."6601"

اَسِیفٌ مَتٰی یَقُمْ مَقَامَكَ لَا یُسْمِعِ النَّاسَ، قَالَ: اِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ یُوْسُفَ، مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً مِنْ نَفْسِهٖ، فَقَامَ یُهَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطُّ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ لِیَتَاَخَّرَ، فَاَوْمَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: كَمَا اَنْتَ ، حَتّٰی جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ یَّسَارِ اَبِیْ بَكْرٍ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ قَاعِدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمٌ یَّقْتَدِیْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ یَقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ اَبِیْ بَكْرٍ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصَّوَابُ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ اِلَّا اَنَّ السَّمَاعَ صَوَاحِبَاتُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہوگئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کونماز کے لیے بلانے کے لیے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کونماز پڑھا دے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو (تلاوت کی آواز) نہیں سنا سکیں گے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کوحکم دیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کونماز پڑھائے۔ میں نے حفصہ سے کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کرو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو (لوگوں کوتلاوت کی آواز نہیں) سنا سکیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کونماز پڑھائے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ سنی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا تم جس طرح ہو ویسے ہی رہو یہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر لوگوں کونماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتداء کررہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست لفظ یہ ہے ''صواحب یوسف'' البتہ روایت نقل کرنے والے نے لفظ صواحبات نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا عَاوَدَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ

اس علت کا تذکرہ ‘جس کی وجہ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حکم تبدیل کرنے کی گزارش کی تھی

6874 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ مِنْ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ يَّحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَاوَدَتْهُ مِثْلَ مَقَالَتِهَا، فَقَالَ: اِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ، مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: لَقَدْ عَاوَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى مُعَاوَدَتِهِ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّتَشَاءَمَ النَّاسُ بِاَبِيْ بَكْرٍ، وَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَنْ يَّقُوْمَ مَقَامَهُ اَحَدٌ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ

❀❀ حمزہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف

6874– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن سليمان الجعفي فمن رجال البخاري. وأخرجه البيهقي 2/251 و8/152 من طريق أبي بكر الاسماعيلي، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وقد اقتصر البيهقي في الموضع الأول على القسم الأول منه. وأخرج القسم الأول أيضا البخاري "682" في الآذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، عن يحيى بن سليمان الجعفي، به. وقال: تابعه: " أي يونس بن يزيد" الزبيدي وابن أخي الزهري وإسحاق بن يحيى الكلبي عن الزهري، وقال عقيل ومعمر: عن الزهري، عن حمزة، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه النسائي في "عشرة النساء" "390" من طريق شعيب بن أبي حمزة، والطبراني في "مسند الشاميين"، ومن طريقه الحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق" 2/285 من طريق ابن أخي الزهري، ومن طريق إسحاق بن يحيى الكلبي، أربعتهم عن الزهري، به . زاد الزبيدي وإسحاق الكلي في حديثهما "فمر عمر أن يصلي بالناس ." قلت: وقد خالفهم معمر، فقال: عن الزهري، عن حمزة بن عبد الله بن عمر، عن عائشة، أخرجه 6/229، ومسلم "94""418" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، والنسائي في "عشرة النساء" "391" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، به. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 2/218 عن أحمد بن الحجاج وأبو يعلى كما في "التغليق" 2/287 - عن أحمد بن جميل المروزي، كلاهما عن عبد الله بن المبارك، عن معمر ويونس، عن الزهري، عن حمزة بن عبد الله بن عمر قال: لما اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه ... فذكره مرسلا: زاد ابن سعد القسم الثاني من الحديث، فقال: قال الزهري: وأخبرني عبيد الله بن عبد الله أن عائشة قالت ... فذكره. وتابع معمرا على إرساله عقيل بن خالد عند الذهلي في "الزهريات" فيما أشار إليه الحافظ في "التغليق" فقال: حدثنا أبو صالح، حدثنا الليث، عن عقيل، عن الزهري، به. وأما القسم الثاني، فقد أخرجه البخاري "4445" في المغازي: باب مرضه صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "93""418" من طريقين عن الليث، عن عقيل بن خالد، عن الزهري، به.

زیادہ ہوگئی تو آپ ﷺ نے کہا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (تلاوت کی آواز) نہیں سنا سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو' ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبداللہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا جب میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات دہرائی تو میں نے یہ بات دوبارہ آپ ﷺ کے سامنے اس لیے دہرائی تھی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ لوگ اس حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے الجھن محسوس کریں گے' کیونکہ مجھے اس بات کا پتہ تھا کہ جو بھی شخص نبی اکرم ﷺ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے نحوست (الجھن) کا تاثر لیں گے اس لیے میری یہ خواہش ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہٹا دیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَمْرِهِ بِالصَّلَاةِ اَبَا بَكْرٍ فِیْ عِلَّتِهٖ اَمَرَ عَلِيًّا بِذٰلِكَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو پرے کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں حکم دیا تھا

6875 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتْرَةَ الْحُجْرَةِ، فَرَاٰى اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَّهُوَ يَتَبَسَّمُ، فَكِدْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ فِیْ صَلَاتِنَا فَرَحًا بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَنْكُصَ حِيْنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَا اَنْتَ ثُمَّ اَرْخَى السِّتْرَ، وَتُوُفِّیَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنَّهٗ اُرْسِلَ اِلَيْهِ كَمَا اُرْسِلَ اِلٰى مُوْسٰى، فَمَكَثَ فِیْ قَوْمِهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُو

6875–حديث صحيح، ابن أبى السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو فى "مصنف عبد الرزاق" "9754"و."9756"

اَنْ يَّعِيشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْطَعَ اَيْدِىَ رِجَالٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، وَاَلْسِنَتَهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الْاٰخِرَةَ، حِيْنَ جَلَسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُمَرُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّى قُلْتُ اَمْسِ مَقَالَةً وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ كَمَا قُلْتُ، وَاِنِّى وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُّ الْمَقَالَةَ الَّتِىْ قُلْتُ فِىْ كِتَابٍ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ وَلَا فِىْ عَهْدٍ عَهِدَهُ اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنِّى كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يَّعِيشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا - يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ آخِرَهُمْ - فَاِنْ يَّكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ نُوْرًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ فَاعْتَصِمُوا بِهٖ تَهْتَدُوْا لِمَا هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَانِىَ اثْنَيْنِ، وَاِنَّهُ اَوْلَى النَّاسِ بِاُمُوْرِكُمْ، فَقُوْمُوا فَبَايِعُوْهُ، وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِىْ سَقِيْفَةِ بَنِىْ سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب پیر کا دن آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کا پردہ ہٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا' جو لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھا تو وہ قرآن کے صفحے کی طرح تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے قریب تھا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خوشی میں اپنی نمازوں کے بارے میں آزمائش کا شکار ہو جائیں (یعنی نمازیں' توڑ دیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ارادہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں' تو وہ پیچھے ہٹ جائیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اسی طرح رہو جیسے ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا: اللہ کے رسول کا انتقال نہیں ہوا بلکہ انہیں اسی طرح بلوایا گیا ہے' جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلوایا گیا تھا تو وہ چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک زندہ رہیں گے' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کے کچھ افراد کے ہاتھ نہیں کاٹ دیتے اور ان کی زبانیں نہیں کاٹ دیتے' وہ منافقین جو یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دوسرے خطبے میں انہیں سنا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے اگلے دن کی بات ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے انہوں نے کوئی بات نہیں کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اما بعد! میں نے کل ایک بات کہی تھی ویسا نہیں ہے' جس طرح میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے جو بات کہی تھی میں نے وہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں پائی کہ جسے اللہ نے نازل کیا ہو اور نہ ہی اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی تلقین کی لیکن مجھے یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے عرصے تک زندہ رہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہم سب کے بعد ہوگا (راوی کہتے ہیں:) حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان میں سے سب سے آخر میں ہوگا۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگرچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان ایک نور رکھا ہے' جس کے ذریعے تم ہدایت حاصل کر سکتے ہو تم اسے مضبوطی سے تھام کر رکھو تم ہدایت پا لوگے یہ وہ چیز ہے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت عطا کی تھی' پھر بے شک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں وہ دو افراد میں سے دوسرے شخص ہیں (جو ہجرت کے وقت غار میں موجود تھے) اور وہ تمہارے امور (یعنی خلیفہ ہونے) کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں' تو تم لوگ اٹھو اور ان کی بیعت کرلو۔

(راوی کہتے ہیں:) ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس سے پہلے بنوساعدہ کے سقیفہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر چکے تھے لیکن ان کی عام بیعت منبر پر ہوئی۔

6876 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، وَسَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک قافلہ (یعنی ساز و سامان کا قافلہ) مدینہ منورہ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیزی سے اس کی طرف گئے' یہاں تک کہ وہاں صرف بارہ

6876- إسناده صحيح على شرط الشيخين. حصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي أبو الهذيل الكوفي، وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع، وهو من رجال مسلم وروى له البخاري مقرونا، ومتابعه وهو سالم بن أبي الجعد - من رجال البخاري ومسلم. وأخرجه مسلم "863" "38" في الجمعة: باب في قوله تعالى: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْواً انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِماً) ، عن إسماعيل بن سالم، والترمذي "3311" في تفسير القرآن: باب سورة الجمعة، وابن خزيمة في "صحيحه" "1852" عن أحمد بن منيع، والطبري في "جامع البيان "28/104_105" من طريق محمد بن الصباح، والدارقطني 2/5 من طريق علي بن مسلم، أربعتهم عن هشيم، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه البخاري "4899" في تفسير سورة الجمعة: باب (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْواً) ، ومسلم "863" "37" من طريقين عن خالد الطحان، عن حصين، به. وفيه عند مسلم أن جابرا قال: أنا فيهم. وأخرجه الواحدي في "أسباب النزول " ص 286 من طريق إسرائيل، عن حصين، عن أبي سفيان، عن جابر بن عبد الله. وأخرجه أحمد "3/370"، والبخاري "936" في الجمعة: باب إذا نفر الناس عن الإمام في صلاة الجمعة، فصلاة الإمام ومن بقي جائزة و"2058" في البيوع: باب قول الله تعالى: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْواً انْفَضُّوا إِلَيْهَا) ، من طريق زائدة بن قدامة، وأخرجه البخاري "2064" في البيوع: باب (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْواً انْفَضُّوا إِلَيْهَا) ، وابن الجارود في "المنتقى" "292" من طريق محمد بن فضيل، وأخرجه مسلم "863" "36"، والطبري 28/105، وأبو يعلى "1888"، والبيهقي 3/197 من طريق جرير بن عبد الحميد، وأخرجه الطبري 28/104، والواحدي ص 286 من طريق عبثر بن القاسم، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/113، وعنه مسلم "863" عن عبد الله بن إدريس، خمستهم عن حصين، عن سالم بن أبي الجعد، عن جابر بن عبد الله. والعير: هي الإبل التي تحمل التجارة طعاما كانت أ واحد لها من لفظها.

افراد رہ گئے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (یعنی جو سورۃ جمعہ کی آخری آیات ہیں)

ذِكْرُ وَصْفِ الْآيَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ عِنْدَ مَا ذَكَرْنَا قَبْلُ

اس آیت کا تذکرہ جو اس موقعہ پر نازل ہوئی تھی جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6877 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى زَحْمَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، وَاَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدِمَتْ عِيرٌ الْمَدِيْنَةَ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَوْ تَتَابَعْتُمْ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ، لَسَالَ لَكُمُ الْوَادِيْ نَارًا.

فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا) (الجمعة: 11) وَقَالَ فِي الْاثْنَيْ عَشَرَ الَّذِيْنَ ثَبَتُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے اسی دوران (سازو سامان کا) ایک قافلہ مدینہ منورہ آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیزی سے اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ بھی ان کے پیچھے چلے جاتے یہاں تک تم میں سے کوئی بھی باقی نہ رہتا تو تمہارے لیے یہ تمام وادی آگ سے بھر جاتی (راوی کہتے ہیں:) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو تیزی سے اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں (خطبہ دیتے ہوئے) کھڑا چھوڑ گئے۔''

راوی نے بتایا: وہ بارہ افراد جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں رہے تھے ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

6877- إسناده صحيح، زكريا بن يحيي زحمويه روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/253 وقال: كان من المتقنين في الروايات، وأورده ابن أبي حاتم 3/601 ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" "1979"، وانظر ما قبله. وقوله تعالى: (انْفَضُّوا إِلَيْهَا)، أي تفرقوا عنك، فذهبوا إليها، والضمير للتجارة، وإنما خصت برد الضمير إليها، لأنها كانت أهم إليهم، هذا قول الفراء والمبرد، وقال الزجاج: المعنى: وإذا رأوا تجارة، انفضوا إليها، أو لهوا انفضوا إليه، فحذف خبر أحدهما، لأن الخبر الثاني يدل على الخبر المحذوف. "زاد المسير" 8/269-270.

ذِكْرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت عمر بن خطاب عدوی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اللہ کی رضامندی ان پر ہو اور اس نے ایسا کرلیا ہے (یعنی ان سے راضی ہو گیا ہے)

6878 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ، اِذْ رَاَيْتُ قَدَحًا اُتِيْتُ بِهٖ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَجْرِيْ فِيْ اَظْفَارِيْ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: الْعِلْمَ

حمزہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ ایک پیالہ میرے پاس لایا گیا جس میں دودھ موجود ہے میں نے اس میں سے پی لیا' یہاں تک کہ میں نے اس کی سیرابی اپنے ناخنوں کے اندر چلتی ہوئی محسوس کی پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دیدیا لوگوں نے دریافت کیا: آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم ۔''

ذِكْرُ وَصْفِ اِسْلَامِ عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کی صفت کا تذکرہ

6879 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ

6878- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2391" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضى الله تعالى عنه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الفسوى في "المعرفة والتاريخ" 1/456 عن سعيد بن عقبة، والبيهقي 7/49 من طريق بحر بن نصر، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/83 و154، وفي "فضائل الصحابة" "320" من طريق جرير بن حازم، والدارمي 2/128، والبخاري "3681"، في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و "7006" في التعبير: باب اللبن، وابن سعد في "الطبقات" 2/335، وابن أبي عاصم في "السنة" "1255" من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/108 و130 و147، وفي "الفضائل" "515" "570"، والبخاري "82" في العلم: باب فضل العلم، و"7007" في التعبير: باب إذا جرى اللبن في أطرافه وأظافره، و "7027": باب إذا أعطى فضله غيره في النوم، و"7032": باب القدح في النوم، ومسلم "2391"، والترمذي "2284" في الرؤيا: باب في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم اللبن والقمص، و"3687" في المناقب: باب مناقب عمر بن الخطاب رضى الله عنه، والنسائي في "فضائل الصحابة" "22"، وفي التعبير والعلم كما في "تحفة الأشراف" 5/339، والفسوى 1/455 - 456 و456، وابن أبي عاصم "1256"، والبغوى "3880" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "20384"، ومن طريق أحمد 2/147، والنسائي في "الفضائل" "21"، وفي التعبير والعلم كما في "التحفة" 5/399 عن عمر، عن الزهري، عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه. وانظر. "6854"

جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمْ تَعْلَمْ قُرَيْشٌ بِاِسْلَامِهٖ، فَقَالَ: اَیُّ اَهْلِ مَكَّةَ، اَنْشَاُ لِلْحَدِيْثِ؟ فَقَالُوْا: جَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ الْجُمَحِیُّ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَاَنَا مَعَهٗ اَتْبَعُ اَثَرَهٗ، اَعْقِلُ مَا اَرٰی، وَاَسْمَعُ فَاَتَاهُ، فَقَالَ: يَا جَمِيلُ، اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيْهِ كَلِمَةً حَتّٰی قَامَ عَامِدًا اِلَی الْمَسْجِدِ، فَنَادٰی اَنْدِيَةَ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، اِنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ صَبَاَ، فَقَالَ عُمَرُ: كَذَبَ، وَلٰكِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ وَصَدَّقْتُ رَسُوْلَهٗ، فَثَاوَرُوْهُ، فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰی رَكَدَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ، حَتّٰی فَتَرَ عُمَرُ وَجَلَسَ فَقَامُوا عَلٰی رَاْسِهٖ، فَقَالَ عُمَرُ: افْعَلُوا مَا بَدَا لَكُمْ، فَوَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا ثَلَاثَمِائَةِ رَجُلٍ لَقَدْ تَرَكْتُمُوهَا لَنَا اَوْ تَرَكْنَاهَا لَكُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ قِيَامٌ عَلَيْهِ، اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةُ حَرِيْرٍ وَّقَمِيصٌ قُوْمَسِیٌّ، فَقَالَ: مَا بَالُكُمْ؟ فَقَالُوْا: اِنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ صَبَاَ، قَالَ: فَمَهْ، امْرُؤٌ اخْتَارَ دِيْنًا لِنَفْسِهٖ، اَفَتَظُنُّوْنَ اَنَّ بَنِیْ عَدِیٍّ تُسْلِمُ اِلَيْكُمْ صَاحِبَهُمْ؟ قَالَ: فَكَاَنَّمَا كَانُوا ثَوْبًا انْكَشَفَ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهٗ بَعْدُ بِالْمَدِيْنَةِ: يَا اَبَتِ، مَنِ الرَّجُلُ الَّذِیْ رَدَّ عَنْكَ الْقَوْمَ يَوْمَئِذٍ؟ فَقَالَ: يَا بُنَیَّ، ذَاكَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو قریش کو ان کے اسلام قبول کرنے کا پتہ نہیں چلا انہوں نے فرمایا: اے اہل مکہ! تم میں سے کون شخص سب سے اچھی گفتگو کرسکتا ہے (یعنی سب سے زیادہ سمجھدار ہے) لوگوں نے بتایا: جمیل بن معمر جمحی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لے گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا میں ان کے پیچھے چل رہا تھا' جو کچھ مجھے نظر آرہا تھا وہ بات مجھے سمجھ آرہی تھی اور میں اسے سن رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے پاس آئے اور بولے اے جمیل میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ مسجد حرام کی طرف آئے اور قریش کی بیٹھکوں کے درمیان اس نے یہ اعلان کیا اے قریش کے گروہ خطاب کا بیٹا بے دین ہوگیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نے جھوٹ کہا ہے' بلکہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا ہوں اور میں نے اس کے رسول کی تصدیق کر دی ہے' تو ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ لڑنے لگے' یہاں تک کہ ان کے سروں پر سورج غروب ہوگیا (یعنی کافی دیر تک لڑائی ہوتی رہی)' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ الگ ہو کر بیٹھ گئے وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرہانے کھڑے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں جو

6879- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق صاحب المغازي، فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة، واحتج به الباقون، وهو صدوق وقد صرح بالسماع، إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وهو في القسم المطبوع من "سيرة ابن إسحاق" ص 164، وأورده عنه ابن هشام في "سيرته"1/373 - 374. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زياداته على "فضائل الصحابة" "372" عن أحمد بن محمد بن أيوب، عن إبراهيم بن سعد، عن محمد بن إسحاق، به. وأخرجه مختصرا البزار "2494" عن عبد الله بن سعد،، عن عبد الله بن إدريس، عن محمد بن إسحاق، به. وأورده الهيثمي في "المجمع9/65" فقال: رواه البزار والطبراني باختصار، ورجاله ثقات إلا أن ابن إسحاق مدلس.

مناسب لگتا ہے تم کرلو اللہ کی قسم! اگر ہم تین سو لوگ ہو گئے' تو یا تو تم اسے ہمارے لیے چھوڑ دو گے یا پھر ہم اسے تمہارے لیے چھوڑ دیں گے' ابھی وہ لوگ اسی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے ایک شخص آیا جس نے ریشمی حلہ پہنا ہوا تھا اور قومسی قمیض پہنی ہوئی تھی اس نے دریافت کیا: تم لوگوں کا کیا معاملہ ہے ان لوگوں نے بتایا: خطاب کا بیٹا بے دین ہو گیا ہے اس نے کہا: اسے چھوڑ دو' کیونکہ ایک شخص نے اپنی ذات کے لیے دین کو اختیار کیا ہے کیا تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ بنو عدی اپنے ساتھی (یعنی اپنے ایک فرد) کو تمہارے سپرد کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو یوں تھا جیسے ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا تھا' جو ہٹ گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بعد میں مدینہ منورہ میں' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ابا جان وہ شخص کون تھا؟ جس نے اس دن دوسرے لوگوں کو آپ سے پرے کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے وہ عاص بن وائل تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوا فِيْ عِزَّةٍ لَمْ يَكُوْنُوا فِيْ مِثْلِهَا عِنْدَ اِسْلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو ایسا غلبہ حاصل ہوا تھا' جو اس سے پہلے انہیں حاصل نہیں تھا

6880 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ كَرَامَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم مسلسل غالب رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عِزَّ الْمُسْلِمِيْنَ بِاِسْلَامِ عُمَرَ كَانَ ذٰلِكَ بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6880–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان بن كرامة، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/22، البخاري "3684" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، "3863" في مناقب الأنصار: باب إسلام عمر بن الخطاب، وابن سعد 3/270، وعبد الله في زياداته على "فضائل الصحابة "368"" و"372"، وأبو بكر القطيعي فيه "615"، والطبراني "8821" و"8822"، والحاكم 3/84، والبيهقي في "الدلائل "2/215، وأبو نعيم في "الحلية" 8/211 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "8823" من طريق الأعمش، عن شقيق، عن ابن مسعود.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو حاصل ہونے والا غلبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ تھا

6881 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَرِّفٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَذْكُرُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الدِّيْنَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ: بِاَبِىْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ ان دو آدمیوں میں سے اپنے نزدیک زیادہ محبوب شخص کے ذریعے دین اسلام کو عزت عطا کر ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب۔''

(راوی کہتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دونوں میں زیادہ محبوب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ بَعْضَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے بعض لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6882 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بِنَصِيبِيْنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ، حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

6881–حديث حسن، عبد الرحمن بن معرف ترجم له المؤلف فى "الثقات" 8/383 فقال: يروى عن أبى عاصم وأبى نعيم، حدثنا عنه الحسن بن سفيان، مستقيم الحديث، وكان مؤذن محمد بن أبى بكر المقدمى، وخارجة بن عبد الله بن سليمان ضعفه أحمد والدارقطنى والذهبى، وقال ابن معين وابن عدى: لا بأس به، وقال أبو داود وأبو حاتم: شيخ: زاد أبو حاتم: حديثه صالح، وقال أبو الفتح الأزدى: اختلفوا فيه، ولا بأس به، وحديثه مقبول، كثير المنكر، وهو إلى الصدق أقرب، وقال الحافظ فى "التقريب" صدوق له أوهام، روى له الترمذى والنسائى . وأخرجه أحمد فى "المسند" 2/95، وفى "الفضائل" "312"، وابن سعد 3/267، والترمذى "3681" فى المناقب: باب فى مناقب عمر بن الخطاب رضى الله عنه، والبيهقى فى "الدلائل" 2/215-216 من طريق عبد الملك بن عمرو أبى عامر العقدى، عن خارجة بن عبد الله بن سليمان. بهذا الإسناد. قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر. وله شاهد من حديث ابن عباس، أخرجه عبد الله بن أحمد فى زوائده على "فضائل الصحابة" "311" من طريق النضر بن عبد الرحمن، عن عكرمة، عنه النضر متروك . وعن عبد الله بن مسعود عند الطبرانى "10314"، والحاكم 3/83، قال الهيثمى فى "المجمع" 9/61 - 62، رواه الطبرانى فى "الكبير" و"الأوسط" بنحوه باختصار، ورجال "الكبير" رجال الصحيح غير مجالد بن سعيد وقد وثق. وعن سعيد بن المسيب مرسلا عند ابن سعد. 3/267

عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی دعا کی)

''اے اللہ! بطور خاص عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا کر۔''

ذِكْرُ اسْتِبْشَارِ اَهْلِ السَّمَاءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

آسمان والوں کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے خوش خبری حاصل کرنا

6883 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ مِنْ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اَتٰى جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَاءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان والے (فرشتے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر خوش ہوئے ہیں۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

6882- إسناده ضعيف، عبد الله بن عيسى الفروى ذكره المؤلف فى "المجروحين" 2/45، وقال: يقلب على الثقات الكبار، ثم قال: كتبنا نسخة عن عمرو بن عمر بنصيبين عنه، عن ابن نافع، عن الداوردى، عن عبيد الله بن عمر وغيره، كلها مقلوبة، يطول الكتاب بذكرها، وذكره الذهبى فى "المغنى فى الضعفاء "1/350، ونقل ابن حجر فى "لسان الميزان" 3/323 عن الدارقطنى فى "غرائب مالك " أنه قال: عبد الله بن عيسى ضعيف، قلت: ومسلم بن خالد هو الزنجي، سيء الحفظ. وأخرجه الخطيب البغدادى فى "تاريخه" 4/54 من طريق أحمد بن بشر المرثدى، وابن سيد الناس فى "عيون الأثر "1/121 من طريق الحسين بن إسحاق، كلاهما عن أبى إسحاق عبد الله بن عيسى الفروى، بهذا الإسناد. وفى الباب عن الحسن ومحمد بن سيرين مرسلين عن النبى صلى الله عليه وسلم، وأخرجه عبد الله بن أحمد فى زياداته على "الفضائل" "338" و"339" ورجالهما ثقات، وفى حديث محمد زاد: "أو عامر بن الطفيل."

6883- إسناده ضعيف، عبد الله بن خراش ضعفه الدارقطنى وغيره، وقال أبو زرعة: ليس بشيء، وقال أبو حاتم: ذاهب الحديث، وقال البخارى: منكر الحديث، وقال المؤلف فى "الثقات": ربما أخطأ . وأخرجه ابن عدى فى"الكامل"4/1525 من طريق عبد الله بن عمرو بن أبان، عن عبد الله بن خراش، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 3/84 من طريق عبد الله بن خراش، عن العوام بن حوشب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم: "ولما أسلم عمر أتانى جبريل فقال: استبشر أهل السماء بإسلام عمر" وصححه، فتعقبه الذهبى بقوله: عبد الله ضعفه الدارقطنى.

6884 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عمر بن خطاب اہل جنت میں سے ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ مِنْ اَحَبِّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب تھے

6885 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوْهَا اَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

ثُمَّ عَدَّ رِجَالًا

6884- يحيى بن اليمان: هو أبو زكريا العجلي الكوفي ضعفه النسائي، وقال ابن معين في رواية ابن الجنيد "681": ليس بثبت، لم يكن يبالي أي شيء حدث، كان يتوهم الحديث، وقال في رواية عثمان الدارمي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال: ربما أخطأ، وقال ابن عدي: عامة ما يرويه غير محفوظ، وقال يعقوب بن شيبة: كان صدوقا كثير الحديث، وإنما أنكر عليه أصحابنا كثرة الغلط، وليس بحجة إذا خولف. قلت: روى له البخاري في "الأدب المفرد" ومسلم في صحيحه وأصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 7/2692 عن إبراهيم بن محمد بن الهيثم، عن محمد بن الصباح الجرجرائي، بهذا الإسناد.

6885- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي كامل الجحدري واسمه فضيل بن حسين - فمن رجال مسلم. أبو عثمان النهدي: هو عبد الرحمن بن مل. وأخرجه أحمد 4/203، والترمذي "3885" في المناقب: باب فضل عائشة رضي الله عنها، والنسائي في "فضائل الصحابة" "16" من طريق يحيى بن حماد، والبخاري "3662" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا" ومن طريقه البغوي "3869" عن معلى بن أسد، كلاهما عن عبد العزيز بن المختار، بهذا الإسناد. وسيأتي برقم "6900" من طريق خالد بن عبد الله الواسطي، عن خالد الحذاء، وانظر "4540" و"6998" و"7106".

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا اس کا والد ابوبکر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر عمر بن خطاب' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کچھ لوگوں کا ذکر کیا۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا محل دیکھنے کا تذکرہ

6886 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ اَوْ لُؤْلُؤٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَدْخُلَهُ اِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ، قَالَ: عَلَيْكَ اَغَارُ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي عَلَيْكَ اَغَارُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا میں نے اس میں سونے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) موتیوں سے بنا ہوا ایک محل دیکھا میں نے دریافت کیا: یہ کس کا محل ہے۔ لوگوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے' تو میں اس میں صرف اس وجہ سے داخل نہیں ہوا' کیونکہ مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا پتہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا؟''

6886–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى فمن رجال مسلم. وأخرجه البخاري "5226" في النكاح: باب الغيرة، عن محمد بن أبي بكر المقدمي، و "7024" في التعبير، باب القصر في المنام، والنسائي في "فضائل الصحابة" "25" عن عمرو بن علي، كلاهما عن معتمر بن سليمان، بهٰذا الإسناد . وأخرجه بنحوه الحميدي "1235" و"1236"، أحمد 3/309، وابن أبي شيبة 12/28، ومسلم "2394" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "24" من طرق عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن المنكدر وعمرو بن دينار، عن جابر . وأخرجه بأطول منه أحمد 3/373 و389 - 390، والبخاري "3679" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، والنسائي في "الفضائل" "23"، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/390، والبغوي "3878" من طرق عن عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة، عن محمد بن المنكدر، عن جابر.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6887 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَظَنَنْتُ اَنِّي اَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: وَمَنْ هُوَ؟ قَالُوْا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے سے بنا ہوا ایک محل تھا میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا ہے۔ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ شخص میں ہوں گا میں نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے؟ تو انہوں نے بتایا: عمر بن خطاب۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ جَابِرٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6888 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ، رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا امْرَاَةٌ تَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟

6887- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي "3688" في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، والنسائي في "فضائل الصحابة" "26" عن علي بن حجر، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "2/389" من طريق علي بن معبد، كلاهما عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وقد تقدم تخريجه باستيعاب عند الحديث رقم. "54"

6888- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. يونس هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم "2395" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5225" في النكاح: باب الغيرة، عن عبدان عن عبد الله بن المبارك، عن يونس بن يزيد، به . وأخرجه البخاري "3242" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، و "3680" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و"7023" في التعبير: باب القصر في المنام، و"7025": باب في المنام، ومسلم "2395"، والنسائي في "الفضائل" "27"، وابن ماجة "107" في المقدمة: باب فضل عمر رضي الله عنه، والبغوي "3291" من طرق عن الزهري، به.

فَقَالَتْ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، ثُمَّ قَالَ: بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعَلَيْكَ اَغَارُ؟.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ وَّفِيْ خَبَرِ جَابِرٍ: اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ اُدْخِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ فَرَاٰى قَصْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلَ عَنِ الْقَصْرِ، فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهٗ لِعُمَرَ، وَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ مَرَّةً اُخْرَى، اِذْ رَاٰى كَاَنَّهٗ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَاِذَا امْرَاَةٌ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ تَتَوَضَّاُ، فَسَاَلَ عَنِ الْقَصْرِ فَقَالَتْ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَفْظُ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِخِلَافِ لَفْظِ خَبَرِ جَابِرٍ فَدَلَّكَ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُمَا خَبَرَانِ فِيْ وَقْتَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ تَضَادٌّ وَّلَاتَهَاتُرٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا میں نے خود کو جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے پر وضو کر رہی تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ اس عورت نے بتایا: عمر بن خطاب کا ہے' تو مجھے عمر کے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا تو میں وہاں سے مڑ کر واپس آ گیا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ہم سب لوگ جو اس محفل میں موجود تھے رونے لگے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غصہ کروں گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے ''اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا'' جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں ''مجھے جنت میں داخل کیا گیا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں اس وقت داخل کیا گیا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا محل دیکھا تھا اور اس محل کے بارے میں دریافت کیا: تو فرشتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے' تو یہ دوسری مرتبہ کا واقعہ ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں یہ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں ایک محل کے پہلو میں ایک عورت موجود تھی جو وضو کر رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محل کے بارے میں دریافت کیا: تو اس عورت نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نقل کردہ ہیں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت سے مختلف ہیں' تو یہ چیز آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کرے گی کہ یہ دو روایات ہیں جو دو مختلف اوقات کے بارے میں ہیں اس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَقَّ عَلٰى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهٖ

اللہ تعالیٰ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل اور زبان پر حق کو ثابت کرنے (جاری کرنے) کا تذکرہ

6889 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ،

اَخْبَرَنِیْ سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر رکھ دیا ہے۔''

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ بِدِيْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دین (یعنی ان کی مذہبی حیثیت) کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

6890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ، رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَيْنِ، وَمِنْهَا مَا هُوَ اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: مَا اَوَّلْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ذٰلِكَ؟ قَالَ:

6889- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زياداته على "فضائل الصحابة" "315" عن هارون بن معروف، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو بكر القطيعي في زياداته على "الفضائل" "524" و"684" من طريقين عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، به. وأخرجه أحمد 2/401، وابن أبي شيبة 12/25، وابن أبي عاصم في "السنة" "1250" من طريق عبد الله العمري، والبزار "2501" من طريق أبي عامر العقدي، كلاهما عن الجهم بن أبي الجهم، عن المسور بن مخرمة، عن أبي هريرة، وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/66، وزاد نسبته إلى الطبراني في "الأوسط"، وقال: رجال البزار رجال الصحيح، غير الجهم بن أبي الجهم وهو ثقة. وفي الباب عن ابن عمر، وسيأتي عند المؤلف برقم. "6895"

6890- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم، وهو في صحيحه "2390" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، عن منصور بن أبي مزاحم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/86، والدارمي 2/127، والبخاري "23" في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال، و"7008" في التعبير: باب القمص في المنام، ومسلم "2390"، والترمذي "2286" في الرؤيا: باب في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم اللبن والقمص، والنسائي في "فضائل الصحابة" "20"، وفي الرؤيا كما في "التحفة" 3/328، وفي "المجتبى" 8/113-114 في الإيمان: باب زيادة الإيمان، وأبو يعلى "1290"، والبغوي "3294" من طرق عن إبراهيم بن سعد، به. وأخرجه البخاري "3691" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و"7009" في التعبير: باب جر القميص في المنام، من طريقين عن الليث بن سعد، عن عقيل بن خالد، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "20385"، ومن طريقه أحمد 5/373-374، والترمذي "2285" عن معمر، عن الزهري، عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف، عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم.

الدِّينُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا ان کے جسموں پر قمیصیں موجود تھیں کسی کی قمیض سینے تک تھی کسی کی اس سے کچھ نیچے تھی پھر میرے سامنے ''عمر'' کو پیش کیا گیا تو اس کی قمیض نیچے گھسٹ رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس موجود لوگوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین۔''

ذِكْرُ رِضَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ فِرَاقِهِ الدُّنْيَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہونے کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راضی ہونے کا تذکرہ

6891 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ حِيْنَ طُعِنَ، فَقَالَ: اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَسْلَمْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَفَرَ النَّاسُ، وَقَاتَلْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَذَلَهُ النَّاسُ، وَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَّلَمْ يَخْتَلِفْ فِىْ خِلَافَتِكَ رَجُلَانِ، وَقُتِلْتَ شَهِيْدًا فَقَالَ: اَعِدْ، فَاَعَادَ فَقَالَ: الْمَغْرُوْرُ مَنْ غَرَرْتُمُوْهُ لَوْ اَنَّ مَا عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ بَيْضَاءَ وَصَفْرَاءَ، لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ هَوْلِ الْمَطْلَعِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ کے لیے خوشخبری ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس وقت اسلام قبول کیا جب لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس وقت جنگ میں حصہ لیا جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

6891- غسان بن الربيع روى عنه أحمد ويحيى بن معين وأبو يعلى وخلق، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/2، وقال الدارقطني: ضعيف، وقال مرة: صالح، وقال الخطيب في "تاريخه" 12/330: كان نبيلا فاضلا ورعا، وقال الذهبي في الميزان 3/334: كان صالحا ورعا ليس بحجة في الحديث، قلت: وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الحاكم 3/92 عن الحسن بن يعقوب العدل، حدثنا يحيى بن أبي طالب، حدثنا عبد الوهاب بن عطاء، حدثنا داود بن أبي هند، بهذا الإسناد. وقوله: "من هول المطلع" قال ابن الأثير: يريد به الموقف يوم القيامة أو ما يشرف عليه من أمر الآخرة عقيب الموت، فشبهه بالمطلع الذى عليه من موضع عال.

کو رسواء کرنے کی کوشش کی۔ نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہوا اس وقت وہ آپ سے راضی تھے اور آپ کی خلافت کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان بھی کوئی اختلاف نہیں تھا اور اب آپ شہید ہو کر مرنے لگے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی بات دہراؤ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی بات دہرائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص غلط فہمی کا شکار رہتا ہے جسے تم لوگ غلط فہمی کا شکار کرو زمین پر سفید اور زرد (یعنی سونا اور چاندی) جو کچھ بھی موجود ہے قیامت (یا آخرت) کی ہولناکی سے بچنے کے لیے اگر وہ بھی فدیہ دینا پڑے تو میں وہ فدیے کے طور پر دیدوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ كَانَ يَفِرُّ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي بَعْضِ الْاَحَايِينِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ بعض اوقات شیطان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کو دیکھ کر) فرار ہو جاتا ہے

6892 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِیْ حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّی لَاَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْكَ يَا عُمَرُ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''اے عمر! مجھے پتہ ہے کہ شیطان تم سے بھاگتا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ بات ارشاد فرمائی جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

6893 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

6892– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/29، وعنه أخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "1251". أخرجه مطولا أحمد 5/353 عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وفيه قصة الجارية التي نذرت إن رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بعض مغازيه أن تضرب عنده بالدف. وأخرجه كذلك الترمذي "3690" في المناقب: باب في مناقب عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ طريق علي بن الحسين بن واقد، والبيهقي 10/77 من طريق علي بن الحسن بن شقيق، كلاهما عن الحسين بن واقد، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب.

6893– إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وأخرجه أحمد 1/182 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. خرجه أحمد 1/171 و182 و187، والبخاري "3294" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و"3683" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و"6085" في الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم "2396" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" "207"، و"فضائل الصحابة" "28"، والبغوي "3874" من طريق عن إبراهيم بن سعد، به.

اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَّسْاَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ رَافِعَاتٍ اَصْوَاتَهُنَّ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَ عُمَرَ انْقَمَعْنَ، وَسَكَتْنَ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عُدَيَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ، تَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ خواتین موجود تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگ رہی تھیں اور زیادہ کا مطالبہ کر رہی تھیں ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں جب ان خواتین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو ڈھیلی پڑ گئیں اور خاموش ہو گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتی ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اگر شیطان کسی راستے پر چلتے ہوئے تمہارے سامنے آ جائے' تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلا جائے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مِنَ الْمُحَدَّثِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس امت کے ''محدثین'' میں سے ایک ہیں

6894 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ،

6894–إسناده حسن، ابن عجلان: هو محمد، وهو حسن الحديث روى له مسلم في المتابعات، وباقي السند ثقات رجال الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "253"، ومسلم "2398" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، وأبو بكر القطيعي في زياداته على "فضائل الصحابة" لأحمد "517" من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/55، ومسلم "2398"، والترمذي "3693" في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب، والنسائي في "الفضائل" "18"، وأبو بكر القطيعي "516"ن والفسوي في "المعرفة والتاريخ" "1/457 و461، والحاكم 3/86 من طرق عن محمد بن عجلان، به. وأخرجه مسلم "2398" من طريق ابن وهب، والحاكم في "معرفة علوم الحديث" ص 220 من طريق ابن الهاد، كلاهما عن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، عن أبيه، قال ابن وهب: تفسير "محدثون": ملهمون. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/339، والبخاري "3469" و"3689"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "19"، والبغوي. "3873"

عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِى الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُنْ فِىْ اُمَّتِىْ اَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امتوں میں محدث ہوتے ہیں اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوا تو وہ عمر بن خطاب ہوگا۔''

ذِكْرُ إِجْرَاءِ الْحَقِّ عَلٰى قَلْبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلِسَانِهٖ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل اور زبان پر حق جاری ہونے کا تذکرہ

6895 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ.

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى نَحْوٍ مِمَّا قَالَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر رکھ دیا ہے (یا جاری کر دیا ہے)''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب بھی کوئی ایسی صورت حال پیش آئے، جس میں لوگوں نے ایک رائے دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری رائے دی تو قرآن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نازل ہوا۔

6895-حديث صحيح وإسناده حسن لغيره، خارجة بن عبد الله الأنصارى مختلف فيه، وقد تقدم الكلام عليه عند الحديث رقم "6881" وقد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير سوار بن عبد الله العنبرى، فقد روى له أصحاب السنن غير ابن ماجة، وهو ثقة. أبو عامر العقدى: هو عبد الملك بن عمرو. وأخرجه أحمد فى "المسند"2/95، وفى "فضائل الصحابة" "313"، والترمذى "3682" فى المناقب: باب فى مناقب عمر بن الخطاب، عن أبى عامر العقدى، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حسن صحيح غريب من هذا الوجه. وأخرجه بالمرفوع منه أحمد 2/53، وابن سعد فى "الطبقات"2/335 عن أبى عامر العقدى، عن نافع بن أبى نعيم، وعبد الله بن أحمد فى زياداته على "فضائل الصحابة" "395"، وأبو بكر القطيعى فيه أيضا "525"، والطبرانى فى "الأوسط" "291" من طريق الضحاك بن عثمان، كلاهما "نافع بتن أبى نعيم والضحاك" عن نافع مولى ابن عمر، به. وفى الباب عن أبى هريرة، وتقدم عند المؤلف برقم. "6889"

ذِكْرُ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاٰيِ وِفَاقًا لِمَا يَقُوْلُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ان بعض احکام کا تذکرہ' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق تھے

6896 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَدَلُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَحْرٍ الْخِضْرَانِيُّ الْحَافِظُ الْإِسْفِرَايِينِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ اَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125) وَقُلْتُ: يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ حَجَبْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَبَلَغَنِي شَيْءٌ مِّنْ مُعَامَلَةِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقُلْتُ: لَتَكُفُّنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ، اَمَا فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ، فَكَفَفْتُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (عَسٰى رَبُّهُ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهُ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (التحريم: 5)

✿✿ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین چیزوں کے بارے میں میری رائے میرے پروردگار (کے حکم کے) موافق تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے پروردگار (کا حکم) میری رائے کے موافق تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں' تو یہ مناسب ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔''

میں نے عرض کی: نیک اور گنہگار (ہر طرح کے لوگ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' تو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم امہات المومنین کو پردے کے لیے کہیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔

6896–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حميد بن زنجويه فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة ثبت. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" "825"/4 عن إبراهيم بن مرزوق، حدثنا عبد الله بن بكر السهمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "المسند"1/24/36 - 37، وفي "فضائل الصحابة" "434" و"437"، والبخاري "4483" في تفسير سورة البقرة: باب قوله: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)، والقطيعي في زياداته على "فضائل الصحابة" لأحمد "493" و"495"، والبغوي "3887" من طرق عن حميد الطويل، عن أنس. وأخرجه بنحوه أحمد في "المسند"1/23 - 24، وفي "الفضائل" "435"، والبخاري "402" في الصلاة: باب ما جاء في القبلة، والقطيعي "494" و"682" من طريق هشيم، عن حميد عن أنس. وأخرجه مقطعا الدارمي 2/44، والبخاري "4790" في تفسير سورة الأحزاب: باب (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ)، و"4916" في تفسير سورة التحريم: باب (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجاً خَيْراً مِنْكُنَّ)، والترمذي "2959" و"2960" في التفسير: باب سورة البقرة، والنسائي في التفسير كما في "التحفة"8/13، وابن ماجة "1009" في إقامة الصلاة: باب القبلة،، من طرق عن حميد، عن أنس.

پھر ایک مرتبہ امہات المومنین کے کسی معاملے کے بارے میں کوئی بات مجھ تک پہنچی تو میں نے عرض کی: یا تو آپ خواتین نبی اکرم ﷺ (کو پریشانی کا شکار کرنے) سے رک جائیں گی یا پھر اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو ایسی ازواج عطا کر دے گا' جو آپ سے زیادہ بہتر ہوں گی یہاں تک میں امہات المومنین میں سے ایک ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے عمر! نبی اکرم ﷺ نے تو اپنی ازواج کو کبھی وعظ نہیں کیا اور تم انہیں وعظ کرتے پھر رہے ہو' تو میں اس چیز سے رک گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اگر وہ (نبی) تمہیں طلاق دیدے تو ان کا تو اس کا پروردگار اسے بدلے میں ایسی بیویاں عطا کر دے گا' جو تم سے زیادہ بہتر ہوں گی۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالشَّهَادَةِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے شہادت کی دعا کرنے کا تذکرہ

6897 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا اَبْيَضَ، فَقَالَ: اَجَدِيدٌ قَمِيصُكَ اَمْ غَسِيلٌ؟، فَقَالَ: بَلْ جَدِيدٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَزَادَ فِيهِ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ: وَيُعْطِيكَ اللّٰهُ قُرَّةَ الْعَيْنِ فِي الدُّنْيَا

6897–حديث حسن، ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، لكن أعله النسائي، فقال: هذا حديث منكر، أنكره يحيى بن سعيد القطان على عبد الرزاق، لم يروه عن معمر غير عبد الرزاق، وقد روى هذا الحديث عن معقل بن عبد اللّٰه، واختلف عليه فيه: فروى عن معقل، عن إبراهيم بن سعد، عن الزهرى مرسلا، وهذا الحديث ليس من حديث الزهرى، ونقل الحافظ كلام النسائي في "نتائج الأفكار" ص 136 - 138، ثم قال: وقد وجدت له شاهدا مرسلا أخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف"8/453 و10/410 عن عبد اللّٰه بن إدريس، عن أبي الأشهب، عن رجل ... ، وأبو الأشهب: اسمه جعفر بن حيان العطاردى، وهو من رجال الصحيح، وسمع كبار التابعين، وهذا يدل على أن للحديث أصلا، وأقل رجاته أن يوصف بالحسن. وقال الحافظ: وقد جرى ابن حبان على ظاهر الإسناد، فأخرجه في "صحيحه" عن محمد بن الحسن بن قتيبة، عن محمد بن أبي السرى، عن عبد الرزاق بسنده. والحديث في "مصنف عبد الرزاق" "20382"، وفيه قال عمر: بل غسيل. وأخرجه من طرق عن عبد الرزاق أحمد 2/88 - 89، والنسائي في "اليوم والليلة" "311"، وابن ماجة "3558" في اللباس: باب ما يقول الرجل إذا لبس ثوبا جديدا، وابن السني في "اليوم والليلة" "268"، والطبراني في "الكبير" "13127"، وفي "الدعاء " له "399"، والبغوى. "3112" قال أحمد في روايته مكان قوله: "بل جديد": "فلا أدرى ما رد عليه"، وعند الطبراني في "الدعاء ": بل جديد، وعند الباقين: "بل غسيل." وأخرجه الطبراني في "الدعاء " "400" من طريق حفص بن عمر المهرقاني، وأبي مسعود الرازي، وزهير بن محمد المروزى، ثلاثتهم عن عبد الرزاق، عن سفيان الثورى، عن عاصم بن عبيد اللّٰه، عن سالم، عن ابن عمر.

وَالْآخِرَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے جسم پر سفید کپڑا دیکھا تو دریافت کیا: تمہاری قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی ہے انہوں نے عرض کی: نئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیا کپڑا پہنو قابل تعریف زندگی بسر کرو اور شہید کے طور پر مر جانا۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ثوری نامی راوی نے اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا اور آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرے گا''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ كَانَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوئے

6898 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ، رَاَيْتُنِىْ عَلٰى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَخَذَهَا مِنِّى ابْنُ اَبِىْ قُحَافَةَ، فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ، وَفِىْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَ الدَّلْوُ غَرْبًا، ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ ابْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْيٌ فَارَى اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَنَامِهِ كَاَنَّهُ عَلٰى قَلِيبٍ، وَالْقَلِيبُ فِى انْتِفَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ بِهِ كَاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ، قَالَ صَلّٰى

6898–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان بن سعيد، فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة. محمد بن حرب: هو الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد الحمصي. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "15" عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3664" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا"، و"7021" في التعبير: باب نزع الذنوب والذنوبين من البئر بضعف، و"7475" في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم "17""2392" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر رضي الله عنه، والبيهقي في "دلائل النبوة"6/344، والبغوي "3881" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/368 و450، وابن أبي شيبة 12/21 - 22، والبخاري "7022" في التعبير: باب الاستراحة في المنام، ومسلم"18""17""2392"، والبيهقي 6/345، والبغوي "3882" و"3883" من طرق عن أبي هريرة. وفي بعض المتون اختلاف يسير في الألفاظ. وفي الباب عن ابن عمر عند أحمد 2/27 و28 و39 و89 و104 و107، وابن أبي شيبة 12/21، والبخاري "3633" و"3676" و"3682" و"7019" و"7020"، ومسلم "2393"، والترمذي."2289"

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَخَذَ مِنِّي ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا، اَوْ ذَنُوْبَيْنِ.

يُرِيْدُ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَالذَّنُوْبَانِ كَانَا خِلَافَةَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ وَاَيَّامًا، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَحَّ بِمَا ذَكَرْتُ اسْتِخْلَافُ عُمَرَ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِدَلِيْلِ السُّنَّةِ الْمُصَرِّحَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میں نے خود کو ایک کنویں کے پاس دیکھا جس پر ڈول موجود تھا میں نے اس میں سے جتنا اللہ کو منظور تھا پانی نکال لیا پھر وہ ڈول مجھ سے ابن ابوقحافہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا انہوں نے اس میں سے ایک یا دو ڈول نکال لئے ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کی مغفرت کردے پھر وہ ڈول بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا پھر عمر بن خطاب نے اسے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا محنتی کوئی شخص نہیں دیکھا عمر بن خطاب نے اس میں سے اتنا پانی نکالا کہ لوگ اچھی طرح سیراب ہو گئے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب وحی ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو خواب میں یہ بات دکھائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنویں پر موجود ہیں اور مسلمانوں کے نفع کے حوالے سے کنواں حکومت کی طرح ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس میں سے جتنا اللہ کو منظور تھا اتنا پانی نکالا پھر وہ مجھ سے ابن ابوقحافہ نے لے لیا انہوں نے اس میں سے کچھ ڈول (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو ڈول نکالے اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مسلمانوں کی حکومت ہے' تو دو ڈولوں کی صورت یوں ہوگی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی دو سال اور کچھ دن پر مشتمل تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر اسے عمر بن خطاب نے لے لیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ میں نے جو بات ذکر کی ہے وہ درست ہے' کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ بنے تھے' تو یہ اس سنت میں صریح دلیل ہے اس بات کی جو ہم نے ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کے لیے سب سے پہلے زمین کو شق کیا جائے گا

6899 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، ثُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِي،

ثُمَّ انْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى يُحْشَرُوْا بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے لیے (قیامت کے دن) زمین کوشق کیا جائے گا (یعنی جوسب سے پہلے اپنی قبر سے اٹھے گا) پھر ابوبکر ہوگا پھر عمر ہوگا پھر میں اہل بقیع کی طرف آ جاؤں گا ان لوگوں کا حشر میرے ساتھ ہوگا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا' یہاں تک کہ وہ لوگ دونوں حرموں کے درمیان اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب تھے

6900 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوْهَا قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ

6899– إسناده ضعيف، عاصم بن عمر: هو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، ذكره المؤلف "المجروحين" 2/127 وقال: منكر الحديث جدا، يروى عن الثقات ما لا يشبه حديث الأثبات، لا يجوز الاحتجاج به إلا فيما وافق الثقات، ثم ذكره في "الثقات" 7/259 وقال: يخطء ويخالف، وضعفه أحمد وابن معين، وأبو حاتم والجوزجاني وهارون بن موسى الفروى، والدارقطني، وقال البخاري: منكر الحديث، وقال الترمذي: متروك، وقال مرة: ليس بثقة، وقال ابن الجارود: ليس حديثه بحجة، وقال ابن سعد: له أحاديث ويستضعف، وعبد الله بن نافع: هو ابن أبي نافع الصائغ المدني، مختلف فيه وفي حفظه لين . وأخرجه الترمذي "3692" في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب، عن سلمة بن شبيب، وابن عدى في "الكامل" 5/1870، ومن طريقه ابن الجوزي في "العلل المتناهية" 2/914 - 915 من طريق أحمد بن يحيى السابرى، كلاهما عن عبد الله بن نافع، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث غريب، وعاصم بن عمر ليس بالحافظ. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زياداته على "فضائل الصحابة" "283"، وأبو بكر القطيعي فيه "132" و"636" من طريق محرز بن عون، عن عبد الله بن نافع، عن عاصم بن عمر، عن أبي بكر بن عبد الله بن أبي الجهم، عن ابن عمر. ولم يذكر عبد الله بن أحمد فيه أهل مكة.

6900–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم . خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطى الطحان، والثاني: هو ابن مهران الحذاء، وأبو عثمان النهدى: هو عبد الرحمن بن ملّ. وأخرجه البخاري "4358" في المغازي: باب غزوة ذات السلاسل، والبيهقي 10/233 عن إسحاق بن شاهين، ومسلم "2384" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، والبيهقي 10/233 عن يحيى بن يحي، كلاهما عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد . وقد تقدم عند المؤلف برقم "6885" من طريق عبد العزيز بن المختار، عن خالد الحذاء، وانظر "4540" و"6998" و. "7106"

الْخَطَّابِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ''ذاتِ سلاسل'' کے لیے بھیجا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے دریافت کیا: مردوں میں سے کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر عمر بن خطاب۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الرُّشْدِ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ طَاعَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

مسلمانوں کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فرمانبرداری کرنے کی صورت میں ہدایت کے اثبات کا تذکرہ

6901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنْ يُّطِعِ النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَدْ اَرْشَدُوْا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر لوگ ابوبکر اور عمر کی اطاعت کرلیں' تو وہ ہدایت پالیں گے۔''

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ بَعْدَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلمانوں کو اپنے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

6902 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سَالِمٍ الْمُرَادِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَرٰى بَقَائِيْ فِيْكُمْ اِلَّا قَلِيْلًا، فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ - وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ - وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَاقْبَلُوْهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا

6901- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير أبي عمر الضرير حفص بن عمر، وهو البصري، فقد روى عنه جمع، ووثقه المؤلف، وقال أبو حاتم: صدوق صالح الحديث، عامة حديثه يحفظ، وروى له أبو داود. وهو قطعة من حديث مطول أخرجه أحمد 5/298 عن إبراهيم بن الحجاج، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه مسلم "681" في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، عن شيبان بن فروخن عن سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به.

خیال ہے اب تمہارے درمیان میری موجودگی تھوڑے ہی عرصے کے لیے رہ گئی ہے تو تم میرے بعد ان لوگوں کی پیروی کرنا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اور تم عمار کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا اور جو چیز عبداللہ بن مسعود تمہیں بیان کرے اسے قبول کر لینا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّدِّيقِ وَالْفَارُوْقِ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ يَقُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ہر اس چیز کے حوالے سے گواہی دینے کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی

6903 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْيَا، فَرَكِبَهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ اُؤْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَلَيْسَا فِي الْقَوْمِ، قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِمَا آمَنَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6902- حديث صحيح، إسناده حسن، سالم المرادي: هو سالم بن عبد الواحد المرادي، وقيل: ابن العلاء المرادي أبو العلاء، ذكره المؤلف في "ثقاته" 6/410، وروى عنه جمع، وقال الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/85: وهو مقبول الرواية، ووثقه العجلي "500"، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه، وقال ابن معين: ضعيف الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه الترمذي "3663" في المناقب: باب في مناقب أبي بكر وعمر، وابن سعد 2/334 عن وكيع، بهذا الإسناد. وقرن ابن سعد بوكيع محمد بن عبيد الطنافسي، واقتصر الترمذي في روايته "وأشار إلى أبي بكر وعمر." وأخرجه أحمد في "المسند" 5/399، وفي "فضائل الصحابة" "479" عن محمد بن عبيد الطنافسي، وابنه عبد الله في "الفضائل" "198" والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/85 من طريق إسماعيل بن زكريا الخلقاني، كلاهما عن سالم المرادي، به. واقتصر أحمد في "الفضائل" على القسم الأول منه. وأخرجه أحمد 5/382 و385 و402، وفي "الفضائل" "478"، والحميدي "449"، وابن أبي شيبة 12/11، والترمذي "3663"، وابن ماجة "97" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن سعد 2/334، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 1/480، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/83-84، وابن أبي عاصم في "السنة" "1148" و"1149"، والحاكم 3/75، والخطيب في "تاريخه" 12/20، وأبو نعيم في "الحلية" 9/109 من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن ربعي بن حراش، به.

6903- إسناده حسن، محمد بن عمرو روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وانظر "6485" و"6486"

''ایک مرتبہ ایک شخص گائے کو لے کر جا رہا تھا' جب وہ تھک گیا تو وہ اس گائے پر سوار ہو گیا وہ گائے اس کی طرف مڑی اور بولی ہم کو اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہمیں' تو کھیتی باڑی کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ سبحان اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر بھی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں (کہ گائے کلام کر سکتی ہے) حالانکہ یہ دونوں صاحبان حاضرین میں موجود نہیں تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے کہا: ہم بھی اس چیز پر ایمان رکھتے ہیں' جس پر اللہ کے رسول ایمان رکھتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصِّدِّيقَ وَالْفَارُوْقَ يَكُوْنَانِ فِي الْجَنَّةِ سَيِّدَىْ كُهُولِ الْاُمَمِ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں عمر رسیدہ افراد کے سردار ہوں گے

6904 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ، حَدَّثَنَا خُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ اِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابوبکر اور عمر جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے عمر رسیدہ افراد کے سردار ہیں البتہ انبیاء اور مرسلین کا معاملہ مختلف ہے۔''

ذِكْرُ رِضَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي صُحْبَتِهٖ اِيَّاهُ

6904- حديث صحيح، خنيس بن بكر بن خنيس روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 8/133، وذكره ابن أبي حاتم 3943/، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وقال أبو علي صالح بن محمد - وهو الملقب بجزرة - فيما نقله عنه الخطيب 8/432: خنيس بن بكر بن خنيس شيخ ضعيف، قلت: وقد توبع، وباقي السند من رجال الشيخين غير محمد بن عقيل فقد روى له النسائي وابن ماجة وأبو داود في "الناسخ" وهو صدوق. وأخرجه الدولابي في "الكنى والأسماء "1/120 عن أحمد بن شعيب _وهو النسائي_ عن محمد بن عقيل، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجة "100" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن أبي شعيب صالح بن الهيثم الواسطي، عن عبد القدوس بن بكر بن خنيس، عن مالك بن مغول، به. وهذا إسناد جيد، وعبد القدوس بن بكر هذا قال أبو حاتم: لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات." وفي الباب عن علي عند الترمذي "3665"و"3666"، وعن أنس أيضا "3664" وحسنه، وعن أبي سعيد الخدري عند البزار "2492" وفيه ضعف، وعن أبي هريرة أخرجه عبد الله بن أحمد في "فضائل الصحابة" "200"، وعن ابن عباس عند الخطيب في "تاريخه"14/216 - 217.

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سے راضی ہونے کا تذکرہ

6905 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الْغُبَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَكَانَ يَصْنَعُ الْاَرْحَاءَ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ يَسْتَغِلُّهُ كُلَّ يَوْمٍ بِاَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ، فَلَقِيَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ الْمُغِيرَةَ قَدْ اَثْقَلَ عَلَيَّ غَلَّتِي: فَكَلِّمْهُ يُخَفِّفْ عَنِّي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اتَّقِ اللّٰهَ، وَاَحْسِنْ اِلٰى مَوْلَاكَ، فَغَضِبَ الْعَبْدُ وَقَالَ: وَسِعَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَدْلُكَ غَيْرِي، فَاَضْمَرَ عَلٰى قَتْلِهِ، فَاصْطَنَعَ خَنْجَرًا لَهُ رَاْسَانِ، وَسَمَّهُ، ثُمَّ اَتٰى بِهِ الْهُرْمُزَانَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرٰى هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّكَ لَا تَضْرِبُ بِهٰذَا اَحَدًا اِلَّا قَتَلْتَهُ.

قَالَ: وَتَحَيَّنَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ عُمَرَ، فَجَاءَهُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰى قَامَ وَرَاءَ عُمَرَ، وَكَانَ عُمَرُ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، يَقُوْلُ: اَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، فَقَالَ: كَمَا كَانَ يَقُوْلُ، فَلَمَّا كَبَّرَ وَجَاَهُ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ فِيْ كَتِفِهِ، وَوَجَاَهُ فِيْ خَاصِرَتِهِ، فَسَقَطَ عُمَرُ وَطَعَنَ بِخَنْجَرِهِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَهَلَكَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ وَّحُمِلَ عُمَرُ، فَذُهِبَ بِهِ اِلٰى مَنْزِلِهِ، وَصَاحَ النَّاسُ حَتّٰى كَادَتْ تَطْلُعُ الشَّمْسُ، فَنَادٰى النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ، الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، قَالَ: فَفَزِعُوْا اِلَى الصَّلَاةِ، فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَصَلّٰى بِهِمْ بِاَقْصَرِ سُوْرَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ تَوَجَّهُوا اِلٰى عُمَرَ، فَدَعَا عُمَرُ بِشَرَابٍ لِيَنْظُرَ مَا قَدْرُ جُرْحِهِ، فَاُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَلَمْ يَدْرِ اَنَبِيذٌ هُوَ اَمْ دَمٌ، فَدَعَا بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ، فَقَالُوْا: لَا بَاْسَ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: اِنْ يَكُنِ الْقَتْلُ بَاْسًا فَقَدْ قُتِلْتُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كُنْتَ وَكُنْتَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ، وَيَجِيءُ قَوْمٌ آخَرُوْنَ، فَيُثْنُوْنَ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَا وَاللّٰهِ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ وَدِدْتُ اَنِّي خَرَجْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي، وَاِنَّ صُحْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِمَتْ لِي، فَتَكَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ - وَكَانَ عِنْدَ رَاْسِهِ، وَكَانَ خَلِيطَهُ كَاَنَّهُ مِنْ اَهْلِهِ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ - فَتَكَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ، لَا تَخْرُجُ مِنْهَا كَفَافًا لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحِبْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ بِخَيْرِ مَا صَحِبَهُ صَاحِبٌ، كُنْتَ لَهُ، وَكُنْتَ لَهُ، وَكُنْتَ لَهُ، حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

6905–حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم. قطن بن نسير، قال ابن عدي: لا بأس به وذكره المؤلف في "الثقات"، وأخرج له مسلم حديثا واحدا، وكان أبو حاتم يحمل عليه، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. أبو رافع: هو نفيع الصائغ المدني. وهو في "مسند أبي يعلى". "2731" وأخرجه الحاكم 3/91، وعنه البيهقي في "السنن" 4/16 و8/48 من طريق محمد بن عبيد بن حساب، عن جعفر بن سليمان الضبعي، بهذا الإسناد، مختصرا إلى قوله: "إن يكن القتل بأسا فقد قتلت." وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/76 - 77 وقال: رواه أبو يعلى، ورجاله رجال الصحيح. وستأتي قصة مقتل عمر رضي الله عنه عند المؤلف برقم "6917" من حديث عمرو بن ميمون.

عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ، فَكُنْتَ تُنَفِّذُ اَمْرَهُ وَكُنْتَ لَهُ، وَكُنْتَ لَهُ، ثُمَّ وَلِيتَهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْتَ، فَوَلِيتَهَا بِخَيْرِ مَا وَلِيَهَا وَالٍ، وَكُنْتَ تَفْعَلُ، وَكُنْتَ تَفْعَلُ، فَكَانَ عُمَرُ يَسْتَرِيحُ اِلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: كَرِّرْ عَلَيَّ حَدِيْثَكَ، فَكَرَّرَ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَا وَاللّٰهِ عَلٰى مَا تَقُولُ لَوْ اَنَّ لِي طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ الْيَوْمَ مِنْ هَوْلِ الْمَطْلَعِ، قَدْ جَعَلْتُهَا شُورٰى فِيْ سِتَّةٍ عُثْمَانَ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَجَعَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَعَهُمْ مُشِيْرًا، وَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَاَجَّلَهُمْ ثَلَاثًا، وَاَمَرَ صُهَيْبًا اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَرِضْوَانُهُ

ابورافع بیان کرتے ہیں: ابولؤ لؤ نامی شخص حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا وہ چکیاں تیار کرتا تھا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس سے روزانہ چار درہم خراج وصول کرتے تھے ابولؤ لؤ کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اس نے کہا: اے امیر المومنین حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر بہت زیادہ تاوان خراج عائد کیا ہوا ہے آپ ان سے بات کیجئے کہ وہ میرے لئے تخفیف کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم اللہ سے ڈرو اور اپنے آقا کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس پر وہ غلام غصے میں آ گیا اور بولا: آپ کا عدل میرے علاوہ باقی سب لوگوں کے لیے ہے اس نے اپنے ذہن میں یہ طے کیا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دے گا اس نے ایک خنجر لیا جو دودھاری تھا اس نے اسے زہر آلود کیا پھر وہ اسے لے کر ہرمزان کے پاس آیا اور بولا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اس نے کہا: یہ تم جسے بھی مارو گے اسے قتل کر دو گے تو ابولؤ لؤ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (شہید کرنے کا) ارادہ کیا وہ صبح کی نماز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جاتی تو وہ یہ کہتے تھے تم لوگ اپنی صفیں درست کر لو انہوں نے اپنے معمول کے مطابق یہ کلمہ کہا پھر جب انہوں نے تکبیر کہی تو ابولؤ لؤ نے ان کے کندھے پر وار کیا اور ان کے پہلو پر وار کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گر پڑے اس نے اس خنجر کے ذریعے تیرہ اور آدمیوں کو بھی زخمی کیا جن میں سے سات لوگ فوت بھی ہو گئے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر ان کے گھر کی طرف لایا گیا لوگ چیخ و پکار کرنے لگے' یہاں تک کہ سورج کے طلوع ہونے کا وقت قریب آیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کیا اے لوگو! نماز' نماز۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگ گھبرا کر نماز کی طرف آئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آگے بڑھے انہوں نے قرآن کی سب سے چھوٹی سورتوں کے ذریعے ان لوگوں کو نماز پڑھائی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشروب منگوایا تا کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ زخم کی مقدار کیا ہے' تو نبیذ لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پی تو وہ ان کے زخم سے باہر آ گئی لیکن یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ کیا یہ نبیذ ہے یا خون ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوا کر اسے پیا تو وہ ان کے زخم سے باہر آ گیا۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ پر کوئی حرج نہیں ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو قتل ہونا حرج ہے' تو میں' تو قتل ہو گیا پھر لوگ ان کی تعریف کرنے لگے اور یہ کہنے لگے اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے آپ ایسے تھے اور ویسے تھے پھر وہ لوگ چلے گئے اور دوسرے لوگ آ گئے اور ان کی تعریف کرتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم لوگ جو کہہ رہے ہو اس کے باوجود میری یہ آرزو

ہے کہ میں اس (حکومت) کے معاملے سے برابری کی بنیاد پر چھوٹ جاؤں' نہ میرے ذمے کچھ ہو اور نہ ہی مجھے کچھ ملے' بے شک اللہ کے رسول کا صحابی ہونا میری سلامتی کے لیے کافی ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے گفتگو شروع کی جو ان کے سرہانے موجود تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اتنے قریبی تھے جیسے ان کے خاندان کے فرد ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انہیں قرآن کی تلاوت پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے گفتگو کرتے ہوئے کہا جی نہیں اللہ کی قسم! آپ برابری کی بنیاد پر اس معاملے سے نہیں نکلیں گے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے اس طرح راضی تھے جیسے اس سب سے بہتر شخص سے راضی ہوں جو آپ کے ساتھ رہا آپ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ مقام تھا' یہ مقام تھا' یہ مقام تھا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی تھے اس کے بعد آپ اللہ کے رسول کے خلیفہ کے ساتھ رہے آپ ان کی حکومت کے معاملے کو نافذ کرتے رہے آپ نے ان کے لیے یہ کیا ان کے لیے یہ کیا۔

اے امیر المومنین! اس کے بعد آپ حکمران بن گئے' تو آپ اتنے اچھے حکمران بنے جتنا کوئی بھی شخص اچھا حکمران ہو سکتا ہے آپ نے یہ کیا اور وہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی گفتگو سے آرام محسوس ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم اپنی بات میرے سامنے دہراؤ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے یہ بات دہرائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم جو کچھ کہہ رہے ہو اس کے باوجود (میں یہ سمجھتا ہوں) کہ اگر میرے لیے تمام روئے زمین سونے کی ہو جائے' تو میں اسے آج کے دن موت کی ہولناکی کے مقابلے میں فدیے کے طور پر دیدوں میں نے چھ آدمیوں کی مجلس شوریٰ قائم کر دی ہے عثمان، علی بن ابوطالب، طلحہ بن عبیداللہ، زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان حضرات کے ساتھ مشیر کے طور پر مقرر کیا لیکن ان کا حصہ نہیں بنایا آپ نے ان حضرات کو تین دن کی مہلت دی (وہ تین دن کے اندر اپنے میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر لیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی رضامندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نازل ہو۔

ذِكْرُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْاُمَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن عفان اُموی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6906 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): اسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فِي مِرْطٍ وَّاحِدٍ، فَاَذِنَ لَهُ، فَقَضَى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَذِنَ لَهُ فَقَضَى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ، وَاَنَا عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ

عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَصْلَحَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، وَجَلَسَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَضَى إِلَيْكَ حَاجَتَهُ، وَأَنْتَ عَلَى حَالِكَ تِلْكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُمَرُ فَقَضَى إِلَيْكَ حَاجَتَهُ، وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ الْحَالِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُثْمَانُ، فَأَصْلَحْتَ ثِيَابَكَ وَاحْتَفَظْتَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَلَوْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، خَشِيتُ أَنْ لَا يَقْضِيَ إِلَيَّ حَاجَتَهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی چادر میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کو پورا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں چادر کے اندر ہی رہے' پھر وہ تشریف لے گئے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کو پورا کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں چادر میں تشریف فرما رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے ٹھیک کئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت پوری کی پھر وہ تشریف لے گئے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کو پورا کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کو پورا کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے ٹھیک کئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! عثمان ایک شرم والا شخص ہے' اگر میں اسے اسی حالت میں اجازت

6906– حديث صحيح، ابن أبي السَّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "20409". ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد في "المسند"6/167، وفي "فضائل الصحابة" "760"، والبغوي في "شرح السنة". "3900" وأخرجه أحمد في "المسند"1/71 و6/155، وفي "الفضائل" "493"، ومسلم "2402" في فضائل الصحابة: باب فضائل عثمان بن عفان رضي الله عنه، من عقيل بن خالد، وأحمد في "المسند"1/71، وفي "الفضائل" "794"، ومسلم "2402"، وأبو يعلى "4818"، والبيهقي 2/231، من طريق صالح بن كيسان، وأحمد 6/155، وأبو يعلى "4437" من طريق ابن أبي ذئب، ثلاثتهم عن الزهري، بهذا الإسناد، إلا أنهم قالوا: عن يحيى بن سعيد بن العاص، أن أباه سعيد بن العاص أخبره، أن عائشة، وزيادة سعيد والد يحيى في هذا السند من المزيد في متصل الأسانيد، فإنه تابعي كبير، وعده أبو حاتم من الصحابة، فقد كان له عند وفاة النبي صلى الله عليه وسلم تسع سنين، وكان من أشراف قريش، وهو أحد الذين ندبهم عثمان لكتابة المصحف لفصاحته، وشبه لهجته بلهجة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقد ولي إمرة الكوفة لعثمان بن عفان، وغزا طبرستان ففتحها، وغزا جرجان، وكان في جنده حذيفة بن اليمان وغيره من كبار الصحابة، وولي إمرة المدينة غير مرة لمعاوية، وفيه يقول الفرزدق: ترى الغر الجحاجح من قريش ... إذا ما الأمر ذو الحدثان عالا قياما ينظرون إلى سعيد ... كأنهم يرون به هلالا قال الزبير بن بكار: توفي بقصره بالعرصة على ثلاث أميال من المدينة، وحمل إلى البقيع في سنة تسع وخمسين، وكذا أرخه خليفة وغيره، وقال مسدد: مات مع أبي هريرة سنة سبع أو ثمان وخمسين. انظر "السير"3/444 - 448. والمرط: كساء من صوف أو خز يؤتزر به، وجمعه مروط.

دیدیتا تو مجھے یہ اندیشہ تھا کہ وہ اپنی حاجت میرے سامنے بیان نہ کرتا۔

ذِكْرُ تَعْظِيمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِذِ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تُعَظِّمُهُ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا احترام کرنے کا تذکرہ' کیونکہ فرشتے بھی ان کا احترام کرتے تھے

6907 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ، فَاسْتَاْذَنَ اَبُو بَكْرٍ، فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَهُ، وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ، فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ، فَلَمْ تَهَشَّ لَهُ، وَلَمْ تُبَالِ بِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَلَمْ تَهَشَّ لَهُ، وَلَمْ تُبَالِ بِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ، فَجَلَسْتَ فَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں زانوں سے کپڑا ہٹا کر لیٹے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دیدی لیکن آپ ﷺ اسی حالت میں رہے وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی اجازت عطا کر دی لیکن آپ ﷺ اسی حالت میں رہے وہ بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے اپنے کپڑے ٹھیک کر لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر آئے وہ بات چیت کرتے رہے' جب وہ چلے گئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے لیکن آپ ﷺ نے ان کے لیے حرکت نہیں کی اور آپ ﷺ نے ان کی کوئی خاص پرواہ نہیں کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے' آپ ﷺ نے ان کے لیے بھی حرکت نہیں کی ان کی بھی کوئی خاص پرواہ نہیں کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر آئے' تو آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اپنے کپڑے بھی ٹھیک کیے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص سے حیا کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

6907- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الوليد بن شجاع السكوني، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2401" في فضائل الصحابة: باب فضائل عثمان بن عفان، وأبو يعلى "4815"، والبيهقي 2/230 - 231، والبغوي "3899" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے شہادت کے اثبات کا تذکرہ

6908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا، فَتَبِعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چڑھے تو وہ ''احد'' حرکت کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ٹھہرے رہو (تمہارے اوپر) ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

ذِكْرُ بَيْعَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ بِضَرْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت رضوان کے موقع پر اپنے ایک دست مبارک کو دوسرے پر رکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت لینے کا تذکرہ

6909 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَشَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ اَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ فَقَالَ: لَا، قَالَ: كَانَ فِيمَنْ تَوَلّٰى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا صَنَعْتَ، يَنْطَلِقُ هٰذَا فَيُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّكَ تَنَقَّصْتَ عُثْمَانَ، قَالَ: رُدُّوهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: تَحْفَظُ مَا سَاَلْتَنِي عَنْهُ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُكَ عَنْ عُثْمَانَ اَشَهِدَ بَدْرًا؟ فَقُلْتَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6908– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير على ابن المديني، فمن رجال البخاري . سعيد: هو ابن أبي عروبة، ويحيى بن سعيد وهو القطان - روايته عن سعيد قبل الاختلاط . وأخرجه البخاري "3675" في فضائل الصحابة: قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا"، و "3699": باب مناقب عثمان بن عفان، وأبو داود "4651" في السنة: باب في الخلفاء، والترمذي "3697" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، والنسائي في "فضائل الصحابة " "32"، وأبو يعلى "2964" و"3171"، والبغوي "3901" من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم "6865".

بَعَثَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فِي حَاجَةٍ لَهُ، وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ، وَقَالَ: وَسَأَلْتُكَ أَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ فَقُلْتَ: لَا، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ لَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى يَدِهِ أَيَّتُهُمَا خَيْرٌ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَدُ عُثْمَانَ؟، قَالَ: وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيمَنْ تَوَلّٰى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؟ فَقُلْتَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ (إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ) (آل عمران: 155) اذْهَبْ فَاجْهَدْ عَلٰى جَهْدِكَ

حبیب بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے دریافت کیا: کیا وہ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا وہ ان لوگوں میں شامل تھے جو اس دن پیچھے ہٹ گئے تھے جب دو گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس شخص نے کہا: اللہ اکبر' پھر وہ شخص چلا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: یہ آپ نے کیا' کیا؟ اب یہ شخص جائے گا اور لوگوں کو بتائے گا کہ آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے میرے پاس بلا کر لاؤ جب وہ شخص آیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے جس چیز کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا تھا: تمہیں وہ بات یاد ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے آپ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تھا: کیا وہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے' تو آپ نے

6909- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير حبيب بن أبي مليكة فقد روى عنه جمع، ووثقه أبو زرعة والمؤلف، وروى له أبو داود هذا الحديث مختصرا، وحسين بن علي: هو الجعفي، وقد سقط من الأصل و "التقاسيم" 2/لوحة 346 "حسين بن" واستدرك من "المصنف" وزائدة: هو ابن قدامة. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/46 - 47. وأخرجه الحاكم 3/98 من طريق مسدد، حدثنا المعتمر بن سليمان، قال: سمعت كليب بن وائل، قال: حدثني حبيب بن أبي مليكة.... فذكره وصحح إسناده، ووافقه الذهبي. وأخرجه الحافظ المزي في "تهذيب الكمال" 5/401 - 402 من طريق الفزاري وهو أبو إسحاق - عن كليب بن وائل، عن هانء بن قيس، عن حبيب بن أبي مليكة، به. وهانء بن قيس روى عنه جمع، وذكره ابن حبان في "ثقاته"، وروى له أبو داود. وأخرجه مختصرا المزي أيضا 5/403 من طريق معاوية بن عمرو، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ حبيب بن أبي مليكة يعني أبا ثور - قال: كنت جالسا عند ابن عمر، فأتاه رجل فسأله، فقال: أرأيت عثمان هل شهد بدرا؟ فقال: لا، أما يوم بدر فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "اللّٰهم عن عثمان في حاجتك وحاجة رسولك"، فضرب لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بسهمه. وأخرجه بنحوه مختصرا أيضا أبو داود "2726" في الجهاد: باب فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له، من طريق أبي إسحاق، عن كليب بن وائل، عن هانء بن قيس، عن حبيب بن أبي مليكة، عن ابن عمر، قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يعني يوم بدر - فقال: "إن عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة رسول الله، وإني أبايع له"، فضرب له رسول الله صلى الله عليه وسلم بسهم ولم يضرب لأحد غاب غيره. وأخرجه بنحوه مطولا البخاري "3698" في فضائل الصحابة: باب مناقب عثمان بن عفان، و"4066" في المغازي: باب قول الله تعالى: (إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ)، والترمذي "3706" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان، من طريقين عن عثمان بن عبد الله بن موهب، عن عبد الله بن عمر.

جواب دیا: جی نہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنے کسی کام سے بھیجا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے (غزوہ بدر کے مال غنیمت میں) حصہ مقرر کیا تھا اس شخص نے کہا: میں نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ کیا وہ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے' تو آپ نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں بھیجا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کی تھی) تو یہ بتاؤ کہ کون سا ہاتھ زیادہ بہتر تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ؟ اس شخص نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا تھا: کیا وہ اس دن پیچھے ہٹنے والوں میں شامل تھے جب دو گروہ ایک دوسرے کے مدمقابل آئے تھے' تو آپ نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس میں سے کسی چیز کے عوض میں شیطان نے انہیں پھسلا دیا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور بردبار ہے۔''

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا) اب تم جاؤ اور اپنی طرف سے پوری کوشش کرلو۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَشِّرَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْجَنَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جنت کی خوش خبری دینے کا حکم دینے کا تذکرہ

6910 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ حَائِطٍ وَّاَنَا مَعَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں موجود تھے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اسی دوران ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور

6910- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير إبراهيم بن الحجاج السامي، فقد روى له النسائي، وهو ثقة . على بن الحكم: هو البناني، وأبو عثمان: هو عبد الرحمن بن مل النهدي . وأخرجه كما في "تغليق التعليق "4/68- ابن أبي خيثمة في "تاريخه" عن موسى بن إسماعيل، والطبراني في "الكبير" عن على بن عبد العزيز، عن حجاج بن منهال وهدبة بن خالد، ثلاثتهم "موسى وحجاج وهدبة " عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري بإثر الحديث "3695" في فضائل الصحابة: باب مناقب عثمان بن عفان، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن عاصم الأحول وعلى بن الحكم، به. وزاد فيه عاصم: "أن النبى صلى الله عليه وسلم كان قاعدا فى مكان فيه ماء قد كشف عن ركبتيه - أو ركبته - فلما دخل عثمان غطاها."

اسے جنت کی خوشخبری دیدوتو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ بُشْرَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالْجَنَّةِ، كَانَ ذٰلِكَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي، قَالَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّلِيَ الْخِلَافَةَ وَكَانَ مِنْهُ مَا كَانَ

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘ جو اس بات کا قائل ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جنت کی خوش خبری اس وقت میں دی گئی (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں بنے تھے لیکن بعد میں ان کی طرف سے جو کچھ ہوا (اس حوالے سے یہ خوش خبری ثابت نہیں ہوگی)

6911 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي: احْفَظِ الْبَابَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ، قَالَ: فَسَكَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوَى شَدِيْدَةٍ تُصِيْبُهُ فَاِذَا عُثْمَانُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا دروازے کا دھیان رکھنا پھر ایک شخص آیا اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دیدو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دیدو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے‘ پھر

6911- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي ابن المديني فمن رجال البخاري. أيوب هو ابن تميمة السختياني. وأخرجه البخاري "3695" في فضائل الصحابة: باب مناقب عثمان بن عفان و "7262" في أخبار الآحاد: باب قول الله تعالى: (لا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ)، ومسلم "2403" في فضائل الصحابة: باب فضائل عثمان بن عفان، والترمذي "3710" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، ورواية البخاري في أخبار الآحاد مختصرة.

آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دیدو اسے جنت کی خوشخبری دیدو اور ساتھ اسے ایک شدید آزمائش کا شکار ہونا پڑے گا' جو اسے لاحق ہوگی' تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الصَّبْرَ عَلٰى مَا اُوعِدَ مِنَ الْبَلْوَىٰ الَّتِي تُصِيبُهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ دعا کرنا کہ انہیں جس آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا اس میں وہ صبر سے کام لیں

6912 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ مُتَّكِئًا فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ بِعُوْدٍ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ يَنْكُتُ بِهٖ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ اٰخَرُ، فَقَالَ: افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَاِذَا هُوَ عُمَرُ، فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ اٰخَرُ فَجَلَسَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى، قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهٗ، فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ، فَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ وَقُلْتُ لَهُ الَّذِي، قَالَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَبْرًا اَوْ قَالَ: اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ ایک چھڑی کے ذریعے پانی اور مٹی کرید رہے تھے اسی دوران ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری

6912- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد في "المسند" 4/406 و406-407، وفي "فضائل الصحابة" "209"، والبخاري في "الصحيح" "3693" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، و "6212" في الأدب: باب من نكت العود في الماء، وفي "الأدب المفرد" له "965"، ومسلم "28" "2403" في فضائل الصحابة: باب فضائل عثمان بن عفان، والنسائي في "فضائل الصحابة" "31" من طرق عثمان بن غياث الراسبي، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه عبد الرزاق "20402"، وعنه أحمد في "المسند" 4/393، وفي "فضائل الصحابة" "208"، وعبد بن حميد في "منتخبه". "554" وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "فضائل الصحابة" "289" من طرق روح بن أسلم، عن شداد بن سعيد، عن غيلان بن جرير، عن أبي بردة، عن أبيه عن أبي موسى . وأخرجه النسائي في "الفضائل" "29" من طريق أبي سلمة بن عبد الرحمن بن نافع الخزاعي، عن أبي موسى الأشعري . وأخرجه بنحوه مطولا البخاري "3674" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا "، وفي "الأدب المفرد" له "1151"، ومسلم "29" "2403"، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/388-389، من طريق شريك بن أبي نمر، عن سعيد بن المسيب، عن أبي موسى الشعري . وقوله: "يقول يعود في الماء ... " القول تجعله العرب عبارة عن جميع الأفعال، وتطلقه على غير الكلام واللسان.

دیدی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا نبی اکرم ﷺ کچھ دیر کے لیے بیٹھے رہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو لیکن اسے ایک آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی خوشخبری دی اور انہیں وہ بات بیان کی جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی تو انہوں نے کہا: اے اللہ (میں تجھ سے) صبر کا سوال کرتا ہوں (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے

6913 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّي اُرِيتُ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ نَوْطِ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''گزشتہ رات (خواب میں) مجھے ایک نیک شخص دکھایا گیا' یہ کہ ابوبکر اللہ کے رسول کے ساتھ ہے' اور عمر' ابوبکر کے ساتھ ہے اور عثمان' عمر کے ساتھ ہے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اٹھ گئے' تو ہم نے کہا: نیک آدمی سے مراد تو

6913– عمرو بن أبان بن عثمان ذكره الزبير بن بكار في أولاد أبان، وقال: أمه أم سعيد بنت عبد الرحمن بن هشام، وقال المؤلف في "الثقات" 7/216: روى عنه الزهري وأهل المدينة، وقد روى عن جابر بن عبد الله فلا أدري أسمع أم لا، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "1134" عن عمرو بن عثمان ومحمد بن مصفى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "4636" في السنة: باب في الخلفاء ، عن عمرو بن عثمان، به، ثم قال: ورواه يونس وشعيب لم يذكرا عمرو بن أبان. وأخرجه أحمد 3/355 عن يزيد بن عبد ربه، والحاكم 3/71 - 72 من طريق موسى بن هارون، كلاهما عن محمد بن حرب، به . وقوله: "نيط" قال: الخطابي في "معالم السنن" 4/305 - 306: معناه: علق، والنوط: التعليق.

نبی اکرم ﷺ ہوں گے' لیکن جہاں تک نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے ساتھ تھا تو یہ حکومت کا معاملہ ہوگا جس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ كَانَ عَلَى الْحَقِّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: فتنوں کے وقوع کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حق پر تھے

6914 - (سندِحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنِيْ هَرَمِيُّ بْنُ الْحَارِثِ، وَاُسَامَةُ بْنُ خُرَيْمٍ، قَالَ: كَانَا يُغَازِيَانِ فَحَدَّثَانِيْ وَلَا يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ، عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث):بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِيْ فِتْنَةٍ تَثُوْرُ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ كَاَنَّهَا صَيَاصِي الْبَقَرِ ؟ قَالُوْا: نَصْنَعُ مَاذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا وَاَصْحَابِهِ ، قَالَ فَاَسْرَعْتُ حَتّٰى عَطَفْتُ اِلَى الرَّجُلِ، قُلْتُ: هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذَا فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مرہ بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے کسی راستے پر چل رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے فتنے کے دوران تم لوگ کیا کرو گے جو زمین پہ یوں پھیل جائے گا جیسے وہ گائے کا سینگ ہوتا ہے

6914–حديث صحيح، هرمي بن الحارث وأسامة بن خريم ذكرهما المؤلف في "الثقات"4/44 - 45و5/514، وقد توبعا، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. كهمس: هم ابن الحسن .وأخرجه أحمد 5/33و35، وابن أبي شيبة12/40 - 41، ومن طريقه ابن أبي عاصم في "السنة""1296"، والطبراني في "الكبير"20/752 عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "751"/20 من طريق خالد بن الحارث بن سليم، عن كهمس بن الحسن، به. وأخرجه باخصر مما هنا أحمد 5/33 عن بهز وعبد الصمد، قالا: حدثنا أبوهلال _ وهو محمد بن سليم الراسبي _ عن قتادة، عن عبد الله بن شقيق، عن مرة البهزي .وأخرجه أحمد 4/236 من طريق وهيبن خالد، والترمذي "3704" في المناقب: با مناقب عثمان بن عفان، من طريق عبد الوهاب الثقفي، كلاهما عن أيوب، عن أبي قلابة، عن أبي الأشعث الصنعاني أن خطباء قامت بالشام، وفيهم رجال من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقام آخرهم رجل يقال له: مرة بن كعب، فقال: لولا حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قمت، وذكر الفتن فقربها، فمر رجل مقنع في ثوب فقال: "هذا يومئذ على الهدى"، فقمت إليه، فإذا هو عثمان بن عفان قال: فأقبلت عليه بوجهه، فقلت: هذا؟ قال: "نعم." اللفظ للترمذي، وقال هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد4/235، وابن أبي شيبة 12/41 - 42 عن ابن علية، عن أيوب، عن أبي قلابة، قال: لما قتل عثمان، قام خطباء بإيلياء ... ، فذكر نحوه . ولم يقل فيه: "عن أبي الأشعث ." وأخرجه أحمد 4/236 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن معاوية _هو ابن صالح_ عن سليم بن عامر، عن جبير بن نفير، عن كعب بن مرة البهزي. وفي الباب عن ابن حوالة الأزدي عند أحمد 4/236، وعن كعب بن عجرة عند أحمد 4/242و243، وابن أبي شيبة12/41، وابن ماجة "111"، وفيه انقطاع بين ابن سيرين وكعب بن عجرة.

لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم اس شخص اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رہو (راوی کہتے ہیں:) میں تیزی سے ان صاحب کی طرف لپکا (جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے اشارہ کیا تھا) میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی کیا یہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ' تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ لَمْ يَخْلَعْ نَفْسَهُ لِزَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: فتنوں کے وقوع کے وقت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری اس لیے اختیار نہیں کی تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا تھا

6915 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ اَرْسَلَـهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بِكِتَابٍ اِلٰى عَائِشَةَ، فَدَفَعَهُ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَلَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: اِنِّيْ عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ اَنَا وَحَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يُحَدِّثُنَا فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَبْعَثُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَّجِيْءُ فَيُحَدِّثُنَا؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَبْعَثُ اِلٰى عُمَرَ فَيَجِيْءُ فَيُحَدِّثُنَا؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا رَجُلًا، فَاَسَرَّ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ دُوْنَنَا، فَذَهَبَ، فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ

6915–عبد الله بن قيس اللخمي ذكره المؤلف في "الثقات" 5/45، وقال: من أهل الشام، يروي عن النعمان بن بشير وجماعة من الصحابة، روى عنه أهل الشام، ربيعة بن يزيد وغيره، وذكره ابن سعد 7/458 في الطبقة الثالثة من التابعين بالشام، وباقي رجاله رجال الصحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/48/49 عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/149 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن معاوية بن صالح، به. وقال فيه: "عن عبد الله بن أبي قيس." وأخرجه مختصرا أحمد 6/86 من طريق الوليد بن سليمان، والترمذي "3705" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان، من طريق معاوية بن أبي صالح، كلاهما عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الله "تحرف في المطبوع من الترمذي إلى: عبد الملك" بن عامر وهو الدمشقي المقرء - عن النعمان بن بشير، عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "يا عثمان، إنه لعل الله يقمصك قميصا، فإن أرادوك على خلعه، فلا تخلعه"، واللفظ للترمذي، وقال: وفي الحديث قصة طويلة ثم قال: هذا حديث حسن غريب. وأخرجه بنحوه ابن ماجه "112" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، من طريق الفرج بن فضالة، عن ربيعة بن يزيد، به، ولم يذكر "عبد الله بن عامر"، والفرج بن فضالة ضعيف. وأخرجه أيضا الحاكم 3/99 - 100 من طريق الفرج بن فضالة، عن محمد بن الوليد الزبيدي، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة، قال الحاكم: هذا حديث صحيح عالي الإسناد ولم يخرجاه، فتعقبه الذهبي بقوله: أنى له الصحة، ومداره على فرج بن فضالة. وانظر "6918".

فَسَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللّٰهَ لَعَلَّهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ اَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ ثَلَاثًا قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَيْنَ كُنْتِ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، اُنْسِيتُهُ كَاَنِّي لَمْ اَسْمَعْهُ قَطُّ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ اللَّخْمِيُّ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، وَلَيْسَ هٰذَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ صَاحِبِ عَائِشَةَ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک خط کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے وہ خط سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کر دیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ایک دن میں اور حفصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کاش ہمارے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا جو ہمارے ساتھ بات چیت کرتا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجواتی ہوں وہ آئیں گے اور ہمارے ساتھ بات چیت کرلیں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجواتی ہوں وہ آئیں گے اور ہمارے ساتھ بات چیت کرلیں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بلوایا اور اس کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات چیت کی جو ہم تک نہیں پہنچی پھر وہ شخص چلا گیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہو گئے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے عثمان! بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اور لوگ یہ چاہیں گے کہ تم اسے اتار دو تو تم اسے نہ اتارنا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے ام المومنین آپ نے پہلے یہ حدیث کیوں بیان نہیں کی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: اے میرے بیٹے میں اسے بھول گئی تھی یوں جیسے میں نے کبھی سنی ہی نہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن قیس لخمی نامی راوی کا انتقال ایک سو چوبیس ہجری میں ہوا یہ وہ عبداللہ بن ابوقیس نہیں ہیں جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا شاگرد تھا۔

ذِكْرُ نَفَقَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا غزوہ تبوک کے موقع پر خرچ فراہم کرنے کا تذکرہ

6916 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ وَاُحِيطَ بِدَارِهِ، اَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْتَفَضَ بِنَا حِرَاءُ، قَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِيْ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ: مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً ؟ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ مُعْسِرُوْنَ مُجْهَدُوْنَ، فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ ذٰلِكَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي، فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ، قَالَ: نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يُّشْرَبُ مِنْهَا اِلَّا بِثَمَنٍ، فَابْتَعْتُهَا بِمَالِي، فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ؟ فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فِيْ اَشْيَاءَ عَدَّدَهَا

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا اوران کے گھر کو گھیر لیا گیا تو انہوں نے لوگوں کی طرف جھانک کرارشادفرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ حرا (پہاڑ) پرموجود تھے اوروہ ہلنے لگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا! ٹھہرے رہو تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق، ایک شہید موجود ہے' تو لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر یہ بات ارشادفرمائی: وہ کون شخص ایسا خرچ کرے گا' جسے قبول کیا جائے' ان دنوں لوگ تنگ دست تھے' تو میں نے اس لشکر کے لیے ایک تہائی سازوسامان اپنے مال میں سے تیار کیا تھا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ رومہ نامی کنویں سے صرف قیمت دے کر پانی لیا جاسکتا تھا میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا اوراسے ہر خوشحال اور غریب شخص کے لیے اور مسافر کے لیے (وقف کردیا) تو ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور بھی کچھ چیزیں گنوائیں۔

6916–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نصر التمار ,وهو عبد الملك بن عبد العزيز القشيري - فمن رجال مسلم. وأخرجه القطيعي في زياداته عل "فضائل الصحابة" لأحمد "849" عن أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "3699" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، وعمر بن شبة في "تاريخ المدينة "4/1195"، والدارقطني 4/199، والبيهقي 6/167 من طرق عن عبيد الله بن عمرو، به . وقال الترمذي: حسن صحيح غريب. وأخرجه النسائي 6/236 - 237 في الأحباس: باب وقف المساجد، ومن طريقه الدارقطني 4/199 من طريق محمد بن مسلمة، عن أبي عبد الرحيم _ وهو خالد بن أبي يزيد _ عن زيد بن أبي أنيسة، به، ولم يسق لفظه بتمامه. وعلقه البخاري "2778" في الوصايا: باب إذا وقف أرضا أو بئرا ... ، فقال: وقال عبدان وهو عبد الله بن عثمان -: أخبرني أبي، عن شعبة، عن أبي إسحاق، به. وليس فيه قصة انتفاض حراء . ووصله الدارقطني 4/199 - 200، والبيهقي 6/167 من طريقين عن عبدان، به. قلت: وقد خالف شعبة وزيد بن أبي أنيسة: يونس بن أبي إسحاق وإسرائيل بن يونس، فروياه عن أبي إسحاق، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن عثمان أشرف عليهم حين حصروه ... . وأخرجه أحمد في "المسند" 1/59، وفي "فضائل الصحابة" "751"، والنسائي 6/236، وابن أبي عاصم في "السنة" 6/236، وابن أبي عاصم في "السنة" "1309"، والدارقطني 4/198 من طريقين عن يونس بن أبي إسحاق، به.

ذِكْرُ رِضَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الدُّنْيَا

نبی اکرم ﷺ کا دنیا سے تشریف لے جانے کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے راضی ہونے کا تذکرہ

6917 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ اَنْ يُّصَابَ بِاَيَّامٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: اَتَخَافَانِ اَنْ تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ؟ ، قَالَا: حَمَّلْنَاهَا اَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَمَا فِيهَا كَثِيْرُ فَضْلٍ، فَقَالَ: انْظُرَا اَنْ لَا تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ؟ فَقَالَا: لَا، فَقَالَ: لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ اِلٰى اَحَدٍ بَعْدِي، قَالَ: فَمَا اَتَتْ عَلَيْهِ اِلٰى رَابِعَةٌ حَتّٰى اُصِيبَ، قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ: وَاِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ اُصِيبَ، وَكَانَ اِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَامَ بَيْنَهُمَا فَاِذَا رَاٰى خَلَلًا، قَالَ: اسْتَوُوا، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَرَ فِيهِمْ خَلَلًا تَقَدَّمَ، فَكَبَّرَ، قَالَ: رُبَّمَا قَرَاَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اَوِ النَّحْلِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى، حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، قَالَ: فَمَا كَانَ اِلَّا اَنْ كَبَّرَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَتَلَنِي الْكَلْبُ - اَوْ اَكَلَنِي الْكَلْبُ - حِيْنَ طَعَنَهُ وَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذِيْ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلٰى اَحَدٍ يَّمِيْنًا وَشِمَالًا اِلَّا طَعَنَهُ، حَتّٰى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَمَاتَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا، فَلَمَّا ظَنَّ

6917- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك، وأبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه البخاري "3700" في فضائل الصحابة: باب قصة البيعة، عن موسى بن إسماعيل، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد: 3/337-339، وابن أبي شيبة 12/259، والبخاري "1392" في الجنائز: باب ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، و "3052" في الجهاد: باب يقاتل عن أهل الذمة ولا يسترقون، و"4888" في التفسير: باب (وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْأِيمَانَ) والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 8/96، وأبو عبيد في "الأموال" ص 168 من طرق عن حصين بن عبد الرحمن، به. وأخرجه مطولا ابن سعد 3/340 - 342 عن عبيد الله بن موسى، عن إسرائيل بن يونس، عن أبي إسحاق، عن عمرو بن ميمون، وفي روايته زوائد ليست في رواية حصين. وقال الحافظ في "الفتح" 7/62: وروى بعض قصة مقتل عمر أيضا أبو رافع، وروايته عند أبي يعلى، وابن حبان انظر الحديث رقم "6905" وجابر، وروايته عند ابن أبي عمر، وعبد الله بن عمرو وروايته في "الأوسط" للطبراني، ومعدان بن أبي طلحة، وروايته عند مسلم "567"، وابن أبي شيبة 14/579 - 580، وأبي يعلى "183"، وأحمد 1/15 و27 - 28، والنسائي 2/43، وعند كل منهم ما ليس عند الآخر. وقال الحافظ أيضا 7/63: وفي قصة عمر من الفوائد: شفقته على المسلمين، ونصيحته لهم، وإقامة السنة فيهم، وشدة الخوف من ربه، واهتمامه بأمر الدين أكثر من اهتمامه بأمر نفسه، وأن النهي عن المدح في الوجه مخصوص بما إذا كان فيه غلو مفرط أو كذب ظاهر، ومن ثم لم ينه عمر الشاب مدحه له مع كونه أمره بتشمير إزاره، والوصية بأداء الدين، والاعتناء بالدفن عند أهل الخير، والمشورة في نصب الإمام، وتقديم الأفضل، وأن الإمامة تنعقد بالبيعة.

الْعِلْجُ اَنَّهُ مَاخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ، وَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ، فَاَمَّا مَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَاَى الَّذِي رَاَيْتُ، وَاَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ، فَاِنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ مَا الْاَمْرُ، غَيْرَ اَنَّهُمْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِالنَّاسِ صَلَاةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا، قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي؟ فَجَالَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَقَالَ: قَاتَلَهُ اللّٰهُ، لَقَدْ كُنْتُ اَمَرْتُهُ بِمَعْرُوفٍ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ، كُنْتَ اَنْتَ وَاَبُوكَ تُحِبَّانِ اَنْ يَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ الْعَبَّاسُ اَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا، فَاحْتُمِلَ اِلٰى بَيْتِهِ، فَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَقَائِلٌ يَقُوْلُ: نَخَافُ عَلَيْهِ، وَقَائِلٌ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ: فَاُتِيَ بِنَبِيذٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ، ثُمَّ اُتِيَ بِلَبَنٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ، فَعَرَفُوا اَنَّهُ مَيِّتٌ، وَوَلَجْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ: اَبْشِرْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللّٰهِ، قَدْ كَانَ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقِدَمِ الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَمِلْتَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ، فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، وَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي، فَلَمَّا اَدْبَرَ الرَّجُلُ اِذَا اِزَارُهُ يَمَسُّ الْاَرْضَ، فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَاِنَّهُ اَنْقَى لِثَوْبِكَ، وَاَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوْهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ اَلْفًا، فَقَالَ: اِنْ وَفّٰى مَالُ آلِ عُمَرَ فَاَدِّهِ مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَاِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاِنْ لَمْ يَفِ بِاَمْوَالِهِمْ، فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ اِلٰى غَيْرِهِمْ، اذْهَبْ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، فَقُلْ لَهَا يَقْرَاُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ، وَلَا تَقُلْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاِنِّي لَسْتُ لِلْمُؤْمِنِينَ بِاَمِيرٍ، فَقُلْ: يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ، فَوَجَدَهَا تَبْكِي، فَقَالَ لَهَا: يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ كُنْتُ اَرَدْتُهُ لِنَفْسِي، وَلَاُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِي، فَجَاءَ فَلَمَّا اَقْبَلَ قِيلَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ، فَقَالَ: ارْفَعَانِي، فَاَسْنَدَهُ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا قَالَتْ؟ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ اَذِنَتْ لَكَ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا كَانَ شَيْءٌ اَهَمَّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْطَجِعِ، فَاِذَا اَنَا قُبِضْتُ فَسَلِّمْ، وَقُلْ: يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاِنْ اَذِنَتْ لِي فَاَدْخِلُوْنِي، وَاِنْ رَدَّتْنِي فَرُدُّوْنِي اِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ جَاءَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ يَسْتُرْنَهَا، فَلَمَّا رَاَيْنَاهَا، قُمْنَا، فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا، ثُمَّ سَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ، فَقِيلَ لَهُ: اَوْصِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا اَرَى اَحَدًا اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمّٰى عَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَسَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: وَلْيَشْهَدْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ، فَاِنْ اَصَابَ الْاَمْرُ سَعْدًا، فَهُوَ ذٰلِكَ، وَاِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ اَيُّكُمْ مَا اُمِّرَ، فَاِنِّي لَمْ اَعْزِلْهُ مِنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اُوصِي الْخَلِيفَةَ بَعْدِي بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَاُوصِيهِ بِالْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ، اَنْ يَعْلَمَ لَهُمْ فَيْئَهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ.

وَاُوصِيهِ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا، الَّذِيْنَ تَبَوَّءُ وْا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَاُوصِيهِ بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَيْرًا، فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ، وَجُبَاةُ الْمَالِ، وَغَيْظُ الْعَدُوِّ، وَاَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ اِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضًا، وَاُوصِيهِ بِالْاَعْرَابِ خَيْرًا، اِنَّهُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ، وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ اَنْ يُّؤْخَذَ مِنْهُمْ مِنْ حَوَاشِي اَمْوَالِهِمْ، فَيُرَدَّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ، وَاُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ، وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوَفّٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَاَنْ لَا يُكَلَّفُوا اِلَّا طَاقَتَهُمْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، خَرَجْنَا بِهٖ نَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَقَالَ: يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ، فَقَالَتْ: اَدْخِلُوهُ، فَاُدْخِلَ، فَوُضِعَ هُنَاكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهٖ وَرَجَعُوْا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اجْعَلُوا اَمْرَكُمْ اِلٰى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِي اِلٰى عَلِيٍّ، وَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِي اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِي اِلٰى عُثْمَانَ، فَجَاءَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِلْاٰخَرَيْنِ: اَيُّكُمَا يَتَبَرَّاُ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ، وَيَجْعَلُهٗ اِلَيْهِ، وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ اَفْضَلَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَيَحْرِصَنَّ عَلٰى صَلَاحِ الْاُمَّةِ، قَالَ: فَاَسْكَتَ الشَّيْخَانِ عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اجْعَلُوهُ اِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ لَا اٰلُوَ عَنْ اَفْضَلِكُمْ، قَالَا: نَعَمْ، فَجَاءَ بِعَلِيٍّ فَقَالَ: لَكَ مِنَ الْقِدَمِ وَالْإِسْلَامِ وَالْقَرَابَةِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، اَللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ اَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ، وَلَئِنْ اَمَّرْتُ عَلَيْكَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ؟ ثُمَّ جَاءَ بِعُثْمَانَ، فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا اَخَذَ الْمِيثَاقَ، قَالَ لِعُثْمَانَ: ارْفَعْ يَدَكَ فَبَايَعَهٗ، ثُمَّ بَايَعَهٗ عَلِيٌّ، ثُمَّ وَلَجَ اَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زخمی ہونے سے کچھ دن پہلے انہیں دیکھا وہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کیا تم لوگوں کو یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم دونوں نے اس سرزمین پر وہ بوجھ عائد کر دیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی تو ان دونوں نے کہا: ہم نے اس پر وہ چیز لازم کی ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اس میں کوئی اضافی ادائیگی لازم نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم دونوں اس بات کا جائزہ لو کہ کہیں تم نے زمین پر وہ چیز عائد تو نہیں کی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیواؤں کے لیے وہ کچھ چھوڑ کر جاؤں گا کہ میرے بعد انہیں کسی اور چیز کی حاجت نہیں ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: اس کے تین دن بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے۔

عمرو بن میمون کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے اس صبح میں کھڑا ہوا تھا میرے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفوں کے درمیان میں سے گزرے تو دونوں صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے جب آپ نے ان میں خلل دیکھا تو فرمایا صفیں ٹھیک کر لو جب انہوں نے دیکھا ان میں کوئی خلل نہیں ہے تو آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات پہلی رکعت میں سورۃ یوسف یا سورہ نحل کی تلاوت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ لوگ اکٹھے ہو جایا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ابھی انہوں نے تکبیر کہی ہی تھی کہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: کتے نے مجھے

ماردیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کتے نے مجھے کھالیا یہ اس وقت کی بات ہے جب انہیں زخمی کردیا گیا پھر وہ شخص اس خنجر کو لے کر بھاگا' جو دونوں طرف سے دھار والا تھا وہ دائیں یا بائیں جس بھی شخص کے پاس سے گزرا اسے زخمی کیا' یہاں تک کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کردیا جن میں سے نو افراد فوت ہوگئے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے جب یہ صورت حال دیکھی تو اس نے اس کے اوپر کمبل ڈال دیا جب اس شخص کو یہ اندازہ ہوگیا کہ اب وہ پکڑا جائے گا' تو اس نے خودکشی کرلی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے کیا جو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب کھڑے تھے انہوں نے تو وہ بات دیکھ لی جو میں نے بھی دیکھی تھی لیکن جو لوگ مسجد کے (دور دراز کے) کناروں میں تھے انہیں پتہ نہیں چل سکا کہ کیا ہوا ہے صرف یہ ہوا کہ انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز آنا بند ہوگئی تو وہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مختصر نماز پڑھائی جب لوگوں نے نماز مکمل کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! اس بات کا جائزہ لو کہ مجھے کس نے قتل کیا ہے تھوڑی دیر بعد آ کر انہوں نے بتایا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے برباد کرے میں نے اسے بھلائی کی بات کا حکم دیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں کی جو اسلام کا دعوے دار ہو تم اور تمہارے والد (یعنی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مدینہ منورہ میں غلاموں کی تعداد زیادہ ہو (راوی کہتے ہیں:) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سب سے زیادہ تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا گیا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس دن سے پہلے لوگوں کو کبھی کوئی مصیبت لاحق ہوئی ہی نہیں کوئی شخص یہ کہتا تھا ہمیں ان کے بارے میں اندیشہ ہے (کہ کہیں یہ شہید نہ ہو جائیں) کوئی شخص یہ کہتا تھا کوئی حرج نہیں (یعنی یہ ٹھیک ہو جائیں گے) پھر نبیذ لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پیا تو وہ ان کے زخم سے باہر آ گئی پھر دودھ لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پیا تو وہ بھی ان کے زخم سے باہر آ گیا تو لوگوں کو یہ اندازہ ہوگیا کہ یہ فوت ہو جائیں گے ہم لوگ ان کے اردگرد اکٹھے ہوگئے لوگ آتے اور ان کی تعریف کرتے ایک نوجوان شخص آیا اور بولا: اے امیر المومنین آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے' کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی آپ کو ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا اور آپ نے (اسلام کے لیے) خدمات سرانجام دیں پھر جب آپ خلیفہ بنائے گئے' تو آپ نے انصاف سے کام لیا اور اب آپ کو شہادت نصیب ہو رہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے میری یہ خواہش ہے کہ یہ معاملہ برابری کی بنیاد پہ ہو' نہ میرے ذمے کوئی چیز لازم ہو اور نہ ہی میرے حق میں کوئی چیز ہو جب وہ شخص مڑ کر جانے لگا' تو اس کا تہبند زمین کو چھو رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے تم اپنے کپڑے کو (زمین سے) اوپر کرلو' کیونکہ اس طرح تمہارا کپڑا صاف بھی رہے گا اور تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پرہیزگار بھی شمار کیے جاؤ گے۔

اے عبداللہ اس بات کا جائزہ لو کہ میرے ذمے کتنا قرض لازم ہے' جب لوگوں نے اس کا حساب کیا' تو 86 ہزار (درہم ان کے ذمے واجب الادا تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو عمر کی اولاد کا مال اسے پوری طرح ادا کرسکتا ہو' تو ان کے اموال میں سے اسے ادا کیا جائے ورنہ بنو عدی بن کعب سے اس کا مطالبہ کیا جائے اگر ان کے اموال بھی اسے پورا ادا نہ کرسکیں' تو پھر قریش سے

اس کا مطالبہ کیا جائے لیکن قریش کے علاوہ کسی اور سے اس بارے میں مطالبہ نہ کیا جائے تم ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے یہ کہو کہ عمر آپ کو سلام پیش کرتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین نے سلام کہا ہے کیونکہ اب میں کسی مومن کا امیر نہیں رہا تم یہ کہنا: عمر بن خطاب یہ اجازت مانگ رہا ہے کہ اسے اس کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سلام کیا پھر انہوں نے اجازت مانگی تو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے پایا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: عمر بن خطاب آپ سے اجازت مانگ رہے ہیں کہ انہیں ان کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا جائے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم! میرا ارادہ خود یہاں دفن ہونے کا تھا لیکن میں آج ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو بتایا گیا عبداللہ آ گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ۔ ایک شخص نے آپ کو ٹیک دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا جواب دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہی اے امیر المومنین جو آپ کو پسند ہے انہوں نے آپ کو اجازت دیدی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمد اللہ اس جگہ دفن ہونے سے زیادہ اہم میرے لیے اور کوئی چیز نہیں تھی جب میں مر جاؤں تو تم پھر سلام کہنا اور یہ کہنا: عمر بن خطاب اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے اگر وہ مجھے اجازت دیدیں تو تم مجھے اندر لے جانا اور اگر وہ مجھے لوٹا دیں تو تم مجھے مسلمانوں کے قبرستان کی طرف لے جانا پھر ام المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں دیگر خواتین نے انہیں اپنی اوٹ میں لیا ہوا تھا جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم وہاں سے اٹھ گئے وہ تھوڑی دیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہیں پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ خواتین گھر کے اندرونی حصے میں چلی گئیں پھر ہم نے گھر کے اندرونی حصے سے ان خواتین کے رونے کی آواز سنی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے امیر المومنین آپ کوئی وصیت کر دیجئے اور کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں ان افراد سے زیادہ اس معاملے کا حقدار اور کوئی نہیں ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تھا تو آپ ان حضرات سے راضی تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام لیا اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ موجود رہے گا لیکن اس کا حکومت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا یوں محسوس ہوا جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی دلجوئی کرنا چاہتے تھے اگر خلافت سعد کو مل گئی تو یہ ان کے لیے ہوگئی ورنہ آپ حضرات میں سے کسی کو بھی امیر مقرر کیا جائے گا وہ ان سے مدد ضرور حاصل کرے میں نے انہیں ان کے عاجز ہونے یا ان کی کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں اور اسے مہاجرین اولین (کا خاص خیال رکھنے) کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حق کو جان لے اور ان کی حرمت کی حفاظت کرے اور میں اس خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں جنہوں نے ان سے پہلے جگہ اور ایمان کو ٹھکانہ بنالیا تھا کہ وہ خلیفہ ان میں سے اچھے لوگوں کی اچھائی کو قبول کرے اور برائی کرنے والے سے درگزر کرے اور میں اس خلیفہ کو تمام علاقوں کے رہنے والوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ اسلام کے محافظ ہیں مال کو حاصل کرنے والے ہیں دشمن پر غیض وغضب کرنے

والے ہیں ان کا اضافی مال ان سے صرف رضامندی کے ساتھ ہی وصول کیا جائے اور میں اس خلیفہ کو دیہاتیوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ وہ عربوں کی اصل ہیں اور اسلام کا مادہ ہیں ان کے اموال کی زکوٰۃ ان سے وصول کی جائے اور ان کے غریبوں کی طرف لوٹا دی جائے میں اس خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اس کے رسول کے ذمہ کے بارے میں یہ تلقین کرتا ہوں کہ ان کے نام پر کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے اور ان کے علاوہ لوگوں کے ساتھ جنگ کی جائے اور ان لوگوں کو صرف ان کی طاقت کے مطابق پابند کیا جائے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ہم انہیں لے کر چلتے ہوئے آئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کیا اور یہ کہا: عمر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہیں اندر لے آؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندر لے جایا گیا اور انہیں وہاں ان کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا گیا جب ان کے دفن سے فارغ ہو گئے اور لوگ واپس آ گئے' تو یہ حضرات اکٹھے ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ لوگ اپنے معاملے کو اپنے میں سے تین افراد کے لیے مخصوص کر دیں (یعنی تین لوگ اپنے حق سے دستبردار ہو جائیں) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنا معاملہ علی کے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنا معاملہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتا ہوں' تو یہ تین لوگ ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے باقی دو افراد سے کہا: آپ دونوں میں کون اس معاملے سے لاتعلق ہونا چاہے گا کہ وہ اسے دوسرے کے سپرد کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کا نگران ہو اور اسلام اس کا نگران ہو اور وہ اس بات کا جائزہ لے کہ وہ اس کے نزدیک ان سب سے افضل ہے اور وہ اس بارے میں امت کی بھلائی کے بارے میں زیادہ کوشش کرے گا۔

راوی کہتے ہیں: تو دونوں بزرگ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش رہے اس پر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ لوگ اس معاملے کو میرے سپرد کر دیں اور اللہ کے نام پر یہ بات میرے ذمے لازم ہے کہ میں اس معاملے میں سے آپ میں افضل شخص کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو قدیم الاسلام ہونے کا شرف حاصل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت کا شرف حاصل ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں' تو اللہ کی قسم! کہ آپ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ اگر میں آپ کو امیر بنا دوں' تو آپ عدل سے کام لیں گے اور اگر میں آپ کو امیر نہ بناؤں' تو آپ (امیر مقرر ہونے والے شخص) کی اطاعت وفرمانبرداری کریں گے پھر عثمان آئے' تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کی مانند کلمات کہے' جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے یہ عہد لے لیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی پھر تمام لوگ اندر آ گئے اور انہوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔

ذِكْرُ عَهْدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا يَحِلُّ بِهٖ مِنْ اُمَّتِهٖ بَعْدَهُ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت ان کے ساتھ کیا سلوک کرے گی

6918 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ: وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ بَعْضَ اَصْحَابِيْ، قَالَتْ: فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا نَدْعُو لَكَ اَبَا بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ، قُلْنَا: عُمَرُ، فَسَكَتَ، قُلْنَا: عَلِيٌّ، فَسَكَتَ، قُلْنَا: عُثْمَانُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَاَرْسَلْنَا اِلٰى عُثْمَانَ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُهُ وَوَجْهُهُ يَتَغَيَّرُ قَالَ قَيْسٌ: فَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَهْلَةَ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَالَ يَوْمَ الدَّارِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا، وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ، قَالَ قَيْسٌ: كَانُوا يَرَوْنَ اَنَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمُ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران ارشاد فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ میرا کوئی صحابی میرے پاس موجود ہوتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کے پاس بلوادیں نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ ہم نے عرض کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ ہم نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ ہم نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، تو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ بات چیت کرتے رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوتا رہا۔

ابوسہلہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو گھر میں قید کردیا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے

6918- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن ماجة "113" في المقدمة: باب فضائل أصحاب رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن محمد بن عبد الله بن نمير، وعلي بن محمد، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد، وما بين الحاصرتين منه، وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة10/1: هذا إسناد صحيح رجاله كلهم ثقات . وأخرجه الحاكم 3/99 من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وزاد في الإسناد بين قيس وعائشة: أبا سهلة مولى عثمان، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. قلت: فهو من المزيد في متصل الأسانيد . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/44 - 45، وابن سعد 3/66 - 67 عن أبي أسامة حماد بن سلمة، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، عن أبي سهلة مولى عثمان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "وددت أن عندي بعض أصحابي"، فقالت عائشة ... فذكره. وأخرج القسم الأخير منه أحمد 1/58 و69، والترمذي "3711" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان، عن وكيع، به . وقرن الترمذي في روايته بوكيع يحيى بن سعيد القطان، وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، لا نعرفه إلا من حديث إسماعيل بن أبي خالد.

رسول نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا میں اس پر صبر سے کام لوں گا۔

قیس نامی راوی کہتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد وہی دن تھا۔

ذِكْرُ تَسْبِيلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رُومَةَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بئر رومہ کو مسلمانوں کے لیے وقف کرنے کا تذکرہ

6919 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ مَوْلٰى اَبِي اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَمِعَ عُثْمَانُ، اَنَّ وَفْدَ اَهْلِ مِصْرَ قَدْ اَقْبَلُوا، فَاسْتَقْبَلَهُمْ، فَلَمَّا سَمِعُوا بِهِ، اَقْبَلُوا نَحْوَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي هُوَ فِيهِ، فَقَالُوا لَهُ: ادْعُ الْمُصْحَفَ، فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ، فَقَالَ لَهُ: افْتَحِ السَّابِعَةَ، قَالَ: وَكَانُوا يُسَمُّونَ سُورَةَ يُونُسَ السَّابِعَةَ، فَقَرَاَهَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ (قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُونَ) (یونس: 59) قَالُوا لَهُ: قِفْ، اَرَاَيْتَ مَا حَمَيْتَ مِنَ الْحِمَى، آللّٰهُ اَذِنَ لَكَ بِهِ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرِي؟ فَقَالَ: اَمْضِهِ، نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا، وَاَمَّا الْحِمَى لِاِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا وَلَدَتْ زَادَتْ اِبِلُ الصَّدَقَةِ، فَزِدْتُ فِي الْحِمَى لَمَّا زَادَ فِي اِبِلِ الصَّدَقَةِ، اَمْضِهِ، قَالُوا: فَجَعَلُوا يَاْخُذُونَهُ بِآيَةٍ آيَةٍ، فَيَقُولُ: اَمْضِهِ نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: مِيثَاقَكَ، قَالَ: فَكَتَبُوا عَلَيْهِ شَرْطًا، فَاَخَذَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَشُقُّوا عَصًا، وَلَا يُفَارِقُوا جَمَاعَةً مَا قَامَ لَهُمْ بِشَرْطِهِمْ، وَقَالَ لَهُمْ: مَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: نُرِيدُ اَنْ لَا يَاْخُذَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ عَطَاءً، قَالَ: لَا اِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَلِهٰؤُلَاءِ الشُّيُوخِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَرَضُوا، وَاَقْبَلُوا مَعَهُ اِلَى الْمَدِينَةِ رَاضِينَ، قَالَ: فَقَامَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: اَلَا مَنْ كَانَ لَهُ زَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِزَرْعِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ ضَرْعٌ فَلْيَحْتَلِبْهُ، اَلَا اِنَّهُ لَا مَالَ لَكُمْ عِنْدَنَا، اِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ

6919- رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي سعيد مولى أبي أسيد فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 5/588 - 589 وقال: يروي عن جماعة من الصحابة، روى عنه أبو نضرة، ثم ساق قصة فيها إمامته لبي ذر وعبد الله بن مسعود، وحذيفة بن اليمان في بيته، وأورده ابن حجر في القسم الثالث من الكنى في "الإصابة" 4/100، فقال ذكره ابن منده في الصحابة ولم يذكر ما يدل على صحبته، لكن ثبت أنه أدرك أبا بكر الصديق رضي الله عنه، فيكون من أهل هذا القسم، قال ابن منده: روى عنه أبو نضرة العبدي "تحرف في المطبوع إلى: العقدي" قصة مقتل عثمان بطولها، وهو كما قال، وقد رويناها من هذا الوجه، وليس فيها ما يدل على صحبته. قلت: أبو نضرة هذا: هو المنذر بن قطعة العبدي. وأخرجه الطبري في "تاريخه" 4/354 - 356 و383 - 384 عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، بهذا الإسناد. وأورده الحافظ ابن حجر بطوله في "المطالب العالية" 4/283 - 284، ونسبه إلى إسحاق بن راهويه في "مسنده"، وقال: رجاله ثقات، سمع بعضهم من بعض. وزاد نسبته في "فتح الباري" 5/408 إلى ابن خزيمة وابن حبان.
وقوله: "تفاجت عليه"، أي: وقته بنفسها، وبالغت في تفريج ما بين رجليها، ووقعت عليه.

عَلَيْهِ، وَلِهٰؤُلَاءِ الشُّيُوخِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَغَضِبَ النَّاسُ وَقَالُوْا: هٰذَا مَكْرُ بَنِيْ اُمَيَّةَ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ الْمِصْرِيُّوْنَ، فَبَيْنَمَا هُمْ فِي الطَّرِيقِ اِذَا هُمْ بِرَاكِبٍ يَتَعَرَّضُ لَهُمْ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ وَيَسُبُّهُمْ، قَالُوْا: مَا لَكَ، اِنَّ لَكَ الْاَمَانَ، مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى عَامِلِهِ بِمِصْرَ، قَالَ: فَفَتَّشُوهُ، فَاِذَا هُمْ بِالْكِتَابِ عَلٰى لِسَانِ عُثْمَانَ عَلَيْهِ خَاتَمُهُ اِلٰى عَامِلِهِ بِمِصْرَ اَنْ يَّصْلِبَهُمْ اَوْ يَقْتُلَهُمْ اَوْ يَقْطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ، فَاَقْبَلُوا حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ، فَاَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ كَتَبَ فِيْنَا بِكَذَا وَكَذَا، وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَلَّ دَمَهُ، قُمْ مَعَنَا اِلَيْهِ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَقُومُ مَعَكُمْ، قَالُوْا: فَلِمَ كَتَبْتَ اِلَيْنَا؟ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ اِلَيْكُمْ كِتَابًا قَطُّ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ: اَلِهٰذَا تُقَاتِلُوْنَ؟ - اَوْ لِهٰذَا تَغْضَبُوْنَ - فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى قَرْيَةٍ، وَانْطَلَقُوْا حَتّٰى دَخَلُوا عَلٰى عُثْمَانَ، فَقَالُوْا: كَتَبْتَ بِكَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: اِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ، اَنْ تُقِيمُوا عَلَيَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ يَمِيْنِيْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا كَتَبْتُ وَلَا اَمْلَيْتُ وَلَا عَلِمْتُ، وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْكِتَابَ يُكْتَبُ عَلٰى لِسَانِ الرَّجُلِ، وَقَدْ يُنْقَشُ الْخَاتَمُ عَلَى الْخَاتَمِ، فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ، اَحَلَّ اللّٰهُ دَمَكَ، وَنَقَضُوا الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ فَحَاصَرُوْهُ، فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَمَا اَسْمَعُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، اِلَّا اَنْ يَّرُدَّ رَجُلٌ فِيْ نَفْسِهِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، هَلْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ مِنْ مَالِي، فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيْهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ قِيْلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعَلَامَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اُفْطِرَ عَلٰى مَاءِ الْبَحْرِ؟ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اشْتَرَيْتُ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَرْضِ فَزِدْتُّهُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قِيْلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ عَلِمْتُمْ اَنَّ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ مُنِعَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ قَبْلِي؟ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتُمْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا؟ اَشْيَاءَ فِيْ شَاْنِهِ عَدَّدَهَا، قَالَ: وَرَاَيْتُهُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مَرَّةً اُخْرٰى فَوَعَظَهُمْ وَذَكَّرَهُمْ، فَلَمْ تَاْخُذْ مِنْهُمُ الْمَوْعِظَةُ، وَكَانَ النَّاسُ تَاْخُذُ مِنْهُمُ الْمَوْعِظَةُ فِيْ اَوَّلِ مَا يَسْمَعُوْنَهَا، فَاِذَا اُعِيدَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَاْخُذْ مِنْهُمْ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: افْتَحِي الْبَابَ، وَوَضَعَ الْمُصْحَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ رَاٰى مِنَ اللَّيْلِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لَهُ: اَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ، فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ اٰخَرُ فَقَالَ: بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ، وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَاَهْوٰى لَهُ بِالسَّيْفِ، فَاتَّقَاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا، فَلَا اَدْرِي اَقْطَعَهَا وَلَمْ يُبِنْهَا، اَمْ اَبَانَهَا؟ قَالَ عُثْمَانُ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَاَوَّلُ كَفٍّ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ - وَفِيْ غَيْرِ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ التُّجِيبِيُّ فَضَرَبَهُ مِشْقَصًا، فَنَضَحَ الدَّمُ عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ) (البقرة: 137)، قَالَ: وَاِنَّهَا فِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ، قَالَ: وَاَخَذَتْ بِنْتُ الْفُرَافِصَةِ - فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ - حُلِيَّهَا وَوَضَعَتْهُ فِيْ حِجْرِهَا، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَلَ، فَلَمَّا قُتِلَ، تَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، قَالَ بَعْضُهُمْ: قَاتَلَهَا اللّٰهُ، مَا اَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا، فَعَلِمْتُ اَنَّ اَعْدَاءَ اللّٰهِ لَمْ يُرِيْدُوْا اِلَّا الدُّنْيَا.*

ابوسعید جو حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سنا اہل مصر کا وفد آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا استقبال کیا جب انہوں نے آپ کے احکام سن لیے تو وہ اس مقام کی طرف گئے جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ قرآن پاک منگوائیے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن منگوایا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ساتویں سورت کھولیے وہ لوگ سورۃ یونس کو ساتویں سورت کا نام دیتے تھے انہوں نے: تلاوت شروع کی یہاں تک اس آیت تک پہنچے۔

''تم یہ فرمادو تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو رزق نازل کیا ہے اور اس میں سے کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور کچھ کو حلال قرار دیا ہے' تو تم یہ فرمادو کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی اجازت دی ہے یا تم اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہو۔''

ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: ٹھہر جائیے آپ کا کیا خیال ہے کیا آپ نے کوئی چراگاہ مخصوص کی ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کررہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ آگے چلو یہ آیت فلاں فلاں چیز کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جہاں تک چراگاہ کا تعلق ہے' تو وہ صدقے کے اونٹوں کے لیے ہے' جب وہ بچے کو جنم دیں گے تو صدقے کے اونٹ زیادہ ہوجائیں گے تو صدقے کے اونٹوں میں اضافہ ہونے کی وجہ سے میں نے چراگاہ میں بھی اضافہ کردیا تم لوگ آگے چلو تو وہ لوگ ایک' ایک آیت لیتے رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ کہتے رہے تم لوگ آگے چلو (یا تم جاری رکھو) یہ آیت فلاں فلاں چیز کے بارے میں نازل ہوئی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ کیا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا: ہم آپ سے پختہ عہد لینا چاہتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے شرائط تحریر کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے عہد لیا کہ وہ عصا کو (یعنی مسلمانوں کی اجتماعیت کو) توڑیں گے نہیں اور ان کی جماعت سے علیحدگی اختیار نہیں کریں گے' جب تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان کی شرائط کی پاس داری کرتے رہیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ کیا چاہتے ہو انہوں نے کہا: ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اہل مدینہ تنخواہ نہ لیا کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نہیں ہوسکتا' کیونکہ یہ وہ مال ہے' جو اس شخص کو ملے گا' جس نے جنگ میں حصہ لیا ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے عمر رسیدہ افراد کو ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ لوگ راضی ہوگئے اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف راضی ہوتے ہوئے آئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے خطبہ دیا اور فرمایا: خبردار جس شخص کی زرعی زمین ہو وہ اپنی زرعی زمین پر چلا جائے اور جس شخص کے پاس جانور ہوں وہ ان کا دودھ دوہ لے خبردار تمہارا کوئی مال ہمارے پاس نہیں ہے یہ مال اس شخص کو ملے گا' جس نے جنگ میں حصہ لیا ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بزرگوں کو ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ لوگ غصے میں آگئے اور بولے یہ تو بنو امیہ کا فریب ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر مصری لوگ واپس چلے گئے ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ اسی دوران ایک سوار ان کے سامنے آیا پھر وہ ان سے جدا ہوگیا پھر وہ واپس ان کے پاس آیا پھر وہ ان سے جدا ہوگیا اور انہیں برا کہنے لگا۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے تمہیں امان حاصل ہے تمہارا کیا معاملہ ہے۔

اس نے کہا: میں امیر المومنین کا قاصد ہوں جو مصر کے گورنر کی طرف جا رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے اس شخص کی تلاشی لی تو اس کے پاس ایک خط موجود تھا' جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے لکھا گیا تھا اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مہر بھی لگی ہوئی تھی یہ مصر کے گورنر کے نام خط تھا کہ وہ ان مصریوں کو پھانسی دیدے یا انہیں قتل کروا دے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دے تو وہ لوگ واپس آئے' یہاں تک کہ مدینہ منورہ آ گئے وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے کہ آپ نے اللہ کے اس دشمن کی طرف دیکھا کہ اس نے ہمارے بارے میں اس' اس طرح کا خط لکھا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کے خون کو حلال قرار دیا ہے۔ آپ ہمارے ساتھ اٹھ کر ان کی طرف جائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں اٹھوں گا۔ ان لوگوں نے کہا: پھر آپ نے ہماری طرف خط کیوں لکھا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے تو تمہیں کبھی کوئی خط نہیں لکھا تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے پھر ان میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کہا: کیا تم اس شخص کے لیے جنگ کرنا چاہتے ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس شخص کے لیے غصہ کرتے ہو۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مدینہ منورہ سے باہر ایک بستی کی طرف تشریف لے گئے وہ لوگ اٹھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے آپ نے اس اس طرح کا خط لکھا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: دو صورتیں ہیں یا تو یہ ہے: تم مسلمانوں میں سے دو آدمیوں کو میرے خلاف گواہ کے طور پر پیش کر دو یا پھر یہ ہے: میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ نہ تو میں نے خط لکھا ہے اور نہ اسے املاء کروایا ہے اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ کسی دوسرے کے نام سے بھی خط لکھا جا سکتا ہے اور ایک انگوٹھی کے مطابق دوسری انگوٹھی کا نقش بنوایا جا سکتا ہے ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے خون کو حلال قرار دیدیا ہے' پھر ان لوگوں نے عہد اور کئے ہوئے معاہدے کو توڑ دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا۔ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور بولے السلام علیکم (راوی کہتے ہیں:) میں نے کسی شخص کو نہیں سنا جس نے ان کے سلام کا جواب دیا ہو ماسوائے اس کے کہ کسی نے دل میں سلام کا جواب دیدیا ہو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے رومہ نامی کنواں اپنے مال میں سے خریدا تھا اور اس کے بارے میں اپنے ڈول کو مسلمانوں کے عام فرد کے ڈول کی مانند کر دیا تھا (یعنی اس کے پانی کو سب کے لئے وقف کر دیا تھا) تو کہا گیا جی ہاں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو پھر تم کس بنیاد پر مجھے اس بات سے روک رہے ہو کہ میں اس میں سے پیوں' یہاں تک کہ میں نے سمندر کے پانی (یعنی کھارے پانی) کے ذریعے افطاری کی ہے میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے اتنی اتنی رقم کے عوض میں زمین خرید کر مسجد میں' توسیع کی تھی جواب دیا گیا: جی ہاں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ مجھ سے پہلے کسی شخص کو اس مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہو میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم نے اللہ کے نبی کو یہ' یہ بات ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے بارے میں کچھ چیزوں کا ذکر کیا اور انہیں شمار کروایا۔

راوی کہتے ہیں: پھر میں نے انہیں دیکھا کہ انہوں نے دوسری مرتبہ جھانک کر لوگوں کی طرف دیکھا انہیں وعظ و نصیحت کی

انہیں تلقین کی لیکن کسی نے ان کے وعظ کو قبول نہیں کیا جب انہوں نے پہلی مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وعظ سنا تھا اور لوگوں نے اسے قبول کیا تھا' لیکن جب دوبارہ ان کے سامنے دہرایا گیا تو پھر لوگوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم دروازہ کھولو انہوں نے مصحف اپنے آگے رکھ لیا اس کی وجہ یہ تھی انہوں نے رات خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمار ہے ہیں آج شام تم نے ہمارے ساتھ افطاری کرنی ہے' پھر ایک شخص اندر ان کے پاس آیا' تو انہوں نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے' تو وہ شخص نکل گیا اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا پھر دوسرا شخص ان کے پاس اندر آیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے اس وقت قرآن مجید ان کے آگے رکھا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے اپنی تلوار کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف لہرایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے بچنے کی کوشش کی اس نے ان کا ہاتھ کاٹ دیا مجھے نہیں معلوم کہ اس نے اسے مکمل طور پر کاٹ دیا یا کچھ حصہ کاٹا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! یہ وہ پہلی ہتھیلی تھی' جس نے مفصل (سورتوں) کو تحریر کیا تھا۔

ابوسعید کے علاوہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: تجیبی نامی شخص اندر داخل ہوا اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قینچی ماری اس کے نتیجے میں خون نکل کر اس آیت پر گرا۔

''تو عنقریب ان لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہوگا اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔''

خون کا یہ نشان اس قرآن مجید میں موجود ہے اسے مٹایا نہیں گیا۔

ابوسعید کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: فرافصہ کی صاحب زادی (شاید اس سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہے) نے اپنا زیور لیا اور اسے اپنی گود میں رکھ لیا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے پہلے کی بات ہے' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو وہ ان پر آہ و بکاہ کرنے لگی اس پر کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے برباد کرے اس کے سرین کتنے بڑے ہیں' اس نے مجھے پتہ چلا کہ اللہ کے دشمنوں کا مقصد صرف دنیا ہوتی ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بِتَسْبِيلِهِ رُومَةَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بئر رومہ کو وقف کرنے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ کا ان کی مغفرت کرنے کا تذکرہ

6920 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ

6920– حديث حسن، عمرو ويقال عمر - بن جاوان لم يرو عنه غير حصين، وروى له النسائي، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. حصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/39 - 40، وابن إدريس: هو عبد الله. وأخرجه النسائي 6/234 - 235 في الأحباس: باب وقف المساجد، عن إسحاق بن إبراهيم، والطبري في "تاريخه" 4/497 عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/70 من طريق أبي عوانة، والنسائي 6/233 من طريق سليمان بن طرخان، كلاهما عن حصين بن عبد الرحمن، به. وفي الباب عن ثمامة بن حزن القشيري وكان ممن شهد الدار - عند الترمذي "3703"، والنسائي 6/235 - 236، وقال الترمذي: حسن. وانظر: الحديث المتقدم عند المؤلف برقم "6916".

حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَقِيْلَ: هٰذَا عُثْمَانُ، وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ، قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ، قَالَ: هَا هُنَا عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: هَا هُنَا طَلْحَةُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: قَدِ ابْتَعْتُهُ، فَقَالَ: اجْعَلْهُ فِيْ مَسْجِدِنَا، وَاَجْرُهُ لَكَ؟ قَالَ: فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُهَا، فَقَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَاَجْرُهَا لَكَ؟ قَالَ: فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ: مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ - يَعْنِيْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ - فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى لَمْ يَفْقِدُوْا عِقَالًا وَلَا خِطَامًا؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثَلَاثًا

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مدینہ منورہ آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے' کہا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے ہیں انہوں نے زرد رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اس کے ذریعے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا یہاں علی ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا یہاں طلحہ ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ پوچھتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی کون شخص بنوفلاں کی زمین خریدے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے بیس ہزار (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 25 ہزار کے عوض میں اسے خریدا تھا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے اسے خرید لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ہماری مسجد کے لئے دیدو اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو ان حضرات نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی کون شخص (رومہ نامی کنویں کو) خریدے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے اسے اتنی اتنی رقم کے عوض میں خرید لیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: میں نے اسے خرید لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے لیے (وقف) کر دو اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ لوگوں کو اس اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی صورت حال دیکھی اور فرمایا: کون ان لوگوں کو ساز و سامان فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا ان کی مراد غزوہ تبوک تھا

(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تو میں نے ان لوگوں کو ساز و سامان فراہم کیا' یہاں تک کہ انہیں رسی اور لگام تک فراہم کئے' تو ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ تو گواہ ہو جا' یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔

ذِكْرُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان پر ہو' اور اس نے ایسا کرلیا ہے (یعنی ان سے راضی ہو گیا)

6921 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ، شَكَتْ مِمَّا تَلْقَى مِنْ اَثَرِ الرَّحَى، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَانْطَلَقَتْ، فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِاَقُوْمَ، فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا، فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي، فَقَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَانِي، اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی چلانے کی وجہ سے پیش آنے والی مشکل کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے گئیں ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوئی ان کی ملاقات سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو (اپنی ضرورت کے بارے میں) بتا دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اس وقت ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے میں اٹھنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کو اس سے زیادہ بہتر چیز کے بارے میں تعلیم نہ دوں جس کے بارے میں تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے: (یعنی جو چیز تم نے مجھ سے مانگی ہے) جب تم بستر پر جایا کرو تو **34** مرتبہ اللہ اکبر، **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کے لئے خادم ملنے سے زیادہ بہتر ہے۔

6921– إسناده صحيح على شرط الشيخين. غندر: هو محمد بن جعفرن والحكم: هو ابن عتيبة، وابن أبي ليلى: هو عبد الرحمن. وأخرجه البخاري "3705" في فضائل الصحابة: باب مناقب علي بن أبي طالب، ومسلم "2727" "80" في الذكر والدعاء: باب التسبيح أول النهار، وعند النوم، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/136 عن محمد بن جعفر غندر، به. وقد تقدم الحديث برقم "5524" من طريق يحيى بن أبي بكير، عن شعبة.

ذِكْرُ مَا كَانَ يَلْبَسُ عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ حِينَئِذٍ بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ اس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا لباس پہنا ہوا تھا (یعنی اپنے جسم پر کس طرح کی چادر ڈالی ہوئی تھی)

6922 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): شَكَتْ لِي فَاطِمَةُ مِنَ الطَّحِينِ، فَقُلْتُ: لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيهِ خَادِمًا، قَالَ: فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَرَجَعَتْ مَكَانَهَا، فَلَمَّا جَاءَ اُخْبِرَ، فَاَتَانَا، وَعَلَيْنَا قَطِيفَةٌ اِذَا لَبِسْنَاهَا طُولًا، خَرَجَتْ مِنْهَا جُنُوبُنَا، وَاِذَا لَبِسْنَاهَا عَرْضًا، خَرَجَتْ مِنْهَا اَقْدَامُنَا وَرُءُ وسُنَا، قَالَ: يَا فَاطِمَةُ، اُخْبِرْتُ اَنَّكِ جِئْتِ، فَهَلْ كَانَتْ لَكِ حَاجَةٌ؟، قَالَتْ: لَا، قُلْتُ: بَلٰى، شَكَتْ اِلَيَّ مِنَ الطَّحِينِ، فَقُلْتُ: لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيهِ خَادِمًا، فَقَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، تَسْبِيحَةً، وَتَحْمِيدَةً، وَتَكْبِيرَةً

✿✿ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پینے میں مشکل پیش آتی تھی میں نے کہا: اگر آپ اپنے والد کے پاس جائیں ان سے کوئی خادم مانگ لیں (تو یہ مناسب ہوگا) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں لیکن ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوئی تو وہ اپنے گھر واپس آ گئیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے اپنے اوپر ایک چادر لی ہوئی تھی کہ جب ہم لمبائی کی سمت میں اسے لیتے تھے تو ہمارے پہلو اس سے ظاہر ہو جاتے تھے اور جب ہم چوڑائی کی سمت میں لیتے تھے تو ہمارے پاؤں اور سر ظاہر ہو جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ مجھے پتہ چلا کہ تم آئی تھیں کیا تمہیں کوئی کام تھا۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں میں نے کہا: جی ہاں تھا۔ انہوں نے میرے سامنے چکی پینے کی شکایت کی تھی تو میں نے کہا: اگر تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کوئی خادم مانگ لو (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم دونوں کی رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو تم دونوں کے لئے خادم ملنے سے زیادہ بہتر ہے جب تم بستر پر جاؤ تو **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمد للہ اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

6922- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن عون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان، وعبيدة: هو ابن عمرو السلماني. وأخرجه الترمذي "3408" في الدعوات: باب ما جاء في التسبيح والتكبير والتحميد عند المنام، والنسائي في "عشرة النساء" "290" عن زياد بن يحيى، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن غريب من حديث ابن عون. وأخرجه الترمذي "3409" عن محمد بن يحيى الذهلي، وعبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 1/123 عن أحمد بن محمد بن يحيى القطان، كلاهم عن أزهر السمان، به، رواية الترمذي مختصرة. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَذَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَقْرُوْنٌ بِاَذَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اذیت دینا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے کے مترادف ہے

6923 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ آذَيْتَنِي قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنْ اُوذِيَكَ، قَالَ: مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا هُوَ الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ نَسَبَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ اِلٰى جَدِّهِ، وَمَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ كُوفِيٌّ كُنْيَتُهُ اَبُوْ سَعْدٍ

6923- إسناده ضعيف، محمد بن إسحاق مدلس وقد عنعن، والفضل بن معقل ترجم له البخاري في "تاريخه" 7/114، وابن أبي حاتم 7/67، ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/317، وقال الحسيني - كما في "تعجيل المنفعة" في 334 -: ليس بمشهور، وفي إسناده علة ثالثة فقد قال ابن معين في "تاريخه" ص 335: حديث عبد الله بن نيار، عن عمرو بن شاس ليس هو بمتصل، لأن عبد الله بن نيار يروي عنه ابن أبي ذئب، أو قال: يروي عنه القاسم بن عباس - شك أبو الفضل - لا يشبه أن يكون رأى عمرو بن شاس. قلت: وأبو بكر: هو ابن أبي شيبة، وهو في "المصنف" 12/75، ووقع في المطبوع منه "مسعر بن سعد" بدل مسعود بن سعد، وفيه أيضا: "الفضل بن معقل، عن عبد الله بن معقل، عن عبد الله بن نيار"، وكل هذا تحريف. وأخرجه أحمد بن أبي خيثمة في "تاريخه"، ومن طريقه ابن عبد البر في "الاستيعاب" 2/523 عن موسى بن إسماعيل، عن مسعود بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار "2561" من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عن أبيه، عن ابن إسحاق، به. ووقع فيه "الفضل بن معقل بن يسار" وهو خطأ، صوابه: سنان، ثم قال البزار: لا نعلم روى عمرو بن شاس إلا هذا. وعلقه البخاري في "تاريخه" 6/306 - 307 عن عبد العزيز بن الخطاب، عن مسعود بن سعد، به. إلا أنه زاد فيه بين ابن إسحاق وبين الفضل بن معقل: أبان بن صالح. وأخرجه أحمد في "المسند" 3/483، وفي "فضائل الصحابة" "981"، وابن أبي خيثمة كما في "الاستيعاب" 2/522 - 523 من طريق غبراهيم بن سعد، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 1/329 - 330 من طريق عبد الرحمن بن مغراء، كلاهما عن إسحاق، به، وزاد فيه أبان بن صالح كما عند البخاري، وقد ذكر أحمد والفسوي في الحديث قصة. وفي الباب عن سعد بن أبي وقاص عند أبي يعلى "770"، والبزار "2526" ولبقطيعي في زياداته على "فضائل الصحابة" "1078"، وأورده الهيثمي 9/129، وقال: رواه أبو يعلى والبزار باختصار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح، غير محمود بن خداش وقنان، وهما ثقتان. قلت: وقنان، وثقه ابن معين وابن حبان، وقال ابن عدي: عزيز الحديث، وليس يتبين على مقدار ماله ضعف، وقال النسائي: ليس بالقوي، فمثله حسن الحديث، فالسند حسن.

﴿﴾ حضرت عمرو بن شاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ راوی فضل بن عبداللہ بن معقل بن سنان اشجعی ہے ابن اسحاق نے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کردی ہے، جبکہ مسعود بن سعد نامی راوی جو کوفی ہے اس کی کنیت ابوسعد ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَحَبَّةَ الْمَرْءِ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْاِيمَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

آدمی کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے

6924 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ الْجُرْجَرَائِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَذَرَاَ النَّسَمَةَ، اِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ: اَنَّهُ لَا يُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو چیرا آسمان کو پیدا کیا' نبی اُمی نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ میرے ساتھ صرف مومن محبت رکھے گا اور میرے ساتھ صرف منافق بغض رکھے گا۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَبَا تُرَابٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''ابوتراب'' کا نام دینا

6924–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الصباح الجرجرائي، فقد روى له أبو داود وابن ماجة، وهو صدوق، وقد توبع . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/56 - 57، وعنه مسلم "78" في الإيمان: باب في الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، وابن أبي عاصم في "السنة" "1325"، وعبد الله بن أحمد في زوائده على "الفضائل" "1107"، عن أبي معاوية ووكيع بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم أيضا "78"، وابن منده في "الإيمان" "261" عن يحيى بن يحيى، والنسائي في "فضائل الصحابة" "50"، وفي "خصائص علي" "100"، عن محمد بن العلاء، وابن ماجة "114" في المقدمة: باب فضل علي بن أبي طالب، عن علي بن محمد، ثلاثتهم عن معاوية، به. وقرن علي بن محمد في حديثه بأبي معاوية وكيعا . وأخرجه أحمد في "المسند" 1/84 و95 و128، وفي "فضائل الصحابة" "948" و"961"، والحميدي "58"، والترمذي "3736" في المناقب: باب رقم "21"، والنسائي في "المجتبى" 8/115 - 116 في الإيمان: باب علامة الإيمان، و8/117: باب علامة المنافق، وفي "الخصائص" "101" و"102"، وأبو يعلى "291"، وابن منده "261"، والبغوي "3908" و"3909" من طرق عن الأعمش، به . وقال الترمذي: حسن صحيح، وصححه البغوي.

6925 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ، فَقَالَ: هٰذَا فُلَانٌ - اَمِيرٌ مِّنْ اُمَرَاءِ الْمَدِينَةِ - يَدْعُوكَ لِتَسُبَّ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: اَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: تَقُولُ لَهُ: اَبُو تُرَابٍ، فَضَحِكَ سَهْلٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ، مَا سَمَّاهُ اِيَّاهُ اِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُ، دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَاَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟، قَالَتْ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَيَقُولُ: اجْلِسْ اَبَا تُرَابٍ وَّاللّٰهِ مَا كَانَ اسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُ مَا سَمَّاهُ اِيَّاهُ اِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: یہ فلاں شخص یعنی مدینہ منورہ کا گورنر اس نے آپ کو بلایا ہے تا کہ آپ منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں کیا کہوں۔ اس نے کہا: آپ نے انہیں ابوتراب کہنا ہے تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہنس پڑے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ نام تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام سب سے زیادہ محبوب تھا۔ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے پھر وہ (گھر سے) باہر چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے تمہارے چچازاد کہاں ہیں۔ انہوں نے بتایا: وہ مسجد میں سو رہے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ ان کی چادر ان کے پہلو سے ہٹی ہوئی تھی (اور ان کے جسم پر مٹی لگی ہوئی تھی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پشت سے مٹی کو پونچھنا شروع کیا اور فرمایا: اے ابوتراب اٹھ جاؤ۔

(حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا:) اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ محبوب نام اور کوئی نہیں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا یہ نام رکھا تھا۔

6925- حديث صحيح، هشام بن عمار قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري "441" في الصلاة: باب نوم الرجال في المسجد، و"6280" في الاستئذان: باب القائلة في المسجد، ومسلم "2409" في فضائل الصحابة: باب من فضائل علي بن أبي طالب، عن قتيبة بن سعيد، والبخاري "3703" في فضائل الصحابة: باب مناقب علي بن أبي طالب، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، والطبراني في "الكبير" "5879" من طريق يحيى بن بكير، ثلاثتهم عن عبد العزيز بن أبي حازم، بهذا الإسناد. وبعضهم يزيد في الحديث على بعض، وفي طرقه أن سبب خروج علي من البيت كان لشيء وقع بينه وبين فاطمة رضي الله عنهما فخرج مغاضبا. وأخرجه البخاري "6204" في الأدب: باب التكني بأبي تراب وإن كانت له كنية أخرى، وفي "الأدب المفرد" له "852"، والطبراني "5808" و"5870" و"6010" من طرق عن أبي حازم، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ فِيْ تَاْوِيلِهِ جَمَاعَةً لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

اس روایت کا تذکرہ جس کی تاویل میں ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتے

6926 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، قَالَ: فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ سَعْدًا، فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کروں میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ خَاطَبَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَوْلِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

6927 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ،

6926– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك، ويوسف بن الماجشون: هو يوسف بن يعقوب بن أبي سلمة الماجشون. وأخرجه مسلم "30""2404" في فضائل الصحابة: باب فضائل عَلِيِّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وأبو يعلى "739"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1335"، والقطيعي في زوائده على "فضائل الصحابة" لأحمد "1079" من طرق عن يوسف ابن الماجشون بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/185، ومسلم "2404" "32"، والترمذي "3724" في المناقب: باب رقم "21"، والنسائي في "الخصائص" "11" و"54"، وابن أبي عاصم "1336" و"1337"، والحاكم 3/108-109 من طريق بكير بن سمار، والطبراني "328" من طريق الزهري، كلاهما عن عامر بن سعد، به. وحديث بكير بن مسمار عندهم مطول، غير أحمد وابن أبي عاصم. وأخرجه عبد الرزاق "9754"، وعنه أحمد في "المسند" 1/177، وفي "الفضائل" "956" عن معمر، عن قتادة وعلي بن زيد عن سعيد بن المسيب، عن ابن لسعد بن أبي الوقاص - ولم يسمه - عن أبيه، بنحوه . وأخرجه عبد الرزاق "9745"، وأحمد في "المسند" 1/173 و1041 وفي "فضائل الصحابة" "957"، والقطيعي في زياداته عليه "1045" و"1041"، والحميدي "71"، والنسائي في "الخصائص" "44" و "45"و"46" و"47" "48"، وفي "الفضائل" "35" و"36" و"37"، وأبو يعلى "698" و"709" و"738"، وابن أبي عاصم "1342" و"1343" من طرق عن سعيد بن المسيب، عن سعد بن أبي الوقاص، وليس فيه "عامر بن سعد" وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. وأخرجه من طرق عن سعد بن أبي الوقاص: أحمد في "المسند" 1/175، 184، وفي "الفضائل" "1005" و."1006" والبخاري "3706" في فضائل الصحابة: باب مناقب علي بن أبي طالب، ومسلم "2404"، والنسائي في "الخصائص" "52"و"53"و"55"و"57"و"58"و"59"و"60"و"61"، وابن ماجة "115" و"121" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأبو يعلى. "718" وقد تقدم الحديث برقم "6643" من طريق المنهال بن عمرو، عن عامر بن سعد.

عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے مدینہ منورہ کا (نگران) مقرر کیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پیچھے بچوں اور خواتین میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ یہ ہے: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ذنوب کی مغفرت کرنے کا تذکرہ

6928 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِیُّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِیُّ، اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ، غُفِرَ لَكَ، مَعَ اَنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَكَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں پڑھ لوگے تو تمہاری مغفرت ہو جائے گی باوجود یکہ وہ تمہارے لیے مغفور ہو۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بلند و برتر اور عظیم ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار اور حلیم ہے اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' جو سات آسمانوں اور عظیم عرش کا پروردگار ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ

6927– إسناده صحيح على شرط الشيخين. غندر: هو محمد بن جعفر، والحكم: هو ابن عتيبة، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/60 و14/545، وعنه مسلم في "صحيحه" "31" "2404" في فضائل الصحابة: باب فضائل عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/182 - 183، وفي "فضائل الصحابة" "960"، ومسلم "31" "2404"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "38"، وفي "الخصائص" "56"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/309 من طرق عن محمد بن جعفر غندر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4416" في المغازي: باب غزوة تبوك، وعنه البغوي "3907" من طريق يحيى بن سعيد القطان، ومسلم "2404" من طريق معاذ بن معاذ، كلاهما عن شعبة، به. وأخرجه أبو داود الطيالسي "209"، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 9/40، وفي "دلائل النبوة" 5/220 عن شعبة، به. وعلقه البخاري عنه بإثر الحديث. "4416" وانظر ما قبله.

کے لئے مخصوص ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاصِرٌ لِمَنِ انْتَصَرَ بِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اس شخص کے مددگار ہیں جو مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان سے مدد مانگے

6929 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

6928-حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن سلمة وهو المرادى فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه المؤلف، والعجلى ويعقوب بن شيبة، وقال البخارى: لا يتابع على حديثه، وقال أبو حاتم: تعرف وتنكر، وقال ابن عدى: أرجو أنه لا بأس به، وقال الحافظ فى "التقريب": صدوق تغير حفظه. قلت: وقد توبع. وأخرجه أحمد 1/92، والنسائى فى "اليوم والليلة" "638"، وفى "الخصائص" "25"و"26"، وفى النعوت كما فى "التحفة 7/409"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "1315" و"1316"، وعبد الله بن حميد فى "المنتخب" "74"، والطبرانى فى "الصغير" "350"، والدارقطنى فى "العلل" 4/10 من طرق عن على بن صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى "اليوم والليلة" "639" من طريق يوسف بن إسحاق بن أبى إسحاق، وابن أبى عاصم "1317" من طريق نصير بن أبى الأشعث، كلاهما عن أبى إسحاق، به. وأخرجه أحمد فى "المسند" 1/158، وفى "الفضائل" "1216"، والنسائى فى "اليوم والليلة" "637"، وفى النعوت كما فى "التحفة" 7/423، وفى "الخصائص" "28" و"29"، وابن أبى عاصم "1314"، والحاكم 3/138 من طريق إسرائيل، والدارقطنى فى "العلل" 4/9 - 10 من طريق سفيان الثورى كلاهما عن أبى إسحاق، عن عبد الرحمن بن أبى ليلى، عن على، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى، ولم يقل الثورى فى حديثه: "مع أنه مغفور لك." وأخرجه الترمذى "3504" فى الدعوات: باب رقم "81"، والنسائى فى "اليوم والليلة" "640"، وفى "الخصائص" "30"، والقطيعى فى زوائده على "الفضائل" "1053" والطبرانى فى "الصغير" "763" من طريق الحسين بن واقد، عن أبى إسحاق، عن الحارث بن الأعور، عن على. وفيه: "وإن كنت مغفورا لك"، وقال الترمذى: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث أبى إسحاق، عن الحارث، عن على، وقال النسائى فى "الخصائص": أبو إسحاق لم يسمع من الحارث إلا أربعة أحاديث ليس هذا منهما وإنما أخرجناه لمخالفة الحسين بن واقد لإسرائيل ولعلى بن صالح والحارث بن الأعور ليس بذاك فى الحديث، وقال الدارقطنى فى "العلل 4/9": وحديث الحسين بن واقد وهم. وأخرجه النسائى فى "اليوم والليلة" "636"، وفى "الخصائص" "27" من طريق أحمد بن خالد، عن إسرائيل، عن أبى إسحاق، عن عمرو بن مرة، عن عبد الرحمن بن أبى ليلى، عن على قال: كلمات الفرج: لا إله غلا الله ... فذكره موقوفا عليه.

6929-إسناده قوى، الحسن بن عمر بن شقيق صدوق روى له البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين غير جعفر بن سليمان، فمن رجال مسلم، وهو صدوق. يزيد الرشك: هو يزيد بن أبى يزيد. وأخرجه الطيالسى "829"، وأحمد فى "المسند" 4/437 - 438 وفى "الفضائل" "1035"، والقطيعى فى زوائده عليه "1060"، والترمذى والنسائى فى "فضائل الصحابة" "43"، وفى "الخصائص" "89"، وابن عدى فى "الكامل" 2/568 - 569، والحاكم 3/110 - 111 من طرق عن جعفر بن سليمان الضبعى، بهذا الإسناد. ورواية النسائى فى "الفضائل" مختصرة بالمرفوع فقط، وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث جعفر بن سليمان، وصححه الحاكم على شرط مسلم، وسكت عنه الذهبى.

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيًّا، قَالَ: فَمَضَى عَلِيٌّ فِي السَّرِيَّةِ، فَاَصَابَ جَارِيَةً، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: اِذَا لَقِينَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، قَالَ عِمْرَانُ: وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَؤُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَنَظَرُوْا اِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ - ثَلَاثًا - اِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم روانہ کی ان کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مہم میں تشریف لے گئے انہوں نے ایک کنیز کے ساتھ صحبت کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ان کی اس حرکت کو غلط قرار دیا انہوں نے یہ کہا: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتائیں گے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسلمان جب کسی سفر سے واپس آتے تھے' تو وہ سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تھے پھر اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس جاتے تھے جب وہ مہم واپس آئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار افراد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ نہیں فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا پھر دوسرے صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ نہیں فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی منہ پھیر لیا پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پہ غصے کے آثار نمایاں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ نَاصِرَ كُلِّ مَنْ نَاصَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہر اس شخص کے مددگار ہیں جس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مددگار تھے

6930 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ، فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''میں جس کا ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَايَةِ لِمَنْ وَالٰى عَلِيًّا، وَالْمُعَادَاةِ لِمَنْ عَادَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے لیے محبت کی دعا کرنا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو اور اس شخص کے لیے دشمنی کی دعا کرنا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہو

6931 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عَلِيٌّ: اَنْشُدُ اللّٰهَ كُلَّ امْرِءٍ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ

6930– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن زياد، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/350، وابن أبي شيبة 12/57، والنسائي في "الفضائل" "41"، وفي "الخصائص" "80"، وابن أبي عاصم "1354"، والبزار "2535" من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وقرن ابن أبي شيبة وعنه ابن أبي عاصم - بأبي معاوية وكيعا، وبعضهم يذكر فيه قصة. وأخرجه أحمد في "المسند" 5/358 و361، وفي "الفضائل" "947" و"1177"، والحاكم 2/130 من طريق وكيع، والحاكم أيضا 2/129 - 130 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن الأعمش، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه أحمد في "المسند" 5/347، وفي "الفضائل" "989"، وابن أبي شيبة 12/83، والنسائي في "الفضائل" "42"، وفي "الخصائص" "81" و"82"، والبزار "2533" و"2534"، والحاكم 3/110 من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس، عن بريدة الأسلمي، وصححه الحاكم على شرط مسلم، وأقره الذهبي.

خُمٍّ لَمَّا قَامَ، فَقَامَ أُنَاسٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ، يَقُولُ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، فَخَرَجْتُ وَفِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ، فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ لَهُ.

قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَقُلْتُ لِفِطْرٍ كَمْ بَيْنَ هٰذَا الْقَوْلِ وَبَيْنَ مَوْتِهِ؟ قَالَ: مِائَةُ يَوْمٍ.

(توضیح مصنف):قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُرِيدُ بِهِ مَوْتَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہروہ شخص جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی غدیرخم کے دن یہ بات سنی ہومیں اسے اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں وہ کھڑا ہو جائے' تو کچھ لوگ کھڑے ہوئے اورانہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ میں اہل ایمان کے نزدیک ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ پیارا ہوں۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تو میں جس کا محبوب ہوں یہ (یعنی علی) بھی اس کا محبوب ہے اے اللہ تو اُس سے محبت رکھ جو اِس سے محبت رکھتا ہواور تو اُس سے دشمنی رکھ جو اِس سے دشمنی رکھتا ہو۔

راوی کہتے ہیں: میں وہاں سے لوٹ کر آیا' تو میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ الجھن تھی میری ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے بتایا: میں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

ابونعیم نامی راوی کہتے ہیں: میں نے فطر نامی راوی سے دریافت کیا: ان لوگوں اوران کی موت کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' تو

6931–إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير فطر بن خليفة وهو صدوق، روى له البخاري حديثا واحدا مقرونا بغيره، واحتج بن أصحاب السنن .أبو نعيم: هو الفضل بن دكين، وأبو الطفيل: هو عامر بن واثلة، صحابي صغير .وأخرجه أحمد في "المسند"4/370، وفي "الفضائل" "1167" عن حسين بن محمد وأبي نعيم، بهذا الإسناد، ولم يذكر في "الفضائل" حديث زيد بن أرقم.وأخرجه النسائي في "الخصائص"93""، وابنُ أَبِي عاصم في "السنة" "1376" من طرقٍ عن فطر بن خليفة، به، ورواية ابن أبي عاصم مختصرة . وأخرجه بنحوه من حديث زيد بن أرقم النسائي في "الخصائص" "79"، وفي "الفضائل" "45"، والبزار "2538"، والطبراني "4969"، والحاكم3/109 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن أبي الطفيل، عن زيد بن أرقم، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، وأقره الذهبي. وأخرجه مختصرا الترمذي "3713" في المناقب: باب مناقب علي بن أبي طالب، من طريق شعبة، عن سلمة بن كهيل، قال: سمعت أبا الطفيل يحدث عن أبي سريحة أو زيد بن أرقم شك شعبة - عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من كنت مولاه فعلي مولاه." وقال: هذا حديث حسن صحيح . وفي الباب عن البراء بن عازب عند أحمد في "المسند" 1/281، و"الفضائل" "1042"، وابن أبي عاصم في "السنة" ."1363" وعن علي عند أحمد 1/84 و118 و119 و152 و5/366 و419، وابن أبي عاصم "1361" و"1367" و"1370"، والطبراني "4052" و."4053" وعن أبي أيوب الأنصاري وجابر بن عبد الله، وابن عمر، وطلحة، وحبشي بن جنادة، وسعد بن أبي وقاص عند ابن أبي عاصم "1355" و"1356" و"1357" و"1358" و"1360" و."1376" وعن اثني عشر رجلا من الصحابة عند أحمد1/119، وابن أبي عاصم."1373"

انہوں نے جواب دیا: ایک سو دن کا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان کی مراد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وفات تھی۔

ذِكْرُ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا خَيْبَرَ عَلٰى يَدَىْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں خیبر فتح کرنے کا تذکرہ

6932 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو اَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ ؟ قَالُوْا: تَشْتَكِىْ عَيْنَاهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ ، فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِىْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ وَّاَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

✿✿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا' جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ ساری رات لوگ جاگ کر گزارتے رہے کہ ان میں سے کسے وہ دیا جاتا ہے۔ اگلے دن صبح لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ہر شخص اس بات کا آرزومند تھا کہ وہ جھنڈا اسے دیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: علی بن ابوطالب کہاں ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ان کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلواؤ جب وہ تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن ڈالا

6932– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري "3701" في فضائل الصحابة: باب مناقب علي بن أبي طالب، ومسلم "2406" في فضائل الصحابة: باب من فضائل علي بن أبي طالب، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" "2473"، والبخاري "2942" في الجهاد: باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم إلى الإسلام والنبوة، وأبو داود "3661" في العلم: باب فضل نشر العلم، والطبراني "5877"، والبيهقي 9/106 - 107 من طرق عن عبد العزيز بن أبي حازم، به. ورواية أبي داود مختصرة بالمرفوع منه "والله لأن يهدي الله ... ." وأخرجه أحمد في "المسند" 5/333، وفي "الفضائل" "1037"، وسعيد بن منصور "2472"، والبخاري "3009"، في الجهاد: باب فضل من أسلم على يديه رجل، و"4210" في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم "2406"، وسعيد بن منصور في "سننه" "2482"، والنسائي في "الفضائل" "46"، وفي "الخصائص" "17"، وفي السير كما في "التحفة" 4/125، والطبراني "5991"، والطحاوي 3/207، والبغوي "3906"، وأبو نعيم في "الحلية" 1/62 من طريق يعقوب بن عبد الرحمن، عن أبي حازم، به. ورواية الطحاوي مختصرة. وأخرجه بنحوه الطبراني "5950" من طريق فضيل بن سليمان، عن أبي حازم، به.

اوران کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے یوں جیسے انہیں کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ ہماری مانند (مسلمان) نہیں ہو جاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ٹھہرو پہلے تم ان کے میدان میں اترو پھر انہیں اسلام کی دعوت دو انہیں یہ بتاؤ کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا کون سا حق ان کے ذمے لازم ہے اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب کر دے تو یہ چیز تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تمہیں سرخ اونٹ مل جائیں۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے کے اثبات کا تذکرہ

6933 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ مُنَيْنٍ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَاَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ اِلٰى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوْا: يَشْتَكِىْ عَيْنَهُ فَدَعَاهُ، فَبَزَقَ فِىْ كَفَّيْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَ عَلِيٍّ، ثُمَّ دَفَعَ اِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آج میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے' تو لوگ بڑھ چڑھ کر دیکھنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: علی کہاں ہے۔ لوگوں نے بتایا: ان کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اپنا لعاب دہن اپنی ہتھیلی پر ڈالا اور ان ہتھیلیوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر پھیر دیا پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب کی۔''

ذِكْرُ وَصْفِ مَا كَانَ يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قُدَّامَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کس بنیاد پر (کن اصولوں کے مطابق) جنگ میں حصہ لیا

6934 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاَدْفَعَنَّ الْيَوْمَ اللِّوَاءَ اِلٰى رَجُلٍ

6933– إسناده قوي على شرط مسلم. أبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/69.

يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، قَالَ عُمَرُ: فَمَا اَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: قُمْ فَدَفَعَ اللِّوَاءَ اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اذْهَبْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَمَشٰى هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ لِلْعَزْمَةِ، فَقَالَ: عَلٰى مَا اُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوْهَا فَقَدْ عَصَمُوْا دِمَاءَ هُمْ، وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے فتح نصیب کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے صرف اسی دن امیر بننے کی خواہش کی میں اس کے لیے منتظر رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اٹھو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جھنڈا ان کے سپرد کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم جاؤ اور ادھر ادھر متوجہ نہ ہونا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب کر دے وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے پھر ٹھہر گئے انہوں نے ادھر ادھر نہیں دیکھا اور دریافت کیا: میں کس بنیاد پر لوگوں کے ساتھ لڑائی کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے ساتھ لڑائی کرو' یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو محفوظ کر لیں گے' البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَ

اللہ تعالیٰ کا حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کے اثبات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور اس نے ایسا کر لیا ہے

6935 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ، وَكَانَ عَمِّيْ عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

6934- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير إبراهيم بن الحجاج السامين فقد روى له النسائي، وهو ثقة. وأخرجه القطيعي في زوائده على طفضائل الصحابة" لأحمد "1056" عن جعفر بن محمد بن الحسن الفريابي، عن إبراهيم بن الحجاج السامين بهذا الإسناد. وأخرجه في "الفضائل" "1031"، والقطيعي فيه "1844"، وابنُ أَبي عاصم في "السنة" "1377" من طرقٍ عن حماد بن سلمة، به، وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه أحمد في "المسند" 2/384-385، وفي "الفضائل" "1030"، وابن سعد 2/110، والطيالسي "2441"، ومسلم "2405"، في "فضائل الصحابة": باب فضائل علي بن أبي طالب، وسعيد بن منصور في "سننه" "2474" والنسائي في "الخصائص" "19" و"20" و"21"، وابن أبي عاصم "1378"، والقطيعي "1122" من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به.

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا ... فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

وَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا: عَامِرٌ، قَالَ: غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ يَا عَامِرُ ، وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ خَصَّهُ اِلَّا اسْتُشْهِدَ، قَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ، خَرَجَ مَرْحَبٌ يَّخْطِرُ بِسَيْفِهِ، وَهُوَ مَلِكُهُمْ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ فَنَزَلَ عَامِرٌ، فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي عَامِرُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرُ

فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِيْ فَرَسِ عَامِرٍ فَذَهَبَ لِيَسْفُلَ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلٰى نَفْسِهِ، فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ، فَكَانَتْ مِنْهَا نَفْسُهُ، وَاِذَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ هٰذَا؟ ، قَالَ: قُلْتُ: نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ، فَقَالَ: لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ، فَجِئْتُ بِهِ اَقُوْدُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهِ، فَبَرَاَ، وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ:

اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ

اُوْفِيْهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

قَالَ: فَضَرَبَهُ فَفَلَقَ رَاْسَ مَرْحَبٍ، فَقَتَلَهُ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰكَذَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ: فِيْ فَرَسِ عَامِرٍ وَاِنَّمَا هُوَ فِيْ تُرْسِ عَامِرٍ

6935– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عكرمة بن عمار فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "62443"، والقطيعي في زوائده على "الفضائل" "1094" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" 4/283 - 285 عن أبي داود الحراني، عن أبي الوليد الطيالسي، به . وأخرجه بنحوه أحمد في "المسند" 4/51 - 52، وفي "الفضائل" "1036"، وابن سعد 2/110 - 112، وابن أبي شيبة 14/458 - 460، ومسلم "1807" في الجهاد: باب غزوة ذي قرد وغيرها، وأبو عوانة 4/261 - 264 و276 - 278 من طرق عن عكرمة بن عمار، به . وانظر الحديث رقم "3196".

❀❀ ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ خیبر کی طرف روانہ ہوئے میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ عنہ لوگوں کو رجز پڑھا کر سنا رہے تھے وہ یہ پڑھ رہے تھے۔

''اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتا تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے ہم صدقہ نہ کرتے اور ہم نماز نہ پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے نیاز نہیں ہو سکتے جب ہمارا (دشمن سے) سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر سکینت نازل کرنا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے۔ لوگوں نے بتایا: یہ عامر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عامر تمہارا پروردگار تمہاری مغفرت کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بطور خاص کسی شخص کے لئے دعاء مغفرت کرتے تھے' تو وہ شخص شہید ہو جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عامر کے ذریعے نفع حاصل کرنے دیتے (یعنی ان کے زندہ رہنے کی دعا دیتے) تو بہتر تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) جب ہم خیبر آ گئے' تو مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا نکلا وہ ان کا بادشاہ تھا وہ یہ کہہ رہا تھا۔

''خیبر یہ بات جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں میں ہتھیار لہراتا ہوں اور تجربہ کار بہادر ہوں' اس وقت جب جنگ بھڑک اٹھتی ہے۔''

تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ میدان میں اترے اور انہوں نے کہا۔

''خیبر یہ بات جانتا ہے کہ میں عامر ہوں میں ہتھیار اٹھائے ہوئے تجربہ کار بہادر ہوں۔

ان دونوں نے ایک دوسرے پر حملہ کیا' تو مرحب کی تلوار حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کو لگی پھر وہ بے قابو ہوا' تو ان کی تلوار پلٹ کر انہیں ہی لگ گئی اس تلوار نے ان کی رگ کو کاٹ دیا اسی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ کہا: عامر کا عمل باطل ہو گیا' کیونکہ اس نے خودکشی کی ہے میں روتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا عمل باطل ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس نے یہ کہا ہے۔ میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ کہہ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ اسے دو مرتبہ اجر ملے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا میں ان کے پاس آیا' تو ان کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ پکڑ کر ساتھ لایا ان کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی تھیں میں انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن انہیں لگایا تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا کیا پھر مرحب نکلا اور پھر اس نے یہی شعر پڑھا۔

''خیبر یہ بات جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار لہرائے ہوئے ہوں اور تجربہ کار جنگ جو ہوں اس وقت جب جنگ کی بھٹی بھڑک اٹھتی ہے۔''

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔

''میں وہ شخص ہوں، جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے، جو جنگل کے شیر کی طرح ہے، جسے دیکھنے سے ڈر لگتا ہے میں سندرہ (یعنی ماپنے کے بڑے برتن) کے ذریعے ماپ کر پورا صاع دیتا ہوں (یعنی دشمنوں بڑی تیزی سے قتل کر دیتا ہوں)''

راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر وار کر کے مرحب کا سر چیر کر اسے مار دیا تو فتح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں نصیب ہوئی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوخلیفہ نے یہ الفاظ اسی طرح نقل کئے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر وار کیا حالانکہ اصل یہ ہے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر وار کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ خُرُوْجِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَايَتِهٖ اِلٰی اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا جھنڈے کو لے کر اللہ کے دشمن کافروں کی طرف نکلنے کی صفت کا تذکرہ

6936 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَامَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ اَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ وَلَا يُدْرِكُهُ الْاٰخِرُوْنَ، لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ الْمَبْعَثَ، فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ، فَمَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَمِيكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهٖ، مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا صَفْرَاءَ اِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهٖ، اَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِیَ بِهَا خَادِمًا

6936- رجاله ثقات رجال الشيخين، غير هبيرة بن يريم، فقد روى له أصحاب السنن، ولم يرو عنه غير ابى إسحاق وأبى فاختة، وثقه المؤلف، وقال أحمد: لا بأس به، وقال النسائى: أرجو ألا يكون به بأسن ويحيى وعبد الرحمن لم يتركا حديثه، وقد روىَ غير حديث منكرن وقال ابن معين: مجهول، قلت: وقد توبعن وإسماعيل بن أبى خالد لا يعلم متى سمع من أبى إسحاق وهو السبيعي - لكن روى له مسلم في "صحيحه" من روايته عنه. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/73 - 74. وأخرجه ابن سعد 3/38 عن عبيد الله بن موسى وعبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد فى "المسند" 1/199، و"الفضائل" "1014"، والطبرانى "2718" من طريق شريك بن عبد الله، وابن سعد 3/38، والطبرانى "2725" من طريق الأجلح بن عبد الله، والطبرانى "2717" من طريق يزيد بن عطاء، والنسائى فى "الخصائص" "23" من طريق يونس بن أبى إسحاق، والطبرانى "2722" من طريق يزيد بن أبى أنيسة، و"2723" من طريق سفيان الثورى، و "2724" من طريق على بن عابس، سبعتهم عن أبى إسحاق السبيعى، به. زاد الأجلح فى حديثه: "ولقد قبض فى الليلة التى عرج فيها بروح عيسى بن مريم ليلة سبع وعشرين من رمضان " وقد تفرد بهذه الزيادة، وغيره أوثق منه، وليس فى حديث سفيان الثورى ذكر لقصة جبريل وميكائيل، وهو أوثق الجميع. وأخرجه ابن ابى شيبة 12/68 - 69 عن شريك، عن أبى إسحاق، عن عاصم بن ضمرة، قال: خطب الحسن بن على حين قتل على ... فذكره. وأخرجه أحمد فى "المسند" 1/199 - 200، وفى "الفضائل" "922" و"1013"، وفى "الزهد" ص 133، وابن أبى شيبة 12/75 عن وكيع، عن إسرائيل، عن أبى إسحاق، عن عمرو بن حبشى، قال: خطبنا الحسن بن على

ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو سنا وہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت سے اگلے دن کی بات ہے)

''اے لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا جس سے کوئی سبقت نہیں لے جا سکا اور بعد والے اس تک پہنچ بھی نہیں سکتے اللہ کے رسول نے انہیں مہم پر روانہ کیا اور انہیں جھنڈا عطا کیا' تو وہ اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح نصیب نہیں کر دی جبرائیل ان کے دائیں طرف تھے اور میکائیل ان کے بائیں طرف تھے انہوں نے سفید اور زرد (یعنی سونے اور چاندی) میں سے کچھ نہیں چھوڑا صرف سات سو درہم ہیں جو ان کی تنخواہ میں سے بچ گئے تھے اور ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اس کے ذریعے کوئی خادم خرید لیں گے۔''

ذِكْرُ قِتَالِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی تَاْوِیلِ الْقُرْآنِ كَقِتَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى تَنْزِيلِهِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا قرآن کی تاویل کے حوالے سے اسی طرح جنگ کرنے کا تذکرہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تنزیل کے حوالے سے جنگیں کی تھیں

6937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَاْوِيلِ الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيلِهِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ عُمَرُ: اَنَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ، قَالَ: وَكَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهُ

6937--إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد، وهو في "مسند أبي يعلى". "1086" وأخرجه النسائي في "الخصائص" "156" عن إسحاق بن إبراهيم ومحمد بن قدامة، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه القطيعي في زوائده على "الفضائل" لأحمد "1083"، والحاكم 3/122، والبغوي "2447"، وابن الجوزي في "العلل المتناهية" 1/239 من طرق عن الأعمش، به. وضعفه ابن الجوزي بإسماعيل بن رجاء ظنا منه أنه إسماعيل بن رجاء الحمصي الذي ضعفه ابن حبان والدارقطني، وهذا وهم منه رحمه الله، فإسماعيل هذا هو الزبيدي الثقة الذي خرج له مسلم في "صحيحه"، نبه ذلك الإمام الذهبي في "تلخيص العلل المتناهية" ورقة 18، فقال: تكلم فيه ابن الجوزي من قبل إسماعيل فأخطأ، هذا ثقة، وإنما المضعف رجل صغير روى عن موسى بن الحصين، فهذا حديث جيد السند، قلت: وقد صححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي في مختصره. وأخرجه أحمد 3/31و33و82، والقطيعي "1071"، والحاكم 3/122 - 123 من طريق فطر بن خليفة، وابن أبي شيبة 12/64، وابن عدي في "الكامل" 7/2666 من طريق عبد الملك بن حميد بن أبي غنية، كلاهما عن إسماعيل بن رجاء، به. وفي بعض الروايات جاء الحديث مختصرا. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/133، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح، غير فطر بن خليفة وهو ثقة.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''تم میں سے ایک شخص ایسا ہے جو قرآن کی تفسیر کے لیے لڑے گا' جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے کے بنیاد پر لڑائی کی تھی''۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میں ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میں ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ وہ جوتے کو گانٹھنے والا ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جوتا دیا تھا' تا کہ وہ اسے گانٹھ دیں۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ قَاتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى تَاْوِيْلِ الْقُرْآنِ

اس قوم کی صفت کا تذکرہ' جس کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے قرآن کی تاویل کے حوالے سے جنگ کی تھی

6938 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا (اَحْمَدُ بْنُ) مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، وَاَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَكَرَ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْخَوَارِجَ، فَقَالَ: فِيْهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ، اَوْ مُوْدَنُ الْيَدِ، لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوْا، لَاَخْبَرْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَتَلَهُمْ، قَالَ: فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ: اَسَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان میں ایک ایسا شخص ہوگا' جس کا ایک ہاتھ چھوٹا ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک ہاتھ نامکمل ہوگا اگر تم لوگ فخر کا اظہار نہ کرو تو میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے والوں کے لئے اپنے نبی کی زبانی کیا وعدہ کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے انہوں نے فرمایا جی ہاں رب کعبہ کی قسم جی ہاں رب کعبہ کی قسم جی ہاں رب کعبہ کی قسم۔

693–إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سلم بن جنادة، فقد روى له الترمذي، وابن ماجه، وهو ثقة، وغير عمرو بن العلاء، فقد روى له البخاري تعليقا، وأبو داود في "القدر" وابن ماجة في "التفسير" وهو ثقة أيضا. وأخرجه أحمد 1/95، والآجري في "الشريعة" ص 32 - 33 عن وكيع، بهذا الإسناد. إلا أنهما جعلاه في أوله مرفوعا بلفظ: "ويخرج قوم فيهم رجل مودن اليد، أو مثدون اليد، أو مخدج اليد ." وأخرجه الطيالسي "166"، وعبد الرزاق "18652" و"18653"، وأحمد 1/83 و144 و155، وابن أبي شيبة15/303 - 304، ومسلم"155""1066" في الزكاة: باب التحريض على قتل الخوارج، وأبو داود "4763" في السنة: باب قتال الخوارج، وابن ماجة "167" في المقدمة: باب ذكر الخوارج، والنسائي في "الخصائص" "187" و"188"، وعبد الله بن أحمد في زياداته على "المسند"1/121و122، وفي زياداته على "الفضائل" "1046"، وابن أبي عاصم في "السنة" "912"، وأبو يعلى "337"، والآجري ص 32، والطبراني في "الصغير" "969" و"1002"، والبيهقي8/188 من طرق عن محمد بن سيرين، به. وبعضهم يزيد في الحديث

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَوَارِجَ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' خوارج اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی ناپسندیدہ ترین مخلوق ہے

6939 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيٍّ، فَقَالُوْا: لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ اُنَاسًا اِنِّىْ لَاَعْرِفُ وَصْفَهُمْ فِىْ هٰؤُلَاءِ: يَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ بِاَلْسِنَتِهِمْ، لَا يَجُوْزُ هٰذَا مِنْهُمْ - وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهِ - مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيْهِ، فِيْهِمْ اَسْوَدُ اِحْدٰى يَدَيْهِ حَلَمَةُ ثَدْيٍ، فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْظُرُوْا، فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا، فَقَالَ: ارْجِعُوْا، فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِىْ خَرِبَةٍ، فَاَتَوْا بِهٖ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَاَنَا حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيْهِمْ

حضرت عبید اللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حروریہ (یعنی خارجیوں) نے ظہور کیا' تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان لوگوں نے کہا: ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہوسکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: الفاظ حق ہیں لیکن اس کے ذریعے باطل مفہوم مرادلیا جارہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا حلیہ بیان کیا تھا میں ان لوگوں میں وہ والے حلیے کو دیکھ رہا ہوں یہ لوگ اپنی زبانوں کے ذریعے حق بیان کرتے ہیں: (یعنی قرآن پڑھتے ہیں) لیکن وہ اس سے آگے نہیں جاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرکے یہ کہا: اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی مخلوق کے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ ہیں ان میں ایک سیاہ فام شخص ہے' جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح ہے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کردیا تو فرمایا اس بات کا جائزہ لو جب انہوں نے جائزہ لیا تو انہیں وہ شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ واپس جاؤ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے یہ بات انہوں نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر ایسا شخص ان لوگوں کو ایک کھنڈر میں مل گیا وہ لوگ اسے لے کر آئے' یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔

عبید اللہ نامی راوی کہتے ہیں: میں ان (خوارج) کے واقعہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ان کے بارے میں اس بیان کے وقت موجود تھا۔

6939- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم. عمرو بن الحارث: هو المصرى. وأخرجه مسلم "157" "1066" فى الزكاة: باب التحريض على قتل الخوارج، والنسائى فى "الخصائص" "177"، والفسوى 3/391 - 392، والبيهقى 8/171 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشِّفَاءِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عِلَّتِهٖ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لیے بیماری سے شفاء کی دعا کرنے کا تذکرہ

6940 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، وَمُحَمَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِىْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِىْ، وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِىْ، وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِىْ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَادَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ، اَوِ اشْفِهٖ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ -، قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِىْ ذٰلِكَ بَعْدُ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہو گیا نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں یہ کہہ رہا تھا۔

''اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے' تو مجھے راحت عطا کر دے اور اگر ابھی موت کا وقت دور ہے' تو مجھے (ٹھیک کر کے) کھڑا کر دے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہے' تو مجھے صبر عطا کر''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تم نے کیا کہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ کلمات دوہرا دیئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا پاؤں انہیں مارا اور یہ کہا۔

''اے اللہ! اسے عافیت عطا کر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے شفاء عطا کر''۔ یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی درد کے حوالے سے شکایت نہیں ہوئی۔

ذِكْرُ تَخْفِيفِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الصَّدَقَةَ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَاهُمْ

6940–رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن سلمة، فقد روى له أصحاب السنن، يحتمل التحسين كما تقدم على التعليق على الحديث. "6928" بندار: لقب محمد بن بشار، ويحيى: هو ابن سعيد القطان، ومحمد: هو ابن جعفر. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/83 - 84 عن يحيى بن سعيد القطان بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد أيضا في "المسند" 1/128 عن وكيع، والنسائي في "اليوم والليلة" "1058" من طريق خالد بن الحارث "سقط "خالد بن الحارث" من المطبوع، واستدركته من "التحفة" "7/409 والحاكم 2/620 - 621 من طريق وهبن جرير، ثلاثتهم عن شعبة، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! مع أن عبد الله بن سلمة لم يخرجا له.

اللہ تعالیٰ کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اس امت سے اس صدقے کو معاف کرنے کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سرگوشی کرنے (مسئلہ دریافت کرنے سے پہلے صدقہ کرنے کے لازم ہونے) کا حکم تھا

6941 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الْاَنْمَارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَاكُمْ) (المجادلة: 12) صَدَقَةً، قَالَ لِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَى دِيْنَارًا؟ قُلْتُ: لَا يُطِيقُونَهُ، قَالَ: فَكَمْ؟ قُلْتُ: شَعِيرَةٌ، قَالَ: اِنَّكَ لَزَهِيدٌ، فَنَزَلَتْ (ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ) (المجادلة: 13) الْاٰيَةَ، قَالَ: فَبِىْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! جب تم رسول کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کوئی چیز نذر پیش کر دیا کرو۔''

اس سے مراد نذر پیش کرنا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: تمہاری کیا رائے ہے یہ نذر ایک دینار ہونی چاہیے میں نے کہا: لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر کتنی ہونی چاہیے میں نے کہا: کچھ جو ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زیادہ کم کر رہے ہو' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی سرگوشی سے پہلے نذر پیش کرو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' تو میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کی تخفیف کر دی۔

6942 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ صَخْرَةَ بِبَغْدَادَ بَيْنَ الصُّوْرَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6941- إسناده ضعيف، علي بن علقمة الأنماري لم يرو عنه غير سالم بن أبي الجعد، وضعفه العقيلي، وابن الجارود، والذهبي، وقال البخاري: في حديثه نظر، وذكره المؤلف في "المجروحين" 2/109 وقال: منكر الحديث، ينفرد عن علي بما لا يشبه حديثه، فلا أدري منه سماعا، أو أخذ ما يروي عنه عن غيره، والذي عندي ترك الاحتجاج به، إلا فيما وافق الثقات من أصحاب علي في الروايات، ثم أعاد ذكره في "الثقات" 5/163، وقال ابن عدي: لا أرى بحديث علي بن علقمة بأسا في مقدار ما يرويه، وقال الحافظ في "التقريب": مقبول، أي: إذا توبع وإلا فلين الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. الأشجعي: هو عبيد الله بن عبيد الرحمن، وسفيان: هو الثوري. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/81 - 82، وعنه عبد الرحمن بن حميد في "المنتخب" "90"، وأبو يعلى. "400" وأخرجه الترمذي "3300" عن سفيان بن وكيع، عن يحيى بن آدم، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من هذا الوجه. وأخرجه العقيلي في "الضعفاء" 3/243 من طريق يحيى بن عبد الحميد، عن عبيد الله الأشجعي، به. وأخرجه ابن جرير الطبري في "جامع البيان" 28/21 من طريق مهران، عن سفيان الثوري، به. وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 5/1847 - 1848 من طريق شريك، عن عثمان بن المغيرة، به.

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الْاَنْمَارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث):لَـمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِذَا نَاجَيْتُمُ) (المجادلة: 12) الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، مُرْهُمْ اَنْ يَتَصَدَّقُوْا ، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِكَمْ؟ قَالَ: بِدِيْنَارٍ ، قَالَ: لَا يُطِيقُونَهُ، قَالَ: فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ ، قَالَ: لَا يُطِيقُونَهُ، قَالَ: فَبِكَمْ ؟ قَالَ: بِشَعِيرَةٍ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اِنَّكَ لَزَهِيدٌ ، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَاِذَا لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) ، قَالَ: فَكَانَ عَلِيٌّ، يَقُوْلُ: بِيْ خُفِّفَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو نذر پیش کر دو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے علی ان لوگوں سے کہو وہ صدقہ کریں (یعنی نذر پیش کریں) انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کتنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار۔ میں نے عرض کی: لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف دینار۔ انہوں نے عرض کی: لوگ اس کی بھی طاقت نہیں رکھیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کتنی ہونی چاہئے۔ انہوں نے عرض کی: کچھ جو ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم بہت زیادہ کمی کر رہے ہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ سرگوشی سے پہلے نذر پیش کرو جب تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول کرے گا تم لوگ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: میری وجہ سے اس امت سے تخفیف ہوئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ كَانَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَرَحْمَتُهُ وَقَدْ فَعَلَ

6942–إسناده ضعيف كسابقه. وأخرجه النسائي في "الخصائص" "102" عن محمد بن عبد الله بن عمار الموصلي، بهذا سناد. وأخرجه الحاكم 2/481 - 482 من طريق يحيى بن المغيرة السعدي، عن جرير، عن منصور، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أبي ليلى قال: قال عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عن في كتاب الله لآية ما عمل بها أحد ولا يعمل بها أحد بعدي: آية النجوى: ا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً) الآية، قال: كان عندي دينار، فبعته بعشرة دراهم، فناجيت ي صلي الله عليه وسلم، فكنت كلما ناجيت النبي صلى الله عليه وسلم قدمت بين يدي نجواي درهما، ثم نسخت، فلم يعمل بها أحد، فنزلت: (ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ) الآية. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تھے

6943 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْخِلَافَةُ بَعْدِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا ، قَالَ: اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَشْرًا، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِتًّا، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: قُلْتُ لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ: سَفِيْنَةُ الْقَائِلُ: اَمْسِكْ؟ قَالَ: نَعَمْ

❀❀ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے بعد خلافت **30** سال تک ہوگی پھر ملوکیت ہوگی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے **12** سال، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چھ سال شمار کرلوتو (یہ پورے **30** سال ہوجائیں گے)

علی بن زیاد کہتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے دریافت کیا: یہ لفظ ''تم شمار کرلو'' یہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَزْوِيجِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَدْ فَعَلَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے کا تذکرہ

6944 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ دَاوُدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا

6943–إسناده حسن، وهو مكرر الحديث رقم ."6657" وهو في "مسند علي بن الجعد" "3446"، ومن طريق أخرجه أبو محمد البغوي في "شرح السنة"."3865" وأخرجه أحمد في "المسند"5/220و221، وفي "الفضائل" "789" و"1027"، وابنه عبد اللّٰه في زوائده على "الفضائل" "790"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1181"، والطبراني في "الكبير" "13" و"136" و"6442"، والطحاوي في "مشكل الآثار"4/313"، والحاكم 3/71 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وذكره الحاكم في الحديث قصة.

6944–إسناد ضعيف، يحيى بن يعلى الأسلمي قال عبد الله الدورقي عن ابن معين: ليس بشيء ، وقال البخاري: مضطرب الحديث، وقال أبو حاتم: ليس بالقوي، ضعيف الحديث، وقال ابن عدي: كوفي وهو في جملة الشيعة، روى له البخاري في "الأدب المفرد "، والترمذي، وذكره المؤلف في المجروحين 3/120121، وقال: روى عنه أبو نعيم ضرار بن صرد، يروي عن الثقات الأشياء المقلوبات، فلست أدري وقع ذلك منه أو من أبي نعيم، لأن أبا نعيم ضرار بن صرد سيء الحفظ كثير الخطأ، فلا يتهيأ إلزاق الجرح بأحدهما فيما رويا دون الآخر، ووجب التنكب عما رويا جملة وترك الاحتجاج بهما على كل حال . وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1021"/22 عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن الحسن بن حماد، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/205 - 206 وقال: رواه الطبراني وفيه يحيى بن يعلى الأسلمي وهو ضعيف.

الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): قَالَ: جَاءَ اَبُو بَكْرٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتَ مُنَاصَحَتِي وَقِدَمِي فِي الْاِسْلَامِ وَاِنِّي وَاِنِّي، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ، فَرَجَعَ اَبُو بَكْرٍ اِلَى عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ: قَدْ هَلَكْتُ وَاَهْلَكْتُ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: خَطَبْتُ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: مَكَانَكَ حَتّٰى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَطْلُبُ مِثْلَ الَّذِي طَلَبْتَ، فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتَ مُنَاصَحَتِي وَقِدَمِي فِي الْاِسْلَامِ، وَاِنِّي وَاِنِّي، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ، فَسَكَتَ عَنْهُ، فَرَجَعَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ يَنْتَظِرُ اَمْرَ اللّٰهِ فِيهَا قُمْ بِنَا اِلَى عَلِيٍّ حَتّٰى نَاْمُرَهُ يَطْلُبُ مِثْلَ الَّذِي طَلَبْنَا، قَالَ عَلِيٌّ: فَاَتَيَانِي وَاَنَا اُعَالِجُ فَسِيلًا لِي، فَقَالَا: اِنَّا جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ ابْنِ عَمِّكَ بِخِطْبَةٍ، قَالَ عَلِيٌّ: فَنَبَّهَانِي لِاَمْرٍ، فَقُمْتُ اَجُرُّ رِدَائِي، حَتّٰى اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتَ قِدَمِي فِي الْاِسْلَامِ وَمُنَاصَحَتِي، وَاِنِّي وَاِنِّي، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ، قَالَ: وَعِنْدَكَ شَيْءٌ، قُلْتُ: فَرَسِي وَبَدَنِي، قَالَ: اَمَّا فَرَسُكَ فَلَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ، وَاَمَّا بَدَنُكَ فَبِعْهَا، قَالَ: فَبِعْتُهَا بِاَرْبَعِ مِائَةٍ وَّثَمَانِينَ، فَجِئْتُ بِهَا حَتّٰى وَضَعْتُهَا فِي حِجْرِهِ، فَقَبَضَ مِنْهَا قَبْضَةً، فَقَالَ: اَيْ بِلَالُ، ابْتَغِنَا بِهَا طِيبًا وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّجَهِّزُوهَا فَجَعَلَ لَهَا سَرِيرًا مُشَرَّطًا بِالشُّرُطِ، وَوِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: اِذَا اَتَتْكَ فَلَا تُحْدِثْ شَيْئًا، حَتّٰى آتِيَكَ فَجَاءَتْ مَعَ اُمِّ اَيْمَنَ حَتّٰى قَعَدَتْ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ وَاَنَا فِي جَانِبٍ وَّجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَا هُنَا اَخِي؟، قَالَتْ اُمُّ اَيْمَنَ: اَخُوكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ: اِيتِينِي بِمَاءٍ، فَقَامَتْ اِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَاَتَتْ فِيهِ بِمَاءٍ، فَاَخَذَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا: تَقَدَّمِي، فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَاْسِهَا، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا: اَدْبِرِي، فَاَدْبَرَتْ، فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيتُونِي بِمَاءٍ، قَالَ عَلِيٌّ: فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ، فَقُمْتُ، فَمَلَاْتُ الْقَعْبَ مَاءً، وَاَتَيْتُهُ بِهِ، فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلَى رَاْسِي وَبَيْنَ ثَدْيَيَّ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ثُمَّ قَالَ: اَدْبِرْ، فَاَدْبَرْتُ، فَصَبَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: ادْخُلْ بِاَهْلِكَ، بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری خیر خواہی اور میرے قدیم اسلام ہونے سے واقف

ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تو پھر کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ میری شادی کر دیں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ہلاکت کا شکار ہو گیا مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا گیا۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کیسے۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے اعراض کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اپنی جگہ پر رہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاتا ہوں اور وہی گزارش کرتا ہوں جو آپ نے کی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ میری خیر خواہی اور قدیم اسلام ہونے سے واقف ہیں میرے اندر یہ یہ خوبیاں ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تو کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی میرے ساتھ شادی کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس گئے اور انہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں آپ ہمارے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلیں' تاکہ وہ وہی گزارش کریں جو ہم نے کی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ دونوں صاحبان میرے پاس آئے میں اس وقت اپنے کھجور کے چھوٹے درختوں میں کام کر رہا تھا۔ ان دونوں نے کہا: ہم آپ کے چچازاد (یعنی نبی اکرم ﷺ) کی طرف سے پیغام نکاح لے کر آپ کے پاس آئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ان دونوں نے مجھے صورت حال کے بارے میں متنبہ کیا' تو میں اپنی چادر کو گھسیٹتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا' یہاں تک کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ اسلام میں میرے قدیم ہونے اور میری خیر خواہی سے واقف ہیں میرے اندر یہ یہ خوبیاں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تو پھر کیا ہوا۔ میں نے عرض کی: آپ ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ میری شادی کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے۔ میں نے عرض کی: میرا گھوڑا ہے اور میرا اونٹ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے گھوڑے کا تعلق ہے' تو وہ تمہارے پاس رہنا ضروری ہے البتہ جہاں تک تمہارے اونٹ کا تعلق ہے اسے تم فروخت کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو میں نے **480** (درہم یا دینار) کے عوض میں اسے فروخت کر دیا میں وہ لے کر آیا اور اسے نبی اکرم ﷺ کی جھولی میں رکھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے مٹھی میں لیا اور فرمایا: اے بلال اس کے ذریعے تم ہمارے لیے خوشبو خریدو۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز تیار کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے ایک پلنگ بنوایا اور ایک تکیہ بنوایا جو چمڑے کا بنا ہوا تھا اس کے اندر کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب وہ تمہارے پاس آئے' تو تم میرے آنے سے پہلے اس کے ساتھ کوئی بات نہ کرنا پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر) آ گئیں' یہاں تک کہ وہ گھر کے ایک کونے میں بیٹھ گئیں اور میں دوسرے کونے میں بیٹھ گیا پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہاں میرا بھائی ہے۔ سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ ﷺ کے بھائی ہیں آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کی شادی ان کے ساتھ کر دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں پھر نبی اکرم ﷺ گھر کے اندر تشریف لائے۔

نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میرے پاس پانی لے کر آؤ تو وہ گھر میں موجود پانی کے برتن کی طرف گئیں اور اس میں پانی لے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے لیا اس میں سے ایک مرتبہ کلی کی' پھر آپ ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: آگے آؤ! وہ آگے بڑھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے اور سر پر وہ پانی چھڑکا اور یہ فرمایا: (یعنی یہ دعا کی)

''اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو' مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم دوسری طرف رخ کرو انہوں نے دوسری طرف رخ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان بھی پانی چھڑکا اور فرمایا: (یعنی دعا کی)

''اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو' مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس پانی لے کر آؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے وہ کام کیا جو آپ ﷺ چاہتے تھے میں اٹھا اور میں نے وہ برتن پانی سے بھر لیا میں وہ برتن لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس میں کلی کی' پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا آگے آؤ تو آپ ﷺ نے میرے سر اور سینے پر پانی چھڑکا پھر آپ ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو' مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسری طرف رخ کرو' پھر میں نے دوسری طرف رخ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا اور دعا کی۔

''اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو' مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تم اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور برکت کے ہمراہ اپنی بیوی کے ساتھ رہو۔''

ذِكْرُ مَا اَعْطَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صَدَاقِ فَاطِمَةَ

اس بات کا تذکرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں کیا دیا تھا

6945 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

6945- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير الحسن بن حماد فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وسماع عبدة بن سليمان وهو أبو محمد الكوفي - من سعيد بن أبي عروبة قديم. وهو في "مسند أبي يعلى". "2439" وأخرجه أبو داود "2125" في النكاح: باب في الرجل يدخل بامرأته قبل أن ينقدها شيئا، ومن طريقه البيهقي في "الدلائل" 3/161 عن إسحاق بن إسماعيل الطالقاني، والنسائي 6/130 في النكاح: باب تحلة الخلوة، عن هارون بن إسحاق، كلاهما عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2127" من طريق غيلان بن أنس، والطبراني "12000" من طريق يحيى بن أبي كثير، كلاهما عن عكرمة، به. وأخرجه بنحوه أبو داود "2126" من طرق غيلان بن أنس، عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان، عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن عليا لما تزوج فاطمة ... فذكره. وأخرجه النسائي 6/129 - 130، والبيهقي 7/252 من طريق هشام بن عبد الملك، عن حماد وهو ابن سلمة عن أيوب، عن عكرمة، عن ابن عباس، عن علي. فجعله حماد من "مسند علي." وأخرجه أحمد 1/80، وابن سعد 8/20 والبيهقي 7/234

بْنُ اَبِیْ عَرُوبَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِهَا شَيْئًا، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کچھ دو۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری حطمیہ زرہ کہاں ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدِّرْعِ الْحُطَمِيَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس حطمیہ زرہ کی صفت کا تذکرہ جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

6946 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَاضِي سَمَرْقَنْدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَا اسْتَحَلَّ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ اِلَّا بِبَدَنٍ مِنْ حَدِيدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مہر میں لوہے کی بنی ہوئی زرہ دی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا جُهِّزَتْ بِهِ فَاطِمَةُ حِينَ زُفَّتْ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس بات کا تذکرہ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصتی ہوئی تھی، تو انہیں جہیز میں کیا دیا گیا تھا

6947 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْخَلَّالُ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ الصَّرِيفِينِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلَةٍ وَّوِسَادَةِ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ.

6946—حديث صحيح، إسحاق بن إبراهيم قاضي سمرقند - وإن ضعف كما تقدم في الحديث رقم "6302" - متابع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير أحمد بن منصور فقد وثقه المؤلف، وقال أبو حاتم: صدوق، وروى عنه جمع، وأخطأ الحافظ فرمز له في "التقريب" بحرف "م" الذي يرمز إلى مسلم فإنه خرج له خارج الصحيح ولم يخرج له فيه، وقد صرح ابن جرير بالسماع من عمرو عند البيهقي. وأخرجه البيهقي 7/234 من طريق عبد الله بن المبارك، أنبأنا ابن جريج، عن عمرو بن دينار أخبره، عن عكرمة، عن ابن عباس. وأخرجه بنحوه ابن سعد 8/20 من طريق محمد بن مسلم عن عمرو بن دينار، عن عكرمة مرسلا. والبدن: هي الدرع كما تقدم.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْخَمِيلَةُ: قَطِيفَةٌ بَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ، وَصَرِيفِينُ: قَرْيَةٌ بِوَاسِطَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک چادر اور چمڑے سے بنا ہوا تکیہ دیا تھا' جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) خمیلہ اون سے بنی ہوئی سفید چادر کو کہتے ہیں: اور صریفین واسط میں ایک بستی کا نام ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ عِنْدَ خِطْبَتِهِمَا اِلَيْهِ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ عِنْدَ اِعْرَاضِهِ عَنْهُمَا فِيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

اس وقت کیا فرمایا تھا جب ان دونوں صاحبان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی صاحب زادی سے شادی کا پیغام پیش کیا تھا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ان دونوں حضرات سے اعراض کیا تھا

6948 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ بِنَسَا، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):خَطَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا صَغِيرَةٌ، فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے شادی کا پیغام بھیجا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چھوٹی ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے پیغام بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

6947– إسناده جيد. شعيب بن أيوب روى له أبو داود، ووثقه الدارقطني والمؤلف، والحاكم، وزائدة: هو ابن قدامة، وسماعه من عطاء بن السائب قبل الاختلاط، نص عليه الطبراني فيما ذكره الحافظ بن حجر في "تهذيب التهذيب". 7/207. وأخرجه أحمد 1/83، والنسائي 6/135 في النكاح: باب جهاز الرجل ابنته، عن أبي أسامة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1194"، والحاكم 2/185، والبيهقي في "دلائل النبوة "3/161 من طريقين عن زائدة، به، وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد في "المسند"1/104و106 من طريق حماد، وابن ماجة بنحوه "4152" في الزهد: باب ضجاع آل محمد صلى الله عليه وسلم، من طريق محمد بن فضيل، كلاهما عن عطاء بن السائب، به.

6948– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الحسين بن واقد، فمن رجال مسلم. ابن بريدة: هو عبد الله. وأخرجه النسائي في "سننه"6/62 في النكاح: باب تزوج المرأة مثلها في السن، وفي "الخصائص" "123" عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد. وأخرجه القطيعي في زوائده على "الفضائل" لأحمد "1051" من طريق علي بن خشرم المروزي، عن الفضل بن موسى، به . وأخرجه الحاكم 2/167 - 168 من طريق علي بن الحسن بن شقيق، عن الحسين بن واقد، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي!

ذِكْرُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6949 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِىْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔''

ذِكْرُ مَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِهِ اِبْرَاهِيمَ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کا تذکرہ

6950 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالْاَشَجُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَرْحَمُ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَاْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ وَيَرْجِعُ، قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيمُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ ابْنِيْ اِبْرَاهِيمَ كَانَ فِي

6949- إسناده صحيح على شرط الشيخين. حفص بن عمر الحوضي متابع أبو الوليد الطيالسي من رجال البخاري. وأخرجه البخاري "1382" في الجنائز: باب ما قيل في أولاد المسلمين عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/284 و300 و302، والطيالسي "729"، والبخاري "3255"، في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، و"6195" في الأدب: باب من سمى بأسماء الأنبياء، والحاكم 4/438، والبيهقي في "دلائل النبوة "5/430 - 431 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه بنحوه أحمد 4/283 و289، والبيهقي في "السنن" 4/9 من طريق الشعبي، وعبد الرزاق "14013"، وأحمد 4/289 و297 و304 من طريق أبي الضحى مسلم بن صبيح، كلاهما عن البراء.

6950- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن سعيد وهو أبو سعيد البصري - فمن رجال مسلم. الأشج: هو بكير بن عبد الله، وابن علية: هو إسماعيل بن إبراهيم، وأيوب: هو ابن أبي تيمية السختياني. وأخرجه أحمد 3/112 عن سفيان بن عيينة، ومسلم "2316" في الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، عن زهير بن حرب ومحمد بن عبد الله بن نمير، ثلاثتهم عن ابن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه دون القسم المرفوع منه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 65 من طريقين عن أيوب، به.

الثَّدْيِ، وَإِنَّ لَهُ ظِئْرَيْنِ تُكْمِلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی کو اپنے گھر والوں کے لئے زیادہ رحم دل نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے تھے وہ مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں (کسی گھر میں) دودھ پیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جایا کرتے تھے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا رضاعی باپ ایک لوہار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کو لیتے اسے بوسہ دیتے اور واپس تشریف لے آتے۔

عمرو نامی راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا بیٹا ابراہیم ابھی دودھ پیتا بچہ تھا' جنت میں اس کی رضاعت مکمل کرنے کے لئے دو دودھ پلانے والیاں ہیں۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ابْنَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِىَ عَنْهَا وَقَدْ فَعَلَ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی ہیں' ان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو' اور اس نے ایسا کرلیا ہے

6951 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمام جہان کی خواتین میں سب سے بہتر مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاطِمَةَ تَكُوْنُ فِى الْجَنَّةِ سَيِّدَةَ النِّسَاءِ فِيْهَا خَلَا مَرْيَمَ.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت میں موجود تمام خواتین کی سردار ہوگی' البتہ سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کا حکم مختلف ہے

6952 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ،

6951–حديث صحيح، ابن أبى السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين عند المصنف برقم "7003" من طريقين عن عبد الرزاق، بلفظ: "حسبك من نساء العامين ... ." وأخرجه بلفظ المؤلف الطبرانى "1004"/22 من طريق أبى جعفر الرازى، عن ثابت البنانى، عن أنس بن مالك. وأبو جعفر الرازى سيء الحفظ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُكِ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ، فَبَكَيْتِ، ثُمَّ اَكْبَبْتِ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَضَحِكْتِ، قَالَتْ: اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ مَيِّتٌ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِهِ لُحُوْقًا بِهِ، وَاَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ سے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئیں اور پھر رونے لگیں پھر آپ دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور ہنسنے لگیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہونے لگا ہے' تو میں رونے لگ پڑی پھر میں دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں' میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر ملوں گی اور یہ کہ میں اہل جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں صرف سیّدہ مریم بنت عمران کا حکم مختلف ہے' اس بات پر میں ہنس پڑی۔

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ اَنَّهَا اَوَّلُ لَاحِقٍ بِهٖ مِنْ اَهْلِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں اطلاع دینا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے گھر والوں میں وہ سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں گی

6953 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ،

6952- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيُّ وهو صدوق روى له البخارى مقرونا ومسلم متابعة، واحتج به أصحاب السنن. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة "12/126، ومن طريق أخرجه الطبرانى 22/"1034". وأخرجه الطبرانى "1034"/22 من طريق منجاب بن الحارث، عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائى فى "فضائل الصحابة" "261" عن محمد بن بشار، عن عبد الوهاب الثقفي، عن محمد بن عمرو، به

6953-إسناده صحيح، محمد بن الصباح وهو الجَرجَرائى - صدوق وقد توبع، وباقى السند ثقات من رجال الصحيح غير ميسرة بن حبيب، فقد روى له أبو داود والترمذى والنسائى، وهو ثقة، وثقه أحمد وابن معين والنسائى وابن حبان والعجلى، وقال أبو داود: معروف، وقال أبو حاتم: لا بأس به. وأخرجه أبو داود "5217" فى الأدب: باب ما جاء فى القيام، والترمذى "3872" فى المناقب: باب فضل فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "264"، وفى "عشرة النساء " "355"، والطبرانى "1038"/22، والحاكم 4/272 - 273، والبيهقى 7/101 من طرق عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. رواية الطبرانى مختصرة جدا، وقال الترمذى: حسن غريب من هذا الوجه، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبى.! وأخرجه النسائى فى "عشرة النساء " "354" من طريق النضر بن شميل، عن إسرائيل، به. وأخرج القسم الأخير منه بنحوه البخارى "3623" و"3624" فى المناقب: باب علامات النبوة فى الإسلام، و"6285" فى الاستئذان: باب من ناجى بين يدى الناس ولم يخبر بسر صاحبه فإذا مات أخبر به، ومسلم "98""2450" و"99" فى فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، والنسائى فى "الفضائل" "263"، وابن ماجة "1621" فى الجنائز:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا، كَانَ اَشْبَهَ كَلَامًا وَحَدِيثًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ، وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ اِلَيْهَا وَقَبَّلَهَا، وَرَحَّبَ بِهَا، وَاَخَذَ بِيَدِهَا وَاَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَتْ هِيَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ وَاَخَذَتْ بِيَدِهِ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَاَسَرَّ اِلَيْهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا، فَضَحِكَتْ، فَقَالَتْ: كُنْتُ اَحْسَبُ اَنَّ لِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَضْلًا عَلَى النَّاسِ، فَاِذَا هِيَ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ بَيْنَا هِيَ تَبْكِي اِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَاَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: اَسَرَّ اِلَيَّ اِنَّهُ مَيِّتٌ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيَّ فَاَخْبَرَنِي اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ فَضَحِكْتُ

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو بات چیت کرنے اور گفتگو میں فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہو۔ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتی تھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے ان کا بوسہ لیتے تھے انہیں خوش آمدید کہتے تھے ان کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑی ہو جاتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بیماری جس کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس کے دوران سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی میں ان کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ رونے لگ پڑیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی میں ان کے ساتھ کوئی بات چیت کی وہ ہنسنے لگ پڑیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں یہ سمجھتی تھی اس خاتون کو دیگر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے (یعنی یہ دوسروں سے زیادہ سمجھدار ہے) لیکن یہ تو ایک عورت ثابت ہوئی ابھی رو رہی تھیں ابھی ہنسنے لگ پڑی ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی میں مجھے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہونے والا ہے' تو میں رو پڑی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی میں مجھے یہ بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سب سے پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آملوں گی' تو میں ہنس پڑی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6954 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

(متن حدیث):دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ،

فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ، فَضَحِكَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ بَعْدَهُ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَرَّةٍ، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ مَرَضِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِهِ لُحُوقًا بِهٖ، فَضَحِكْتُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری کے دوران سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جس بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی میں ان کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ رونے لگ پڑیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی میں کوئی اور بات کی تو وہ ہنسنے لگ پڑیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعد میں' میں نے فاطمہ سے اس بارے میں دریافت کیا: توانہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ سرگوشی میں مجھے بتایا کہ اسی بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوجائے گا' تو میں رونے لگ پڑی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے یہ بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سب سے پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر ملوں گی' تو میں ہنس پڑی۔

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْكِحَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَتِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات سے منع کرنا کہ وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی کرلیں

6955 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ،

6954- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير إبراهيم بن محمد الزبيري، فمن رجال البخاري. إبراهيم بن سعد: هو إبراهيم بن سعد بن عبد الرحمن بن عوف الزهري. وأخرجه أحمد في "المسند"6/77 و240 و282، وفي "الفضائل" "1322"، والبخاري "3625" و"3626" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"3715" و"3716" في فضائل الصحابة: باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنقبة فاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله عليه وسلم، و "4433" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "97" "2350" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، والنسائي في "الفضائل" "262"، والطبراني "1037"/22، والبغوي "3959"

6955- إسناد صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله. وأخرجه البخاري "5278" في الطلاق: باب الشقاق، وهل يشير بالخلع عند الضرورة؟، والبيهقي 7/308 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد .إلا أن رواية البخاري مختصرة جدا ونصها: "إن بني المغيرة استأذنوا في أن ينكح علي ابنتهم، فلا آذن"، ولم يذكر البيهقي في حديثه قوله: "يريبني ما رابها."وأخرجه بطوله أحمد في "المسند"4/328، وفي "الفضائل" "1328"، والبخاري "5230" في النكاح: باب ذب الرجل عن ابنته في الغيرة والإنصاف، ومسلم "2449" "93" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، وأبو داود "2071" في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء ، والترمذي "3867" في المناقب: باب فضل فاطمة، والنسائي في "الفضائل" "265"، وابن ماجه "1998" في النكاح: باب الغيرة، والطبراني "1010"/22، والبيهقي 7/307 و10/288-289، والبغوي "3958" من طرق عن الليث، به . ورواية النسائي والطبراني مختصرة، وقال الترمذي: حسن صحيح.وأخرجه البخاري "3714" في فضائل الصحابة: باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم، و "3767": باب مناقب فاطمة، ومسلم "2449" "94"، والنسائي في "الفضائل" "266"، والطبراني1012/22، والبغوي "3957" من طريق عمرو بن دينار، والطبراني "1011"/22

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی مُلَیْکَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ، اسْتَاْذَنُوْنِیْ اَنْ یَّنْکِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِیًّا عَلَى ابْنَتِی، فَلَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، اِلَّا اَنْ یُّحِبَّ عَلِیٌّ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِی، وَیَنْکِحَ ابْنَتَهُمْ، فَاِنَّمَا ابْنَتِی بَضْعَةٌ مِّنِّی، یَرِیْبُنِیْ مَا رَابَهَا، وَیُؤْذِیْنِیْ مَا آذَاهَا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بنو ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی علی کے ساتھ کر دیں جبکہ میری بیٹی (پہلے ہی اس کی بیوی ہے) میں انہیں اجازت نہیں دوں گا میں انہیں ہرگز اجازت نہیں دوں گا البتہ اگر وہ چاہے' تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور ان کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لے میری بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہے' جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے خوش کرتی ہے' مجھے وہ چیز بری لگتی ہے جو اسے بری لگتی ہے' جو اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَوْ فَعَلَهُ عَلِيٌّ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا وَاِنَّمَا كَرِهَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيمًا لِفَاطِمَةَ لَا تَحْرِيمًا لِهٰذَا الْفِعْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فعل کر لیتے تو یہ جائز تھا

لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عظمت کے اظہار کے لیے اسے ناپسند کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کو حرام قرار نہیں دیا

6956 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ مَعِیْنٍ، حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهٗ، اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ، حَدَّثَهٗ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ بِنْتَ اَبِیْ جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ، قَالَ: فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ یَخْطُبُ فِیْ ذٰلِکَ عَلَى مِنْبَرِهٖ، وَاَنَا یَوْمَئِذٍ کَالْمُحْتَلِمِ، فَقَالَ: اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّیْ،

6956- إسناده صحيح على شرط الشيخين، الوليد بن كثير: هو المخزومي أبو محمد المدني، وعلي بن الحسين: هو عَلِيُّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب، زين العابدين . وأخرجه أحمد في "المسند"4/326، وفي "الفضائل" "1335"، والبخاري "3110" في فرض الخمس: باب ما ذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم، وعصاه وسيفه ... ، ومسلم "2449" "95" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، وأبو داود "2069" في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء ، والنسائي في "الفضائل" "267"، والطبراني "20"/20 من طرق عن يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد. وكلهم ذكر في الحديث قصة غير النسائي، فالرواية عنده مختصرة جدا، ولفظه: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب، وأنا يومئذ محتلم: "إن فاطمة مني."

وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا، وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ، فَأَحْسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ شادی کے بعد) ابوجہل کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ان دنوں قریب البلوغ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اسے اس کے دین کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعبدالشمس سے تعلق رکھنے والے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کے دامادی کے سلوک کی تعریف کی اور اچھائی بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جب بھی میرے ساتھ بات کی سچ بات کی اور میرے ساتھ وعدہ کیا' تو وعدہ پورا کیا میں کسی حلال چیز کو حرام قرار نہیں دیتا اور نہ ہی کسی حرام چیز کو حلال قرار دیتا ہوں لیکن اللہ کے رسول کی صاحب زادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی جگہ کبھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا بَلَغَهُ هٰذَا الْقَوْلُ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَكَ عَنْ خِطْبَتِهِ تِلْكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا' تو وہ دوسری شادی کرنے سے رک گئے تھے

6957 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ:

(متن حدیث): أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ فَاطِمَةَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَشَهِدْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَشَهَّدَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ ابْنَتِي فَحَدَّثَنِي، فَصَدَقَنِي، وَإِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ عِنْدَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ فَأَمْسَكَ عَلِيٌّ عَنِ الْخِطْبَةِ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی صاحب زادی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا اس بات کی اطلاع سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحب زادیوں کی وجہ سے غصے میں نہیں آتے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے لگے ہیں۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت پڑھا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا:

''میں نے ابوالعاص کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کی اس نے جب بھی میرے ساتھ بات چیت کی سچ بولا' فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اللہ کی قسم! کسی بھی مسلمان شخص کے ہاں اللہ کے رسول کی صاحب زادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔''

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پیغام نکاح سے باز آ گئے۔

ذِكْرُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے

6958 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِىْ ابْنِىْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟، قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: لَا، بَلْ هُوَ حَسَنٌ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَرُوْنِىْ ابْنِىْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ لِىَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِىْ ابْنِىْ، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟، فَقُلْنَا: سَمَّيْنَاهُ حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِوَلَدِ هَارُوْنَ: شَبَّرٌ وَّشَبِّيْرٌ وَّمُشَبِّرٌ

6957– إسناده صحيح، عبيد الله بن أبى زياد لم عنه غير ابن ابنه الحجاج بن أبى منيع، ووثقه المؤلف، وعده الدارقطنى من ثقات أصحاب الزهرى، وقال محمد بن يحيى الذهلى فى ترجمة عبيد الله بن أبى زياد الرصافى: لم أعلم له راويا غير ابن ابنه، يقال له: حجاج بن أبى منيع، أخرج إلى جزء ا من أحاديث الزهرى، فنظرت فيها، فوجدتها صحاحا، فلم أكتب منها إلا يسيرا، وقال الذهبى: مقارب الحديث، وقال الحافظ فى "التقريب": صدوق، روى له البخارى تعليقا، وقد توبع، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين، غير حجاج، فقد روى له البخارى تعليقا، وهو ثقة، وهو فى "مسند أبى يعلى" ورقة.334/1 وأخرجه الطبرانى "18"/20 عن أبى أسامة عبد الله بن محمد بن أبى أسامة الحلبى، عن حجاج بن أبى منيع الرصافى، بهذا الإسناد. وزاد فيه بعد قوله "بضعة منى": "وأنا أكره أ، تفتنوها." وأخرجه أحمد فى "المسند"4/326، وفى "الفضائل" "1329"، والبخارى "3729" فى فضائل الصحابة: باب ذكر أصهار النبى صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2449" "96" فى فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، وابن ماجه "1999" فى النكاح: باب الغيرة، والطبرانى "19"/20، والبيهقى 7/308 من طريقين عن شعيب بن أبى حمزة، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد فى "المسند"4/326، وفى "الفضائل" "1334"، ومسلم "2449" "96"، والطبرانى "21"/20 من طريق النعمان بن راشد، والطبرانى فى "مسند الشاميين" كما فى تغليق التعليق"369_2/368 من طريق محمد بن الوليد الزبيدى، كلاهما عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد فى "الفضائل" "1330"، وأبو داود "2070" فى النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهرى، عن عروة، وعن أيوب عن ابن أبى مليكة أن على بن أبى طالب خطب ابنة أبى جهل .. فذكره بنحوه.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام حرب رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ تم لوگوں نے اس کا کیا نام رکھا ہے۔ ہم نے کہا: حرب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ یہ حسن ہے، پھر جب حسین پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام حرب رکھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ تم لوگوں نے اس کا کیا نام رکھا ہے۔ ہم نے کہا: حرب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ یہ حسین ہے، پھر جب میرے ہاں تیسرا بچہ ہوا تو میں نے اس کا نام حرب رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم لوگوں نے اس کا کیا نام رکھا ہے ہم نے عرض کی: ہم نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ یہ محسن ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کے نام پر شبر، شبیر اور مشبر رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سِبْطَيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنَانِ فِي الْجَنَّةِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَا خَلَا ابْنَيِ الْخَالَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسے جنت میں، تمام اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے، البتہ دو خالہ زاد بھائیوں کا معاملہ مختلف ہے

6959 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نُعْمٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنَ

6958- إسناده حسن، هانىء بن هانىء لم يرو عن غير علي، ولم يرو عنه غير أبي إسحاق السبيعي، وذكره ابن سعد في الطبقة الأولى من أهل الكوفة قال: وكان يتشيع، وقال ابن المديني: مجهول، وقال حرملة عن الشافعي: هانىء بن هانىء لا يعرف، وأهل العلم بالحديث لا ينسبون حديثه لجهالة حاله، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البزار "1997" عن يوسف بن موسى، والحاكم 3/165 عن سعيد بن مسعود، كلاهما عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! وفي رواية البزار: "جبر وجبير ومجبر." وأخرجه أحمد في "المسند" 1/98 و118، وفي "الفضائل" "1365"، والطبراني "2773"، والحاكم 3/180 من طرق عن إسرائيل، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/52 ونسبه أحمد والبزار والطبراني، وقال: رجال أحمد والبزار رجال الصحيح غير هانىء بن هانىء وهو ثقة! وأخرجه الطبراني "2774" من طريق زكريا بن أبي زائدة، و"2776" من طريق يوسف بن إسحاق بن أبي إسحاق السبيعي، وأخرجه الحاكم 3/168 من طريق يونس بن أبي إسحاق، ثلاثتهم عن أبي إسحاق، به. ولم يذكر يوسف بن إسحاق في حديثه أولاد هارون. وأخرجه الطيالسي "129"، ومن طريقه البزار "1998" عن قيس بن الربيع، عن أبي إسحاق، به. إلا أنه لم يذكر في حديثه الولد الثالث ولا أولاد هارون، وزاد فيه أن عليا قال: كنت أحب أن أكتني بأبي حرب. وأخرجه الطبراني "2777" من طريق يحيى بن عيسى الرملي التميمي، عن الأعمش، عن سالم بن أبي الجعد قال: قال علي ... فذكره بطوله، إلا أنه لم يذكر فيه محسنا ومشبرا، وسالم يدلس ويرسل ولم يصرح هنا بالسماع.

زَكَرِيَّا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں صرف دو خالہ زاد بھائی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا (کا حکم مختلف ہے)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَلَكَ بَشَّرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الَّذِیْ وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فرشتے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خوشخبری دی تھی' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6960 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَاتَّبَعْتُهُ، فَقَالَ: عَرَضَ لِیْ مَلَكٌ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَیَّ، وَبَشَّرَنِیْ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کر لی پھر

6959–حديث صحيح، والحكم بن عبد الرحمن وثقه المؤلف، ويعقوب بن سفيان، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وقال إسحاق بن منصور عن ابن معين: ضعيف، روى له النسائي، وقد توبع، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح . وأخرجه الطبراني "2610"، ويعقوب بن سفيان الفسوي في "المعرفة والتاريخ "2/644، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار2/393"، والخطيب البغدادي في تاريخه4/208، وأبو نعيم في الحلية 5/71، والحافظ المزي في "تهذيب الكمال"7/110 من طرق عن أبي نعيم الفضل بن دكين، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في المناقب كما في "التحفة"3/390 من طريق مروان بن معاوية الفزاري والحاكم3/166 - 167 من طريق عبد الحميد بن عبد الرحمن الحماني، كلاهما عن الحكم بن عبد الرحمن بن أبي نعيم، به. قال الحاكم: هذا حديث قد صح من أوجه كثيرة، وأنا أتعجب أنهما لم يخرجاه، فتعقبه الذهبي بقوله: الحكم فيه لين . وأخرجه أحمد في "المسند"3/3، وفي "الفضائل""1384"، والطبراني"2611"، والخطيب 11/90 من طريق يزيد بن مردانية، وأحمد في "المسند"3/62 و64 و82 وفي "الفضائل""1360" و"1368"، والترمذي"3768" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، وابن أبي شيبة 12/ 96، وأبو يعلى "5/71" من طريق يزيد بن أبي زياد، كلاهما عن عبد الرحمن بن أبي نعيم، به . مختصرا بلفظ: "الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة" وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه مختصرا كذلك الطبراني "2614" من طريق عطاء بن يسار، و"2615" من طريق عطية العوفي، كلاهما عن أبي سعيد . ويشهد لقوله: "الحسن والحسين شباب أهل الجنة " حديث حذيفة وهو الآتي عند المصنف، وحديث عبد الله بن مسعود عند الحاكم 3/167 وصححه، ووافقه الذهبي. وحديث أسامة بن زيد عند الطبراني "2618"، وعن قرة بن إياس عند الطبراني "2617"، وغيرهم.

آپ ﷺ تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے ایک فرشتہ آیا جس نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی تھی کہ وہ مجھ پر سلام بھیجے اس فرشتے نے مجھے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالرَّحْمَةِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کرنے کا تذکرہ

6961 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ حَدَّثَنَا

6960– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ميسرة وهو ابن حبيب النهدي، وهو ثقة روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأصحاب السنن غير ابن ماجة. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/96، وقد تحرف فيه "المنهال" إلى النعمان. وأخرجه النسائي في "الفضائل" "260" عن القاسم بن زكريا، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد . وفيه قصة، وزاد في آخره "وأن فاطمة بنت محمد سيدة نساء أهل الجنة." وأخرجه كذلك أحمد 5/391 - 392، والنسائي في "الفضائل" "193" من طريق حسين بن محمد، والترمذي "3781" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والطبراني "2607" من طريق محمد بن يوسف الفريابي، ولحاكم 3/381 من طريق محمد بن بكر، ثلاثتهم عن إسرائيل، به. ورواية الطبراني مثل حديث الباب، وفي رواية الحاكم أن الملك هو جبريل ولفظ روايته مرفوعا: "أتاني جبريل فقال: إن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة" وصححه الذهبي في "تلخيصه"، وحسنه الترمذي . وأخرجه الخطيب البغدادي 6/372 - 373 من طريق حسين بن محمد، عن إسرائيل، به مختصرا بلفظ: "الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة." وأخرجه الطبراني "2606" من طريق قيس بن الربيع، عن ميسرة بن حبيب، عن عدي بن ثابت، عن زر بن حبيش، عن حذيفة، بمثل حديث الباب . وأخرجه بنحوه الطبراني أيضا "2609" من طريق أبي عمرة الأشجعي، عن سالم بن أبي الجعد، عن قيس بن أبي حازم، عن حذيفة بن اليمان . وأبو عمرة الأشجعي قال الهيثمي 9/183: لم أعرفه، وبقية رجال ثقات . وأخرجه الطبراني "2608" من طريق عبد الله بن عامر الهاشمي، عن عاصم ابن بهدلة، عن زر، عن حذيفة قال: رأينا في وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم السرور يوما من الأيام، فقلنا: يا رسول الله لقد رأينا في وجهك تباشير السرور؟ قال: "وكيف لا أسر وقد أتاني جبريل عليه السلام فبشرني ... " فذكره، قال الهيثمي 9/183: وفيه عبد الله بن عامر أبو الأسود الهاشمي ولم أعرفه، وبقية رجاله وثقوا، وفي عاصم ابن بهدلة خلاف.

6961– حديث صحيح، الحارث بن سريج النقال روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 8/183، وهو وإن تكلم فيه بعضهم كما في "تاريخ بغداد" 8/209 - 211، و"اللسان" 2/149 - 151 قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . أبو عثمان النهدي: هو عبد الرحمن بن مل . وأخرجه أحمد 5/205، وابن سعد 4/62، والبخاري "6003" في الأدب: باب وضع الصبي على الفخذ، عن عارم بن الفضل، عن مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي تميمة وهو طريف بن مجالد الهجيمي - عن أبي عثمان النهدي، به. فأدخل سليمان التيمي بينه وبين أبي عثمان النهدي أبا تميمة، وهذا من المزيد المتصل الأسانيد . وأخرجه البخاري "3735" في فضائل الصحابة: ذكر أسامة بن زيد، ومن طريقه البغوي "3940" عن موسى بن إسماعيل، وأخرجه البخاري "3747"ك باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، عن مسدد بن مسرهد، وابن سعد 4/62 عن عارم بن الفضل، ثلاثتهم عن معتمر بن سليمان، عن أبيهن عن أبي عثمان "عند البخاري: حدثنا أبو عثمان"، عن أسامة بن زيد، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يأخذه والحسن ويقول: "اللهم إني أحبهما فأحبهما." وأخرجه بمثل هذا اللفظ أحمد في "المسند" 5/210، وفي "الفضائل" "1352" عن يحيى بن سعيد، وابن سعد 4/62، والطبراني "2642" من طريق هوذة بن خليفة، كلاهما عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان، به.

الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِیْ فَيُقْعِدُنِیْ عَلٰی فَخِذِهٖ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی فَخِذِهِ الْاُخْرٰی، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ایک زانوں پر بٹھا لیتے تھے اور حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دوسرے زانوں پر بٹھا لیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے۔

''اے اللہ! میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں' تو بھی ان دونوں پر رحم کر۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ بِالْمَحَبَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے لیے محبت کی دعا کرنے کا تذکرہ

6962 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے۔

''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اس سے محبت کر۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمُحِبِّی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

اللہ تعالیٰ کی محبت کے اس شخص کے لیے اثبات کا تذکرہ' جو حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہو

6962– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "86" عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "المسند" 4/283 - 284، وفي "الفضائل" "1353" و"1388"، وابن أبي شيبة 12/101، والبخاري "3749" في فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ومسلم "2422" في فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، والترمذي "3783" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والنسائي في "الفضائل" "60"، والطبراني "2582"، والبيهقي 10/233، والبغوي "3932" من طرق عن شعبة، به. قال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أبو داود الطيالسي "732"، ومن طريقه أبو نعيم في "الحلية" 2/35 عن شعبة، به. ولفظه: "من أحبني فليحبه." وأخرجه الطبراني "2583" من طريق فضيل بن مرزوق، و "2584" من طريق أشعث بن سوار، كلاهما عن عدي بن ثابت، به. زاد فضيل في حديثه: "وأحب من أحبه." وأخرجه الترمذي "3782" من طريق أبي أسامة، عن فضيل بن مرزوق، عن عدي بن ثابت، عن البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم أبصر حسنا وحسينا، فقال: "اللّٰهم إني أحبهما فأحبهما". وقال: حسن صحيح، وحديث شعبة أصح من حديث الفضيل بن مرزوق.

6963 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُوقٍ مِنْ اَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ، فَانْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَجَاءَ الْحَسَنُ يَمْشِي وَفِيْ عُنُقِهِ الشِّحَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِيَدِهِ هٰكَذَا ، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَاَخَذَهُ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ، وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : هٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِالشِّيْنِ وَالْحَاءِ وَاِنَّمَا هُوَ السِّخَابُ بِالسِّيْنِ وَالْخَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف مڑ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی مڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن کو میرے پاس بلا کر لاؤ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے آئے ان کی گردن میں ایک ہار تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا' تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ہاتھ کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑ لیا اور کہا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرتا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' تو میرے نزدیک کوئی بھی شخص حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن محمد نے یہ لفظ اسی طرح ''ش'' اور ''ح'' کے ساتھ ہمیں بیان کیا حالانکہ اصل لفظ ''سخاب'' ہے یعنی ''س'' اور ''خ'' کے ساتھ ہے۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّهُ رَيْحَانَتُهُ مِنَ الدُّنْيَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمانا کہ

6963- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "5884" في اللباس: باب السخاب للصبيان، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/331، والبغوي 3933" عن أبي النضر هاشم بن القاسم عن ورقاء بن عمر، به . وأخرجه أحمد في "المسند"2/249، وفي الفضائل "1349"، والحميدي "1043"، والبخاري "2122" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، ومسلم "56""2421"و"57" في فضائل الصحابة: باب فضائل الحسن والحسين رضي الله عنهما، والنسائي في "الفضائل" "61"، وابن ماجة "142" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طرق عن سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أبي يزيد، به . والرواية عندهم مختصرة غير الحميدي والبخاري وإحدى روايتي مسلم، أنه قال للحسن: "اللّهم إني أحبه فأحبه، وأحب من يحبه."

وہ دنیا میں نبی اکرم ﷺ کے (گلشن کے) پھول ہیں

6964 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا، وَكَانَ الْحَسَنُ يَجِيءُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَكَانَ كُلَّمَا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ عَلٰى رَقَبَتِهِ وَظَهْرِهِ، فَيَرْفَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ رَفْعًا رَفِيقًا حَتّٰى يَضَعَهُ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تَصْنَعُ بِهٰذَا الْغُلَامِ شَيْئًا مَا رَاَيْنَاكَ تَصْنَعُهُ بِاَحَدٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ رَيْحَانَتِيْ مِنَ الدُّنْيَا، اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے وہ اس وقت چھوٹے بچے تھے جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی گردن اور پشت پر سوار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر آرام سے اٹھایا' یہاں تک کہ انہیں زمین پر بٹھا دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کو اس بچے کے ساتھ ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے' جو ہم نے کسی کے ساتھ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا میں میری خوشبو ہے' میرا یہ بیٹا سردار ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

6964- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير مبارك بن فضالة، فقد روى له أصحاب السنن غير النسائي، وعلق له البخاري، وهو ثقة، وصرح بالتحديث عند أبي نعيم، وفي رواية عند أحمد. وأخرجه الطبراني "2591" عن أبي خليفة الفضل بن حباب، بهذا الإسناد. وقرن بأبي خليفة محمد بن محمد التمار البصري. وأخرجه البزار "2639" عن أحمد بن منصور، وأبو نعيم في "الحلية" 2/35 من طريق يوسف القاضي، كلاهما عن أبي الوليد، به. وليس في رواية البزار: "إن ابني هذا سيد ... إلخ." وأخرجه أحمد 5/44 عن هاشم بن القاسم، و5/51 عن عفان، كلاهما عن مبارك بن فضالة، به. وأخرجه الطبراني "2594" من طريق إسماعيل بن مسلم، عن الحسن، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/175، وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح غير مبارك بن فضالة، وقد وثق. وأخرجه بنحوه أحمد 5/49، وأبو داود "4662" في السنة: باب ما يدل على ترك الكلام في الفتنة، والنسائي في "اليوم والليلة" "251" من طريق علي بن يزيد، وأخرجه أحمد 5/37 - 38، والبخاري "2704" في الصلح: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي رضي الله عنهما: "ابني هذا سيد ... "، و"3629" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"3746" في فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، و"7109" في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي: "إن ابني هذا لسيد ... "، والنسائي 3/107 في الجمعة: باب مخاطبة الإمام رعيته وهو على المنبر، وفي "الفضائل" "63"، والطبراني "2590" من طريق أبي موسى إسرائيل بن موسى، وأخرجه أبو داود "4662"، والترمذي "3773" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والطبراني "2953" من طريق الأشعث، والطبراني "2592" من طريق يونس ومنصور، كلهم عن الحسن، عن أبي بكرة قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر، والحسن بن علي إلى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه أخرى ويقول: "إن ابني هذا سيد، ولعل الله أن يصلح به فئتين عظيمتين من المسلمين"، هذا لفظ البخاري، وصرح الحسن عند غير واحد بالسماع من أبي بكرة، وذكر بعضهم في الحديث قصة.

ذِكْرُ تَقْبِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى سُرَّتِهِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ناف پر بوسہ دینے کا تذکرہ

6965 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، فَلَقِيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لِلْحَسَنِ: اكْشِفْ لِيْ عَنْ بَطْنِكَ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، حَتّٰى اُقَبِّلَ حَيْثُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهُ، قَالَ: فَكَشَفَ عَنْ بَطْنِهِ، فَقَبَّلَ سُرَّتَهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْعَوْرَةِ مَا كَشَفَهَا.

۞۞ عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے کسی راستے میں جا رہا تھا ہماری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹائیں اور مجھے اپنے اوپر فدا ہونے کا موقع دیجئے تاکہ میں اس جگہ کا بوسہ لوں جہاں میں نے نبی اکرم ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو انہوں نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی ناف پر بوسہ دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) اگر ناف پردے میں شامل ہوتی تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس سے کپڑا نہ ہٹاتے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان پر ہو اور اس نے ایسا کر لیا ہے

6965- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمير بن إسحاق، فقد روى عن جمع كبير من الصحابة، وروى عنه ابن عون وغيره من البصريين فيما قاله ابن سعد في "الطبقات" 7/220، ووثقه المؤلف، وابن معين في رواية عثمان الدارمي عنه، وقال في رواية عباس عنه: لا يساوي حديثه شيئا، لكن يكتب حديثه، وقال النسائي: ليس به بأس، وروى له البخاري في "الأدب المفرد" والنسائي. ابن عون هو عبد الله بن عون بن أرطبان الفقيه. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/255 و427 و488 و493، وفي فضائل ""1375"، والطبراني "2580" و"2764"، والحاكم 3/168، والبيهقي 2/232 من طرق عن ابن عون، بهذا الإسناد، إلا أنه وقع في رواية الحاكم من طريق أزهر السمان، عن ابن عون، عن محمد، فصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي! ظنا منهما أن محمدا هو ابن سيرين، والصواب أنه "أبو محمد" وهي كنية عمير بن إسحاق، وقد رواه البيهقي على الصواب من طريق أزهر السمان، فقال: "عن عمير بن إسحاق." وأخرجه البيهقي 2/232 من طريق عثمان بن سعيد الدارمي، عن أبي سلمة - وهو موسى بن إسماعيل التبوذكي - عن حماد بن سلمة، أنبأنا ابن عون عن محمد وهو ابن سيرين - أن أبا هريرة ... فذكره. ثم قال البيهقي: كذا قال: عن حماد، وقال غيره: عن حماد، عن ابن عون، عن أبي محمد وهو عمير بن إسحاق. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/177 ونسبه لأحمد والطبراني، وقال: رجالهما رجال الصحيح، غير عمير بن إسحاق، وهو ثقة. تنبيه: تقدم هذا الحديث برقم "5593" من طريق شريك عن ابن عون، وكنت قد قصرت هناك في تخريجه، فيستدرك من هذا الموضع، والله يتولانا بالتوفيق والتسديد.

6966 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَحَبَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے لیے محبت کی دعا کرنے کا تذکرہ

6967 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، اَخْبَرَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ النَّبَّالُ، اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): طَرَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِبَعْضِ الْحَاجَةِ، وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَیْءٍ لَا اَدْرِی مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ حَسَنٌ وَّحُسَيْنٌ عَلٰى فَخِذَيْهِ، فَقَالَ: هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِي، اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

6966- الربيع بن سعيد ويقال: سعد الجعفي روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 6/297، وقال ابن أبي حاتم 3/462: سألت أبي عنه فقال: لا بأس به، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أنه اختلف في سماع عبد الرحمن بن سابط من جابر بن عبد الله، فقال ابن عباس الدوري عن ابن معين فيما نقله ابن أبي حاتم في "المراسيل" "459" -: عبد الرحمن بن سابط لم يسمع من جابر، وهو مرسل، وقال ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 5/240": عبد الرحمن بن سابط، عن جابر بن عبد الله متصل، وقال ابن حجر في "الإصابة" 3/149": إن عبد الرحمن بن سابط أدرك جابرا وأبا أمامة. وهو في "مسند أبي يعلى". "1874" وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/187" وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح، غير الربيع بن سعد وقيل: ابن سعيد - وهو ثقة. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1372" عن وكيع، عن ربيع بن سعد، عن عبد الرحمن بن سابط، قال: دخل حسين بن علي المسجد، فقال: جابر بن عبد الله: "من أحب أن ينظر إلى سيد شباب الجنة فلينظر إلى هذا" سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

6967- إسناده ضعيف، موسى بن يعقوب الزمعي سيء الحفظ، وعبد الله بن أبي بكر بن زيد مجهول، ومسلم بن أبي سهل ذكره المؤلف في "الثقات" 7/444، وقال ابن المديني: مجهول، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/97 - 98. وأخرجه من طريقه المزي في "تهذيب الكمال" 6/54 - 55. وأخرجه الترمذي "3769" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، عن سفيان بن وكيع وعبد الحميد، والنسائي في "الخصائص" "139" عن القاسم بن زكريا بن دينار، ثلاثتهم عن خالد بن مخلد، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حسن غريب! وعلق طرفا منه البخاري في "التاريخ الكبير" 2/287 عن عبد الرحمن بن شيبة، عن ابن أبي فديك عن موسى بن يعقوب، عن عبد الله بن أبي بكر، عن مسلم بن أبي سهل النبال، به.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی کام کے سلسلے میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو اٹھائے ہوئے تھے مجھے اندازہ نہیں ہوا وہ کیا چیز ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کی: یہ کیا چیز ہے جس کے اوپر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر دی ہوئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو ہٹایا تو وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ! بے شک تو یہ بات جانتا ہے میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا حُرِمَ اَوْلَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الدُّنْيَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو اس دنیا سے محروم رکھا گیا

6968 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ بِمَالٍ لَهُ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَدْ تَوَجَّهَ اِلَى الْعِرَاقِ، فَلَحِقَهُ عَلٰى مَسِيْرَةِ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ: اِلٰى اَيْنَ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ كُتُبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَبَيْعَتُهُمْ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، فَاَبٰى، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ، وَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا، وَاِنَّكَ بَضْعَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَذٰلِكَ يُرِيْدُ مِنْكُمْ، فَاَبٰى، فَاعْتَنَقَهُ ابْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ، وَالسَّلَامُ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی وہ اس وقت اپنی زمینوں پر موجود تھے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عراق کی طرف جانے لگے ہیں تو وہ دو یا تین دن کا سفر کر کے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ اہل عراق کے خطوط ہیں اور ان کی بیعت (کے بارے میں خطوط ہیں) تو حضرت

6968– رجاله ثقات رجال الصحيح، غير يحيى بن إسماعيل بن سالم، فقد وثقه المؤلف 7/610، وروى عنه جمع، وأورده ابن أبي حاتم 9/126 ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلا . وأخرجه البزار "2643" عن إسماعيل بن أبي الحارث، والبيهقي في "دلائل النبوة"6/470 - 471 من طريق محمد بن عبد الملك بن زنجويه كلاهما عن شبابة بن سوار، بهذا الإسناد. وقد وقع في إسناد البزار تحريف يصحح من هنا . وأورده الهيثمي في "المجمع"9/192 وقال رواه الطبراني في "الأوسط" والبزار، ورجاله ثقات . وأخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" "تهذيبه"4/332 من طريق البيهقي. وأخرجه البزار "2644" عن محمد بن معمر، عن أبي داود وهو الطيالسي - عن يحيى بن إسماعيل، به. وقد وقع في المطبوع "الحسن بن إسماعيل" وهو تحريف, ونسبه أيضا ابن كثير في "شمائل الرسول" ص 449 إلى أبي داود الطيالسي في "مسنده" عن يحيى بن إسماعيل بن سالم، به . وأخرجه مختصرا البيهقي في "السنن" 7/48 من طريق يحيى بن أبي طالب، عن شبابة بن سوار عن يحيى بن إسماعيل بن سالم، قال: سمعت الشعبي يحدث عن ابن عمر رضي الله عنه قال: إن جبريل عليه السلام أتى النبي صلى الله عليه وسلم، فخيره بين الدنيا والآخرة فاختار الآخرة ولم يرد الدنيا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ایسا نہ کیجئے لیکن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں مانی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو اختیار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا نہیں چاہتے تھے۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بھی اسی چیز کے طلب گار ہوں گے (کہ آپ دنیا کی طرف متوجہ نہ ہوں) لیکن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں مانی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں گلے لگایا اور کہا میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں والسلام۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّهُ رَيْحَانَتُهُ مِنَ الدُّنْيَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمانا کہ وہ اس دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے گلشن کے) پھول ہیں

6969 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ نُعْمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ شَیْءٍ، قَالَ شُعْبَةُ: سَاَلَهٗ عَنِ الْمُحْرِمِ یَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا.

(توضیح مصنف): ابْنُ اَبِیْ نُعْمٍ: هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ابن ابونعیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا ایک شخص نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔ شعبہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے ایک شخص نے ان سے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو مکھی کو مار دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ مجھ سے مکھی کو مارنے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: یہ دونوں (نواسے) دنیا میں میری خوشبو ہیں۔

ابن ابونعیم نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

6969- إسناده صحيح على شرط الشيخين، محمد بن جعفر: هو الملقب غندر، ومحمد بن أبي يعقوب: هم مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ . وأخرجه البخاري "3753" في فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ومن طريقه البغوي "3935" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/85 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه الطيالسي "1927"، ومن طريق أحمد 2/153، وأبو نعيم في الحلية 7/165 عن شعبة، به . وأخرجه بنحوه أحمد 2/93 و114، وابن أبي شيبة 12/100، والبخاري "5994" في الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، وفي "الأدب المفرد" له "85"، والطبراني "2884"، والقطيعي في زوائد "فضائل الصحابة" "1390" من طريق مهدي بن ميمون، وأخرجه الترمذي "2770" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والنسائي في "الخصائص" "145" من طريق جرير بن حازم، كلاهما عن محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب، به. قال الترمذي: حديث صحيح.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَقْرُوْنَةٌ بِمَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کے مترادف ہے

6970 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَثِبَانِ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَيُبَاعِدُهُمَا النَّاسُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُمَا، بِاَبِيْ هُمَا وَاُمِّيْ مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر چڑھ گئے لوگوں نے انہیں پیچھے ہٹانا چاہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو کرنے دو' میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت رکھے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمُحِبِّي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبت کے اثبات کا تذکرہ

6971 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَعَامٍ دُعُوْا لَهُ، فَاِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَاسْتَقْبَلَ اَمَامَ الْقَوْمِ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَا هُنَا مَرَّةً وَهَا هُنَا مَرَّةً، وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ، حَتّٰى اَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ وَالْاُخْرٰى تَحْتَ قَفَاهِ، ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهُ فَوَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ

6970–إسناده حسن، عاصم: هو ابن أبي النجود، وهو حسن الحديث، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، واحتج به أصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/95 عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "2644" عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن عبد الرحمن بن صالح الأزدي، عن أبي بكر بن عياش، به. وأخرجه مختصرا البزار "2623" عن يوسف بن موسى، عن أبي بكر بن عياش، به رفعه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال للحسن والحسين: "اللّٰهم إني أحبهما فأحبهما، ومن أحبهما فقد أحبني "، قال الهيثمي 9/180: وإسناده جيد. وأخرجه بنحو لفظ المصنف النسائي في "فضائل" "67"، وأبو يعلى "5017" و"5368"، والبزار "2624" من طريق علي بن صالح، عن عاصم، به.

مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

حضرت یعلیٰ عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کھانے کی دعوت پر گئے جس میں انہیں بلایا گیا تھا وہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے آگے بڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پھیلا لیا تو وہ بچہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفت سے بچنے کے لئے) کبھی ادھر بھاگنے لگا کبھی ادھر بھاگنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہنسا رہے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا گدی کے نیچے رکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا سر اوپر کیا اور اپنا منہ ان کے منہ پر رکھ کر بوسہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرے جو حسین سے محبت رکھتا ہو' حسین واقعی نواسہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يُشَبَّهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے

6972 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

6971– سعيد بن أبى راشد لم يَرو عنه غير عبد الله بن عثمان بن خثيم، ولم يوثقه غير المؤلف، وروى له ابن ماجه والترمذى وحسن حديثه، وصحح له الحاكم، وباقى رجاله رجال الصحيح. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة" 12/102 - 103. وأخرجه أحمد فى "المسند" 4/172، وفى "الفضائل" "1361"، والطبرانى "702"/22، والحاكم 3/177، والمزى فى "تهذيب الكمال" 10/426 - 427 من طريق عفان، بهذا الإسناد، وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبى . وأخرجه الترمذى "3775" فى المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والدولابى فى "الكنى والأسماء" 1/88، من طريق إسماعيل بن عياش، وابن ماجه "144" فى المقدمة: باب فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والطبرانى "702"/22، من طريق يحيى بن سليم، والطبرانى "2589" من طريق مسلم بن خالد، ثلاثتهم عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، به . ورواية الترمذى مختصرة، وقال: حديث حسن . وأخرج الطبرانى "701"/22، والفسوى فى "المعرفة والتاريخ" 1/308 - 309 من طريق أبى صالح عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، عن راشد بن سعد، عن يعلى بن مرة قال: خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، فدعينا إلى طعام ... فذكره بنحوه، وقال فى آخره: " ... الحسن والحسين سبطان من الأسباط." قلت: إن صح هذا فلسعيد بن أبى راشد متابع، وهو راشد بن سعد وهو ثقة، لكن هذا السند ضعيف من أجل عبد الله بن صالح.

6972– إسناده صحيح، رواته ثقات من رواة الشيخين، غير خلاد بن أسلم فقد روى له الترمذى والنسائى، وهو ثقة. حفصة: هى ابنة سيرين، وابن زياد المذكور فى المتن: هو عبيد الله، أمير البصرة ليزيد بن معاوية. وأخرجه الترمذى "3778" فى المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، والقطيعى فى زوائده على "فضائل الصحابة" "1394" عن خلاد بن أسلم، بهذا الإسناد، وقال: حسن صحيح غريب. وأخرجه الطبرانى "2879" من طريق الحسين بن عبيد الله الكوفى، عن النضر بن شميل، به. وأخرجه القطيعى فى زوائده على "الفضائل" "1395" من طريق حماد بن زيد، عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن أنس. وأخرجه بنحوه أحمد 3/261، والبخارى "3748" فى فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضى الله عنهما، وأبو يعلى "2841" من طريق حسين بن محمد، عن جرير بن حازم، عن محمد بن سيرين، به.

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ إِذْ جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبِهِ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا اسی دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو اس نے اپنی چھڑی کو اس کی ناک پر لگایا اور بولا: میں نے اتنا خوبصورت شخص کبھی نہیں دیکھا تو میں نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ عَالَمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے کچھ لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

6973 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی شخص حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْفَاصِلِ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ تَضَادَّا فِي الظَّاهِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو ان دو روایات کے درمیان فصل پیدا کرتی ہے جو بظاہر ایک دوسرے کے برخلاف ہیں

6973– حديث صحيح، ابن السرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، فى "مصنف" عبد الرزاق . "20984" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد فى "المسند" 3/164، وفى "الفضائل 1369، والترمذى "3776" فى المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، وأبو زرعة فى "تاريخه" "1662"، وعلقه البخارى "3752" فى فضائل الصحابة: باب مناقب الحسن والحسين رضى الله عنهما، عن عبد الرزاق. وقال الترمذى: حسن صحيح . وأخرجه أحمد 3/199، وأبو يعلى "3585" من طريق عبد الأعلى، والبخارى "3752" من طريق هشام بن يوسف، وأبو يعلى "3575"، والحاكم 3/168 - 169 من طريق عبد الله بن المبارك ثلاثتهم عن معمر، به. قال عبد الأعلى فى حديثه: "أشبههم وجها."

6974– هانىء بن هانىء لم يرو عنه غير أبى إسحاق، وقد تقدم الكلام عليه عند الحديث رقم "6958"، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد فى "المسند" 1/99، وفى "الفضائل" "1366" عن حجاج، وأحمد فى "المسند" أيضا 1/108 عن أسود بن عامر، والترمذى "3779" فى المناقب: باب مناقب الحسن والحسين، من طريق عبيد الله بن موسى، ثلاثتهم عن إسرائيل، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حسن غريب. وأخرجه الطيالسى "130" عن قيس وهو ابن الربيع - عن أبى إسحاق، به.

6974 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ، وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

✿✿ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حسن'' سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے' جو سینے سے لے کر سر تک ہے اور حسین سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے اس حصے کے بارے میں جو سینے سے نیچے ہے۔

ذِكْرُ مُلَاعَبَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے بچپن میں) کھیلنے کا تذکرہ

6975 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلَعُ لِسَانَهُ لِلْحُسَيْنِ، فَيَرَى الصَّبِيُّ حُمْرَةَ لِسَانِهِ، فَيَهَشُّ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ: اَلَا اَرَاهُ يَصْنَعُ هٰذَا بِهٰذَا، فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَيَكُوْنُ لِيَ الْوَلَدُ قَدْ خَرَجَ وَجْهُهُ، وَمَا قَبَّلْتُهُ قَطُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے (بچپن میں) ان کے لیے اپنی زبان باہر نکالتے تھے وہ بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کی سرخی کو دیکھتا تو اسے وہ اچھی لگتی تھی۔ عیینہ بن بدر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہا: کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچے کے ساتھ یہ کچھ کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! میری بھی اولاد ہے' جس کا چہرہ نکل آیا ہے' لیکن میں نے کبھی اس کا بوسہ نہیں لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمْ اَهْلُ بَيْتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6975– إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وحديثه عند أصحاب السنن، وهو حسن الحديث، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح. خالد بن عبد الله: هو الواسطي الطحان. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 86 عن أبي يعلى، وابن أبي عاصم، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد، إلى قوله: "فيهش إليه." إلا أن الصبي فيه هو "الحسن بن علي." وأخرجه أبو الشيخ أيضا ص 86 عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر عن محمد بن عمرو، به. وقد تقدم الحديث بنحوه عند المؤلف برقم "457" من طريق الزهري، عن أبي سلمة، وفيه أن الصبي هو حسن بن علي.

اس روایت کا تذکرہ' جواس بات کی صراحت کرتی ہے کہ یہ چاروں حضرات جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں یہ نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت ہیں

6976 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ شَدَّادٍ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ،

(متن حدیث):قَالَ: سَاَلْتُ عَنْ عَلِيٍّ فِي مَنْزِلِهِ، فَقِيلَ لِي ذَهَبَ يَاْتِي بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلْتُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَاَجْلَسَ فَاطِمَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَلِيًّا عَنْ يَسَارِهِ، وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ: (اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ) (الأحزاب: 33) اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي، قَالَ وَاثِلَةُ: فَقُلْتُ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: وَاَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِكَ؟ قَالَ: وَاَنْتَ مِنْ اَهْلِي، قَالَ وَاثِلَةُ: اِنَّهَا لَمِنْ اَرْجَى مَا اَرْتَجِي

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے بارے میں دریافت کیا: تو مجھے یہ بتایا گیا کہ وہ گئے ہوئے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آئیں گے پھر وہ آ گئے نبی اکرم ﷺ گھر کے اندر تشریف لے آئے میں بھی اندر آ گیا نبی اکرم ﷺ بچھونے پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں طرف اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بائیں طرف' حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے بٹھا لیا آپ ﷺ نے (یہ آیت تلاوت کی):

''اے اہل بیت اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے۔''

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے گھر کے کنارے سے کہا: یارسول اللہ! میں بھی آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بھی میرے اہل بیت میں سے ہو۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں جس چیز کی امید کر سکتا تھا یہ ان میں سب سے زیادہ قابل دید چیز تھی۔

6976– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير أن عمر بن عبد الواحد متابع الوليد بن مسلم روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة. وأخرجه ابن جرير الطبري في "جامع البيان "22/7، والقطيعي في زوائده على "الفضائل" "1404" من طريق عبد الكريم بن أبي عمير، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، وعبد الكريم فيه جهالة، لكنه قد توبع. وأخرجه بنحوه أحمد في "المسند"4/107، وفي "الفضائل" "978"، وابن أبي شيبة12/72 - 73، والطبراني "160"/22 من طريق محمد بن مصعب، والطبراني "2670" و"160"/22 من طريق محمد بن بشر التنيسي، والحاكم 3/147، والبيهقي في "السنن"2/152 من بشر بن بكر التنيسي، والبيهقي 2/152 من طريق الوليد بن مزيد، أربعتهم عن الأوزاعي، به . ولم يذكر أحد منهم في حديثه سؤال واثلة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وجوابه عليه غير الوليد بن مزيد عند البيهقي، وصحح الحاكم الحديث، ووافقه الذهبي .وأخرجه ابن جرير الطبري22/6 - 7، والطبراني "2669" و"159"/22 من طريق كلثوم بن زياد عن شداد أبي عمار، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُوْنَةٌ بِمَحَبَّةِ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَكَذٰلِكَ بُغْضِهِ بِبُغْضِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ سے محبت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت سے ملی ہوئی ہے' اور اس طرح نبی اکرم ﷺ سے بغض ان سے بغض سے ملا ہوا ہے

6977 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ اَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں اس سے جنگ کروں گا' جو تمہارے ساتھ جنگ کرے گا اور اس کے ساتھ سلامت رہوں گا' جو تمہارے ساتھ سلامت رہے گا۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْخُلُوْدِ فِى النَّارِ لِمُبْغِضِ اَهْلِ بَيْتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت سے بغض رکھنے والے کے لیے جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لازم ہونے کا تذکرہ

6978 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانِ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

6977- أسباط بن نصر ذكره الذهبى فى "الميزان"1/175، فقال: وثقه ابن معين، وتوقف فيه أحمد، وضعفه أبو نعيم، وقال النسائي: ليس بالقوى، ثم ساق له هذا الحديث من طريقه، وقال بإثره: تفرد به. قلت: وصبيح مولى أم سلمة لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّفِ، ولـم يَروِ عنه غير اثنين، وقال فيه الترمذى كما سيأتي: ليس بمعروف. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة".12/97 وأخرجه ابن ماجه "145" فى المقدمة: باب فى فضائل أصحاب رسول الله عليه وسلم، والطبرانى "2619"، و"5030"، والحاكم3/149 من طرق عن أبى غسان مالك بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى "3870" فى المناقب: باب فضل فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم، من طريق على بن قادم، والدولابى فى "الكنى والأسماء "2/160 من طريق رجل لم يسم، كلاهما عن أسباط بن نصر، به. قال الترمذى: هذا حديث غريب إنما نعرفه من هذا الوجه، وصبيح مولى أم سلمة ليس بمعروف. وأخرجه الطبرانى "2620" و"5031" من طريق سليمان بن قرم، عن أبى الجحاف، عن إبراهيم بن عبد الرحمن بن صبيح مولى أم سلمة، عن جده صبيح، به. وفى الباب عن أبى هريرة عند أحمد فى "المسند"2/442، و"الفضائل" "1350"، والطبرانى "2621"، والحاكم3/149، والخطيب7/137، وفيه تليد بن سليمان وهو ضعيف، ومع ذلك فقد قال الحاكم: حديث حسن من حديث أبى عبد الله أحمد بن حنبل عن تليد بن سليمان، وقال الهيثمى9/169: فيه تليد بن سليمان وفيه خلاف، وبقية رجاله رجال الصحيح!

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ، لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیت کے ساتھ جو بھی شخص بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔''

ذِكْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ تیمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6979 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعِدِيْنَ فِیْ اُحُدٍ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِهٖ لِيَنْهَضَ عَلٰى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَبَرَكَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِهٖ، حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الصَّخْرَةِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ، ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ

6978- إسناده حسن من أجل هشام بن عمار، ومن فوقه ثقات. أبو المتوكل الناجي: هو علي بن داود، ويقال: داؤد. وأخرجه الحاكم 3/150 من طريق محمد بن فضيل الضبي، عن أبان بن تغلب "وقد تصحف فيه إلى ثعلب"، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم! وسكت عنه الذهبي. وأخرجه البزار "3348" في آخر حديث، عن إسحاق بن إبراهيم عن داود بن عبد الحميد، عن عمرو بن قيس، عن عطية، عن أبي سعيد. وقال: أحاديث داود عن عمرو لا نعلم أحدا تابعه عليها. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/296 من رواية البزار، وقال: وفيه داود بن عبد الحميد وغيره من الضعفاء.

6979- إسناده قوي، محمد بن إسحاق قد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن عباد بن عبد الله، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة، وهو في "السيرة" لابن إسحاق ص 311، وعنه ابن هشام في "سيرته" 3/91 - 92 إلى قوله: "أوجب طلحة." وأخرجه كذلك ابن أبي عاصم في "السنة" "1398" عن أحمد بن عبدة، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 3/218، وابن أبي شيبة 12/91، وأحمد في "المسند" 1/165، و"الفضائل" "1290"، والترمذي "1692" في الجهاد: باب ما جاء في الدرع، و"3738" في المناقب: باب مناقب طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، وابن أبي عاصم "1397"، وأبو يعلى "670"، والحاكم 3/373 - 374 و374، والبيهقي في "السنن" 6/370 و9/46، والبغوي "3915" من طرق عن إسحاق، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض، ولم يذكر واحد منهم في الحديث قصة علي بن أبي طالب والمهراس، وقال الترمذي: حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث محمد بن إسحاق، وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلِمٍ، ووافقه الذهبي.!

عَنْهُ، فَأَتَى الْمِهْرَاسَ، وَآتَاهُ بِمَاءٍ فِي دَرَقَتِهِ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْهُ فَوَجَدَ لَهُ رِيْحًا فَعَافَهُ، فَغَسَلَ بِهِ الدَّمَ الَّذِي فِي وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم احد پہاڑ پر چڑھنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک چٹان پر چڑھنے کی کوشش کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چڑھ سکے تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پشت پر پاؤں رکھ کر اوپر چڑھ گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کر دی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ مہراس کے پاس آئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی ڈھال میں پانی لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پینا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں بو محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں پیا پھر اس پانی کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر لگے ہوئے خون کو دھو دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا غضب ان لوگوں پر شدت سے نازل ہو گا جنہوں نے اللہ کے رسول کے چہرے کو خون آلود کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْجِرَاحَاتِ الَّتِي اُصِيبَ طَلْحَةُ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان زخموں کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شرکت کرتے ہوئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو لگے تھے

6980 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَمَّا صُرِفَ النَّاسُ يَوْمَ اُحُدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6980– إسناده ضعيف، لضعف إسحاق بن يحيى بن طلحة. وأخرجه البزار "1791" عن الفضل بن سهل، عن شبابة بن سوار، بهذا الإسناد. وقال: لا نعلم أحدا رفعه إلا أبو بكر الصديق، ولا نعلم له إسنادا غير هذا. وإسحاق قد روى عنه عبد الله بن المبارك وجماعة، وإن كان فيه ... ، ولا نعلم أحدا شاركه في هذا. وأورده الهيثمي في "المجمع "6/112، وقال: رواه البزار وفيه إسحاق بن يحيى بن طلحة، وهو متروك. وأخرجه الطيالسي ص 3، ومن طريقه البيهقي في "الدلائل "3/263 عن عبد الله بن المبارك، عن إسحاق بن يحيى بن طلحة، به. وأخرجه مختصرا جدا ابن سعد 3/218، عن موسى بن إسماعيل عن عبد الله بن المبارك، عن إسحاق بن يحيى بن طلحة، به.

وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَجُلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ يُقَاتِلُ عَنْهُ وَيَحْمِيهِ، فَجَعَلْتُ اَقُولُ: كُنْ طَلْحَةَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّي، مَرَّتَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ خَلْفِيْ كَاَنَّهُ طَائِرٌ، فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ اَدْرَكَنِيْ، فَاِذَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَدَفَعْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا طَلْحَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ صَرِيعٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دُوْنَكُمْ اَخُوكُمْ، فَقَدْ اَوْجَبَ، قَالَ: وَقَدْ رُمِيَ فِيْ جَبْهَتِهِ وَوَجْنَتِهِ، فَاَهْوَيْتُ اِلَى السَّهْمِ الَّذِيْ فِيْ جَبْهَتِهِ لِاَنْزِعَهُ، فَقَالَ لِيْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَا بَكْرٍ اِلَّا تَرَكْتَنِيْ، قَالَ: فَتَرَكْتُهُ، فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ السَّهْمَ بِفِيْهِ، فَجَعَلَ يُنَضْنِضُهُ، وَيَكْرَهُ اَنْ يُؤْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَلَّهُ بِفِيْهِ، ثُمَّ اَهْوَيْتُ اِلَى السَّهْمِ الَّذِيْ فِيْ وَجْنَتِهِ لِاَنْزِعَهُ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَا بَكْرٍ اِلَّا تَرَكْتَنِيْ، فَاَخَذَ السَّهْمَ بِفِيْهِ، وَجَعَلَ يُنَضْنِضُهُ، وَيَكْرَهُ اَنْ يُؤْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَلَّهُ، وَكَانَ طَلْحَةُ اَشَدَّ نَهْكَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ مِنْهُ، وَقَدْ كَانَ اَصَابَ طَلْحَةَ بَضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَّضَرْبَةٍ وَّرَمْيَةٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی غزوہ احد کے دن جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹ گئے' تو میں وہ پہلا شخص تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے ایک شخص کی طرف دیکھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑائی میں حصہ لے رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا تو میں نے دومرتبہ یہ کہا: تم طلحہ ہو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے پیچھے موجود شخص کو دیکھا' جو پرندے کی مانند تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ مجھ تک پہنچ گیا تو وہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے مقابلہ کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کا خیال کرو' جس نے (اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر تیر لگا تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر لگے ہوئے تیر کو نکالنے کا ارادہ کیا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ کام میرے لئے چھوڑ دیں' تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ کے ذریعے اس تیر کو پکڑا اور اس کو کھینچنے کی کوشش کرنے لگے وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچے پھر انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے اسے کھینچ لیا پھر میں اس تیر کی طرف بڑھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر لگا تھا' تا کہ اسے نکالوں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں اسے آپ میرے لئے چھوڑ دیں' تو انہوں نے وہ تیر بھی اپنے منہ کے ذریعے پکڑا اور اسے نکالنے کی کوشش کرنے لگے وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچائیں پھر انہوں نے اسے کھینچ دیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ زخمی تھے' (یا انہوں نے لڑائی میں زیادہ حصہ لیا) جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ شدید تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اس دن نیزے، تلوار اور تیر کے تیس سے زیادہ زخم آئے تھے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ شُلَّتْ يَدُ طَلْحَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل ہو گیا تھا

6981 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا ہے، جو شل ہو چکا تھا وہ اس کے ذریعے غزوہ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچا رہے تھے۔

ذِكْرُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ رِضْوَانُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت زبیر بن عوام بن خویلد رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6982 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي اَبِيْ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خُبَيْبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

6981- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة "12/90"، ومن طريقه البخاري "4063" في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا) ، والطبراني "192"، والبغوي ."3917" وأخرجه أحمد في "المسند" 1/161، وفي "الفضائل" "1292"، وابن ماجه "128" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من طريق وكيع، به. وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" "2850"، والبخاري "3724" في فضائل الصحابة: باب ذكر طلحة بن عبيد الله، من طريق خالد بن عبد الله الواسطي، عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وأخرجه ابن سعد 3/217 عن أبي أسامة، عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس، قال: رأيت إصبعي طلحة قد شلتا ... .

6982- حديث صحيح. عتيق بن يعقوب روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/527، ووثقه الدارقطني، وقال أبو زرعة الرازي: بلغني أنه حفظ "الموطأ" في حياة مالك، مترجم في "التاريخ الكبير "7/98، و "الجرح والتعديل "7/46، و"لسان الميزان" 4/129 - 130، وأبوه لم أتبينه ولم أقف له على ترجمة، والزبير بن خبيب ذكره المؤلف في "الثقات" 6/331، والبخاري 3/414، وابن أبي حاتم 3/584، وقال الذهبي في "الميزان": فيه لين، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه بنحوه مختصرا أحمد 1/165 و167، والبخاري "107" في العلم: باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 3/179، وابن ماجه "36" في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، من طرق عن شعبة، عن جامع بن شداد، عن عامر بن عبد الله بن الزبير، عن أبيه قال: قلت للزبير: إني لا أسمعك تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كما يحدث فلان وفلان؟ قال: أما إني لم أفارقه، ولكن سمعته يقول: "من كذب على فليتبوأ مقعده من النار." وأخرجه كذلك أبو داود "3651" في العلم: باب في التشديد في الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، من طريق بيان بن بشر، عن وبرة بن عبد الرحمن، عن عامر بن عبد الله بن الزبير، به.

(متن حدیث) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لِاَبِيهِ: يَا اَبَتِ، حَدِّثْنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحَدِّثَ عَنْكَ، فَاِنَّ كُلَّ اَبْنَاءِ الصَّحَابَةِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: يَا بُنَيَّ، مَا مِنْ اَحَدٍ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُحْبَةٍ اِلَّا وَقَدْ صَحِبْتُهُ مِثْلَهَا، اَوْ اَفْضَلَ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ يَا بُنَيَّ اَنَّ اُمَّكَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ كَانَتْ تَحْتِي، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ خَالَتُكَ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ اُمِّي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَنَّ اَخْوَالِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَبُو طَالِبٍ، وَالْعَبَّاسُ، وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ خَالِي، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّتِي خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَكَانَتْ تَحْتَهُ، وَاَنَّ ابْنَتَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ اُمَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ، وَاَنَّ اُمَّ صَفِيَّةَ وَحَمْزَةَ هَالَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ، وَلَقَدْ صَحِبْتُهُ بِاَحْسَنِ صُحْبَةٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تاکہ میں وہ آپ کے حوالے سے روایت کرسکوں کیونکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بچے اپنے والد کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے جو بھی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہے میں بھی اس کی مانند یا اس سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں اے میرے بیٹے تم یہ بات جانتے ہو کہ تمہاری والدہ اسماء بنت ابوبکر میری بیوی تھی اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ عائشہ بنت ابوبکر تمہاری خالہ ہے اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ میری والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں) اور میرے ماموں حمزہ بن عبدالمطلب اور جناب ابوطالب حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماموں زاد بھی ہیں تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ خدیجہ بنت خویلد میری پھوپھی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ تھیں اور سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی ہیں اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سیّدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا ہیں جبکہ (میری والدہ) سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور (میرے ماموں) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہالہ بنت وہب ہیں (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی خالہ ہیں) تو میں الحمدللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اچھی طرح سے رہا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص میری طرف ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہ کہی ہو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی شہادت کے اثبات کا تذکرہ

6983 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ حِرَاءَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُنْ حِرَاءُ، فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا (پہاڑ) پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے' تو ان حضرات کی موجودگی میں اس پہاڑ نے حرکت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا تم ساکن رہو' کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔

ذِكْرُ جَمْعِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو جمع کرنے کا تذکرہ (یعنی یہ کہنا: میرے والدین تم پر قربان ہوں)

6984 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

6983- إسناده على شرط مسلم. وهو في "صحيحه" "2417" في فضائل الصحابة: باب من فضائل طلحة والزبير رضى الله عنهما، من طريق سليمان بن بلال عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد، وزاد فيه سعد بن أبي وقاص. وأخرجه أحمد 2/419، ومسلم "2417" "50" والترمذي "3696" في المناقب: باب في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "103"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1441" من طريقين عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه ابن أبي عاصم "1442" من طريق عبد الله بن صالح، عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير، عن أبيه، عن أبي هريرة. وانظر حديث عثمان المتقدم برقم. "6916"

6984- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبدة بن سليمان: هو أبو محمد الكلابي الكوفي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/91، وقد سقط من السند فيه: "عبد الله بن عروة." وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" "199" عن إسحاق بن إبراهيم، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2416" "49" في فضائل الصحابة: باب من فضائل طلحة والزبير، من طريق علي بن مسهر، وابن أبي عاصم في "السنة" "1390" من طريق أبي معاوية، كلاهما عن هشام بن عروة، به. وأخرجه الترمذي "3743" في المناقب: باب مناقب الزبير بن العوام رضى الله عنه، عن هناد، عن عبدة بن سليمان، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عبد الله بن الزبير، به، وقال: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/164، ومسلم "2416" من طريق أبي أسامة، والبخاري "3720" في فضائل الصحابة: باب مناقب الزبير بن العوام، من طريق عبد الله بن المبارك، ومسلم "2416" من طريق علي بن مسهر، والنسائي في "اليوم والليلة" "201" من طريق حماد بن زيد، أربعتهم عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عبد الله بن الزبير، به، وذكروا فيه قصة. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/164، وفي "الفضائل" "1267"، وابن ماجه "123" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من طريق أبي معاوية، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عبد الله بن الزبير، عن الزبير، قال: لقد جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه أحد.

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: بِاَبِيْ وَاُمِّيْ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ قریظہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ حَوَارِيَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے

6985 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادِ بْنِ زُغْبَةَ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: مَنْ رَجُلٌ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا، فَذَهَبَ عَلٰى فَرَسِهِ، فَجَاءَ بِخَبَرِهِمْ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے دن ارشاد فرمایا: کون شخص بنو قریظہ کے بارے میں اطلاعات میرے پاس لے کر آئے گا' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں۔ پھر وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور ان کے بارے میں اطلاع لے کر آئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ یہ بات کہی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہ بات کہی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا

6985- إسناده صحيح، على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عيسى بن حماد فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/314، وابن أبي شيبة 12/92، والنسائي في "الفضائل" "108" من طريق أبي معاوية، ومسلم "2415" في فضائل الصحابة: باب من فضائل طلحة والزبير، والنسائي "107" من طريق أبي أسامة كلاهما عن هشام بن عروة، به . وحديث أبي معاوية مختصر، ولفظه: "الزبير ابن عمتي، وحواري من أمتي ." وأخرجه أحمد 3/365، والبخاري "2846" في الجهاد: باب فضل الطليعة، و"4113" في المغازي: باب غزوة الخندق، ومسلم "2415"، والترمذي "3745" في المناقب: باب رقم "25"، والنسائي في "الفضائل" "107"، وابن ماجه "122" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي في "الدلائل" 3/431 من طريق سفيان الثوري، وأخرجه أحمد في "المسند" 3/307، وفي "الفضائل" "1264"، والبخاري "2847" في الجهاد: باب هل يبعث الطليعة وحده، و "2997": باب السير وحده، و "2261" في أخبار الآحاد: باب بعث النبي صلى الله عليه وسلم الزبير طليعة وحده، ومسلم "2415"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/363، وأبو عوانة في "مسنده" 4/301، من طريق سفيان بن عيينة، وأخرجه أحمد 3/338، والبخاري "3719" في فضائل الصحابة: باب مناقب الزبير بن العوام، من طريق عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة، ثلاثتهم عن محمد بن المنكدر، به . وبعضهم يزيد فيه على بعض. وأخرجه أحمد 3/314، والنسائي في السير كما في "التحفة" 2/388، وابن أبي عاصم في "السنة" "1393"، وأبو عوانة 4/301 من طريق هشام بن عروة، عن وهب بن كيسان، عن جابر.

ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6986 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَـائِشَةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهِيَ اِلٰى جَنْبِهٖ، قَـالَتْ: فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِیْ يَحْرُسُنِی اللَّيْلَةَ، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟، قَالَ: سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟، قَالَ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُ غَطِيْطَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَوْمِهٖ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات دیر تک جاگتے رہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح شخص آج رات میری حفاظت کرتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ میں نے ہتھیار کی آواز سنی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے۔ اس نے جواب دیا: سعد بن مالک۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے آیا ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیند کے دوران خراٹے سنے (یعنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرسکون نیند سو گئے)

ذِكْرُ رُؤْيَةِ سَعْدٍ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ يَوْمَ اُحُدٍ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو غزوہ احد کے دن دیکھنے کا تذکرہ

6987 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

6986- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد في "المسند" 6/141، و"الفضائل" "1305"، وابن أبي شيبة في "مصنفه" 12/88، وابن أبي عاصم في "السنة" "1411"، والحاكم 3/501، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وقوله: "قال: فسمعت غطيط"، وفي بعض الروايات: "قالت" أي عائشة كما جاء مصرحا به عند الحاكم. وأخرجه البخاري "2885" في الجهاد: باب الحراسة في الغزو في سبيل الله، و"7231" في التمني: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "ليت كذا وكذا"، ومسلم "2410" في فضائل الصحابة: باب في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "113"، وفي السير كما في "التحفة" 11/449 من طرق عن يحيى بن سعيد، به.

(متن حدیث): رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ - يَعْنِي جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ -

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف اور بائیں طرف دو آدمی دیکھے جن کے جسم پر سفید کپڑے تھے میں نے ان دونوں کو نہ تو اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا (راوی کہتے ہیں:) وہ جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام تھے۔

ذِكْرُ جَمْعِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ لِسَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو جمع کرنے کا تذکرہ (یعنی یہ کہنا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

6988 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَسُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ

6987–إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو اسامة: هو حماد بن سلمة، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة 12/89" ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم "46""2306" في الفضائل: باب في قتال جبريل وميكائيل عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، وابن أبي عاصم في "السنة""1410"، والبيهقي في "دلائل النبوة"3/255، وقرن مسلم والبيهقي بأبي أسامة محمد بن بشر . وأخرجه أحمد 1/177، والدورقي في "مسند سعد" "77"، والبخاري "5826" في اللباس: باب الثياب البيض، والبيهقي في "الدلائل"3/255 من طرق عن مسعر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/171، والبخاري "4054" في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا) ، ومسلم"47""2306"، والبيهقي3/254 من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، عن أبيه، به.

6988–إسناداه صحيحان، رجالهما ثقات رجال الشيخين، غير إبراهيم بن بشار: وهو الرمادي الحافظ، فقد روى له أبو داود والترمذي. سفيان هو ابن عيينة . وأخرجه الترمذي "2828" في الأدب: باب ما جاء في فداك أبي وأمي، والنسائي في "اليوم والليلة" "194" عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، والترمذي "2829"، "3753" في المناقب: باب مناقب سعد بن أبي وقاص، عن الحسن بن الصباح البزار، كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، عن علي. قرن الحسن بن الصباح في حديثه علي بن زيد بن جدعان بيحيى بن سعيد، وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه مسلم "2411" في فضائل الصحابة: باب في فضل سعد بن أبي وقاص، عن ابن أبي عمر، عن سفيان بن عيينة، عن مسعر بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4085" في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا) ، عن أبي نعيم، ومسلم "2411"، والنسائي في "اليوم والليلة" "190" من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن مسعر، به. وأخرجه أحمد في "المسند"1/144، و"الفضائل" "1314"، وابن أبي شيبة12/86 - 87، والبخاري "2905" في الجهاد: باب المجن ومن يترس بترس صاحبه، ومسلم "2411"، والترمذي "3755"، والنسائي في "اليوم والليلة" "192"، وابن سعد 3/141، وابن أبي عاصم في "السنة" "1405" من طريق سفيان وهو الثوري - وأخرجه أحمد في "المسند"1/92، والفضائل "1304"، والبخاري "4059"، ومسلم"41""2411" من طريق إبراهيم بن سعد، وأخرجه أحمد 1/136 - 137، ومسلم "2411"، والنسائي "191"، وابن ماجة "129" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبغوي "3920" من طريق شعبة، ثلاثتهم عن سعد بن إبراهيم، به . سقط "سفيان" من كتاب مسلم.

اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ، فَاِنَّهُ، قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ: ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لئے بھی اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے سنا ہے کیونکہ غزوہ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم تیر پھینکو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَعْدًا اَوَّلُ مَنْ رَمَى مِنَ الْعَرَبِ بِالسَّهْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہ پہلے عرب شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی تھی

6989 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ كُنَّا لَنَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَاْكُلُهُ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ، حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الدِّيْنِ، لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں عربوں میں سے وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں (جنگ کے دوران) تیر اندازی کی ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوتے تھے ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا صرف درخت کے پتے ہوتے تھے اور یہ مخصوص قسم کا درخت ہوتا تھا یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص بکری کی مینگنی کی

6989- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. إسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه مسلم "12""2966" في أول كتاب الزهد، عن يحيى بن حبيب الحارثي، عن المعتمر، بهذا الإسناد. وأخرجه وكيع في "الزهد" "123"، وأحمد في "المسند" 1/174 و181 و186، وفي "الفضائل" "1307" و"1315"، وفي "الزهد" ص 31، وابن أبي شيبة 12/87، وابن سعد 3/140، والدارمي 2/208، والبخاري "3728" في فضائل الصحابة: باب مناقب سعد بن أبي وقاص الزهري، و"5412" في الأطعمة: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يأكلون، و"6453" في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي صلى الله وعليه وسلم وأصحابه، ومسلم "12""2966" و"13"، والنسائي في "الفضائل" "114"، وفي الرقائق كما في "التحفة" 3/309، وابن ماجة "131" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله وعليه وسلم، من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وبعضهم يزيد على بعض. وأخرجه الترمذي "2365"، وفي "الشمائل" "135"، والبغوي "3924" من طريق مجالد بن سعيد، عن بيان بن بشر، عن قيس بن أبي حازم، به. وقال الترمذي: حسن صحيح، غريب من حديث بيان. وقوله: "تعزرني على الدين" قال الهروي: معنى "تعزرني" توقفني، والتعزير: التوقيف على الأحكام والفرائض، قال ابن جرير: معناه: تقومني وتعلمني. وانظر "شرح السنة" 14/126.

طرح پاخانہ کرتا تھا اس میں کچھ ملا ہوا نہیں ہوتا تھا اب اگر بنو اسد دین کے حوالے سے مجھے عار دلانے کی کوشش کریں پھر تو میں رسوا ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ بِاسْتِجَابَةِ دُعَائِهٖ اَىَّ وَقْتٍ دَعَاهُ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعا کرنا کہ وہ جس وقت بھی دعا کریں ان کی دعا مستجاب ہو

6990 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَهٗ اِذَا دَعَاكَ - يَعْنِيْ سَعْدًا -

قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ! جب یہ تجھ سے دعا کرے تو اس کو مستجاب کرنا۔''

نبی اکرم ﷺ کی مراد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

6991 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى*

6990-إسناده صحيح على شرط الشيخين. قيس: هو ابن أبي حازم، وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "1408" عن الحسن بن علي، بهذا الإسناد، ولفظه عنده: "اللّهم سدد رميته، وأجب دعوته"، وقد تحرف في المطبوع "جعفربن عون" إلى جعفر بن عوف. وأخرجه بلفظ المصنف: الترمذي "3751" في المناقب: باب مناقب سعد بن أبي وقاص، عن رجاء بن محمد، والبزار "2579" عن محمد بن معمر ورجاء بن محمد، والحاكم 3/499 من طريق محمد بن عبد الوهاب العبدي، ثلاثتهم عن جعفر بن عون، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1308" عن يحيى القطان، عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 1/93 من طريق موسى بن عقبة، عن إسماعيل بن أبي خالد، به. بلفظ حديث ابن أبي عاصم سواء. وقال الترمذي: وقد روى هذا الحديث عن إسماعيل، عن قيس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "اللّهم لسعد إذا دعاك"، وهذا أصح. قلت: وأخرجه مرسلا ابن سعد 3/142 عن يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن أبي خالد، به.

6991-عبد الله بن عيسى الرقاشي ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: من أهل البصرة، يروي عن أيوب السختياني، روى عنه محمد بن موسى الحرشي والبصريون، يخطىء ويخالف، قلت: وورد اسمه عند البزار والعقيلي في "الضعفاء "2/289 "عبد الله بن قيس الرقاشي" وتبعهما الذهبي في "الميزان" 2/473، وقال العقيلي: حديثه غير مَحفوظٍ، ولا يُتابعُ عليه، ولا يُعرفُ إلا به، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه العقيلي 2/289 عن محمد بن زكريا، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه البزار "1982" و "2582" عن محمد بن المثنى، به. ولفظه عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "يدخل عليكم رجل من أهل الجنة"، فدخل سعد، قال ذلك ثلاثة أيام، كل ذلك يدخل سعد.

الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ ذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَلَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ، فَاِذَا سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَدْ طَلَعَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے تمہارے پاس ایک شخص آئے گا' جو جنتی ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ وہ داخل ہونے والا شخص اس کے گھر والوں میں سے کوئی ہو' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔

ذِكْرُ الْاٰىِ الَّتِىْ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا وَكَانَ سَبَبَهَا سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ

ان آیات کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیں اور ان کے نزول کا سبب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے

6992 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَتْ فِىَّ اَرْبَعُ آيَاتٍ: اَصَبْتُ سَيْفًا، فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيهِ، قَالَ: ضَعْهُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيهِ، وَاجْعَلْنِىْ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ، قَالَ: ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ) (الأنفال: 1) وَصَنَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ طَعَامًا، فَدَعَانَا، فَشَرِبْنَا الْخَمْرَ حَتّٰى انْتَشَيْنَا، فَتَفَاخَرَتِ الْاَنْصَارُ وَقُرَيْشٌ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: نَحْنُ اَفْضَلُ مِنْكُمْ، وَقَالَتْ قُرَيْشٌ: نَحْنُ اَفْضَلُ، فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَحْىَ جَزُوْرٍ فَضَرَبَ اَنْفَ سَعْدٍ، فَفَزَرَهُ، فَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ

6992- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، وهو صدوق. بندار: هو محمد بن بشار، ومحمد: هو ابن جعفر غندر. وقوله: "شجروا فاها" أي: فتحوه. وأخرجه مسلم "34""1748" في الجهاد: باب الأنفال، و4/1878 "44" في فضائل الصحابة: باب فيفضل سعد بن أبي وقاص، والترمذي "3189" في تفسير القرآن: باب سورة العنكبوت، عن محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، بهذا الإسناد. وحديث مسلم في الموضع الأول بقصة الأنفال فقط، وحديث الترمذي بقصة أم سعد فقط، وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/185 - 186، والطبري في "جامع البيان "9/174 و21/70 من طريق محمد بن جعفر، به، ورواية الطبري الأولى في قصة الأنفال، والثانية في قصة أم سعد. وأخرجه أبو داود "208"، ومن طريقه الدورقي في "مسند سعد" "43"، وأبو عوانة في "مسنده"4/104 عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/181 عن يحيى بن سعيد، والدورقي "44"، وأبو عوانة 4/103 - 104، والبيهقي 6/269 و291 و8/285 و9/26 من طريق وهب بن جرير، كلاهما عن شعبة، به، واختصره بعضهم. وأخرجه مسلم "43""1748"، وأبو يعلى "782"، وأبو عوانة 4/104 من طريق زهير بن معاوية، ومسلم "33"/4 من طريق أبي عوانة اليشكري، كلاهما عن سماك بن حرب، به.

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (المائدة: 90) وَقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ: اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ، وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا، وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَمُوْتَ اَوْ تَكْفُرَ، قَالَ: فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا) (العنكبوت: 8) الْاٰيَةُ، قَالَ: وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ يَعُوْدُنِيْ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِثُلُثَيْهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِنِصْفِهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِثُلُثِهِ؟ قَالَ: فَسَكَتَ.

❁❁ مصعب اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں مجھے تلوار ملی میں وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ نفلی طور پر عطا کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رکھ دو۔ میں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! مجھے نفلی طور پر عطا کردیں اور مجھے ایسے شخص کی مانند کردیں جس کے پاس خوشحالی نہیں ہوتی (یعنی مجھے غریب سمجھ کے ہی یہ مجھے دیدیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں سے تم نے اسے لیا ہے وہاں رکھ دو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''لوگ تم سے مال انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔''

ایک مرتبہ ایک انصاری شخص نے کھانا تیار کیا اس نے ہمیں پلایا ہم نے شراب پی لی' یہاں تک کہ ہم آپس میں لڑ پڑے انصار اور قریش نے ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کرنا شروع کردیا۔ انصار نے کہا: ہم تم سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ قریش نے کہا: ہم زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے گوشت کا ٹکڑا پکڑا اور اسے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر مار کر توڑ دیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک ٹوٹ گئی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک شراب، جوا، بت اور پانسہ ناپاک ہیں یہ شیطان کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں تم اس سے اجتناب کرو تاکہ فلاح حاصل کرلو۔''

ایک مرتبہ ام سعد نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے نیکی کرنے کا حکم نہیں دیا اللہ کی قسم! میں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گی اور اس وقت تک کوئی مشروب نہیں پیوں گی جب تک میں مر نہیں جاتی یا تم (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) انکار نہیں کردیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ جب ان کو کچھ کھلانے کا ارادہ کرتے تو وہ اس کا منہ زبردستی کھولتے تھے اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی ہے۔''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں بیمار تھا آپ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے سارے مال کے بارے میں وصیت کردوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے دریافت کیا: دوتہائی کے بارے میں کردوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف کے بارے میں کردوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کردوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

ذِكْرُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6993 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَخْنَسِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ، فَذَكَرَ الْمُغِيرَةُ عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ، فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ، قَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، فَقَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ

✿✿ عبدالرحمٰن بن اخنس بیان کرتے ہیں: وہ مسجد میں موجود تھے مغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں گستاخی کی تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے وہ بولے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر کہتا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دس لوگ جنتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ بن عبیداللہ جنتی ہیں، زبیر بن عوام جنتی ہیں، سعد بن مالک جنتی ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں (پھر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا) اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ تو وہ خاموش رہے لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: سعید بن زید (یعنی وہ خود)''

ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6993–حديث صحيح، عبد الرحمن بن الأخنس ذكره المؤلف في "الثقات" وروى عنه اثنان وقد توبع، وبقية رجاله ثقات. الحوضي: هو حفص بن عمرو بن الحارث. وأخرجه أبو داود "4649" في السنة: باب في الخلفاء، عن حفص بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "236"، وأحمد في "المسند"1/188، وفي "الفضائل" "87"، والترمذي بعد الحديث "3757" في المناقب: باب مناقب سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، والنسائي في "الفضائل" "106"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1428" و "1429" و "1430" و "1431" من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذي: حسن. وأخرجه النسائي "100" من طرق الحسن بن عبيد الله، عن الحر بن صياح، به. وأخرجه أحمد 1/187، وأبو داود "4650"، والنسائي "90"، وابن ماجة "133" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن أبي عاصم "1433" و"1435" و"1436" من طريق رياح بن الحارث، عن سعيد. وسيأتي عند المصنف برقم "6996" من طريق عبد الله بن ظالم، عن سعيد بن زيد. وفي الباب عن عبد الرحمن، وسيأتي عند المصنف برقم. "7002"

6994 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ شَىْءٌ، فَسَبَّهُ خَالِدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِىْ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں برا کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے اصحاب میں سے کسی کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا خیرات کر دے تو بھی ان میں سے کسی ایک کے ایک مد بلکہ نصف (مد خیرات کرنے) تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

6995 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، وَالْجَنَدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِىْ بَعْدِىْ، وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ بَعْدِىْ اِلَّا الصَّابِرُ، قَالَ: ثُمَّ تَقُوْلُ: فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ، تُرِيْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَكَانَ قَدْ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيعَ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (خواتین) کا معاملہ ان چیزوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں مجھے اپنے بعد اندیشہ ہے اور میرے بعد تم پر وہی شخص صبر سے کام لے گا' جو صبر کرنے والا ہوگا۔

6994- إسناده صحيح على شرط الشيخين، محمد بن الصباح: هو الدولابي، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه مسلم "222" "2541" في فضائل الصحابة: باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، عن عثمان بن شيبة، وأبو يعلى "1171" عن زهير بن حرب، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة "161" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد. غير أنه جعله من مسند أبي هريرة. وانظر "7253" و "7255".

6995- حديث صحيح، صخر بن عبد الله: هو ابن حرملة المدلجي. وثقه المؤلف والعجلي، وقال النسائي: صالح، وقال الذهبي في "مختصر المستدرك": صدوق، وباقي رجال السند ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي "3749" في المناقب: باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، وقال: حسن صحيح غريب. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1258" عن منصور بن سلمة، والحاكم 3/312 من طريق عبد الله بن يوسف التنيسي، كلاهما عن بكر بن مضر، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبي بقوله: صخر صدوق لم يخرجا له. وأخرجه بنحوه أحمد 6/103-104 و135، وابن سعد 3/132-133 من طريق أم بكر بنت المسور بن مخرمة، عن أبيها، عن عائشة. وفي الباب عن أم سلمة عند أحمد 6/299 و302، وابن أبي عاصم في "السنة" "1412" و"1413"، والطبراني "136" 23/ و"896"، وابن سعد 3/132. وعن أبي هريرة عند ابن أبي عاصم "1414"، والحاكم 3/311 وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وعن أبي سلمة بن عبد ارحمن، أن عبد الرحمن بن عوف أوصى بحديقة لأمهات المؤمنين بيعت بأربع مئة ألف. أخرجه الترمذي "3750"، والحاكم 3/312 وصححه على شرط مسلم، وقال الترمذي: حسن غريب.

راوی بیان کرتے ہیں: پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو (جنت کی نہر) سلسبیل سے سیراب کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد عبدالرحمٰن بن عوف تھے (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا:) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ انہوں نے جو مال دیا اس کی قیمت چالیس ہزار تھی۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

6996 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصِينًا يَذْكُرُ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ خُطَبَاءُ يَتَنَاوَلُوْنَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَفِي الدَّارِ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَاَخَذَ بِيَدِي، وَقَالَ: اَلَا تَرَى هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي اَرَى، يَلْعَنُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ، فَقُلْتُ: مَنِ التِّسْعَةُ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ، فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَاِنَّ عَلَيْكَ نَبِيًّا، وَصِدِّيقًا، وَشَهِيدًا، قُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، قُلْتُ: مَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: اَنَا

❀❀ عبداللہ بن ظالم مازنی بیان کرتے ہیں: خطیب لوگ کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے لگے۔ گھر میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے کیا تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو جسے میں دیکھ رہا ہوں یہ ایک جنتی شخص کو برا کہہ رہا ہے میں نو لوگوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں گواہی دینا چاہوں تو میں گناہ گار نہیں ہوں گا۔ میں نے دریافت کیا: وہ نو لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ

6996– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير عبد الله بن ظالم، فقد روى عنه جمع، ووثقه المؤلف والعجلي، وحديثه عند أصحاب السنن . وأخرجه أحمد في "الفضائل" "81" عن عثمان بن أبي شيبة، وأبو داود "4648" في السنة: باب في الخلفاء ، والنسائي في "الفضائل" "104" عن أبي كريب محمد بن العلاء ، و "88" عن إسحاق بن إبراهيم ثلاثتهم عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "235"، والحميدي "84"، وأحمد في "المسند" 1/188 و189، وأحمد أيضا وابنه عبد الله في "الفضائل" "81"، والترمذي "3757" في المناقب: باب مناقب سعيد بن زيد، والنسائي "87" و"101"، ابن ماجه "134" في المقدمة: باب فضائل أصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والحاكم 3/450 - 451، والبغوي "3927" من طرق عن حصين بن عبد الرحمن، به. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أبو داود "4648"، والنسائي "89" و"104" من طريق سفيان وهو الثوري - عن منصور، عن هلال بن يساف، عن ابن حيان، عن عبد الله بن ظالم، به . قال البخاري في "التاريخ" 5/125 بعد أن ذكر رواية هلال بن يساف، عن عبد الله بن ظالم، عن سعيد بن زيد: وزاد بعضهم ابن حيان فيه ولم يصح . وانظر ."6993" وفي الباب عن ابن عمر عند الطبراني في "الصغير" "62"، ورجاله رجال الصحيح غير حامد بن يحيى البلخي وهو ثقة - وعن عبد الرحمن بن عوف وسيأتي برقم ."7002"

پر موجود تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حرا ٹھہرے رہو' کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔ میں نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (یہ نو لوگ ہیں جو جنتی ہیں)

میں نے دریافت کیا: دسواں شخص کون ہے؟ وہ تھوڑی دیر تک سوچتے رہے' پھر بولے: میں ہوں۔

ذِكْرُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6997 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، بِئْسَ الرَّجُلُ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ سَمَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُسَمِّهِمْ لَنَا سُهَيْلٌ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ابوبکر اچھا آدمی ہے، عمر اچھا آدمی ہے، ابوعبیدہ بن جراح اچھا آدمی ہے، اسید بن حضیر اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو اچھا آدمی ہے، فلاں اور فلاں برے آدمی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کا نام لیا لیکن سہیل نامی راوی نے ان کے نام بیان نہیں کیے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَانَ مِنْ اَحَبِّ الرِّجَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد پسندیدہ ترین مرد تھے

6998 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

6997- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عبيد المحاربي، فقد روى له أصحاب السنن غير ابن ماجه، وهو صدوق . وسيرد هذا الحديث عند المؤلف برقم "7129" من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، عن ابن أبي حازم، به . فانظر تخريجه هناك.

سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:

(متن حدیث):قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، قِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ، قِيلَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ قِيلَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ دریافت کیا گیا: مردوں میں سے کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر پھر دریافت کیا گیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر۔ عرض کی گئی: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ بِالْاَمَانَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے امین ہونے کے بارے میں گواہی دینے کا تذکرہ

6999 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَهْلِ نَجْرَانَ: لَاَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ، فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا: میں تمہاری طرف ایسے امین شخص کو بھیجوں گا' جو واقعی امین ہوگا لوگ اس کے لیے مشتاق ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

6998- إسناده صحيح على شرط مسلم، وسماع حماد بن سلمة من سعيد بن إياس الجريري قبل اختلاطه، وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 343/2. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "الفضائل" "214" عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1281"، وابن سعد 3/176 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، به. ولم يذكر ابن سعد في حديثه أبا عبيدة بن الجراح، وانظر "6885".

6999- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وسماع شعبة من أبي إسحاق وهو السبيعي - قديم. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 7/176 من طريق يوسف القاضي، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "412"، والبخاري "3745"، في فضائل الصحابة: باب مناقب أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، و "4381" في المغازي: باب قصة أهل نجران، و"7254" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق ...، ومسلم "2420" "55" في فضائل الصحابة: باب أبي عبيدة بن الجراح، والنسائي في "الفضائل" "95"، وابن ماجه "135" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن سعد 3/412، والبغوي "3929"، وأبو نعيم 7/175-176 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 3/385 و401، وفي "الفضائل" "1276"، وابن أبي شيبة 12/136، ومسلم "2420"، والترمذي "3796" في المناقب: باب مناقب معاذ بن جبل، وزيد بن ثابت، وأبي، وأبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم، والنسائي "94"، وابن ماجه "135"، وابن سعد 3/412 من طريق إسرائيل، كلاهما عن أبي إسحاق، به، وبعضهم يذكر فيه قصة العاقب والسيد، وقال الترمذي: حسن صحيح.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْخِطَّابَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى لِاَسْقُفَيْ نَجْرَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد نجران کے دو مذہبی پیشواؤں سے ارشاد فرمایا تھا

7000 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْقُفَا نَجْرَانَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ، فَقَالُوْا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ اَمِيْنًا فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَاَرْسَلَهُ مَعَهُمْ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نجران کے دو پادری (یا راہب) عاقب اور سعید آئے انہوں نے کہا: آپ ﷺ ہمارے ساتھ کسی ایسے امین شخص کو بھیجیں جو واقعی امین ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے ساتھ امین شخص کو بھیجوں گا۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اس کے لئے متوجہ ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ بن جراح تم اٹھ جاؤ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ان لوگوں کے ساتھ بھیج دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ تَنْسِبُ الْمَرْءَ اِلٰى فَضِيلَةٍ تَغْلِبُ عَلٰى سَائِرِ فَضَائِلِهِ بِلَفْظِ الْاِنْفِرَادِ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' عرب (بعض اوقات) کسی آدمی کی نسبت بطور خاص صرف اسی فضیلت کے ساتھ کرتے ہیں جو اس کے تمام دیگر فضائل پر غالب ہو' اور ان الفاظ کے ذریعے کرتے ہیں' جو اس فضیلت کے ساتھ مخصوص ہو

7001 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

7000- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الله بن عمر بن أبان، فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/136 عن عبد الرحيم بن سليمان، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

7001- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "7255" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق ...، عن سليمان بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/133 عن عبد الرحمن بن مهدي، وأحمد 3/245، وابن سعد 3/412 عن عفان بن مسلم، والبخاري "4382" في المغازي: باب قصة أهل نجران، عن أبي الوليد الطيالسي، والبغوي "3928"، من طريق بشر بن عمر، وسهل بن بكار، خمستهم عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/189 و281، وابن أبي شبة 12/135ن والبخاري "3744" في فضائل الصحابة: باب مناقب أبي عبيدة بن الجراح، والنسائي في "الفضائل" "96"، وابن سعد 3/412، وأبو يعلى "2808"، وأبو نعيم 7/175 من طرق عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أحمد 3/125 و146 و175 و213 و286، ومسلم "2419"

خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ، وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِاَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

7002 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰی ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرَةٌ فِی الْجَنَّةِ: اَبُوْ بَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِی الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ، وَابْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِی الْجَنَّةِ، وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَيْسَ ذِكْرُ اَبِیْ عُبَيْدَةَ اَنَّهُ فِی الْجَنَّةِ مَضْمُوْمًا اِلَی الْعَشَرَةِ اِلَّا فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَاهُمْ مِنْ اَوَّلِ هٰذَا النَّوْعِ اِلٰی هٰذَا الْمَوْضِعِ هُمْ اَفْضَلُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَذْكُرُ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ مَنْ رُوِيَتْ لَهُ فَضِيْلَةٌ صَحِيْحَةٌ، وَكَانَ مَوْتُهُ فِیْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْ قَبَضَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَنَّتِهِ اِنْ يَسَّرَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهُ

❀❀ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دس لوگ جنتی ہیں ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، ابن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید بن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعبیدہ کے جنتی ہونے کا ذکر عشرہ مبشرہ میں صرف اسی روایت میں مذکور ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر ہم نے اس قسم کے آغاز میں اس مقام پر کیا ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے زیادہ فضیلت رکھنے والے لوگ

7002- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد العزيز بن محمد وهو الدراوردي - فقد روى له البخاري تعليقا ومقرونا، واحتج به مسلم والباقون . وأخرجه أحمد في "المسند" 1/193، و"الفضائل" "278"، والترمذي "3747" في المناقب: باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "91"، والبغوي "3925" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي "3926" من طريق يحيى الجماني، عن عبد العزيز بن محمد، به.

ہیں اب ان کے بعد ان حضرات کا ذکر کروں گا جن کی فضیلت کے بارے میں مستند روایات منقول ہیں اور ان کا انتقال نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ہو گیا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (نبی اکرم ﷺ کی روح مبارکہ) کو قبض کر کے اسے جنت کی طرف منتقل کر دیا اگر اللہ تعالیٰ نے یہ چیز آسان کی اور یہ چاہا (تو میں اس طرز پر ان کا ذکر کروں گا)

ذِكْرُ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدٍ زَوْجَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد رضی اللہ عنہا کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں

7003 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ اَبُوْ قُدَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمام جہان کی خواتین میں سے تمہارے لئے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی اہلیہ آسیہ کافی ہیں (یعنی یہ سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں)''

ذِكْرُ بُشْرَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ کا سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں گھر ملنے کی خوش خبری دینے کا تذکرہ

7004 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا سَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ

7003- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أحمد بن سفيان، وعبيد الله بن فضالة، فقد روى لهما النسائي، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "20919". ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد في "المسند"3/135، وفي "الفضائل" "1325" "1337"، والترمذي "3878" في المناقب: باب فضل خديجة رضي الله عنها، والطحاوي في مشكل الآثار " "147"، والطبراني في "الكبير""1003"/22، "3"/23، والحاكم 3/157، والبغوي ."3955" وقال الترمذي: هذا حديث صحيح. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1332" و"1338"، ومن طريقه الحاكم 3/157 - 158 عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن أنس، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وقد تقدم عند المصنف برقم "6951" من طريق ابن أبي السري، عن عبد

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی تھی جوموتی سے بنا ہوا تھا اس میں کوئی شور اور کوئی تھکاوٹ نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِهٰذَا الْفِعْلِ الَّذِىْ وَصَفْنَاهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کام کرنے کا حکم دیا گیا تھا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

7005 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اُبَشِّرَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا سَخَبَ فِيْهِ، وَلَا نَصَبَ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں خدیجہ کو جنت میں موجود ایک ایسے گھر کی بشارت دیدوں جوموتی سے بنا ہوا ہوگا اس میں کوئی شور اور کوئی تھکاوٹ نہیں ہوگی۔''

ذِكْرُ تَعَاهُدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدِقَاءَ خَدِيْجَةَ بِالْبِرِّ بَعْدَ وَفَاتِهَا

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ان کی سہیلیوں کا خاص خیال رکھتے تھے

7004- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن أبى شيبة 12/133، وعنه أخرجه مسلم "2433" فى فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضى الله عنها، عن وكيع، بهذا الإسناد، قرن ابن أبى شيبة يعلى بو كيع، وقد وقع فى المطبوع منه "وكيع عن يعلى" وهو تحريف . وأخرجه أحمد فى "المسند"4/355و356و381، وفى "الفضائل" "1577" و "1581" و "1582"، وابنه عبد الله "1593"، والحميدى "720"، والبخارى "1792" فى العمرة: باب متى يحل المعتمر؟ و"3819" فى مناقب الأنصار: باب تزويج النبى صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضى الله عنها، ومسلم "2433"، والنسائى فى "الفضائل" "255"، والطبرانى "11"/23 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، به.

7005- إسناده قوى، ابن إسحاق روى له مسلم متابعة، وهو صدوق وقد صرح بالسماع، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين، غير العباس بن عبد العظيم، فمن رجال مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد فى "الفضائل" "1519"، ومن طريقه الحاكم 3/184 عن أبى عمرو نصر بن على، وأبو يعلى ورقة 312/2 عن القاسم، والطبرانى "13"/23 من طريق محمد بن أبى صفوان الثقفى، ثلاثتهم عن وهب بن جرير بهذا الإسناد. ورواية أبى يعلى مختصرة. وأخرجه أحمد فى "المسند"1/205، و"الفضائل" "1585"، ومن طريقه الحاكم3/185 من طريق إبراهيم بن سعد، وأبو يعلى ورقة 312/2 من طريق بكر بن سليمان، كلاهما عن ابن إسحاق، به . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبى .! وأورده الهيثمى فى "المجمع"9/223، ونسبه إلى أحمد وأبى يعلى والطبرانى، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح غير محمد بن إسحاق وقد صرح بالسماع.

7006 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ، يَقُولُ: اذْهَبُوا بِذِي اِلٰى اَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ، قَالَتْ: فَاَغْضَبْتُهُ يَوْمًا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رُزِقْتُ حُبَّهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تھے' تو یہ فرماتے تھے: اس کا کچھ حصہ خدیجہ کی سہیلیوں کی طرف لے جاؤ۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن میں نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی محبت مجھے دی گئی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7007 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ، قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ اِلٰى فُلَانَةَ، فَاِنَّهَا كَانَتْ صَدِيقَةَ خَدِيجَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اسے فلاں خاتون کی طرف لے جاؤ' کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی ہے۔

ذِكْرُ اِكْثَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرَ خَدِيجَةَ بَعْدَ وَفَاتِهَا

اس بات کا تذکرہ' سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے

7008 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ،

7006- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سهل بن عثمان العسكرى الحافظ، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "75""2435" فى فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة أم المؤمنين، عن سهل بن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه البخارى "3818" فى مناقب الأنصار: باب تزويج النبى صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها، والبغوى "3956" من طريق محمد بن الحسن الأسدى، والترمذى "2017" فى البر والصلة: باب ما جاء فى حسن العهد، عن أبى هشام الرفاعى، كلاهما عن حفص بن غياث، به. وقال الترمذي: حسن غريب صحيح.

7007- حسن لغيره، المبارك بن فضالة مدلس وقد عنعن، وأخرجه الطبرانى "20"/23 عن المقدام بن داود، والحاكم 4/175 من طريق الربيع بن سليمان، كلاهما عن أسد بن موسى، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى. وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد" "232"، والبزار "1904" من طريق سعيد بن سليمان، عن مبارك بن فضالة، به. ويشهد له حديث عائشة الذى قبله.

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَ خَدِيجَةَ، قُلْتُ: لَقَدْ اَخْلَفَكَ اللّٰهُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ. فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَعُّرًا مَا كُنْتُ اَرَاهُ مِنْهُ اِلَّا عِنْدَ نُزُولِ الْوَحْيِ، وَاِذَا رَاَى الْمَخِيلَةَ حَتّٰى يَعْلَمَ اَرَحْمَةٌ اَوْ عَذَابٌ"؟

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا کرتے تھے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ ہونٹوں والی قریش کی اس بوڑھی کے بعد دیگر ازواج بھی عطا کی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ میں نے یہ کیفیت صرف وحی کے نزول کے وقت ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھی تھی اگر کوئی پردہ دار عورت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتی تو اسے پتہ چل جاتا یہ مہربانی کی وجہ سے ہے یا ناراضگی کی وجہ سے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَ خَدِيجَةَ مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا تھا

7009 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، هٰذِهِ خَدِيجَةُ اَتَتْكَ بِاِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ، فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا سَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

ابْنُ فُضَيْلٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَهُ الشَّيْخُ

7008–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. عفان: هو ابن مسلم. وأخرجه أحمد 6/150 عن عفان، بهذا الإسناد، وقرن في أحد روايتيه بعفان بهزا. وأخرجه أيضا 6/154 عن أبي عبد الرحمن مؤمل بن إسماعيل، عن حماد، به. وأخرجه بنحوه مسلم "2437" في فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضي الله عنها، والطبراني "14"/23 من طريق هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وعلقه البخاري "3821" في مناقب الأنصار: باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضي الله عنها. وأخرجه أيضا أحمد 6/117 - 118، والطبراني "22"/23 من طريق مجالد بن سعيد، عن الشعبي، عن مسروق، عن عائشة. وقال الهيثمي في "المجمع" 9/224: رواه أحمد وإسناده حسن!

7009–إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/133. و"مسند أبي يعلى". "6089" ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم "2432" في فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة، والطبراني. "10"/23 وأخرجه أحمد في "المسند". 2/231 و"الفضائل" "1588"، والبخاري "3820" في مناقب الأنصار: باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضي الله عنها، و"7497" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ)، ومسلم "2432"، والنسائي في "الفضائل" "253"، والحاكم 3/185، والبغوي "3953" من طرق عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي.!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خدیجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لے کر آ رہی ہیں' جس میں کھانا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مشروب موجود ہے' جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ جائیں' تو ان کے پروردگار کی طرف سے انہیں سلام کہہ دیجئے گا اور انہیں جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دیدیجئے گا' جو موتی سے بنا ہوا ہوگا اس میں کوئی شور شرابہ اور تھکاوٹ نہیں ہوگی۔

ابن فضیل نامی راوی' محمد بن فضیل بن غزوان ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَدِيْجَةَ مِنْ اَفْضَلِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جنت میں اہل جنت کی تمام خواتین سے افضل ہوں گی

7010 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَرْضِ خُطُوطًا اَرْبَعَةً، قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيْجَةُ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : مَاتَتْ خَدِيْجَةُ بِمَكَّةَ قَبْلَ هِجْرَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے زمین پر چار لکیریں کھینچیں۔آپ نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو یہ کیا ہے۔لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم ہیں جو فرعون کی اہلیہ تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال مکہ میں ہی' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے) مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے تین سال پہلے ہوا تھا۔

7010-إسناده صحيح، محمد بن أبان الواسطي ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/293، و"الفضائل" "250" و"252" و"259"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "148"، وأبو يعلى "2722"، والطبراني "1192" و"1019" 22/ و"1" /23، والحاكم 2/594و3/160و185 من طرق عن داود بن الفرات، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرِ بْنِ صَخْرِ بْنِ خَنْسَاءَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت براء بن معرور بن صخر بن خنساء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7011 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنِ الرَّيَّانِیُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ،

(متنِ حدیث): حَدَّثَنِیْ مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَغَيْرِهِ اَنَّهُمْ وَاعَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْقَوْهُ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ بِمَكَّةَ فِيمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، فَخَرَجُوْا مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فِيمَنْ خَرَجَ مِنْ اَرْضِ الشِّرْكِ مِنْ قَوْمِهِمْ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرِ بْنِ صَخْرِ بْنِ خَنْسَاءَ - وَكَانَ كَبِيرَنَا وَسَيِّدَنَا -: قَدْ رَاَيْتُ رَاْيًا وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ اَتُوَافِقُوْنِیْ عَلَيْهِ اَمْ لَا؟ اِنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ لَا اَجْعَلَ هٰذِهِ الْبَنِيَّةَ مِنِّیْ بِظَهْرٍ - يُرِيْدُ الْكَعْبَةَ - وَاِنِّیْ اُصَلِّیْ اِلَيْهَا فَقُلْنَا: لَا تَفْعَلْ، وَمَا بَلَغَنَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ اِلَّا اِلَى الشَّامِ، وَمَا كُنَّا نُصَلِّیْ اِلٰى غَيْرِ قِبْلَتِهِ، فَاَبَيْنَا عَلَيْهِ ذٰلِكَ وَاَبٰى عَلَيْنَا، وَخَرَجْنَا فِیْ وَجْهِنَا ذٰلِكَ، فَاِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ صَلّٰى اِلَى الْكَعْبَةِ، وَصَلَّيْنَا اِلَى الشَّامِ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ لِی الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ: وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اَخِی قَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مَا صَنَعْتُ فِیْ سَفَرِیْ هٰذَا، قَالَ: وَكُنَّا لَا نَعْرِفُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنَّا نَعْرِفُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ يَخْتَلِفُ اِلَيْنَا بِالتِّجَارَةِ وَنَرَاهُ، فَخَرَجْنَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَطْحَاءِ، لَقِيْنَا رَجُلًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْهُ، فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفَانِهِ قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ، قَالَ: فَاِذَا دَخَلْتُمْ، فَانْظُرُوْا الرَّجُلَ الَّذِیْ مَعَ الْعَبَّاسِ جَالِسًا فَهُوَ هُوَ، تَرَكْتُهُ مَعَهُ الْاٰنَ جَالِسًا، قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مَعَ الْعَبَّاسِ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِمَا، وَجَلَسْنَا اِلَيْهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَعْرِفُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ يَا عَبَّاسُ؟، قَالَ: نَعَمْ، هٰذَانِ الرَّجُلَانِ مِنَ الْخَزْرَجِ - وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّمَا تُدْعٰى فِیْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ اَوْسَهَا وَخَزْرَجَهَا - هٰذَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ رِجَالِ قَوْمِهِ، وَهٰذَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، فَوَاللّٰهِ مَا اَنْسٰى قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّاعِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ قَدْ صَنَعْتُ فِیْ سَفَرِیْ هٰذَا شَيْئًا اَحْبَبْتُ اَنْ تُخْبِرَنِیْ عَنْهُ، فَاِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْهُ شَیْءٌ، اِنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ لَا

7011- إسناده قوی، سلمة بن الفضل وثقه قوم وضعفه آخرون، وقال يحيى بن معين: سمعت جريرا يقول: ليس من لدن بغداد إلى أن تبلغ خراسان أثبت فى ابن إسحاق من سلمة بن الفضل، وقد توبع، وباقى رجال السند ثقات، وابن إسحاق صرح التحديث. وهو فى سيرة ابن هشام 2/81 - 85 عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وفيه بعض الزيادات. وأخرجه أحمد 3/460 - 462 من طريق إبراهيم بن سعد، والطبرانی 19/174، والحاكم 3/441، وعنه البيهقی فی "الدلائل" 2/444 - 337 من طريق يونس بن بكير، كلاهما عن ابن إسحاق، به. وقال الهيثمی فی "المجمع" 6/45 بعد أن نسبه إلى أحمد والطبرانی: ورجال أحمد رجال الصحيح غير ابن إسحاق وقد صرح بالسماع.

اَجْعَلَ هٰذِهِ الْبَنِيَّةَ مِنِّي بِظَهْرٍ، وَصَلَّيْتُ اِلَيْهَا، فَعَنَّفَنِيْ اَصْحَابِيْ، وَخَالَفُوْنِيْ، حَتّٰى وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ مَا وَقَعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ عَلٰى قِبْلَةٍ، لَوْ صَبَرْتَ عَلَيْهَا، وَلَمْ يَزِدْهُ عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا اِلٰى مِنًى فَقَضَيْنَا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا كَانَ وَسَطُ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اتَّعَدْنَا نَحْنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقَبَةَ، فَخَرَجْنَا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ نَتَسَلَّلُ مِنْ رِحَالِنَا، وَنُخْفِيْ ذٰلِكَ مِنْ مُشْرِكِيْ قَوْمِنَا، حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعْنَا عِنْدَ الْعَقَبَةِ، اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَتَلَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَاَجَبْنَاهُ وَصَدَّقْنَاهُ وَآمَنَّا بِهٖ وَرَضِيْنَا بِمَا قَالَ، ثُمَّ اِنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَكَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ، اِنَّ مُحَمَّدًا مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ، وَاِنَّا قَدْ مَنَعْنَاهُ مِمَّنْ هُوَ عَلٰى مِثْلِ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ، وَهُوَ فِيْ عَشِيْرَتِهٖ وَقَوْمِهٖ مَمْنُوْعٌ، فَتَكَلَّمَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ وَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: بَايِعْنَا، قَالَ: اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ تَمْنَعُوْنِيْ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَنِسَاءَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ، قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَنَحْنُ وَاللّٰهِ اَهْلُ الْحَرْبِ، وَرِثْنَاهَا كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَاتَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ قُدُوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا بِشَهْرٍ، وَاَوْصٰى اَنْ يُّوَجَّهَ فِيْ حُفْرَتِهٖ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَفُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ، وَاَمَّا تَرْكُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ صَلَّاهَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ، حَيْثُ كَانَ الْفَرْضُ عَلَيْهِمُ اسْتِقْبَالَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، كَانَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْبَرَاءَ اَسْلَمَ لَمَّا شَاهَدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمِنْ اَجْلِهٖ لَمْ يَاْمُرْهُ بِاِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ

❁❁ معبد بن کعب اپنے بھائی عبداللہ بن کعب کے حوالے سے اپنے والد اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ وعدہ کیا کہ وہ اگلے سال مکہ میں اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے ملیں گے پھر اگلے سال وہ ''ستر'' افراد نکلے جو شرک کی سرزمین سے نکلے تھے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ جو ہمارے بڑے اور ہمارے سردار تھے انہوں نے کہا: میری ایک رائے ہے اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کیا تم اس کے بارے میں میری موافقت کرو گے یا نہیں میری یہ رائے ہے کہ میں اس عمارت کی طرف اپنی پیٹھ نہ کروں' ان کی مراد خانہ کعبہ تھا اور یہ کہ میں اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کروں۔ ہم نے کہا: آپ ایسا نہ کریں' کیونکہ ہم تک جو اطلاعات پہنچی ہیں اس کے مطابق نبی اکرم ﷺ (شام کی طرف یعنی بیت المقدس کی طرف) رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں' تو ہم نبی اکرم ﷺ کے قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کر سکتے۔ ہم نے ان کی بات کا انکار کیا۔ انہوں نے بھی ہماری بات نہیں مانی پھر ہم آگے روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی اور ہم نے شام کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہم مکہ آئے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! اے میرے بھتیجے میں نے اپنے اس سفر کے دوران جو کچھ کیا تھا وہ میرے ذہن میں آ گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کو (چہرے سے) پہچانتے نہیں

تھے ہم حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے چہرے سے واقف تھے' کیونکہ وہ تجارت کے سلسلے میں ہمارے ہاں آتے جاتے رہتے تھے اور ہم انہیں دیکھ لیتے تھے' تو ہم مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے نکلے' یہاں تک کہ جب ہم بطحاء میں پہنچے تو ہماری ملاقات ایک شخص سے ہوئی ہم نے اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا: تو اس نے دریافت کیا: کیا تم لوگ انہیں جانتے ہو۔ ہم نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! نہیں۔ اس نے کہا: تم لوگ اندر جاؤ ان صاحب کو دیکھو' جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں وہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں انہیں ابھی بیٹھا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: ہم وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ہم نے ان دونوں صاحبان کو سلام کیا اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عباس آپ ان دونوں کو جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں یہ دونوں صاحبان خزرج قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں (راوی کہتے ہیں:) اس زمانے میں انصار کو ان کے قبیلے اوس اور خزرج کے حوالے سے پہچانا جاتا تھا۔

(حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا:) یہ براء بن معرور ہے' جو اپنی قوم کا ایک بڑا فرد ہے اور یہ کعب بن مالک ہے (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں بھولا آپ نے دریافت کیا: وہ جو شاعر ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنے سفر کے دوران ایک کام کیا ہے میں یہ چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کے بارے میں کچھ بتائیں میرے ذہن میں اس کے حوالے سے ایک الجھن ہے مجھے یہ لگا کہ مجھے اس عمارت کی طرف اپنی پشت نہیں کرنی چاہئے اور مجھے اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنی چاہئے' تو اس بات پر میرے ساتھی مجھ سے ناراض ہو گئے انہوں نے میری مخالفت بھی کی' یہاں تک کہ میرے ذہن میں اس بارے میں یہ چیز آئی جو آئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک قبلہ پر ہو اگر تم اس پر صبر سے کام لو (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ مزید کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ وہاں سے نکل کر منیٰ کی طرف آئے ہم نے اپنا حج مکمل کیا' یہاں تک کہ ایام تشریق کے درمیان میں' ہم نے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طے کیا کہ ہم عقبہ میں ملاقات کریں گے تو ہم رات کے وقت اپنی رہائش گاہوں سے کھسک کر وہاں گئے ہم اپنی قوم کے مشرکین سے اس چیز کو خفیہ رکھنا چاہتے تھے' یہاں تک کہ ہمارا اجتماع گھاٹی کے پاس ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قرآن کی تلاوت کی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا اس پر راضی ہوئے پھر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی انہوں نے کہا: اے خزرج کے گروہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے درمیان کیا حیثیت ہے' یہ تم جانتے ہو' ہم نے انہیں ان لوگوں سے بچا کر رکھا ہے' جو ہمارے (یعنی اہل مکہ) کے دین پر کاربند ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان اور اپنی قوم میں محفوظ ہیں' پھر حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور بولے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیعت لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم لوگوں سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم مجھ سے بھی اس چیز کو روکو گے' جس سے تم اپنے

آپ کو اپنی عورتوں کو اور اپنے بچوں کو روکتے ہو (یعنی دشمن سے بچاؤ کرو گے) انہوں نے کہا: جی ہاں اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے ہم اللہ کی قسم! جنگ کرنے والے لوگ ہیں اور یہ چیز ہمیں ورثے میں ملی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کا انتقال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے چند ماہ پہلے ہو گیا تھا۔ انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کی قبر میں ان کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کیا جائے تو ان کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا' جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان نمازوں کے دوہرانے کا حکم نہیں دیا' جو انہوں نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے ادا کی تھیں' حالانکہ اس وقت ان لوگوں پر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا فرض تھا تو اس کی وجہ یہ ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اسلام اس وقت قبول کیا تھا' جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔ اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ نمازیں دہرانے کی ہدایت نہیں کی۔

ذِكْرُ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ بْنِ عُدُسٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت اسعد بن زرارہ بن عدس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7012 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ عَشْرَ سِنِيْنَ يَتَتَبَّعُ النَّاسَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ فِي الْمَوْسِمِ وَمَجَنَّةَ وَعُكَاظٍ، وَفِيْ مَنَازِلِهِمْ بِمِنًى، يَقُوْلُ: مَنْ يُؤْوِيْنِيْ، وَيَنْصُرُنِيْ حَتّٰى اُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّي، وَلَهُ الْجَنَّةُ؟، فَلَا يَجِدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا يَنْصُرُهُ وَلَا يُؤْوِيهِ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْحَلُ مِنْ مِصْرَ اَوْ مِنَ الْيَمَنِ اِلٰى ذِيْ رَحِمِهِ، فَيَاْتِيهِ قَوْمُهُ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ لَا يَفْتِنْكَ وَيَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَيُشِيْرُوْنَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ، حَتّٰى بَعَثَنَا اللّٰهُ لَهُ مِنْ يَثْرِبَ، فَيَاْتِيهِ الرَّجُلُ فَيُؤْمِنُ بِهِ، وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهِ، فَيُسْلِمُوْنَ بِاِسْلَامِهِ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِّنْ دُوْرِ يَثْرِبَ اِلَّا وَفِيْهَا رَهْطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُظْهِرُوْنَ الْاِسْلَامَ، فَائْتَمَرْنَا وَاجْتَمَعْنَا، فَقُلْنَا: حَتّٰى مَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْرَدُ فِيْ جِبَالِ مَكَّةَ وَيَخَافُ؟ فَرَحَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فِي الْمَوْسِمِ، فَوَاعَدَنَا شِعْبَ الْعَقَبَةِ، فَقَالَ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ: يَا (ابْنَ اَخِي اِنِّي لَا اَدْرِي مَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ جَاؤُوْكَ؟ اِنِّي ذُوْ مَعْرِفَةٍ بِـ) اَهْلِ يَثْرِبَ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ مِنْ رَجُلٍ وَّرَجُلَيْنِ، فَلَمَّا نَظَرَ (الْعَبَّاسُ) "فِيْ وُجُوْهِنَا، قَالَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا اَعْرِفُهُمْ، هٰؤُلَاءِ اَحْدَاثٌ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلٰى مَا نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: تُبَايِعُوْنِيْ

7012– إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن خثيم: هو عبد الله بن عثمان بن خثيم، وأبو الزبير: هو محمد بن مسلم بن تدرس، وقد صرح بالسماع عند البيهقي، وما بين الحاصرتين من "المستدرك" "الدلائل." وأخرجه الحاكم 2/624 - 625، وعنه البيهقي في "الدلائل" 2/443 - 444 عن محمد بن إسماعيل المقرء، عن محمد بن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي. وأخرج أحمد 3/339 - 340 عن إسحاق بن عيسى، عن يحيى بن سليم، به. وقد تقدم عند المؤلف برقم "6274" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن ابن خثيم.

عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ، وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَعَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَلَى أَنْ تَقُولُوا فِي اللّٰهِ، لَا يَأْخُذُكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَعَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ، وَتَمْنَعُونِي مَا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ، فَلَكُمُ الْجَنَّةُ، فَقُمْنَا نُبَايِعُهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ أَصْغَرُ السَّبْعِينَ إِلَّا أَنَا قَالَ: رُوَيْدًا يَا أَهْلَ يَثْرِبَ، إِنَّا لَمْ نَضْرِبْ إِلَيْهِ أَكْبَادَ الْمَطِيِّ إِلَّا وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ إِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَقَتْلُ خِيَارِكُمْ وَأَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ، فَإِمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُونَ عَلَيْهَا إِذَا مَسَّتْكُمْ، وَعَلَى قَتْلِ خِيَارِكُمْ وَمُفَارَقَةِ الْعَرَبِ كَافَّةً، فَخُذُوهُ وَأَجْرُكُمْ عَلَى اللّٰهِ، وَإِمَّا أَنْتُمْ تَخَافُونَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خِيفَةً، فَذَرُوهُ فَهُوَ أَعْذَرُ عِنْدَ اللّٰهِ، قَالُوا: يَا أَسْعَدُ، أَمِطْ عَنَّا يَدَكَ، فَوَاللّٰهِ لَا نَذَرُ هٰذِهِ الْبَيْعَةَ، وَلَا نَسْتَقِيلُهَا، قَالَ: فَقُمْنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ رَجُلٌ، فَأَخَذَ عَلَيْنَا شَرِيطَةَ الْعَبَّاسِ، وَضَمِنَ عَلَى ذٰلِكَ الْجَنَّةَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ : مَاتَ أَسْعَدُ بَعْدَ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ بِأَيَّامٍ وَّالْمُسْلِمُونَ يَبْنُونَ الْمَسْجِدَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک حج کے موقع پر مجنہ اور عکاظ کے بازاروں میں لوگوں کی رہائش گاہوں میں ان کے پاس جا کر اور منیٰ میں ان کی رہائشی جگہ پر جا کر یہ کہتے رہے کون شخص مجھے پناہ دے گا' اور میری مدد کرے گا' تاکہ میں اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ کر سکوں اس شخص کو جنت ملے گی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایسا شخص نہیں ملا' جو آپ کی مدد کرتا اور آپ کو پناہ دیتا' یہاں تک کہ ایک شخص مصر سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یمن سے اپنے کسی رشتے دار سے ملنے کے لئے آیا اس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے انہوں نے اس سے کہا: قریش کے اس نوجوان سے بچ کے رہنا کہیں یہ تمہیں آزمائش کا شکار نہ کر دے یہ لوگوں کی رہائش گاہوں پر آتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا (کہ تم اس سے بچ کے رہنا)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیجا' تو ایک شخص آپ کے پاس آتا اور آپ پر ایمان لے آتا آپ اسے قرآن کی تلاوت سکھاتے وہ شخص اپنے گھر واپس جاتا اس کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے کچھ اور لوگ بھی مسلمان ہو جاتے' یہاں تک کہ یثرب کے ہر محلے میں کچھ نہ کچھ مسلمان ہو گئے' جو اسلام کا اظہار کرتے تھے ایک مرتبہ ہم نے آپس میں مل کر یہ سوچا کہ ہم کب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کے پہاڑوں میں رہنے دیں گے اور آپ خوف کے عالم میں وہاں رہیں گے' تو ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ حج کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عقبہ کی گھاٹی میں آپ سے ملاقات طے کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! مجھے نہیں معلوم یہ کون لوگ ہیں' جو تمہارے پاس آئے ہیں' میں اہل یثرب میں بخوبی واقف ہوں' تو ہم لوگ ایک' ایک کر کے آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے جب انہوں نے ہمارے چہروں کا جائزہ لیا' تو بولے ان لوگوں سے میں واقف نہیں ہوں یہ نئے لوگ ہیں۔

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میری بیعت اس بات پر کرو کہ تم خوشی اور کسلمندی میں اطاعت وفرمانبرداری کرو گے اور تنگی اور خوشحالی میں خرچ کرو گے اور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں بات کرو گے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اثر قبول نہیں کرو گے اور اس بات پر بیعت کرو کہ جب میں آ گیا' تو تم میری مدد کرو گے اور تم مجھ سے ہر اس چیز کو روکو گے جس سے تم اپنے آپ کو اپنی بیویوں کو اور اپنے بچوں کو روکتے ہو (یعنی دشمنوں کے حملے سے بچاؤ کرو گے) تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ جو میرے علاوہ ان باقی تمام ستر افراد میں کم سن تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک پکڑا اور بولے: اے اہل یثرب ٹھہر جاؤ ہم نے ان کی طرف سفر صرف اس لیے کیا ہے کیونکہ ہم یہ بات جانتے ہیں' کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور آج (ان کا مکہ سے نکلنا) تمام عربوں سے لاتعلقی کے برابر ہوگا (یعنی عرب ہمارے بھی مخالف ہو جائیں گے) اور اس صورت میں تمہارے بہترین لوگ مارے جائیں گے تلواریں تم پر حملہ آور ہوں گی اگر' تو تم ایسے لوگ ہو کہ اس صورت حال پر صبر کرو گے اگر یہ تمہیں درپیش آئی' تو ٹھیک ہے' اگر تمہارے بہترین لوگ مارے جاتے ہیں اور تم تمام عربوں سے لاتعلق ہو جاتے ہو (اور اسے برداشت کر سکتے ہو) تو تم نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دو تمہارا اجر اللہ کے ذمے ہوگا لیکن اگر تمہیں اپنی ذات کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہو تو پھر نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ زیادہ مناسب عذر ہوگا' تو لوگوں نے کہا: اے اسعد اپنا ہاتھ ہم سے دور کرلو اللہ کی قسم ہم اس بیعت کو چھوڑیں گے نہیں اور اسے واپس نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں' تو ہم ایک' ایک کر کے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہونا شروع ہوئے اور نبی اکرم ﷺ نے ہم پر وہی شرائط عائد کیں' جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھیں اور آپ نے ایسا کرنے کی صورت میں جنت کی ضمانت دی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت اسعد رضی اللہ عنہ کا انتقال نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے کچھ دن بعد ہو گیا تھا اس وقت مسلمان مسجد تعمیر کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ هُوَ الَّذِیْ جَمَّعَ اَوَّلَ جُمُعَةٍ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں' جنہوں نے سب سے پہلے مدینہ منورہ جمعہ قائم کیا تھا' جو نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے پہلے قائم ہوا تھا

7013 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَخْبَرَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَائِدَ اَبِیْ بَعْدَمَا ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَكَانَ لَا يَسْمَعُ الْاَذَانَ بِالْجُمُعَةِ اِلَّا قَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ

عَلٰى اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَتِ، اِنَّهُ لَتُعْجِبُنِيْ صَلَاتُكَ عَلٰى اَبِيْ اُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ بِالْاَذَانِ بِالْجُمُعَةِ، فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّ، كَانَ اَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ الْجُمُعَةَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَرَّةِ بَنِيْ بَيَاضَةَ، فِيْ نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ: الْخَضِمَاتُ، قُلْتُ: وَكَمْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا

✿✿ عبداللہ بن کعب بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کی بینائی رخصت ہو جانے کے بعد انہیں ساتھ لے کر جایا کرتا تھا وہ جب بھی جمعہ کے لئے اذان کی آواز سنتے تھے' تو یہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ میں نے کہا: اے ابا جان مجھے اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ آپ جب بھی جمعہ کے لئے اذان سنتے ہیں' تو آپ ابوامامہ (یعنی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ) کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے مدینہ منورہ میں بنو بیاضہ کی پتھریلی زمین میں نقیع میں جسے خضمات کہا جاتا تھا' جمعہ قائم کیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی انہوں نے بتایا: ہم چالیس لوگ تھے۔

ذِكْرُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7014 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ قِرَاءَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قِيْلَ: هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذَاكُمُ الْبِرُّ، كَذَاكُمُ الْبِرُّ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے کسی کی تلاوت کی آواز سنی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے' تو جواب دیا گیا: یہ حارثہ بن نعمان ہے' نیکی اسی طرح ہوتی ہے نیکی اسی طرح ہوتی ہے۔

7013–وأخرجه ابن خزيمة "1724" عن محمد بن عيسى، عن سلمة بن الفضل، بهذا الإسناد . ولم يسم محمد بن عيسى في حديثه ابن كعب بن مالك. وأخرجه أبو داود "1069" في الصلاة: باب الجمعة في القرى، وابن ماجة "1082" في إقامة الصلاة: باب فيفرض الجمعة، والمروزي في "الجمعة وفضلها" "1"، وابن خزيمة "1724"، والطبراني "900"، والحاكم 1/281 و3/187، والدارقطني 2/5 - 6و6، والبيهقي 3/176 - 177 و177، من طرق عن محمد بن إسحاق، به، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي! وقال البيهقي: حديث حسن الإسناد صحيح.

7014–وأخرجه أحمد 6/36، والحميدي "285"، وابن وهب في "الجامع" "22"، وأبو يعلى "4425"، والحاكم 3/208، والبغوي "3418" من طرق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري في "خلق أفعال العباد" "548" من طريق محمد بن أبي عتيق، عن الزهري، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/313 ونسبه إلى أحمد وأبي يعلى، وقال: رجاله رجال الصحيح.

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ مُدِحَ حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ بِالْبِرِّ

اس سبب کا تذکرہ،جس کی وجہ سے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی تعریف اچھائی کے ہمراہ کی گئی

7015 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا اَنَا اَدُورُ فِى الْجَنَّةِ، سَمِعْتُ صَوْتَ قَارِءٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذٰلِكَ الْبِرُّ ، قَالَ: وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گھوم رہا تھا اسی دوران میں نے کسی تلاوت کرنے والے کی آواز سنی،تو میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے۔فرشتوں نے بتایا: یہ حارثہ بن نعمان ہے،تو نیکی اسی طرح ہوتی ہے۔

نعمان بیان کرتے ہیں: وہ اپنی والدہ کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک کرتے تھے۔

ذِكْرُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ،جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں

7016 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):خَرَجْتُ اَنَا وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فِىْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ، فَاَدْرَبْنَا مَعَ النَّاسِ، فَلَمَّا قَفَلْنَا وَرَدْنَا حِمْصَ، فَكَانَ وَحْشِيٌّ مَوْلٰى جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَدْ سَكَنَهَا، وَاَقَامَ بِهَا، فَلَمَّا قَدِمْنَاهَا، قَالَ لِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ: هَلْ لَكَ فِىْ اَنْ نَاْتِىَ وَحْشِيًّا فَنَسْاَلَهٗ عَنْ حَمْزَةَ كَيْفَ كَانَ قَتْلُهٗ لَهٗ؟ قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى

7015–حديث صحيح، ابن أبى السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رواة "الصحيحين"، وهو فى "مصنف عبد الرزاق" "20119"، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد فى "المسند"6/151 - 152 و166 - 167، وفى "الفضائل" "1507"، والنسائى فى "الفضائل" "129"، والبغوى "3419". وفى الباب عن أبى هريرة عند البخارى فى "أفعال العباد " "547" والنسائى فى "الفضائل" "130"، وإسناده صحيح.

7016–إسناده قوى، محمد بن إسحاق صرح السماع وقد توبع، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين، غير وحشى بن حرب صاحب القصة، فقد أخرج له البخارى هذه القصة . وهو فى "سيرة ابن هشام "3/74 - 77 عن ابن إسحاق، بأطول مما هنا. وأخرجه الطبرانى "2946"، وابن عبد البر فى "الاستيعاب"3/609 - 610 من طريق عبد الله بن إدريس، وابن الأثير فى "أسد الغابة"5/438 - 440 من طريق يونس، كلاهما عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد، ولم يسق ابن عبد البر إلا طرفا يسيرا من أوله.

جِئْنَاهُ، فَإِذَا هُوَ بِفِنَاءِ دَارِهِ عَلَى طِنْفِسَةٍ، وَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: ابْنٌ لِعَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ نَاوَلْتُكَ أُمَّكَ السَّعْدِيَّةَ الَّتِي أَرْضَعَتْكَ بِذِي طُوًى، فَإِنِّي نَاوَلْتُهَا إِيَّاكَ وَهِيَ عَلَى بَعِيرِهَا، فَأَخَذَتْكَ، فَلَمَعَتْ لِي قَدَمَاكَ حِينَ رَفَعْتُكَ إِلَيْهَا، فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ وَقَفْتَ عَلَيَّ فَرَأَيْتُهَا فَعَرَفْتُهَا.

فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا: جِئْنَاكَ لِتُحَدِّثَنَا عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمَا كَمَا حَدَّثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ، كُنْتُ غُلَامًا لِجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ عَمُّهُ طُعَيْمَةُ بْنُ عَدِيٍّ قَدْ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَمَّا سَارَتْ قُرَيْشٌ إِلَى أُحُدٍ، قَالَ لِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ عَمَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمِّي طُعَيْمَةَ فَأَنْتَ عَتِيقٌ، قَالَ: فَخَرَجْتُ وَكُنْتُ حَبَشِيًّا أَقْذِفُ بِالْحَرْبَةِ قَذْفَ الْحَبَشَةِ، قَلَّمَا أُخْطِئُ بِهَا شَيْئًا، فَلَمَّا الْتَقَى النَّاسُ، خَرَجْتُ أَنْظُرُ حَمْزَةَ حَتَّى رَأَيْتُهُ فِي عَرْضِ النَّاسِ مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَوْرَقِ، يَهُزُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ هَزًّا، مَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَتَهَيَّأُ لَهُ أُرِيدُهُ، وَأَتَّقِي عَجْزًا، إِذْ تَقَدَّمَنِي إِلَيْهِ سِبَاعُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى، فَلَمَّا رَآهُ حَمْزَةُ، قَالَ: هَلُمَّ يَا ابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ، قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَهُ، فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّمَا أَخْطَأَ رَأْسَهُ، قَالَ: وَهَزَزْتُ حَرْبَتِي، حَتَّى إِذَا رَضِيتُ مِنْهَا، دَفَعْتُهَا عَلَيْهِ، فَوَقَعَتْ فِي ثُنَّتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ نَحْوِي، فَغُلِبَ، وَتَرَكْتُهُ وَإِيَّاهَا حَتَّى مَاتَ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَخَذْتُ حَرْبَتِي، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّاسِ فَقَعَدْتُ فِي الْعَسْكَرِ، وَلَمْ يَكُنْ لِي بَعْدَهُ حَاجَةٌ، إِنَّمَا قَتَلْتُهُ لِأُعْتَقَ، فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ عُتِقْتُ.

❀❀ جعفر بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں اور عبیداللہ بن عدی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں نکلے ہم لوگوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے جب ہم واپس آئے' تو ہمارا گزر حمص سے ہوا وہاں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ موجود تھے' جو حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے وہاں رہائش اختیار کی ہوئی تھی اور وہاں مقیم تھے جب ہم ان کے ہاں آئے' تو عبیداللہ بن عدی نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں اس بات میں دلچسپی ہے کہ ہم حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور ان سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کریں کہ انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کیسے شہید کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ہم لوگ روانہ ہوئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اپنے گھر کے باہر چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے وہ ایک عمر رسیدہ بوڑھے شخص تھے۔ جب ہم ان کے پاس آئے' تو ہم نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سر اٹھا کر عبیداللہ بن عدی کی طرف دیکھا اور دریافت کیا: تم عدی بن خیار کے بیٹے ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں اس وقت دیکھا تھا جب میں نے بنوسعد قبیلے سے تعلق رکھنے والی تمہاری رضاعی ماں کو تمہیں پکڑایا تھا' جس نے ذی طویٰ کے مقام پر تمہیں دودھ پلایا تھا میں نے اس خاتون کو تمہیں پکڑایا' تو وہ اپنے اونٹ پر سوار تھی اس نے تمہیں پکڑ لیا جب میں نے تمہیں اس کی طرف بلند کیا تھا اس وقت تمہارے پاؤں میرے سامنے ظاہر ہوئے تھے اللہ کی قسم ابھی جب تم میرے سامنے آکر ٹھہرے' تو میں نے تمہارے پاؤں دیکھے' تو انہیں شناخت کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم ان کے پاس بیٹھ گئے ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں' تاکہ آپ ہمیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں

بتائیں کہ آپ نے انہیں کیسے قتل کیا تھا'' تو انہوں نے فرمایا: میں تم دونوں کو اسی طرح بیان کروں گا' جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بیان کیا تھا جب نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا: میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا غلام تھا ان کا چچا طعمہ بن عدی غزوہ بدر میں مارا گیا تھا جب قریش احد کے لئے روانہ ہوئے' تو جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا: اگر تم نے محمد کے چچا حمزہ کو قتل کر دیا میرے چچا طعمہ کے بدلے میں تو تم آزاد ہو گے۔ میں وہاں سے روانہ ہوا میں ایک حبشی شخص تھا میں حبشیوں کے مخصوص انداز میں چھوٹا نیزہ پھینکا کرتا تھا کم ہی ایسا ہوتا تھا میرا نشانہ خطاء جاتا تھا جب لڑائی شروع ہوئی' تو میں اس بات کا جائزہ لینے لگا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں' یہاں تک کہ میں نے انہیں لوگوں کے درمیان خاکستری اونٹ کی طرح دیکھا وہ لوگوں کو اپنی تلوار سے پیچھے کر رہے تھے کوئی بھی چیز انہیں روک نہیں رہی تھی اللہ کی قسم میں ابھی ان کی طرف جانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا'' تو میں اس بارے میں عاجز ہو گیا کہ مجھ سے پہلے سباع بن عبدالعزیٰ ان تک جا چکا تھا جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا' تو وہ بولے آگے آؤ اے عورتوں کے ختنے کرنے والی عورت کے بیٹے پھر انہوں نے اسے ضرب لگائی اللہ کی قسم انہوں نے اس کا سر اڑا دیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنا نیزہ تیار کیا' یہاں تک کہ جب میرے حساب سے نشانہ ٹھیک ہوا' تو میں نے اسے پھینک دیا وہ ان کے پیٹ میں جا کے لگا' یہاں تک کہ ان کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے باہر نکل گیا انہوں نے میری طرف بڑھنے کی کوشش کی لیکن مغلوب ہو گئے میں نے انہیں ایسے ہی رہنے دیا' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا' تو پھر میں ان کے پاس آیا اور میں نے اپنا نیزہ لے لیا پھر میں لوگوں کی طرف واپس چلا گیا اور لشکر میں آ کر بیٹھ گیا کیونکہ اس کے بعد مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں تھی میں نے انہیں اس لیے قتل کیا تھا تاکہ مجھے آزاد کر دیا جائے جب میں مکہ آیا' تو مجھے آزاد کر دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَحْشِيًّا لَمَّا اَسْلَمَ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّغَيِّبَ عَنْهُ وَجْهَهُ لِمَا كَانَ مِنْهُ فِيْ حَمْزَةَ مَا كَانَ

اس بات کا تذکرہ' جب وحشی نے اسلام قبول کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنا چہرہ نبی اکرم ﷺ سے دور کر لیں کیونکہ انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا

7017 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُوْلِيُّ، - وَكَانَ وَاحِدَ زَمَانِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ السَّرَخْسِيُّ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَبُوْ عُمَرَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

7017– حديث صحيح، محمد بن مشكان وثقه المؤلف 9/127، وقال: كان ابن حنبل رحمه الله يكاتبه، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، غير وحشي بن حرب، فقد أخرج له البخاري فقط هذه القصة. وأخرجه أحمد 3/501 عن حجين بن مثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4072" في المغازي: باب قتل حمزة بن عبد المطلب رضي الله عنه، عن أبي جعفر محمد بن عبد المبارك المخرمي، والبيهقي في "الدلائل" 3/241 - 242 من طريق محمد بن عبد الله بن أبي الثلج، كلاهما عن حجين بن مثنى، به. وأخرجه الطيالسي "1314" عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به، غير أنه قال فيه: "عن سليمان بن يسار، عن عبيد الله بن عدي بن الخيار، قال: أقبلنا من الروم ..." فذكره.

سَلَمَةَ بْنِ اَخِي الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ، قَالَ لِي عُبَيْدُ اللّٰهِ: هَلْ لَكَ فِيْ وَحْشِيٍّ نَسْاَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ، قَالَ: فَسَاَلْنَا عَنْهُ، فَقِيْلَ لَنَا: هُوَ ذَاكَ فِيْ ظِلِّ قَصْرِهِ، كَاَنَّهُ حَمِيتٌ، قَالَ: فَجِئْنَا حَتّٰى وَقَفْنَا عَلَيْهِ، فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: وَعُبَيْدُ اللّٰهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَةٍ مَا يَرَى وَحْشِيٌّ اِلَّا عَيْنَيْهُ وَرِجْلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ: يَا وَحْشِيُّ، اَتَعْرِفُنِي؟ فَنَظَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنِّي اَعْلَمُ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا: اُمُّ الْقِتَالِ بِنْتُ اَبِي الْعِيصِ، فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَاسْتَرْضَعَهُ، فَحَمَلْتُ ذٰلِكَ الْغُلَامَ مَعَ اُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا اِيَّاهُ، فَلَكَاَنِّي نَظَرْتُ اِلٰى قَدَمَيْكَ، قَالَ: فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ، قَالَ: فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: اِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَاَنْتَ حُرٌّ، قَالَ: فَمَا اَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ -، قَالَ: وَعَيْنَيْنُ جَبَلٌ تَحْتَ اُحُدٍ، بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ -، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ اِلَى الْقِتَالِ، فَلَمَّا اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ، خَرَجَ سِبَاعٌ اَبُوْ نِيَارٍ، قَالَ: فَخَرَجَ اِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: يَا سِبَاعُ، يَا ابْنَ اُمِّ اَنْمَارٍ، يَا ابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ، تُحَادُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ؟ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ، فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ، قَالَ: وَاَكْمَنْتُ لِحَمْزَةَ حَتّٰى مَرَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا اَنْ دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَاَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ، قَالَ: فَكَانَ ذٰلِكَ الْعَهْدُ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ، رَجَعْتُ مَعَهُمْ، فَاَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتّٰى نَشَاَ فِيْهَا الْاِسْلَامُ، ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَى الطَّائِفِ، قَالَ: وَاَرْسَلُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلًا، قَالَ: وَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُ لَا يَهِيجُ الرُّسُلَ، قَالَ: فَجِئْتُ فِيْهِمْ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَنْتَ وَحْشِيٌّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا بَلَغَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تُغَيِّبَ عَنِّي وَجْهَكَ؟، قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ، قَالَ: قُلْتُ: لَاَخْرُجَنَّ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّيْ اَقْتُلُهُ، فَاُكَافِءَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ اَمْرِهِمْ مَا كَانَ، قَالَ: وَاِذَا رُجَيْلٌ قَائِمٌ فِيْ ثُلْمَةِ جِدَارٍ كَاَنَّهُ جَمَلٌ اَوْرَقُ مَا نَرَى رَاْسَهُ، قَالَ: فَاَرْمِيهِ بِحَرْبَتِي، فَاَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَدَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، وَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْتِ: اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ

❁❁ جعفر بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں عبیداللہ بن عدی کے ساتھ شام گیا جب ہم لوگ حمص آئے' تو عبیداللہ نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں اس بات میں دلچسپی ہے کہ ہم حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کے بارے میں دریافت

کریں۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت وحشی رضی اللہ عنہ حمص میں سکونت پذیر تھے ہم نے ان کے بارے میں دریافت کیا: تو ہمیں بتایا گیا: وہ اپنے محل کے سائے میں موجود ہوں گے یوں جیسے وہ برتن ہوں۔ راوی کہتے ہیں: ہم وہاں آئے ان کے پاس ٹھہر گئے جب ہم نے سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں: عبیداللہ نے اپنا عمامہ منہ پر لپیٹ لیا تھا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کو صرف ان کی دو آنکھیں اور دونوں پاؤں نظر آرہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: عبیداللہ نے ان سے دریافت کیا: اے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کیا آپ نے مجھے پہچان لیا اس نے ان شخص کی طرف دیکھا اور بولے نہیں اللہ کی قسم مجھے صرف یہ علم ہے کہ عدی بن خیار نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی تھی جسے ام قتال بنت ابوعیس کہا جاتا تھا اس عورت نے مکہ میں اپنے بچے کو جنم دیا' تو اس کے لیے دودھ پلانے والی کی تلاش کی میں نے اس لڑکے کو اٹھایا اس کی والدہ کے ہمراہ (دودھ پلانے والی کے پاس) گیا میں نے وہ بچہ اسے پکڑایا' تو مجھے یوں لگ رہا ہے کہ وہ تمہارے ہی پاؤں ہیں (جو اس بچے کے تھے) راوی کہتے ہیں: عبیداللہ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور پھر بولے کہ آپ ہمیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بارے میں نہیں بتائیں گے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بدر کی جنگ میں طعمہ بن عدی کو قتل کیا تھا۔ راوی کہتے ہیں' تو میرے آقا جبیر بن معطم نے مجھ سے کہا: اگر تم نے میرے چچا کے بدلے میں حمزہ کو قتل کر دیا' تو تم آزاد ہو گے۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے بتایا: جب عینین کے سال لوگ نکلے (راوی کہتے ہیں) عینین ایک پہاڑ ہے' جو احد پہاڑ کے نیچے ہے (یعنی یہ غزوہ احد کے موقع کی بات ہے) ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں بھی لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا جب انہوں نے جنگ کے لئے صف بندی کر لی' تو سباع ابو نیار نکلا' تو اس کے مقابلے میں حمزہ بن عبدالمطلب آئے انہوں نے کہا: اے سباع اے ام عنوار کے بیٹے اے عورتوں کے ختنہ کرنے والی عورت کے بیٹے' تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تاک میں رہا' یہاں تک کہ ایک مرتبہ وہ میرے پاس سے گزرے جب وہ میرے قریب ہوئے' تو میں نے انہیں اپنا نیزہ مارا میں نے وہ نیزہ ان کے پیٹ میں مارا' یہاں تک کہ وہ ان کی پشت کی طرف سے باہر نکل گیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں میرا معاہدہ صرف اتنا ہی تھا جب وہ لوگ واپس آئے' تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ گیا میں مکہ میں مقیم رہا' یہاں تک کہ وہاں بھی اسلام پھیل گیا' تو میں طائف چلا گیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام رساں بھیجے کیونکہ انہیں یہ بتایا گیا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی پیغام رساں کو قتل نہیں کرتے میں ان پیغام رساں افراد میں شامل ہو کر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا' تو فرمایا تم وحشی ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ میں نے جواب دیا: صورت حال وہی ہے' جو آپ تک پہنچ چکی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا لو (یعنی آئندہ میرے سامنے نہ آنا) حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو مسیلمہ کذاب نے خروج کیا میں نے سوچا میں مسیلمہ کی طرف ضرور جاؤں گا ہو سکتا ہے میں اسے قتل کر دوں' تو اس طرح میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا بدلہ چکا دوں گا۔ میں لوگوں کے ساتھ نکلا ان کے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہوا (یعنی جنگ کے دوران) میں نے ایک چھوٹے قد کے شخص کو دیکھا' جو ایک دیوار کے اوپر کھڑا ہوا تھا وہ خاکستری اونٹ لگتا تھا ہم اس کا سر نہیں دیکھ سکتے تھے میں نے اسے اپنا نیزہ مارا وہ اس کے سینے کے درمیان آ کر لگا' اور دونوں کندھوں کے درمیان میں سے نکل گیا۔ انصار سے تعلق رکھنے

والا ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے اس کی گردن پر تلوار ماردی۔

یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: گھر کی موجود چھت پر ایک لڑکی نے کہا: امیر المومنین (یعنی مسیلمہ کذاب) کو ایک سیاہ فام غلام نے قتل کر دیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِمَا كُفِّنَ فِيهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَئِذٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کس (کپڑے) میں کفن دیا گیا تھا

7018 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ - وَكَانَ صَائِمًا - بِطَعَامٍ فَجَعَلَ يَبْكِي، فَقَالَ: قُتِلَ حَمْزَةُ، فَلَمْ يُوجَدْ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ، وَقُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فَلَمْ يُوجَدْ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ، وَلَقَدْ خَشِيتُ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ عُجِّلَتْ طَيِّبَاتُنَا فِيْ حَيَاتِنَا الدُّنْيَا، قَالَ: وَجَعَلَ يَبْكِي

❀❀ سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا انہوں نے رونا شروع کر دیا اور بولے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جب شہید کیا' تو انہیں کفن دینے کے لئے صرف ایک کپڑا ملا تھا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' تو انہیں کفن دینے کے لئے صرف ایک کپڑا ملا تھا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اب ہمیں نعمتیں ہماری دنیاوی زندگی میں ہی مل جائیں گی اس کے بعد انہوں نے رونا شروع کر دیا۔

ذِكْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ اَحَدِ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، جن کا تعلق بنوعبدالدار سے ہے

7019 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ، فَقَالَ: اِنَّا هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ، فَوَقَعَ اُجُوْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَتَرَكَ بُرْدَةً، فَكُنَّا اِذَا جَعَلْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهُ، وَاِذَا جَعَلْنَاهَا عَلَى رَاْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا، فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَهَا عَلَى رَاْسِهِ، ثُمَّ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ

7018- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البخاري "1275" في الجنائز: باب إذا لم يوجد إلا ثوب واحد، و"4045" في المغازي: باب غزوة أحد، من طريق عبد الله بن المبارك، عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "1274"، • البيهقي في "الدلائل "3/299 من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، عن أبيه سعد بن إبراهيم، به.

شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ

ابووائل بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہم اللہ کی رضا کا حصول چاہتے تھے ہمارا اجر اللہ کے ذمے لازم ہوگیا ہم میں سے کچھ لوگ (دنیا سے) رخصت ہو گئے انہوں نے اپنی نیکیوں (کے بدلے میں سے) کچھ نہیں کھایا ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوہ احد کے دن شہید ہوئے تھے انہوں نے ایک چادر چھوڑی تھی ہم وہ ان کے پاؤں پر ڈالتے تھے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا اور جب ہم وہ چادر ان کے سر پر ڈالتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے۔

اور اب ہم میں سے وہ لوگ ہیں جن کا پھل تیار ہو گیا ہے وہ اسے چن رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم چادر کو ان کے سر پر رکھ دیں اور ان کے پاؤں پر تھوڑی سی اذخر (گھاس) ڈال دیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ اَبُوْ جَابِرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں

7020 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرَّكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ،

7019– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الحافظ، فقد روى له أبو داود والترمذي، وقد توبع . سفيان: هو ابن عيينة، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة . وقول: "فهو يهدبها" أي: يجنيها ويقطفها . وأخرجه عبد الرزاق "6195"، والحميدي "155"، والبخاري "3897" في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، و "6448" في الرقاق: باب فضل الفقر، ومسلم "940" في الجنائز: باب كفن الميت، والطبراني "3660" من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/109، 111 - 112 و6/395، والبخاري "1276" في الجنائز: باب إذا لم يجد كفنا إلا ما يواري رأسه أو قدميه غطى رأسه، و"3913" و"3914" في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، و "4047" في المغازي: باب غزوة أحد، و "4082": باب من قتل من المسلمين يوم أحد، و "6432" في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الحياة الدنيا والتنافس فيها، ومسلم "940"، وأبو داود "3155" في الجنائز: باب كراهية المغالاة في الكفن، والترمذي "3853" في المناقب: باب في مناقب مصعب بن عمير رضي الله عنه، والنسائي 4/38 - 39 في الجنائز: باب القميص في الكفن، وابن الجارود "522"، والطبراني "3657" و"3658" و"3659" و"3661" و"3662" و"3663" و"3664"، والبيهقي 3/401، والبغوي "1479" من طرق عن الأعمش، به.

7020–إسناده صحيح، رجاله ثقا رجال الصحيح، غير إبراهيم بن حبيب بن الشهيد، وهو ثقة روى له النسائي . عمرو بن دينار: هو المكي . وأخرجه أبو يعلى "2080" عن أحمد بن إبراهيم الدورقي، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في الفضائل "176"، والبزار "2706"، والمزي في "تهذيب الكمال"2/68 - 69 عن محمد بن عثمان بن أبي صفوان الثقفي، وأبو يعلى "2079"، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" "276"عن محمد بن يحيى بن أبي سمينة، والحاكم 4/111 - 112 من طريق إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثلاثتهم عن إبراهيم بن حبيب، به. رواية النسائي مختصرة جدا، وسقط من سند الحاكم حبيب بن الشهيد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأورده الهيثمي في "المجمع"9/317، وقال: رواه البزار، ورجاله ثقات . وأخرجه بنحوه مختصرا أحمد 3/334 من طريق إسحاق بن عبد الله، قال: صنعنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم فخارة، فأتيته بها، فوضعتها بين يديه فاطلع فيها، فقال: "حسبته لحما" فذكرت ذلك لأهلنا، فذبحوا له شاة.

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ اَبِي بِخَزِيرَةٍ، فَصُنِعَتْ، ثُمَّ اَمَرَنِي فَحَمَلْتُهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ، اَلَحْمٌ ذَا؟ قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنَّهَا خَزِيرَةٌ، فَاَمَرَ بِهَا فَقُبِضَتْ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى اَبِي، قَالَ: هَلْ رَاَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: هَلْ قَالَ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ اَلَحْمٌ ذَا؟ فَقَالَ اَبِي: عَسٰى اَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اشْتَهَى اللَّحْمَ، فَقَامَ اِلٰى دَاجِنٍ لَهُ فَذَبَحَهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ، ثُمَّ اَمَرَنِي فَحَمَلْتُهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ؟ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، رَجَعْتُ اِلٰى اَبِي فَقَالَ: هَلْ رَاَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: هَلْ، قَالَ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا هٰذَا اَلَحْمٌ ذَا؟ فَقَالَ اَبِي: عَسٰى اَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اشْتَهَى اللَّحْمَ، فَقَامَ اِلٰى دَاجِنٍ عِنْدَهُ فَذَبَحَهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ، ثُمَّ اَمَرَنِي فَحَمَلْتُهَا اِلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَزَى اللّٰهُ الْاَنْصَارَ عَنَّا خَيْرًا، وَلَا سِيَّمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد نے خزیرہ بنانے کا حکم دیا وہ تیار ہو گیا' تو انہوں نے مجھے حکم دیا میں اسے اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اپنے گھر میں موجود تھے۔ آپ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے جابر کیا یہ گوشت ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں یہ خزیرہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت وہ لے لیا گیا۔ جب میں اپنے والد کی طرف واپس آیا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تھا میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے کچھ کہا تھا۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جابر یہ کیا ہے کیا یہ گوشت والی چیز ہے' تو میرے والد نے کہا: شاید نبی اکرم ﷺ کا گوشت کھانے کو جی چاہ رہا ہوگا وہ اٹھے اور بکری کے پاس گئے اور بکری کو ذبح کیا پھر ان کے حکم کے تحت اسے بھون لیا گیا پھر انہوں نے مجھے حکم دیا' تو میں وہ گوشت اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گیا جب میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا' تو آپ اپنی اسی محفل میں تشریف فرما تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جابر یہ کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں اپنے والد کے پاس گیا انہوں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے کچھ کہا تھا میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تھا: کیا یہ گوشت والی چیز ہے میرے والد نے کہا: ہوسکتا ہے نبی اکرم ﷺ کا گوشت کھانے کو جی چاہ رہا ہو وہ اپنی بکری کے پاس گئے انہوں نے اسے ذبح کیا ان کے حکم کے تحت اسے پکا لیا گیا پھر انہوں نے مجھے ہدایت کی تو میں وہ گوشت اٹھا کر آپ کے پاس آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انصار کو جزائے خیر عطا کرے بطور خاص عبداللہ بن عمرو بن حرام کو اور سعد بن عبادہ کو۔

ذِكْرُ اِظْلَالِ الْمَلَائِكَةِ بِاَجْنِحَتِهَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ اِلٰى اَنْ دُفِنَ

فرشتوں کا اپنے پروں کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ پر سایہ کرنے کا تذکرہ' جوان کے دفن ہونے تک رہا

7021 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ جَعَلْتُ اَبْكِي وَاَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَجَعَلَ، اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْكِهِ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا تُظِلُّهُ حَتّٰى دَفَنْتُمُوْهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب غزوہ احد کے موقع پر میرے والد شہید ہو گئے' تو میں رونے لگا میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے اس سے منع کرنا شروع کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر نہ روؤ جب تک تم اسے دفن نہیں کر دیتے فرشتے اپنے پروں کے ذریعے مسلسل اس پر سایہ کیے رہیں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا كَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ بَعْدَ اَنْ اَحْيَاهُ كِفَاحًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کو زندہ کرنے کے بعد ان سے براہ راست کلام کیا تھا

7022 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ، مَا لِي اَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟ فَقُلْتُ:

7021–إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 3/397 من طريق أبي بكر الإسماعيلي، عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/407 من طريق الباغندي، عن أبي الوليد الطيالسي، به. وعلقه البخاري "4080" في المغازي: باب من قتل من المسلمين يوم أحد، عن أبي الوليد الطيالسي، وذكره البيهقي في حديثه أن النهي عن البكاء كان لفاطمة بنت عمرو عمة جابر. وأخرجه الطيالسي "1711"، وأحمد 3/298، والبخاري "1244" في الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت إذا أدرج في أكفانه، ومسلم "2471" "130" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام، والنسائي 4/13 في الجنائز: باب البكاء على الميت، وفي "الفضائل" "143"، وابن سعد 3/561 من طرق عن شعبة، به. وكلهم ذكر فيه قصة فاطمة بنت عمرو. وأخرجه عبد الرزاق "6693" وأحمد 3/307، والحميدي "1261"، والبخاري "1293" في الجنائز: باب رقم "34"، و"2816" في الجهاد: باب ظل الملائكة على الشهيد، ومسلم "2471"، والنسائي 4/11-12 من طرق عن محمد بن المنكدر، به.

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتُشْهِدَ اَبِيْ، وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، فَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ اَبَاكَ ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا، فَقَالَ: يَا عَبْدِي، تَمَنَّ اُعْطِكَ، قَالَ: تُحْيِينِيْ فَاُقْتَلَ قَتْلَةً ثَانِيَةً، قَالَ اللّٰهُ: اِنِّي قَضَيْتُ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ، وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ) (آل عمران: **169**)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی آپ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں پریشان دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد شہید ہو گئے ہیں انہوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں خوشخبری نہ دوں جس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے ملاقات کی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے بات کی ہے لیکن جب اس نے تمہارے باپ کو زندہ کیا' تو اس کے ساتھ براہ راست کلام کیا اس نے کہا: اے میرے بندے' تو آرزو کر میں تمہیں وہ عطا کروں گا' تو اس نے کہا: (اے میرے پروردگار) مجھے دوبارہ زندہ کر دے حتیٰ کہ مجھے دوسری مرتبہ تیری راہ میں شہید کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ لوگ (دنیا کی طرف) واپس نہیں جائیں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جاتے ہیں تم انہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں انہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ اَنَسِ بْنِ النَّضْرِ الْاَنْصَارِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت انس بن نضر انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7023 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

7022– إسناده جيد . وأخرجه الترمذي "3010" في تفسير القرآن: باب سورة آل عمران، والحاكم 3/203 - 204 عن يحيى بن حبيب، بهذا الإسناد . وقرن الحاكم بيحيى بن حبيب عبدة بن عبد الله الخزاعي، ولم يسق لفظه بتمامه، وصحح إسناده، ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حسن غريب من هذا الوجه . وأخرجه ابن ماجه "2800" في الجهاد: باب فضل الشهادة في سبيل الله، وابن أبي عاصم في "السنة" "602" عن إبراهيم بن المنذر الحزامي، والواحدي في "أسباب النزول" ص "86"، والبيهقي في "الدلائل" 3/298 - 299 من طريق علي ابن المديني، كلاهما عن موسى بن إبراهيم الأنصاري، به . وأخرجه بنحوه مختصرا أحمد 3/361، والحميدي "1265"، وأبو يعلى "2002"، وابن جرير الطبري في "جامع البيان" "8214" من طريق عبد الله بن محمد بن عقيل، عن جابر . وله شاهد حسن في الشواهد من حديث عائشة عند البزار "2706"، والحاكم 3/203، والبيهقي في "الدلائل" 3/298، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي!

(متن حدیث): قَالَ عَمِّي اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: - سُمِّيتُ بِهِ وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: - اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّبْتُ عَنْهُ، اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِي مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَعْدُ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ، قَالَ: فَهَابَ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا، فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ؟ قَالَ: وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ، اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ، فَقَالَتْ عَمَّتِي اُخْتُهُ: فَمَا عَرَفْتُ اَخِي اِلَّا بِبَنَانِهِ، قَالَ: وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا) (الأحزاب: 23)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ، جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے یہ بات ان پر بہت گراں گزری تھی۔ انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے پہلی جنگ کی تھی میں اس میں شریک نہیں ہوا اللہ کی قسم اب اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ میں شریک ہونے کا موقع دیا' تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے اس کے علاوہ کچھ کہنے کی کوشش نہیں کی پھر وہ اگلے سال غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آئے' تو انہوں نے کہا: اے ابوعمرو کہاں کا ارادہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: جنت کی خوشبو مجھے احد کے دوسری طرف سے محسوس ہو رہی ہے پھر انہوں نے جنگ میں حصہ لیا' یہاں تک کہ شہید ہو گئے ان کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیر کے زخموں کے اسی (80) سے زیادہ نشانات تھے۔ میری پھوپھی نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو صرف ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''کچھ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کیا ان میں سے کچھ نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور کچھ منتظر ہیں انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی''۔

7023- إسناده صحيح على شرط الشيخين . حبان: هو ابن موسى بن سوار المروزي، وعبد الله: هو ابن المبارك . وأخرجه النسائي في "الفضائل" "186" عن محمد بن حاتم بن نعيم، عن حبان بن موسى، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي "3200" في تفسير القرآن: باب سورة الأحزاب، عن أحمد بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، به، وقال حسن صحيح . وأخرجه أبو داود الطيالسي "2044"، ومن طريقه النسائي في التفسير كما في "التحفة" 1/135، وأخرجه مسلم "1903" في الإمارة: باب ثبوت الجنة للشهيد، والواحدي في "أسباب النزول" ص 237 - 238 من طريق بهز بن أسد، كلاهما "الطيالسي، بهز" عن سليمان بن المغيرة، به . غير أنه في "مسند الطيالسي" أن أنسا قال: جاء خالي أنس بن النضر .! وأخرجه أحمد 3/253، والنسائي في التفسير، والطبري 21/146 - 147 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، به . وأخرجه بنحوه البخاري "2805" في الجهاد: باب قول الله عز وجل: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) ، و "4048" في المغازي: باب غزوة أحد، والترمذي "3201"، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 1/213، والطبراني "769"، وابن جرير الطبري 21/147، والبيهقي في "الدلائل" 3/244 - 245 من طرق عن حميد، عن أنس.

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7024 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ بَشِيْرِ بْنِ فَاكِهِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): جَاءَ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوْحِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ قُتِلَ الْيَوْمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَا اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ حَتّٰى اَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا عَمْرُو، لَا تَاَلَّ عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عُمَرُ، فَاِنَّ مِنْهُمْ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ: مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوْحِ، يَخُوْضُ فِي الْجَنَّةِ بِعَرْجَتِهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوہ احد کے دن حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج جو شخص شہید ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اپنے گھر والوں کی طرف واپس نہیں جاؤں گا بلکہ جنت میں داخل ہوں گا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عمرو تم اس پر اللہ کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر رہنے دو کیونکہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالیں' تو اللہ تعالیٰ وہ کام پورا کروا دیتا ہے اوران میں سے ایک عمرو بن جموح ہے (بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا) وہ جنت کے تالاب میں غوطے لگا رہا ہے۔

ذِكْرُ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت حنظلہ بن ابوعامر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا

7025 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

7024–إسناده جيد. موسى بن إبراهيم بن كثير روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" وحديثه عند الترمذي، وابن ماجة، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" وباقي السند ثقات: ولم أجد هذا الحديث من رواية جابر عند غير المصنف، وهو في "المسند" من حديث أبي قتادة، فقد أخرجه 5/299 عن أبي عبد الرحمن المقرء، حدثنا حيوة، قال: حدثنا أبو صخر حميد بن زياد أن يحيى بن النضر حدثه عن أبي قتادة أنه حضر ذلك، قال: أتى عمرو بن الجموح إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله، أرأيت إن قاتلت في سبيل الله حتى أقتل، أمشي برجلي هذه صحيحة في الجنة؟ وكانت رجله عرجاء، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "نعم" فقتل أحد هو وابن أخيه ومولى لهم، فمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "كأني أنظر إليك تمشي برجلك هذه صحيحة في الجنة ... ." وقال الهيثمي: "المجمع"9/315 ونسبه إلى أحمد: رجاله رجال الصحيح غير يحيى بن النضر الأنصار، وهو ثقة، وحسن الحافظ ابن حجر إسناده في "الفتح".3/216.

سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: وَقَدْ كَانَ النَّاسُ انْهَزَمُوا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى بَعْضُهُمْ اِلٰى دُوْنِ الْاَعْرَاضِ عَلٰى جَبَلٍ بِنَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ عَامِرٍ الْتَقٰى هُوَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَلَمَّا اسْتَعْلَاهُ حَنْظَلَةُ رَآهُ شَدَّادُ بْنُ الْاَسْوَدِ، فَعَلَاهُ شَدَّادٌ بِالسَّيْفِ حَتّٰى قَتَلَهُ، وَقَدْ كَادَ يَقْتُلُ اَبَا سُفْيَانَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تُغَسِّلُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَسَلُوا صَاحِبَتَهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَاكَ قَدْ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ اس وقت کی بات ہے' جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پسپاء ہو چکے تھے' یہاں تک کہ ان میں سے بعض لوگ پہاڑ کی دوسری طرف مدینہ منورہ والے حصے کی طرف چلے گئے (یعنی میدان جنگ سے پیچھے ہٹ چکے تھے) پھر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت واپس آئے جب حضرت حنظلہ بن ابوعامر رضی اللہ عنہ اور سفیان بن حرب کے درمیان مقابلہ ہو رہا تھا جب حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اس پر غالب آنے لگے' تو شداد بن اسود نے انہیں دیکھ لیا شداد تلوار لے کر ان کے اوپر آیا' یہاں تک کہ انہیں شہید کر دیا حالانکہ وہ اس وقت ابوسفیان کو قتل کرنے ہی والے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی حنظلہ کو فرشتوں نے غسل دیا ہے تم اس کی بیوی سے دریافت کرو' تو اس خاتون نے بتایا: جب وہ نکلے تھے' تو جنابت کی حالت میں تھے کیونکہ انہوں نے جنگ کی پکار سن لی تھی (اس لیے غسل کیے بغیر چلے گئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے فرشتوں نے اسے غسل دیا ہے۔

ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7025- حديث صحيح، رجاله ثقات، وابن إسحاق قد صرح بالتحديث، وجد يحيى بن عباد وهو عبد الله بن الزبير - لم يشهد هذه القضية، فإن عمره إذ ذاك أقل من ثلاث سنوات، فهو مرسل صحابي، وهو حجة على الصحيح . وأخرجه الحاكم 3/204 - 205، وعنه البيهقي في "السنن" 4/15 عن أبي الحسين بن يعقوب، عن محمد بن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وقال ابن حجر في "الإصابة" 1/360: وأخرج السراج من طريق ابن إسحاق، حدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير ... فذكره بهذا الإسناد. قلت: وأخرجه ابن إسحاق في "السيرة" ص 312 عن عاصم بن عمرو بن قتادة، عن محمود بن لبيد رضي الله عنه ... فذكر الحديث. وأخرجه من طريق ابن إسحاق عن عاصم بن عمر مرسلا البيهقي في "السنن" 4/15، وفي "الدلائل" 3/246. وله شاهد من حديث ابن عباس عند الطبراني "12094"، ولفظه: "لما أصيب حمزة بن عبد المطلب وحنظلة بن الراهب وهما جنبان، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "رأيت الملائكة تغسلهما"، وسنده حسن كما قال الهيثمي في "المجمع" 3/23.

7026 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ بَنِیْ قُرَيْظَةَ، نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ، فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا اِلٰى خَيْرِكُمْ اَوْ اِلٰى سَيِّدِكُمْ، قَالَ: اِنَّ هٰـؤُلَاءِ قَدْ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ، قَالَ: فَاِنِّی اَحْكُمُ فِيهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ، وَقَالَ مَرَّةً: لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

﴾﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے سب سے بہتر شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے تمہیں ثالث تسلیم کیا ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے بارے میں فیصلہ دیتا ہوں کہ ان کے جنگ جو افراد کو قتل کر دیا جائے، بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے تم نے ان کے بارے میں بادشاہ کی طرح کا فیصلہ دیا ہے۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ بِالْكَوْنِ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ تِلْكَ الْاَيَّامَ قَصْدًا لِعِيَادَتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ حکم دینے کا تذکرہ وہ ان ایام میں مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہیں تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرتے رہیں

7027 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ

7026- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى". "1188" وأخرجه مسلم "1768" في الجهاد: باب جواز قتال من نقض العهد ... ، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/22 عن عبد الرحمن بن مهدي، به. وأخرجه أحمد 3/22 و 71، والبخاري "3043" في الجهاد: باب إذا نزل العدو على حكم رجل، و"3804" في مناقب الأنصار: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، و"4121" في المغازي: باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب، و"6262" في الاستئذان: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ"، ومسلم "1768" "064"، وأبو داود "5215" "5216"، في الأدب: باب ما جاء في القيام، والنسائي في "الفضائل" "118"، وابن سعد 3/424، والطبراني "5323"، والبيهقي 6/57 - 58 و9/63، والبغوي "2718" من طرق عن شعبة، به.

لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيبٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا تھا تاکہ قریب سے ہی ان کی عیادت کرلیا کریں۔

ذِكْرُ وَصْفِ دُعَاءِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ بَنِي قُرَيْظَةَ

بنوقریظہ سے جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جو دعا کی تھی اس کا تذکرہ

7028 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَقْفُو اَثَرَ النَّاسِ، فَسَمِعْتُ وَئِيدَ الْاَرْضِ مِنْ وَرَائِي، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَّمَعَهُ ابْنُ اَخِيهِ الْحَارِثُ بْنُ اَوْسٍ يَّحْمِلُ مِجَنَّهُ، فَجَلَسْتُ اِلَى الْاَرْضِ، فَمَرَّ سَعْدٌ وَّعَلَيْهِ دِرْعٌ قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا اَطْرَافُهُ، فَاَنَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اَطْرَافِ سَعْدٍ، وَكَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلِهِمْ، قَالَتْ: فَمَرَّ وَهُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُوْلُ:

لَبِّثْ قَلِيلًا يُدْرِكِ الْهَيْجَا حَمَلْ   مَا اَحْسَنَ الْمَوْتَ اِذَا حَانَ الْاَجَلْ

قَالَتْ: فَقُمْتُ فَاقْتَحَمْتُ حَدِيقَةً، فَاِذَا فِيهَا نَفَرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَيْحَكِ مَا جَاءَ بِكِ لَعَمْرِي وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَجَرِيئَةٌ، مَا يُؤْمِنُكِ اَنْ يَكُوْنَ تَحَوُّزٌ اَوْ بَلَاءٌ، قَالَتْ: فَمَا زَالَ يَلُومُنِي حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنَّ الْاَرْضَ قَدِ انْشَقَّتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا، وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ نَصِيفَةٌ لَهُ، فَرَفَعَ الرَّجُلُ النَّصِيفَ عَنْ وَجْهِهِ، فَاِذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا عُمَرُ، اِنَّكَ قَدْ اَكْثَرْتَ مُنْذُ الْيَوْمَ، وَاَيْنَ الْفِرَارُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ؟، قَالَتْ: وَرَمٰى سَعْدًا رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْعَرِقَةِ، بِسَهْمٍ قَالَ: خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْعَرِقَةِ فَاَصَابَ اَكْحَلَهُ فَقَطَعَهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ قُرَيْظَةَ، وَكَانُوا حُلَفَاءَهُ وَمَوَالِيَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَرَاَ كَلْمُهُ، وَبَعَثَ اللّٰهُ الرِّيحَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ، وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا،

7027– حديث صحيح. عبد الرحمن بن المتوكل القارء ذكره المؤلف في "الثقات" 8/379، فقلت: من أهل البصرة يروى عن الفضل بن سليمان، حدثنا عنه أبو خليفة مات بعد سنة ثلاثين ومئتين بقليل. وقد توبع. ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/56، والبخاري "463" في الصلاة: باب الخيمة في المسجد للمرضى وغيرهم، و "4122" في المغازي: باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة ومحاصرته إياهم، ومسلم "1769" "65" في الجهاد: باب جواز قتال من نقض العهد ... ، وأبو داود "3101" في الجنائز: باب في العيادة مرارا، والنسائي 2/45 في المساجد: باب ضرب الخباء في المساجد، وابن سعد 3/425 من طرق عن عبد الله بن نمير، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد.

7028– حديث حسن. وأخرجه أحمد 6/141 - 142، وأبو بكر بن أبي شيبة 14/408 - 411، وابن سعد 3/421 - 423 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وقد تقدم القسم الأخير منه وهو أخذه صلى الله عليه وسلم بلحيته إذا وجد عند - عند المؤلف برقم "6439".

فَلَحِقَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِتِهَامَةَ، وَلَحِقَ عُيَيْنَةَ وَمَنْ مَعَهُ بِنَجْدٍ، وَرَجَعَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ، فَتَحَصَّنُوا بِصَيَاصِيهِمْ، فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَضُرِبَتْ عَلٰى سَعْدٍ فِى الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ.

قَالَتْ: فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: اَوَقَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ، فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعَتِ الْمَلَائِكَةُ السِّلَاحَ، اخْرُجْ اِلٰى بَنِى قُرَيْظَةَ فَقَاتِلْهُمْ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ، وَلَبِسَ لَاْمَتَهُ، فَخَرَجَ فَمَرَّ عَلٰى بَنِى غَنْمٍ وَكَانُوا جِيرَانَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَنْ مَرَّ بِكُمْ ؟ قَالُوْا: مَرَّ بِنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِىُّ، فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاصَرَهُمْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا، فَلَمَّا اشْتَدَّ حَصْرُهُمْ، وَاشْتَدَّ الْبَلَاءُ عَلَيْهِمْ قِيْلَ لَهُمْ انْزِلُوا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَشَارُوْا اَبَا لُبَابَةَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنَّهُ الذَّبْحُ، فَقَالُوْا: نَنْزِلُ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَنَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ، وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ، فَحُمِلَ عَلٰى حِمَارٍ وَعَلَيْهِ اِكَافٌ مِنْ لِيفٍ وَحَفَّ بِهِ قَوْمُهُ، فَجَعَلُوا يَقُوْلُوْنَ: يَا اَبَا عَمْرٍو، حُلَفَاؤُكَ وَمَوَالِيكَ وَاَهْلُ النِّكَايَةِ وَمَنْ قَدْ عَلِمْتَ، فَلَا يُرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا، حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْ ذَرَارِيِّهِمُ الْتَفَتَ اِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ: قَدْ آنَ لِسَعْدٍ اَنْ لَا يُبَالِىَ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، فَلَمَّا طَلَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا اِلٰى سَيِّدِكُمْ فَاَنْزِلُوهُ، قَالَ عُمَرُ: سَيِّدُنَا اللّٰهُ، قَالَ: اَنْزِلُوهُ، فَاَنْزَلُوهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْكُمْ فِيهِمْ، قَالَ: فَاِنِّى اَحْكُمُ فِيهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ، وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ سَعْدٌ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ اَبْقَيْتَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْئًا، فَاَبْقِنِى لَهَا، وَاِنْ كُنْتَ قَطَعْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَاقْبِضْنِى اِلَيْكَ، فَانْفَجَرَ كَلْمُهُ، وَكَانَ قَدْ بَرَاَ مِنْهُ حَتّٰى مَا بَقِىَ مِنْهُ اِلَّا مِثْلُ الْحِمَّصِ، قَالَتْ: فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعَ سَعْدٌ اِلٰى بَيْتِهِ الَّذِىْ ضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَحَضَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، قَالَتْ: فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ، اِنِّى لَاَعْرِفُ بُكَاءَ اَبِىْ بَكْرٍ مِنْ بُكَاءِ عُمَرَ وَاَنَا فِىْ حُجْرَتِى، وَكَانُوا كَمَا، قَالَ اللّٰهُ: (رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ) (الفتح: 29)، قَالَ عَلْقَمَةُ: فَقُلْتُ اَىْ اُمَّهْ، فَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَتْ: كَانَ عَيْنَاهُ لَا تَدْمَعُ عَلٰى اَحَدٍ، وَلٰكِنَّهُ اِذَا وَجَدَ اِنَّمَا هُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں غزوہ خندق کے موقع پر میں لوگوں کے پیچھے پیچھے جانے کے لیے نکلی میں نے اپنے پیچھے زمین پر چلنے کی آواز سنی میں نے مڑ کر دیکھا' تو وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے ان کے ساتھ ان کے بھتیجے حارث بن اوس تھے جنہوں نے ان کی ڈھال اٹھائی ہوئی تھی میں زمین پر بیٹھ گئی حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزرے' تو ان کے جسم پر ایک زرہ تھی جس کے کنارے باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باہر نکلے ہوئے کناروں سے اندیشہ ہوا وہ لمبے تڑنگے آدمی تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب وہ گزرے تو یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ پھر تم موت تک پہنچ جاؤ گے اور وہ کتنی اچھی موت ہے جب آدمی کا وقت پورا ہو جائے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں اٹھی اور میں ایک باغ کے اندر آ گئی وہاں کچھ مسلمان موجود تھے ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم کیوں آئی ہو؟ اللہ کی قسم! تم نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے کس چیز نے تمہیں اس بات سے مامون رکھا کہ کوئی مصیبت یا آزمائش آ سکتی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ مسلسل مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ ان لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنے چہرے پر کپڑا اڈالا ہوا تھا انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے کہا: اے عمر! تمہارا ستیاناس ہو آج آپ نے انتہا کر دی ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کہاں جایا جا سکتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عرقہ نے حضرت سعد (معاذ رضی اللہ عنہ) کو تیر مارا اور بولا: اسے سنبھالو میں ابن عرقہ ہوں تو وہ تیر ان کی مخصوص رگ پر لگا اور اس نے اس رگ کو کاٹ دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ تو مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک بنو قریظہ کے حوالے سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہیں کر دیتا۔ وہ لوگ اور ان کے موالی زمانہ جاہلیت میں ان کے حلیف رہے تھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخم ٹھیک ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر آندھی بھیجی۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے لئے جنگ کی جگہ کافی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے۔ ابوسفیان تہامہ گیا اس نے عیینہ اور نجد میں موجود اس کے ساتھیوں سے ملاقات کی بنو قریظہ واپس آ گئے وہ اپنے علاقے میں قلعہ بند ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف واپس تشریف لائے تو آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں چمڑے سے بنے ہوئے خیمے کو لگانے کا حکم دیا آپ نے ہتھیار اتارے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حتیٰ کہ جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: کیا آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں اللہ کی قسم فرشتوں نے تو ابھی ہتھیار نہیں اتارے آپ بنو قریظہ کی طرف تشریف لے جائیں اور ان کے ساتھ جنگ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کا حکم دیا آپ نے جنگی لباس پہن لیا آپ گھر سے باہر نکلے اور بنو غنم کے پاس سے گزرے جو مسجد کے پڑوسی تھے آپ نے دریافت کیا: ابھی تمہارے پاس سے کون گزرا ہے ان لوگوں نے جواب دیا: دحیہ کلبی ہمارے پاس سے گزرے ہیں (یعنی حضرت جبرائیل دحیہ کلبی کی شکل میں آئے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کے پاس تشریف لائے آپ نے 25 دن تک ان کا محاصرہ کیا جب ان کا محاصرہ شدید ہو گیا اور ان پر آزمائش سخت ہو گئی تو ان سے یہ کہا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثالث مان لو ان لوگوں نے ابولبابہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے انہیں اشارہ کر کے بتایا: انہیں ذبح کر دیا جائے گا تو ان لوگوں نے کہا: ہم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کرتے ہیں تو ان لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ثالثی فیصلے پر محاصرہ ختم کروایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا انہیں ایک گدھے پر سوار کر کے لایا گیا جس پر کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی چادر موجود تھی ان کی قوم کے افراد نے انہیں گھیرا ہوا تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے اے ابوعمرو یہ تمہارے حلیف اور موالی ہیں اور لڑائیوں کے ساتھی ہیں اور وہ لوگ ہیں جن کے

بارے میں آپ جانتے ہیں لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ جب وہ ان کے بچوں کے قریب ہوئے' تو وہ اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے اب سعد کے لئے وہ وقت آ گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرے جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اسے نیچے اتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہمارا سردار' تو اللہ تعالیٰ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے نیچے اتارو۔ انہوں نے اسے نیچے اتارا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جنگ جو لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا جائے ان کے اموال تقسیم کر دیئے جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دیا ہے پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر تو نے اپنے نبی کے لئے قریش سے جنگ کو باقی رکھنا ہے' تو مجھے بھی اس کے لیے باقی رکھ اور اگر' تو نے اپنے نبی اور ان کے درمیان جنگ کو منقطع کر دیا ہے' تو مجھے اپنی طرف قبض کر لے' تو ان کے زخم سے خون جاری ہو گیا حالانکہ وہ اس سے پہلے ٹھیک ہو چکے تھے' یہاں تک کہ صرف معمولی سا زخم رہ گیا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس چلے گئے وہ خیمہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے لگوایا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اپنے حجرے میں ہی موجود تھی کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز صاف سنائی دی' تو اسی طرح ہوا تھا' جس طرح اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

''آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم دل ہیں''۔

راوی علقمہ نے کہا: اے ام المومنین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے (یعنی رونے کے وقت کیا کرتے تھے) تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر آنسو نہیں بہاتے تھے البتہ یہ ہے کہ آپ (غم کی شدت کی وجہ سے) اپنی داڑھی مبارک پکڑ لیتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِبْشَارِ الْعَرْشِ وَارْتِيَاحِهِ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

عرش کا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوش ہونا اور جھومنا

7029 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى السِّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْفُوْظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَّارُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجِنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ: اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ يُرِيْدُ بِهِ: اسْتَبْشَرَ وَارْتَاحَ، كَقَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (فَإِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ) (الحج: 5) يُرِيْدُ بِهِ: ارْتَاحَتْ وَاخْضَرَّتْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالانکہ اس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا: اس کے لیے رحمان کا عرش جھوم اٹھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: اس کے لیے رحمان کا عرش جھوم اٹھا ہے' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس نے خوش خبری حاصل کی ہے اور راحت حاصل کی ہے' اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ہے۔

''جب ہم اس پر اپنی رحمت نازل کرتے ہیں' تو وہ جھوم اٹھتا ہے اور پھلتا پھولتا ہے''۔

اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ وہ راحت حاصل کرتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اهْتَزَّ لَهَا اَرَادَ بِهِ وَفَاتَهُ دُوْنَ الْجَنَازَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس کے لیے وہ جھوم اٹھا'' اس کے ذریعے مراد ان کی وفات ہے ان کا جنازہ (میت) مراد نہیں ہے

7030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

محمد بن عمرو اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے

7029- حديث صحيح، محفوظ بن أبي توبة ذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل "8/422 - 423 ونقل عن أبيه أنه ضعف أمره جداً، لكن تابعه محمد بن عبد الله العصار، ومحمد هذا روى عنه جمع، وكان مع أحمد بن حنبل في الرحلة إلى اليمن وغيره وهو أول من أظهر مذهب الحديث بجرجان . وذكره المؤلف في ثقاته9/103، فقال: يروى عنه عبيد الله بن موسى وعبد الرزاق، حدثنا عنه شيوخنا، عمران بن موسى السختياني وغيره، وهو مترجم أيضا في "تاريخ جرجان" ص 376، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وهو في "مصنف عبد الرزاق". "6747" وأخرجه من طريق عبد الرزاق: أحمد 3/296، ومسلم"123" "2466" في فضائل الصحابة: باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، والترمذي ."3848" في المناقب: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، والطبراني ."5336" وقال الترمذي حسن صحيح . وأخرجه أحمد 3/349، والطبراني "5337" و"5338" من طريقين عن أبي الزبير، به. وأخرجه الطبراني "5339" من طريقين يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن جابر. وانظر ."7031"

7030- حديث حسن لغيره، وأخرجه أحمد 4/352، وابن أبي شيبة12/142، وابن سعد 3/434، والطبراني "553" من طريق يزيد بن هارون، والطبراني "553" و"5332" من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وبعضهم يذكر فيه قصة. وأورده الهيثمي في "المجمع"9/308 و 309، ونسبه إلى أحمد والطبراني، وقال: وأسانيدها كلها حسنة.

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
''سعد بن معاذ کے انتقال پر عرش جھوم اٹھا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعَرْشَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ السَّرِيْرُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت میں عرش سے مراد پلنگ ہے

7031 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، وَاَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''سعد بن معاذ کے انتقال پر رحمان کا عرش جھوم اٹھا''۔

ذِكْرُ طَعْنِ الْمُنَافِقِيْنَ فِيْ جَنَازَةِ سَعْدٍ لِخِفَّتِهَا

منافقین کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازے پر ہلکے ہونے کا طعن کرنے کا تذکرہ

7032 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَلَّافُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

7031– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" "2963"، وأحمد 3/316، وابن أبي شيبة 12/142، والبخاري "3803" في مناقب الأنصار: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، ومسلم "124" "2466" في فضائل الصحابة: باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، وابن ماجة "158" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وابن سعد 3/433 - 434، والطبراني "5335"، والبغوي "3980" من طرق عن الأعمش، عن أبي سفيان بهذا الإسناد. وزاد أبو عوانة في حديثه عن الأعمش عند البخاري: وعن أبي صالح، عن جابر، وذكر زيادة.

7032–حديث صحيح، محمد بن عبد الرحمن العلاف: ذكره المؤلف في "ثقاته" 9/98، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني "5342" من طريق محمد بن ثعلبة بن سواء، عن عمه محمد بن سواء، عن سعيد، وهو ابن أبي عروبة عن قتادة، بهذا الإسناد. ولم يذكر فيه قصة المنافقين وحمل الجنازة. وأخرجه كذلك أحمد 3/234، ومسلم "2467" من طريق عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أبي عروبة، به. وقصة حمل الجنازة أخرجها عبد الرزاق "20414"، ومن طريق الترمذي "3849" في المناقب: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، عن معمر، عم قتادة، عن أنس بن مالك، قال: لما حملت جنازة سعد بن معاذ قال المنافقون: ما أخف جنازته لحكمه في قريظة، فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: "لا، ولكن كانت تحمله الملائكة." وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَجِنَازَةُ سَعْدٍ مَوْضُوعَةٌ: اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ فَطَفِقَ الْمُنَافِقُونَ فِيْ جِنَازَتِهٖ وَقَالُوْا: مَا اَخَفَّهَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّمَا كَانَتْ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ مَعَهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا (آپ نے فرمایا:) اس کے لیے رحمٰن کا عرش جھوم اٹھا ہے منافقین نے ان کے جنازے کے بارے میں یہ کہنا شروع کیا: یہ کتنا ہلکا ہے اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔

ذِكْرُ فَتْحِ اَبْوَابِ السَّمَاءِ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے انتقال پر آسمان کے دروازے کھولے جانے کا تذکرہ

7033 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَيَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ: هٰذَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ الَّذِيْ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ شُدِّدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ وہ نیک شخص ہے جس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اس پر (قبر میں) تنگی کی گئی لیکن پھر اس کو کشادگی عطا کر دی گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمَّا شَدَّدَ عَلَيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کے تنگ ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی قبر کو کشادہ کر دیا تھا

7033- إسناده حسن. عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد بن كثير أبو حفص الحمصي، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري. وأخرجه أحمد في "المسند"3/327، وفي "الفضائل" "1496" و"1497"، والطبراني "5340" من طريق محمد بن بشر، والنسائي في "الفضائل" "120"، والحاكم 3/206 من طريق الفضل بن موسى، والحاكم أيضا 3/206 من طريق يزيد بن هارون، ثلاثتهم عن محمد بن عمرو بهذا الإسناد. لم يذكر أحمد في الموضع الثاني من "الفضائل" في سنده يحيى بن سعيد، متابع يزيد بن عبد الله، وصحح إسناده الحاكم، ووافقه الذهبي.

7034 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُ - يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ - فَاحْتَبَسَ، فَلَمَّا خَرَجَ قِيلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ فَكَشَفَ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر میں یعنی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے آپ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے رہے جب آپ باہر آئے تو عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں ٹھہرے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد کو قبر میں بھینچا گیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس نے انہیں کشادگی عطا کی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَنَادِيلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ

جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومالوں کی صفت کا تذکرہ

7035 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

7034– إسناده ضعيف، ابن فضيل وهو محمد - سمع من عطاء بن السائب بعد الاختلاط . وأخرجه ابن سعد 3/433، وابن أبي شيبة 12/142 - 143، ومن طريقه الحاكم 3/206 عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد، وصحح إسناده الحاكم، ووافقه الذهبي ! قلت: وقد صح الحديث من طريق آخر عن ابن عمر بغير هذا اللفظ: فقد أخرجه النسائي 4/100 - 101، وابن سعد 3/430، والطبراني "5333"، والبيهقي في "الدلائل" 4/28، و"إثبات عذاب القبر " له "109" من طريق عبد الله بن إدريس، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "هذا الذى تحرك له العرش يعنى سعد بن معاذ - وفتحت له أبواب السماء ، وشهده سبعون ألفا من الملائكة، لقد ضم ضمة ثم فرج عنه ." وهذا الإسناد صحيح، وسقط من المطبوع من "إثبات عذاب القبر" في الإسناد عبيد الله بن عمر، ونافع. وأخرج الطحاوى فى "مشكل الآثار" "276"، وأبو نعيم فى "الحلية" 3/173 - 174 من طريق سفيان الثورى، عن سعد بن إبراهيم، عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لو أن أحدا نجا من عذاب القبر، لنجا منه سعد"، ثم قال بأصابعه الثلاثة يجمعها كأنه يقلبها، ثم قال: "لقد ضغط، ثم عوفي."

7035–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود وهو الطيالسي فمن رجال مسلم، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وسماع شعبة منه قديم . وهو في "مسند الطيالسي" "710" وأخرجه مسلم "2467" في فضائل الصحابة: باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، عن أحمد بن عبيدة الضبي، عن أبي داود، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/302، والبخارى "3802" في مناقب الأنصار: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، ومسلم "2468" من طريق محمد بن جعفر غندر، ومسلم "2468" من طريق أمية بن خالد، كلاهما عن شعبة، به . وأخرجه أحمد في "المسند" 4/301، وفي "الفضائل" "1487"، والبخارى "3249" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، و"5836" في اللباس: باب مس الحرير من غير لبس، و"5540" في اليمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم؟ والترمذى "3847" في المناقب: باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، والنسائي في "الفضائل" "117"، وابن ماجة "157" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن سعد 3/435، والبغوى "3981" من طرق عن أبي إسحاق، به.

(متن حدیث): لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبًا مِنْ حَرِيْرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمَسُوْنَهٗ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا بنا ہوا کپڑا پہنا لوگوں نے اسے چھو کر اسے پسند کرنا شروع کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پسند کر رہے ہو جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا اِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ابواسحاق نے یہ روایت حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

7036 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ، فَجَعَلُوا يَلْمَسُوْنَهٗ وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهٖ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَلْيَنُ مِنْ هٰذَا اَوْ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا .

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی کپڑا لایا گیا لوگ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی پر حیران ہونے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ نرم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس سے زیادہ بہتر ہیں۔

شعبہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہی روایت قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذٰلِكَ الثَّوْبَ الَّذِيْ لَبِسَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَنْسُوْجًا بِالذَّهَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ کپڑا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا تھا' وہ سونے کے ذریعے بنا ہوا تھا

7036–إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أبي داود، فمن رجال مسلم. وانظر ما قبله.

[1] إسناده صحيح. وهو في "مسند الطيالسي" "1990"، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/209 و 277، ومسلم "2468". وأخرجه أحمد 3/206 - 207، ومسلم "2468" من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/234، والبخاري "2615" في الهبة: باب قبول الهدية من المشركين، و"3248" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ومسلم "2469" من طرق عن قتادة، به. وانظر ما بعده.

7037 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِی: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: اِنَّكَ بِسَعْدٍ لَشَبِیْهٌ، ثُمَّ بَكٰی فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ، قَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی سَعْدٍ، كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَیْشًا اِلٰی اُكَیْدِرِ دُوْمَةَ، فَاَرْسَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِیْبَاجٍ مَنْسُوْجٌ فِیْهَا الذَّهَبُ، فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ، اَوْ جَلَسَ، فَلَمْ یَتَكَلَّمْ، ثُمَّ نَزَلَ، فَجَعَلَ النَّاسُ یَلْمَسُوْنَ الْجُبَّةَ، وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَتَعْجَبُوْنَ مِنْهَا؟ قَالُوْا: مَا رَاَیْنَا ثَوْبًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ

واقد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم کون ہو میں نے کہا: میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں' تو انہوں نے فرمایا: تمہاری حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت ہے پھر وہ رونے لگے اور بہت زیادہ روئے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے وہ بڑے بھاری بھرکم اور طویل قامت تھے پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دومہ (کے حکمران) اکیدر کی طرف لشکر روانہ کیا' تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ریشم سے بنا ہوا ایک جبہ بھیجا جس میں سونا بھرا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا آپ منبر پر کھڑے ہوئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) منبر پر بیٹھے آپ نے کوئی بات چیت نہیں کی پھر آپ منبر سے نیچے اترے لوگ اس جبے کو چھونے لگے اور اس کی طرف دیکھنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں یہ اچھا لگ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہم نے اس سے زیادہ عمدہ کپڑا کبھی نہیں دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں' جو تم دیکھ رہے ہو۔

7037– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيُّ - وهو حسن الحديث صدوق، وحديثه في "الصحيحين" مقرون. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1495"، وابن سعد 3/435 - 436 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/144، والترمذي "1723" في اللباس: باب رقم "3"، والنسائي 8/199 في الزينة: باب لبس الديباج المنسوج بالذهب. من طرق عن محمد بن عمرو، به. وقال الترمذي: حديث صحيح. وأكيدر دومة: هو ابن عبد الملك الكندي صاحب دومة الجندل مدينة بين الشام والحجاز قرب تبوك ذكره ابن منده وأبو نعيم في الصحابة، وقال: كتب إليه النبي صلى الله عليه وسلم، وأرسل إليه سرية مع خالد بن الوليد، ثم إنه أسلم، وأهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم حلة سيراء، فوهبها لعمر، وتعقب ذلك ابن الأثير في "أسد الغابة "1/135، فقال: إنما أهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم، وصالحه، ولم يسلم، وهذا لا خلاف فيه بين أهل السير، وأما من قال: إنه أسلم، فقد أخطأ خطأ ظاهرا، بل كان نصرانيا، ولما صالح النبي صلى الله عليه وسلم، عاد إلى حصنه، وبقي فيه، ثم إن خالد بن الوليد أسره في أيام أبي بكر، فقتله كافرا.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لُبْسَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُبَّةَ الْمَنْسُوجَةَ بِالذَّهَبِ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لُبْسَهَا عَلَى الرِّجَالِ مِنْ اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا سونے کے ذریعے بنا ہوا جبہ پہننا اللہ تعالیٰ کے نبی اکرم ﷺ کی امت کے مردوں کے لیے اسے پہننے کو حرام قرار دینے سے پہلے تھا

7038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ، حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةَ سُنْدُسٍ، فَلَبِسَهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّحَرَّمَ الْحَرِيْرُ، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَحْسَنُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دومہ (کے حکمران) اکیدر نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ریشم سے بنا ہوا جبہ بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پہنا یہ ریشم کے حرام قرار دیئے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ لوگ اس کی خوبصورتی سے حیران ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

ذِكْرُ خُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ

7038- إسناده جيد، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن ثعلبة بن سواء، فقد روى له ابن ماجة، وروى عنه جمع، وقال أبو حاتم: أدركته ولم أكتب عنه، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد روى الشيخان من حديث محمد بن سواء عنه. وأخرجه أحمد 3/234 عن عبد الوهاب وهو ابن عطاء - عن سعيد، بهذا الإسناد. وعلق طرفا من أوله البخاري "2616" في الهبة: باب قبول الهدية من المشركين، عن سعيد، به.

7039- حديث صحيح، ابن أبي السَّرِي قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "9730". وأخرجه البخاري "4086" في المغازي: باب غزوة الرجيع، عن إبراهيم بن موسى، عن هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3045" في الجهاد: باب هل يستأسر الرجل؟ و"7402" في التوحيد: باب ما يذكر في الذات والنعوت وأسامي الله عز وجل، وأبو داود "2661" في الجهاد: باب في الرجل يستأسر، من طريق أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري، به. ولم يسق أبو داود لفظه، والرواية الثانية عند البخاري مختصرة جدا، وقد زاد شعيب في حديثه عن الزهري قال: فأخبرني عبيد الله بن عياض أن بنت الحارث أخبرته أنهم حين اجتمعوا استعار منها موسى ... الحديث. وأخرجه الطيالسي "2597"، وأحمد 2/294-295، والبخاري "3989" في المغازي: باب رقم "10"، وأبو داود "2660" و"3112" في الجنائز: باب المريض يؤخذ من أظفاره وعانته، والطبراني "4192" و"463"/17، والبيهقي في "الدلائل" 3/323-325

الزُّهْرِيّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ نَزَلُوْا، فَذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لِحْيَانَ، فَاتَّبَعُوْهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ، حَتّٰى نَزَلُوا مَنْزِلًا نَزَلُوْهُ، فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوَى تَمْرٍ مِنْ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ، فَقِيْلَ: هٰذَا مِنْ تَمْرِ اَهْلِ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوْا آثَارَهُمْ، حَتّٰى لَحِقُوهُمْ، فَلَمَّا آنَسَهُمْ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَصْحَابُهُ، لَجَؤُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ، وَجَاءَ الْقَوْمُ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ، فَقَالُوْا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ اِنْ نَزَلْتُمْ اِلَيْنَا اَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ قَوْمٍ كَافِرِيْنَ، اللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا رَسُوْلَكَ، فَقَاتَلُوْهُمْ فِيْ بُيُوتِهِمْ حَتّٰى قَتَلُوا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ، وَبَقِيَ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلٌ آخَرُ فَاَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ اَنْ يَنْزِلُوا اِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا، فَنَادَى الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِيْ مَعَهُمَا، هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ، فَاَبَى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ، فَجَرُّوْهُ، فَاَبَى اَنْ يَّتْبَعَهُمْ، وَقَالَ: لِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ اُسْوَةٌ، فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ، وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنُ عَامِرٍ، وَكَانَ الْحَارِثُ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا، حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعُوْا عَلٰى قَتْلِهِ اسْتَعَارَ مُوْسًى مِنْ اِحْدٰى بَنَاتِ الْحَارِثِ يَسْتَحِدُّ بِهٖ، فَاَعَارَتْهُ، قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِيْ حَتّٰى اَتَاهُ، فَاَخَذَهُ فَاَضْجَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ، وَالْمُوْسٰى فِيْ يَدِهٖ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُ، فَزِعْتُ فَزَعًا شَدِيْدًا، فَقَالَ: خَشِيْتِ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: فَكَانَتْ تَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَّمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَّاِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ، وَمَا كَانَ اِلَّا رِزْقًا رَزَقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ، ثُمَّ خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ، فَقَالَ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تَرَوْا اَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ مِّنَ الْمَوْتِ، لَزِدْتُّ، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ، ثُمَّ قَالَ:

وَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلٰى اَيِّ شَقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي

ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى مَوْضِعِ عَاصِمٍ تُرِيْدُ الشَّيْءَ مِنْ جَسَدِهٖ لِيَعْرِفُوْهُ، وَكَانَ قَتَلَ عَظِيْمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ، هٰكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ مِنْ كِتَابِهٖ، فَقَاتَلُوْهُمْ فِيْ بُيُوتِهِمْ، وَاِنَّمَا هُوَ: فَقَاتَلُوْهُمْ مِنْ ثُبُوتِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم جاسوسی کے لیے روانہ کی آپ نے ان کا امیر عاصم بن ثابت کو مقرر کیا وہ لوگ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ عسفان اور مکہ کے درمیان انہوں نے پڑاؤ کیا۔ ہذیل قبیلے کی ایک شاخ بنو لحیان کو ان کا پتہ چل گیا وہ لوگ ایک سو تیر اندازوں کے ساتھ ان کے پیچھے آئے اور ان کے قدموں کے نشانات پر آتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے بھی اسی جگہ پڑاؤ کیا جہاں انہوں نے پڑاؤ کیا تھا وہاں انہیں مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں ملیں' تو کہا گیا

یہ تو اہل یثرب کی کھجوریں ہیں پھر وہ لوگ ان کے قدموں کے نشانات پر پیچھے آتے گئے یہاں تک کہ ان تک پہنچ گئے جب حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کا احساس ہوا تو انہوں نے ایک پہاڑ کی آڑ لی وہ لوگ آئے اور انہوں نے ان حضرات کو گھیر لیا ان لوگوں نے کہا: آپ لوگوں کے ساتھ یہ پختہ عہد اور وعدہ ہے کہ اگر آپ اتر کر ہماری طرف آجاتے ہیں تو ہم آپ میں سے کسی بھی شخص کو قتل نہیں کریں گے تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کافر قوم کی دی ہوئی پناہ کی وجہ سے نیچے نہیں اتروں گا: اے اللہ! تو ہمارے بارے میں اپنے رسول کو اطلاع دیدے کہ ان لوگوں نے اپنی رہائشی جگہ پر رہتے ہوئے ان کے ساتھ لڑائی کی یہاں تک کہ ان لوگوں نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات افراد کو قتل کر دیا صرف حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے اور ایک اور شخص باقی رہ گیا ان لوگوں نے ان حضرات کو یہ عہد دیا کہ وہ اگر اتر کر ان کی طرف آگئے تو (انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا) لیکن جب ان لوگوں نے ان حضرات پر قابو پا لیا تو انہوں نے ان کی کمانوں کے تار کھول دیئے اور اس کے ذریعے ان حضرات کو باندھ دیا تو ان دو کے ساتھ موجود تیسرے شخص نے کہا: یہ سب سے پہلی وعدہ خلافی ہے اس نے ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ان لوگوں نے انہیں کھینچا تو اس شخص نے ان کے پیچھے جانے سے انکار کر دیا اور بولا: میرے لیے (ان مقتولین) کے طریقہ کار میں بہترین نمونہ ہے تو ان لوگوں نے اس شخص کی بھی گردن اڑادی وہ لوگ حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے اور مکہ میں ان دونوں کو فروخت کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ حارث غزوہ بدر کے دن مارا گیا تھا وہ ان لوگوں کے ہاں قیدی کے طور پر رہے یہاں تک کہ جب ان لوگوں نے انہیں قتل کرنے کے بارے میں طے کر لیا تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی ایک بیٹی سے ایک استرا عارضی استعمال کے لئے مانگا تا کہ اس کے ذریعے اضافی بال صاف کر لیں اس عورت نے انہیں وہ استرا دے دیا وہ عورت بیان کرتی ہے میں اپنے بچے سے غافل ہوئی یہاں تک کہ وہ بچہ ان کے پاس چلا گیا انہوں نے اس بچے کو پکڑا اور اپنی زانوں پر بٹھا لیا استرا ان کے ہاتھ میں تھا جب میں نے اس بچے کو دیکھا تو میں بہت گھبرا گئی انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہیں اندیشہ ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسا نہیں کروں گا وہ عورت بیان کرتی ہے میں نے ایسا کوئی قیدی کبھی نہیں دیکھا جو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر ہو میں نے انہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ ان دنوں مکہ میں یہ پھل نہیں تھا اور وہ اس وقت لوہے میں جکڑے ہوئے تھے یہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ انہیں عطا کرتا تھا پھر وہ لوگ (یعنی بنو حارث) انہیں حرم کی حدود سے باہر لے گئے تا کہ انہیں قتل کر دیں تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے موقع دو تا کہ میں دو رکعات ادا کر لوں پھر انہوں نے دو رکعات ادا کی اور بولے: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم یہ سمجھو گے کہ میں موت کے خوف کی وجہ سے (ایسا کر رہا ہوں) تو میں مزید رکعات ادا کرتا۔

(راوی کہتے ہیں) تو وہ پہلے فرد تھے جنہوں نے قتل ہونے کے وقت دو رکعات ادا کرنے کا طریقہ ایجاد کیا پھر انہوں نے فرمایا۔

''اگر میں مسلمان ہونے کے عالم میں قتل کیا جاتا ہوں تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مجھے کون سے پہلو کے بل گرایا جاتا ہے''۔

پھر عقبہ بن حارث اٹھ کر ان کی طرف گیا اور اس نے انہیں شہید کر دیا۔ قریش نے عاصم کے مقام کی طرف کسی کو بھیجا تا کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ حاصل کر لیں اور اس کے ذریعے انہیں پہچان لیں کیونکہ عاصم نے غزوہ بدر کے موقع پر ان کے بڑے فرد کو قتل کیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سایہ بھیجا' تو وہ لوگ ان کے جسم سے کچھ حاصل نہیں کر سکے۔

یہ روایت ابن قتیبہ نے اپنی تحریر میں سے ہمیں بیان کی تھی جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''تو انہوں نے اپنے گھروں میں رہتے ہوئے ان کے ساتھ لڑائی کی'' حالانکہ الفاظ یہ ہیں: ''انہوں نے اپنی جگہ پر رہتے ہوئے ان کے ساتھ لڑائی کی''۔

7040 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ،

(متن حدیث): وَقَالَ فِيْ آخِرِهٖ: فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى شَيْءٍ.

وَالدَّبْرُ الزَّنَابِيْرُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے ان پر بادل کی طرح مکھیوں کا جتھہ بھیجا' تو وہ لوگ ان کے جسم کی کسی بھی چیز پر قادر نہ ہو سکے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ دبل سے مراد شہد کی مکھیوں کا جتھہ ہے۔

ذِكْرُ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ، وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ وَقَالَ: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ، تَبِعَهُ الْبَصَرُ، فَصَاحَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ، فَقَالَ: لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِيْ

7040- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله.

7041- إسناده صحيح على شرط الشيخين. معاوية بن عمرو: هو الأزدي أبو عمرو البغدادي، وأبو إسحاق الفزاري: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 326/1. وأخرجه مسلم "7" "920" في الجنائز: باب في إغماض الميت والدعاء له إذا حضر، ومن طريقه البغوي "1468" عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/297، وابن ماجة "1454" في الجنائز: باب ما جاء في تغميض الميت، والبيهقي 3/384 من طريق معاوية بن عمرو، به. وأخرجه أبو داود "3118" في الجنائز: باب تغميض الميت، والنسائي في "الفضائل" "180"، والطبراني 23/"712" من طرق عن أبي إسحاق الفزاري، بعه. وأخرجه مسلم "8" "920"، والطبراني 23/"714" من طريقين عن خالد، به.

الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَهُ وَلَنَا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں (یعنی انتقال ہو چکا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں کو بند کیا اور فرمایا جب روح قبض ہوتی ہے تو نگاہ اس کے پیچھے جاتی ہے ان کے اہل خانہ میں سے کچھ لوگ چیخ کر رونے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں صرف بھلائی کی دعا کرو کیونکہ تم لوگ جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ابوسلمہ کی مغفرت کر دے اور مقرب لوگوں میں اس کے درجے بلند کر دے اور پیچھے رہنے والوں میں اس کا اچھا جانشین بنا دے اس کی اور ہماری مغفرت کر دے اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اس کی قبر کو اس کے لیے کشادہ کر دے اور اس کی قبر کو اس کے لیے روشن کر دے۔

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت زید بن حارثہ بن شراحیل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7042 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ (ادْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ) (الأحزاب: 5)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ انہیں حضرت زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کا یہ حکم نازل ہوا۔

''ان لوگوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی نسبت سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انصاف کے زیادہ قریب ہے''۔

ذِكْرُ مَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کا تذکرہ

7043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

7042-إسناده صحيح على شرط الشيخين. عفان: هو ابن مسلم، ووهيب: هو ابن خالد. وهو في "مصنف بن أبي شيبة" 12/140. وأخرجه أحمد 2/77، وابن سعد 3/43 عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2425" في فضائل الصحابة: باب فضائل زيد بن الحارثة وأسامة بن زيد رضي الله عنهما، عن أحمد بن سعيد الدارمي، عن حبان، عن وهيب، به. وأخرجه البخاري "2782" في تفسير سورة الأحزاب: باب (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ)، ومسلم "62" "2425"، والترمذي "3209" في التفسير: باب سورة الأحزاب، و "3814" في المناقب: باب مناقب زيد بن حارثة، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 5/161 من طرق عن موسى بن عقبة، به.

(متن حدیث): فَرَضَ عُمَرُ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَكْثَرَ مِمَّا فَرَضَ لِي، فَقُلْتُ: اِنَّمَا هِجْرَتِي وَهِجْرَةُ اُسَامَةَ وَاحِدَةٌ، قَالَ: اِنَّ اَبَاهُ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيكَ، وَاِنَّهُ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ، وَاِنَّمَا هَاجَرَ بِكَ اَبَوَاكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے لئے مجھ سے زیادہ ادائیگی مقرر کی تو میں نے کہا: میری ہجرت اور اسامہ کی ہجرت ایک ساتھ ہوئی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تم سے زیادہ محبوب تھا' تمہیں تمہارے ماں باپ نے ہجرت کروائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھے

7044 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ

7043- رجاله رجال الصحيح غير مصعب بن عبد الله الزبيري، فقد روى له النسائي وابن ماجة وهو ثقة، وهو في "مسند أبي يعلى" "162". وأخرجه بنحوه ابن سعد 4/70 عن خالد بن مخلد البجلي، عن عبد الله بن عمر، عن نافع، به. وعبد الله بن عمر ضعيف. وأخرجه الترمذي "3813" في المناقب: باب مناقب زيد بن حارثة، عن سفيان بن وكيع، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عن زيد بن أسلم، عن أبيه، عن عمر أنه فرض لأسامة.. فذكره بنحوه، وفيه سفيان بن وكيع، وهو ضعيف، وتدليس ابن جريج، ومع ذلك فقد قال الترمذي: حسن غريب. وأخرجه البزار "1736" ضمن حديث مطول من طريق أبي معشر، عن زيد بن أسلم، عن أبيه، وعن عمر بن عبد الله مولى غفرة ... قال الهيثمي في "المجمع" 6/6: رواه البزار، وفيه أبو معشر نجيح، ضعيف يعتبر بحديثه. إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير يحيى بن أيوب المقابري، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "63""2426" في فضائل الصحابة: باب فضائل زيد بن الحارثة...، عن يحيى بن أيوب المقابري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/110، والبخاري "6627" في الإيمان والنذور: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "وايم الله"، ومسلم "63""2426"، والترمذي بإثر الحديث "3816" في المناقب: باب مناقب زيد بن حارثة، من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه البخاري "3730" في فضائل الصحابة: باب مناقب زيد بن حارثة، و"4469" في المغازي: باب رقم "86"، "7187" في الأحكام: باب من لم يكترث بطعن من لا يعلم في الأمراء حديثا، والترمذي "3816" من طرق عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه أحمد 2/89/106، والبخاري "4468" في المغازي: باب بعث النبي صلى الله عليه وسلم أسامة بن زيد في مرضه الذي توفي فيه، ومسلم "64""2426"، وابن سعد 4/65 - 66 من طريق سالم بن عبد الله، وابن سعد 4/66 من طريق نافع، كلاهما عن ابن عمر وبعضهم يزيد فيه على بعض، وانظر الحديث رقم. "7059"

النَّاسِ فِي اِمْرَتِهٖ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنْ تَطْعَنُوا فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ خَلِيقًا لِلْاِمَارَةِ، وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ، وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ان کا امیر مقرر کیا بعض لوگوں نے ان کی امارت کے بارے میں الجھن کا اظہار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے امیر ہونے کے بارے میں الجھن کا اظہار کر رہے ہو' تو اس سے پہلے تم نے اس کے باپ کے حوالے سے بھی الجھن کا اظہار کیا تھا اللہ کی قسم وہ امیر ہونے کے قابل تھا اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

7045 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو زَيْنَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ اَهْلَكَ فَنَزَلَتْ: (وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ) (الأحزاب: 37)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (اپنی اہلیہ) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو (یعنی اسے طلاق نہ دو) تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم اپنے من میں وہ بات چھپا رہے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا''۔

ذِكْرُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7046 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، وَهَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ:

7044–إسناده صحيح على شرط البخاري رجاله ثقات، غير محمد بن عبد الرحيم، فمن رجال البخاري. وأخرجه الحاكم 2/417 من طريق الحسين بن الفضل البجلي، عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/149 - 150، والبخاري "4787" في تفسير سورة الأحزاب: باب: (وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ)، و "7420" في التوحيد: باب: (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)، والترمذي "3212" في التفسير: باب سورة الأحزاب، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 1/112، والبيهقي 7/57 من طرق عن حماد بن زيد، به، وبعضهم يزيد فيه على بعض، وقال الترمذي: حديث صحيح.

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ: اَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم شکل وصورت اور اخلاق میں میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھنے کا تذکرہ

7047 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ زَاجٌ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيتُ جَعْفَرًا مَلَكًا يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے جعفر فرشتے کی شکل میں دکھایا گیا وہ جنت میں اپنے دو پروں کے ذریعے اڑ رہا تھا''۔

7046- حديث صحيح إسناده قوى. رجاله ثقات رجال الشيخين غير هبيرة بن يريم وهانء بن هانء فقد روى لهما أصحاب السنن، وكلاهما لا بأس به. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة ".1/105 وقد وقع في المطبوع منه "هبيرة عن هانء"، وهو تحريف. وأخرجه ابن سعد 4/36، والحاكم 3/120 من طريق عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وذكر الحاكم فيه قصة، وصحح إسناده، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/98 - 99 و108 و115 من طرق عن إسرائيل، به. وفي الحديث قصة. وفي الباب عن البراء بن عازب عند ابن أبي شيبة 12/105، والبخاري "2699"، والترمذي "3765"، وابن سعد 4/36، وعن ابن عباس عند أحمد 1/230، وابن أبي شيبة.12/105

7047-حديث صحيح، يحيى بن نصر بن حاجب روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 9/254، وقال ابن عدي في "الكامل" 7/2702 وقد روى له أحاديث حسنة: أرجو أنه لا بأس به، وقال أبو زرعة فيما نقله عنه أبي حاتم 9/193: ليس بشيء له ترجمة في "تاريخ بغداد"14/159 - 160، وأبو نصر بن حاجب، قال أبو حاتم وغيره: صالح الحديث، وقال أبو داود: ليس بشيء، وقال ابن معين: ثقة، وروى عباس عن ابن معين أنه قال: ليس بشيء. مترجم في"تاريخ بغداد"13/277 - 278، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الترمذي "3763" في المناقب: باب مناقب جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه، عن علي بن حجر السعدي، والحاكم 3/209 من طريق علي بن عبد الله بن جعفر المديني، كلاهما عن عبد الله بن جعفر والد علي، عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث غريب من حديث أبي هريرة، لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن جعفر، وقد ضعفه يحيى بن معين وغيره، وصحح إسناده الحاكم، فتعقبه الذهبي بقوله: المديني "أي: عبد الله بن جعفر" واه. وأخرجه الحاكم 3/212 من طريق حماد بن سلمة، عن عبد الله بن المختار، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مر بي جعفر الليلة في ملأ من الملائكة وهو مخضب الجناحين بالدم." وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن ابن عباس عند الطبراني "1466"و"1467"، والحاكم.3/209 وعن البراء عند الحاكم 3/40، وعن علي عند ابن سعد .4/39 وعن ابن عمر عند البخاري "3709" و"4294"، والنسائي في "الفضائل" "55"، والطبراني "1474" أنه كان إذا سلم على عبد الله بن جعفر، قال: السلام عليك يا ابن ذي الجناحين.

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7048 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ، فَاَتَيْتُهُ وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْاُمَرَاءِ، قَالَ: عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَاِنْ اُصِيْبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، فَاِنْ اُصِيْبَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَوَثَبَ جَعْفَرٌ فَقَالَ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كُنْتُ اَرْغَبُ اَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا، فَقَالَ: امْضِ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ فِيْ اَيِّ ذٰلِكَ خَيْرٌ، فَانْطَلَقُوْا فَلَبِثُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَاَمَرَ اَنْ يُنَادَى: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هٰذَا الْغَازِي؟ انْطَلَقُوْا فَلَقُوا الْعَدُوَّ، فَاُصِيْبَ زَيْدٌ شَهِيْدًا، اسْتَغْفِرُوْا لَهُ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ النَّاسُ، ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا، اسْتَغْفِرُوْا لَهُ، ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَثَبَّتَ قَدَمَاهُ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا، اسْتَغْفِرُوْا لَهُ، ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْاُمَرَاءِ هُوَ اَمَّرَ نَفْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبْعَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِكَ انْتَصِرْ بِهِ، فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفَ اللّٰهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مِنْ ذِكْرِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ اِلٰى هَاهُنَا هُمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اَوْ قُتِلُوْا فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَّتِهِ، ثُمَّ اِنَّا ذَاكِرُوْنَ بَعْدَهُ هٰؤُلَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْ قُرَيْشٍ مَنْ صَحَّتْ لَهُ الْفَضِيْلَةُ مَرْوِيَّةً، ثُمَّ نُعْقِبُهُمُ الْاَنْصَارَ اِنْ يَسَّرَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَسَهَّلَهُ

✿✿ خالد بن سمیر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن رواحہ انصاری ہمارے پاس آئے انصار انہیں فقیہہ قرار دیتے تھے میں ان کے پاس آیا لوگ ان کے اردگرد اکٹھے ہو چکے تھے انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء کا لشکر روانہ کیا آپ نے فرمایا: زید بن حارثہ تمہارا امیر ہوگا اگر زید شہید ہو

7048- إسناده صحيح، خالد بن سمير، وثقه النسائي والمؤلف والعجلي والذهبي، وحديثه عند أهل السنن، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 4/367-368 من طريق أبي عمرو بن مطر، عن الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا جدا إلى قوله: "الصلاة جامعة": الدارمي 2/218-219 عن سليمان بن حرب، به. وأخرجه أحمد 5/299 و300-301، والنسائي في "الفضائل" "145" عن عبد الرحمن بن مهدي، والنسائي "56" و "177" من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن الأسود بن شيبان، به.

جائے‘ تو جعفر ہوگا اگر جعفر شہید ہو جائے‘ تو عبداللہ بن رواحہ ہوگا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے گزارش کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ آپ مجھ پر زید کو امیر بنائیں‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ کس چیز میں زیادہ بہتری ہے پھر وہ لوگ روانہ ہوئے جتنا اللہ کو منظور تھا اتنا وقت گزر گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر چڑھے آپ نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنگ میں حصہ لینے والے تمہارے لشکر کے بارے میں بتاؤں یہ لوگ گئے ان کا دشمن سے سامنا ہوا‘ تو زید شہید ہو گیا تم لوگ اس کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ لوگوں نے ان کے لیے دعاءِ مغفرت کی پھر جھنڈا جعفر بن ابوطالب نے پکڑ لیا اور دشمن پر شدید حملہ کیا‘ یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گیا تم لوگ اس کے لیے دعاءِ مغفرت کرو پھر جھنڈا عبداللہ بن رواحہ نے پکڑ لیا اس کے دونوں پاؤں ثابت قدم رہے‘ یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گیا تم لوگ اس کے لیے دعائے مغفرت کرو پھر جھنڈا خالد بن ولید نے پکڑ لیا اسے امیر مقرر نہیں کیا گیا تھا وہ خود امیر بن گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی۔

''اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے‘ تو اس کی مدد کر''۔

(راوی کہتے ہیں) اسی دن سے خالد کا لقب سیف اللہ ہوا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے تذکرے سے لے کر‘ یہاں تک یہ وہ لوگ ہیں‘ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شہید ہوئے یا فوت ہوئے اس سے پہلے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کی طرف منتقل کیا اب ہم اس کے بعد قریش سے تعلق رکھنے والے ان مہاجرین کا ذکر کریں گے جن کی فضیلت کے بارے میں مستند روایات منقول ہیں اور اس کے بعد انصار کا ذکر کریں گے‘ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ آسان کیا اور اس میں سہولت کی۔

ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7049 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

7049- حديث صحيح . ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل قد توبع ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "9741"، ومن طريقه أخرجه أحمد في "المسند" 1/207، وفي "فضائل الصحابة". "1775" ومسلم "77" "1775" في الجهاد: باب في غزوة حنين. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/270 من طريق محمد بن ثور، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1775" و "76"، والنسائي في "الكبرى"، والحاكم 3/327، والبغوي في "تفسيره" 2/278 - 288 من طريق ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، به. وأخرجه ابن سعد 4/18 - 19 من طريق محمد بن عبد الله، عن عمه ابن شهاب، به. وأخرجه بنحوه أحمد في "المسند" 1/207، وفي "فضائل الصحابة" "1776"، والحميدي "459"، ومسلم "77" "1775" من طريق سفيان بن عيينة، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 4/ وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه.

(متن حدیث): شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا أَنَا وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَرُبَّمَا قَالَ: بَيْضَاءَ، أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ عَلٰى بَغْلَتِهِ قِبَلَ الْكُفَّارِ، قَالَ الْعَبَّاسُ: وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا وَهُوَ لَا يَأْلُو يُسْرِعُ نَحْوَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِغَرْزِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبَّاسُ، نَادِ يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ، وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا، وَقُلْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِي: يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ، فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى أَوْلَادِهَا، يَقُوْلُوْنَ: يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ، فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ فَاقْتَتَلُوا هُمْ وَالْكُفَّارُ، فَنَادَتِ الْأَنْصَارُ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَادَوْا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، قَالَ: فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلٰى قِتَالِهِمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ، ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ، فَإِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيْمَا أَرٰى، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا أَرٰى حَدَّهُمْ إِلَّا كَلِيْلًا، وَأَمْرَهُمْ إِلَّا مُدْبِرًا حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ، قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوہ حنین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ یاد ہے کہ آپ کے ساتھ میں تھا اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب تھے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم آپ سے جدا نہیں ہوئے آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے (یہاں راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے) وہ خچر فروہ بن نفاثہ جذامی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر پیش کیا تھا جب مسلمانوں اور کفار کا آمنا سامنا ہوا' تو مسلمان پیٹھ پھیر کر پھر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خچر کو کفار کی طرف ایڑ لگانی شروع کی' حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی میں اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا' جو مشرکین کی طرف بڑھنا چاہ رہا تھا جب کہ ابوسفیان بن حارث نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس بیعت رضوان کرنے والے لوگوں کو پکارو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری آواز بلند تھی میں نے اپنی بلند ترین آواز میں کہا: اے بیعت رضوان کرنے والو! اللہ کی قسم جب انہوں نے میری آواز سنی' تو وہ یوں آئے' جس طرح گائے اپنے بچوں کی طرف آتی ہے اور وہ یہ کہہ رہے تھے ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں پھر مسلمان آئے اور انہوں نے اور کفار نے میرے ساتھ جنگ کی پھر انصار نے پکار کر کہا: اے انصار کے گروہ پھر یہ پکار بنو حارث بن خزرج تک مختصر ہوگئی' تو انہوں نے کہا: اے بنو حارث خزرج۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوا

رہتے ہوئے لڑائی کا بھرپور جائزہ لے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب جنگ کی بھٹی بھڑک اٹھی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے چند کنکریاں لیں اور انہیں کفار کی طرف پھینکا اور فرمایا رب کعبہ کی قسم یہ پسپا ہو جائیں گے رب کعبہ کی قسم یہ پسپا ہو جائیں گے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں جائزہ لینے لگا' تو جنگ اسی طرح چل رہی تھی' جس طرح میں دیکھ رہا تھا اللہ کی قسم ابھی نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف چند کنکریاں پھینکی ہی تھیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ لوگ بھاگے اور پیٹھ پھیر کر چلے گئے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنے خچر پر سوار ان کے پیچھے جا رہے تھے۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِنَّهٗ صِنْوُ اَبِيْهِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمانے کا تذکرہ' وہ آپ کے والد کی جگہ ہیں

7050 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ نَقْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْحِجَارَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ پتھر منتقل کرنے کا تذکرہ

7050- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن إبراهيم الدورقي. وهو في "مسند سعد بن أبي وقاص" "106" لأحمد الدورقي، ومن طريقه أخرجه الترمذي "3761" في المناقب: باب مناقب الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ولفظه: "العباس عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ عم الرجل صنو أبيه، أو من صنو أبيه"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب، وقد تقدم مطولا برقم "3273" وأزيد هنا في تخريجه: وأخرجه ابن خزيمة "2330" من طريق الحسن بن الصباح، عن شبابة، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/322، وفي "فضائل الصحابة" "1778"، والبيهقي 4/111 من طريق علي بن حفص، عن ورقاء، به. وأخرجه ابن خزيمة "2330"، والدولابي في "الكنى" 1/184، والبيهقي 6/164 من طريق شعيب، وابن خزيمة "2329" من طريق موسى بن عقبة، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 1/501 من طريق أويس وابن أبي الزناد، أربعتهم عن أبي [illegible] ناد، به.

7051 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبَّاسُ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ، فَفَعَلَ، فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ: اِزَارِي اِزَارِي، فَشَدَّ عَلَيْهِ اِزَارَهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خانہ کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر منتقل کرنے لگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اپنا تہبند اپنی گردن پر رکھ لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا' تو آپ زمین پر گر گئے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف بلند ہو گئیں پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا: میرا تہبند' میرا تہبند پھر آپ نے اپنا تہبند باندھ لیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ بِالْجُوْدِ وَالْوَصْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سخاوت اور صلہ رحمی سے منسوب کرنے کا تذکرہ

7052 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَهِّزُ بَعْثًا فِيْ مَوْضِعِ سُوْقِ النَّخَّاسِيْنَ الْيَوْمَ، اِذْ طَلَعَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبَّاسُ عَمُّ نَبِيِّكُمْ اَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا، وَاَوْصَلُهَا

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کی طرف' جہاں آج کل نخاسین کا

7051- إسناده صحيح على شرط البخاري رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى وهو ابن عبد الله بن خالد بن فارس الذهلي - فمن رجال البخاري وقد تقدم برقم. "1603"

7052- إسناده حسن. محمد بن طلحة: وهو ابن عبد الرحمن بن طلحة بن عبد الله التيمي، روى عنه جمع، وحديثه عند النسائي وابن ماجه، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أبو حاتم: محله الصدق يكتب حديثه، ولا يحتج به، وفي "التقريب": صدوق يخطء، ومات سنة ثمانين ومئة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن حمزة، فروى البخاري مقرونا. أبو سهيل: هو نافع بن مالك. وأخرجه من طرق عن محمد بن طلحة، بهذا الإسناد: أحمد في "المسند"1/185، وفي "فضائل الصحابة" "1768"، والدورقي في "مسند سعد بن أبي وقاص" "104" و"105"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "71"، والدولابي في "الكنى"2/60، وأبو يعلى "820"، والبزار "2673"، والفسوي في "المعرفة والتاريخ "1/502، والطبراني في "الأوسط" "1947"، والحاكم 3/328 و328 - 329، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! وقال البزار: لا نعلمه مرفوعا إلا من هذا الوجه ولا له إلا هذا الإسناد، ومحمد بن طلحة مدني مشهور. وذكره الهيثمي في "المجمع"9/269، وقال: وفيه محمد بن طلحة التيمي، وثقه غير واحد، وبقية رجال أحمد وأبي يعلى رجال الصحيح.

بازار سے ایک مہم بھیجنے کے لئے تیاری کر رہے تھے تو اسی دوران حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عباس! جو تمہارے نبی کے چچا ہیں قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

7053 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ يَزِيْدَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ: مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟ قَالُوْا: ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا جب آپ تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: یہ کس نے رکھا ہے؟ لوگوں نے بتایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے (دین کی) سمجھ بوجھ عطا کر۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بِالْحِكْمَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے حکمت (دانائی) کی دعا کرنے کا تذکرہ

7054 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ

7053- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2477" في فضائل الصحابة: باب فضائل عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/327، وفي "الفضائل" "1859"، والبخاري "143" في الوضوء: باب وضع الماء عند الخلاء، ومسلم "2477"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "74"، والطبراني "11204" من طريق هاشم بن القاسم، به. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد "الفضائل" "1888".

7054- إسناده صحيح على شرط الصحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم، وعكرمة فمن رجال البخاري، وروى له مسلم مقرونا. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي الطحان، والآخر: هو ابن مهران الحذاء. وأخرجه الطبراني "11961" عن حسين بن إسحاق التستري، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/214 و359، وفي "الفضائل" "1835" و"1923"، والبخاري "75" في العلم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "اللهم علمه الكتاب." و"3756" في فضائل الصحابة: باب ذكر ابن عباس رضي الله عنهما، و"7270" في فاتحة الاعتصام، والترمذي "3824" في المناقب: باب مناقب عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، وابن ماجه "166" في المقدمة: باب فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والنسائي في "فضائل الصحابة" "76"ن والفسوي 1/518، والطبراني "10588" من طرق عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/269، وفي "الفضائل" "1883"، والطبراني "11531" من طريق سليمان بن بلال، عن حسين بن عبد الله، عن عكرمة، به. وأخرجه الترمذي "3823"، والنسائي "75" من طريق عبد الملك بن أبي سليمان، عن عطاء، عن ابن عباس. وأخرجه مطولا أبو نعيم في "الحلية" 1/315

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ساتھ لگایا اور دعا کی: اے اللہ! اسے دانائی عطا کر۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ اللَّذَيْنِ دَعَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بِهِمَا

اس سمجھ بوجھ اور دانائی کا تذکرہ، جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے دعا کی تھی

7055 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَوَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُوْرًا، فَقَالَ: مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟، قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی رکھا آپ نے دریافت کیا: یہ کس نے رکھا ہے؟ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: عبداللہ نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا کر۔

ذِكْرُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

7056 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيْحٍ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

7055- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة وعبد الله بن عثمان بن خثيم، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 1/328 و335، وفي "الفضائل" "1858"، والفسوي في "المعرفة والتاريخ "1/493 - 494، والطبراني "10587" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/266 و314، وفي "الفضائل" "1856" و"1882"، والفسوي 1/494 من طريق زهير، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، به. وأخرجه الطبراني "10614" من طريق داود بن أبي هند، عن سعيد بن جبير، به. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1857"، والفسوي 1/518 و518 - 519 من طريق عمرو بن دينار، عن كريب، عن ابن عباس، ولفظه: "أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم، فدعا الله لي أن يزيدني علما وفهما"، وانظر الحديثين السابقين.

(متن حدیث): عَثَرَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِعَتَبَةِ الْبَابِ، فَشُجَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ: اَمِيطِي عَنْهُ الْاَذَى، فَقَذَّرْتُهُ، قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُجُّهَا، وَيَقُولُ: لَوْ كَانَ اُسَامَةُ جَارِيَةً لَحَلَّيْتُهُ وَكَسَوْتُهُ حَتَّى اُنَفِّقَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی دروازے کی چوکھٹ سے ٹکر ہوگئی جس کی وجہ سے ان کا چہرہ زخمی ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اس سے خون کو صاف کر دو تو مجھے اس سے الجھن ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لپٹایا اور فرمایا: اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اسے زیور پہناتا اسے کپڑے پہناتا اس پر پیسے خرچ کرتا۔

ذِكْرُ سُرُورِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ مُجَزِّزٍ فِي اُسَامَةَ مَا قَالَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا 'مجزز کے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہے گئے قول سے' خوش ہونے کا تذکرہ

7057 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورًا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اَلَمْ تَرِ اِلَى مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ دَخَلَ عَلَيَّ، فَرَاَى اُسَامَةَ وَزَيْدًا عَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا، وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خوشی کے عالم میں داخل ہوئے آپ نے فرمایا: اے عائشہ کیا تمہیں پتہ چلا ہے کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا کہ ان کے جسم پر چادر موجود تھی جس نے سر

7056– حديث حسن لغيره، شريك - وهو ابن عبد الله النخعي - سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. البهي: هو عبد الله بن يسار، وهو في "مسند أبي يعلى" "4597" وأخرجه أحمد 6/139 و222، وابن أبي شيبة 12/139، وابن سعد 4/61 - 62، وابن ماجه "1976" في النكاح: باب الشفاعة في التزويج، من طرق عن شريك، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 2/111 - 112: هذا إسناد صحيح إن كان البهي سمع من عائشة، سئل أحمد عنه: هل سمع من عائشة؟ فقال: ما أدري في هذا شيئا، إنما يروي عن عروة.

7057–ومجزز. بضم الميم، وكسر الزاي، والمدلجي: بضم الميم وسكون الدال وكسر اللام وفي آخرها جيم نسبة إلى مدلج بن مرة بن عبد مناف بن كنانة بطن كبير من كنانة، وكانت القيافة فيهم وفي بني أسد، والعرب نعترف لهم بذلك، وليس ذلك خاصا بهم على الصحيح، فقد أخرج يزيد بن هارون في "الفرائض" بسند صحيح إلى سعيد بن المسيب أن عمر كان قائفا أورده في قصته، وعمر قرشي، ليس مدلجيا ولا أسديا، لا أسد قريش ولا أسد خزيمة، ومجزز هذا: هو والد علقمة بن مجزز أحد عمال النبي صلى الله عليه وسلم، له ذكر عند البخاري في المغازي في باب: سرية عبد الله بن حذافة، وكر مصعب الزبيري والواقدي أنه سمي مجززا، لأنه كان إذا أخذ أسيرا في الجاهلية جز ناصيته، وأطلقه، وكان مجزز عارفا بالقيافة، وذكره ابن يونس في من شهد فتح مصر، وقال: لا أعلم له رواية.

کوڈھانپا ہوا تھا اور ان کے پاؤں نمایاں ہو رہے تھے تو اس نے کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَحَبَّةِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے محبت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے تھے

7058 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ مُخَاطَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُهُ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ، اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی ناک صاف کرنے کا ارادہ کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ مجھے موقع دیجئے تاکہ میں ایسا کرلوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اس سے محبت رکھنا کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَبِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اپنے والد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب تھے

7059 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عَلٰى قَوْمٍ، فَطَعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهِ، فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيْقًا

7058–إسناده قوى على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن يحيى، من رجال مسلم، وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح. وأخرجه الترمذى "3818" فى المناقب: باب مناقب أسامة بن زيد، عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن غريب.

7059–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن خلاد الباهلى، فمن رجال مسلم. سفيان: هو الثورى. وأخرجه أحمد فى "المسند" 2/20، وفى "الفضائل" "1525"، والبخارى "4250" فى المغازى: باب غزوة زيد بن حارثة، من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم "7044".

لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو کچھ لوگوں کا امیر مقرر کیا ان لوگوں نے ان کے امیر ہونے کے بارے میں الجھن کا اظہار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کے امیر ہونے کے بارے میں الجھن کا اظہار کر رہے ہو' تو اس سے پہلے تم نے اس کے باپ کے امیر ہونے کے بارے میں بھی الجھن کا اظہار کیا تھا اللہ کی قسم وہ امیر ہونے کے لائق تھا اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

ذِكْرُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7060 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَوَعَدَ النِّكَاحَ، فَأَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَإِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَذَكَرَ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَأَحْسَنَ عَلَيْهِ الثَّنَاءَ وَقَالَ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ بِنْتِ نَبِيِّ اللّٰهِ وَبَيْنَ بِنْتِ عَدُوِّ اللّٰهِ

امام زین العابدین' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لئے شادی کا پیغام بھیجا اور نکاح کا وعدہ کر لیا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور انہوں نے عرض کی: آپ کی قوم کے لوگ یہ بات کر رہے ہیں' کہ آپ اپنی صاحب زادیوں کی وجہ سے غصہ نہیں کرتے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لئے شادی کا پیغام بھیجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے مجھے وہ بات ناپسند ہوگی' جو اسے بری لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کی اچھے لفظوں میں تعریف کی آپ نے فرمایا: اللہ کے نبی کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی (کسی شخص کے نکاح میں) جمع نہیں ہو سکتی ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7061 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ

7060- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير النعمان بن راشد، فمن رجال مسلم، وهو وإن وصف بسوء الحفظ، قد توبع. المقدمي: هو محمد بن أبي بكر بن علي، وعلي بن الحسين: هو ابن علي بن أبي طالب المعروف بزين العابدين، وهو في "صحيح مسلم" "96" "2449" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، عن أبي معن الرقاشي، عن وهب، به، وقد تقدم برقم "6956" و"6957".

كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَرْعٰى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ اَبِىْ مُعَيْطٍ، فَمَرَّ بِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا غُلَامٌ فَقَالَ لِى: يَا غُلَامُ، هَلْ مِنْ لَبَنٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَلٰكِنِّى مُؤْتَمَنٌ، قَالَ: فَهَلْ مِنْ شَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ؟ قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَمَسَحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْعَهَا، فَنَزَلَ اللَّبَنُ فَحَلَبَهُ فِىْ اِنَاءٍ، فَشَرِبَ وَسَقَى اَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ، قَالَ لِلضَّرْعِ: انْقَلِصِى فَانْقَلَصَتْ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ، فَمَسَحَ رَاْسِىْ وَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں ایک لڑکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے لڑکے کیا دودھ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن مجھے امین بنایا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کوئی ایسی بکری ہے جس کے ساتھ کسی بکرے نے صحبت نہ کی ہو (یعنی جس کا ابھی دودھ نہ اترا ہو) راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی بکری لایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا' تو اس میں دودھ اتر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ایک برتن میں دوہ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا پھر آپ نے تھن سے فرمایا: تم دوبارہ سمٹ جاؤ' تو وہ سمٹ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ عمل مجھے بھی سکھا دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم ایک تعلیم یافتہ لڑکے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ سُدُسَ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے چھٹے شخص تھے

7062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں چھٹا مسلمان تھا' روئے

7061- إسناده حسن. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى بكر بن عياش فاحتج به البخارى، وروى له مسلم فى المقدمة، وقد توبع، وعاصم وهو ابن بهدلة روى له الشيخان مقرونا، وهو حسن الحديث. وأخرجه أحمد 1/379 عن أبى بكر بن عياش، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم. "6504"

7062- إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن أبى عبيدة وأبيه، فمن رجال مسلم، والقاسم بن عبد الرحمن فمن رجال البخارى. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة "12/115، ومن طريق أخرجه الطبرانى "8406"، وابو نعيم فى "الحلية"1/126، والحاكم. 3/313 وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه البزار "2676" من طريق على بن مسلم الطوسى، والطبرانى "8406" من طريق أبى كريب، كلاهما عن محمد بن أبى عبيدة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمى فى "المجمع"9/287، وقال: رواه البزار والطبرانى ورجالهما رجال الصحيح.

زمین پر ہمارے علاوہ اور کوئی مسلمان نہیں تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُشَبَّهُ فِيْ هَدْيِهِ وَسَمْتِهِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے طور طریقوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے

7063 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: اَنْبِئْنَا بِرَجُلٍ قَرِيبِ الْهَدْيِ وَالسَّمْتِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ عَنْهُ؟ فَقَالَ: مَا اَعْرِفُ اَقْرَبَ سَمْتًا، وَهَدْيًا وَدَلًّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ حَتّٰى يُوَارِيهِ جِدَارُ بَيْتِهِ، وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ وَسِيْلَةً

❀❀ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہمیں کسی ایسے شخص کے بارے میں بتائیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور آپ کے طور طریقے سے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم اس سے وہ چیز حاصل کرلیں' تو انہوں نے فرمایا: میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں' جو ابن ام عبد سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقوں اور آپ کی رہنمائی اور آپ کی دلالت سے زیادہ قریب ہو' یہاں تک کہ ان کے گھر کی دیوار انہیں چھپا لے (یعنی گھر کے باہر کے معاملات میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے محفوظ لوگ یہ بات جانتے ہیں' کہ ابن ام عبد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ ہونے کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔

7063- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله أبو إسحاق السبيعي، وعبد الرحمن بن يزيد: هو ابن قيس النخعي. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 3/154 عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "426"، وأحمد 5/395 و402، والبخاري "3762" في "فضائل الصحابة": باب مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، والنسائي في "فضائل الصحابة" "161"، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/540 و540 - 541 من طرق عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 5/389 و401، والترمذي "3807" في المناقب: باب مناقب عبد الله بن مسعود، والفسوي 2/543 - 544 من طريق إسرائيل، عن أبي إسحاق، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/115، وأحمد 5/394، وابن سعد 3/154، والبخاري "6098" في الأدب: باب الهدى الصالح، والحاكم 3/315، والبغوي "3945"، والفسوي 2/545 من طرق عن الأعمش، عن شقيق، عن حذيفة.

ذِكْرُ عِنَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لِحِفْظِ الْقُرْآنِ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ابتدائے اسلام میں' قرآن کو یاد کرنے کا اہتمام کرنے کا تذکرہ

7064 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَةً وَسَبْعِيْنَ سُوْرَةً، وَاِنَّ زَيْدًا لَهُ ذُؤَابَتَانِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس وقت ستر سورتوں سے زیادہ تلاوت کر لی تھی (یعنی سیکھ لی تھیں) جبکہ زید بن ثابت کے لمبے بال تھے اور وہ بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِمَاعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاوت سننے کا تذکرہ

7065 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

7064– حديث صحيح، وإسناده حسن. هبيرة بن يريم قال أحمد والنسائي: لا بأس بحديثه، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال يحيى بن معين وابن أبي حاتم مجهول، وقد توبع. وأخرجه الطبراني "7437" من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/134 في الزينة: باب الذؤابة، والطبراني "7437" من طريقين عن عبدة بن سليمان، به. وأخرجه أحمد 1/389 و405 و414 و442، وابن أبي داود في "المصاحف" ص 21 و22، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/539، والطبراني "8434" و"8435" و"8436"، والحاكم 2/228 من طرق عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك "ذكره ابن حبان في "الثقات""، عن ابن مسعود. وأخرجه ابن أبي داود ص 24، والطبراني "8441" من طريق الأعمش، عن أبي رزين، وأحمد 1/379 و453 و457، والطبراني "8442" من طريق حماد بن سلمة، عن عاصم، كلاهما عن زر بن حبيش، عن ابن مسعود. وأخرجه أحمد 1/411، والبخاري "5000" في فضائل القرآن: باب القراء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2462" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه، والنسائي 8/134، وفي فضائل الصحابة "22"، وابن أبي داود في "المصاحف" ص 22 - 23 و23، من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل شقيق بن سلمة، عن ابن مسعود، بنحوه. وأخرجه ابن أبي داود ص 24، والطبراني "8439"، والحاكم 2/228 من طريق أبي سعيد الأزدي، عن ابن مسعود. وأخرجه الطبراني "8443" من طريق الأعمش، عن أبي الضحى، عن مسروق، عن ابن مسعود. وأخرجه الطبراني "8446" و"8447" من طريقين عن زاذان، عن ابن مسعود بنحوه وفيهما زيادة. أخرجه الطبراني "8433" من طريق شريك، عن أبي إسحاق، عن الأسود، قال: قيل لعبد الله، اقرأ على قراءة زيد، قال..... وأخرجه الطبراني "8438" من طريق عمرو بن قيس، عن عمرو بن شرحبيل أو ابن شراحيل - أبي ميسرة الهمداني، عن ابن مسعود بلفظ: "بضعا وسبعين مرة." وأخرجه الطبراني "8440" من طريق الأعمش، عن يحيى بن وثاب، عن علقمة، عن ابن مسعود. وأخرجه الطبراني "8444" من طريق الأعمش، و"8445" من طريق إسرائيل، كلاهما عن ثوير بن أبي فاختة، عن أبيه، عن ابن مسعود.

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ، فَقَرَأْتُ حَتّٰى بَلَغْتُ: (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا) (النساء: 41)، قَالَ: اِمَّا غَمَزَنِي وَاِمَّا الْتَفَتُّ، فَاِذَا عَيْنَاهُ تَسِيلَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم میرے سامنے سورہ نساء کی تلاوت کرو میں نے تلاوت شروع کی یہاں تک جب میں اس مقام پر پہنچا۔

''تو اس وقت کیا عالم ہوگا' جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ٹہوکا دیا' میں نے توجہ کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلٰى مَا كَانَ يَقْرَؤُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ

اسی طریقے سے قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

جس طریقے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی تلاوت کرتے ہیں

7066 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

7065–إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "5049" في فضائل القرآن: باب من أحب أن يستمع القرآن من غيره، ومسلم "247""800" في صلاة المسافرين: باب فضائل استماع القرآن، وأبو داود "3668" في العلم: باب القصص، والنسائي في "فضائل الصحابة" "100" من طرق عن حفص بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/380 و433، والبخاري "4582" ي تفسير سورة النساء: باب (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ)، و"5050" في فضائل القرآن: باب قول المقرء للقارء: حسبك، و"5050" و"5056" باب البكاء عند قراءة القرآن، ومسلم "247""800"، والترمذي "3025" في تفسير سورة النساء، وفي "الشمائل" "316"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "103" و"104"، والطبراني "8460" و"8461"، وأبو يعلى "5228"، والبيهقي 10/231، والبغوي "1220" من طرق عن العمش، به. وزاد أحمد 1/380، والبخاري "4582" و"5055"، والنسائي "104" في روايتهم عن يحيي، عن سفيان، عن العمش، به. قال يحيي - وعند أحمد: سليمان - وبعض الحديث عن عمرو بن مرة. وأخرجه الطبراني في "الصغير" "204"، وفي "الكبير" "8462" و"8463" من طريقين عن إبراهيم، به. وأخرجه مسلم "248""800"، وأبو يعلى "5019" من طريقين عن أبي أسامة، عن مسعر، عن عمرو بن مرة، عن إبراهيم، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن مسعود: "اقرأ علي" ... فذكره. وأخرجه الترمذي "3024"، والنسائي "101"، والطبراني "8467" من طريق أبي الأحوص، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبد الله، وإنما هو إبراهيم، عن عبيدة، عن عبد الله. قلت: وأخرجه الطبراني "8465" من طريق شعبة عن إبراهيم ابن المهاجر عن إبراهيم، عن علقمة، عن ابن مسعود. وأخرجه أحمد 1/375، وأبو يعلى "5150" من طريق أبي حيان الأشجعي، وأحمد 1/375، والطبراني "8466" من طريق أبي رزين، والنسائي "102"، والطبراني "8466" من طريق أبي رزين، والنسائي "102"، والطبراني "4859" من طريق زر، ثلاثتهم عن ابن مسعود.

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، بَشَّرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش خبری دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قرآن کو بالکل اسی طرح پڑھے' جس طرح وہ نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق اس کی تلاوت کرے''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی

7067 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ النِّسَاءِ، فَسَحَلَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ غَضًّا، كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ، ثُمَّ قَعَدَ، ثُمَّ سَاَلَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ، فَقَالَ: فِيْمَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ

7066–حديث صحيح إسناده حسن. عاصم - وهو ابن بهدلة - صدوق، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي بكر بن عياش، فمن رجال البخاري. وهو في "المسند" 1/7، وفي "فضائل الصحابة" "1554"، وسقط من إسناد المطبوع من "الفضائل": "يحيى بن آدم." وأخرجه ابن ماجة "138" في المقدمة: باب فضائل أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو يعلى "17" و"5059"، والبزار "2681" من طرق عن يحيى بن آدم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "8423" من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، عن ابن مسعود، به. وأخرجه "8465" من طريق إبراهيم بن مهاجر، عن إبراهيم، عن علقمة، عن ابن مسعود مرفوعا. وأخرجه الطبراني "8462" و"8463" من طريق إبراهيم بن مهاجر، عن إبراهيم النخعي، عن عبيدة، عن ابن مسعود مرفوعا، وانظر الحديث الآتي.

7067–إسناده حسن من أجل عاصم وهو ابن بهدلة وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، وحسين بن علي: هو الجعفي، وزائدة: هو ابن قدامة. وهو في "مسند أبي يعلى" "16" و."5058" وأخرجه أحمد1/445 - 446، والطبراني "8417" من طريق معاوية بن عمرو، عن زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/454 من طريق حماد بن سلمة، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 1/386 و400 و437، والطيالسي "334"، والطبراني "8413" و"8414" و"8415" و"8416"، وأبو نعيم في "الحلية"1/127 من طرق عن أبي إسحاق، عن أبي عبيدة، عن ابن مسعود. وأبو عبيدة لا يصح له سماع من أبيه ابن مسعود. وفي الباب عن عمر عند أحمد1/25 - 26 و38، والطبراني "8420" و"8421" و"8422" و"8424" و"8425" والحاكم 2/227، وأبي نعيم في "الحلية"1/124، والفسوي في "المعرفة". 2/228 وعن علي عند الحاكم3/317، وعن عمار بن ياسر عند الحاكم2/228، والبزار "2680"، وعن عمرو بن الحارث بن المصطلق عند أحمد في "فضائل الصحابة". "1553"

نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ فِي اَعْلٰى جَنَّةِ الْخُلْدِ، فَاَتٰى عُمَرُ عَبْدَ اللّٰهِ لِيُبَشِّرَهُ، فَوَجَدَ اَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَهُ، قَالَ: اِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ، اِنَّكَ لَسَابِقٌ بِالْخَيْرِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گزرے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے انہوں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی' اور اسے مکمل تلاوت کیا' جو شخص قرآن کو اسی طرح پڑھنا چاہتا ہو' جس طرح وہ نازل ہوا ہے' تو وہ ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق اس کی تلاوت کرے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹھے انہوں نے دعا مانگنا شروع کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا شروع کیا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جو دعا مانگی اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں' جو پلٹ نہ جائے اور ایسی نعمت کا' جو ختم نہ ہو اور جنت خلد کے عالی حصے میں ہمارے نبی کے ساتھ رہنے کا (سوال کرتا ہوں)''

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ انہیں خوشخبری سنائیں انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ ان سے سبقت لے جا چکے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے ایسا کیا ہے (تو کوئی بات نہیں) آپ ویسے ہی بھلائی کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِئْذَانِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت لینے کا تذکرہ

7068 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُّرْفَعَ الْحِجَابُ، وَاَنْ تَسْمَعَ

7068- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن عبيد الله وشيخه إبراهيم بن سويد، فمن رجال مسلم. ابن إدريس: هو عبد الله، وعبد الرحمن بن يزيد: هو ابن قيس النخعي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/112. وأخرجه ابن سعد 3/153 - 154، وابن ماجة "139" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والفسوي في "المعرفة" 2/536، من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/404، والطبراني "8449"، وأبو نعيم في "الحلية" 1/126، وأبو يعلى من طريق زائدة، ومسلم "2169" في الإسلام: باب جواز جعل الإذن رفع الحجاب أو نحوه من العلامات، والنسائي في "فضائل الصحابة" "157" من طريق عبد الواحد بن زياد، والبغوي "3322" من طريق حفص، ثلاثتهم عن الحسن، به. وأخرجه أحمد 1/388 و394، والنسائي "158"، وأبو يعلى "4989" و"5265" من طريق سفيان، عن الحسن بن عبيد الله، عن إبراهيم بن سويد، عن ابن مسعود، ولم يذكر فيه عبد الرحمن بن يزيد. وأخرجه أحمد 1/404، والطبراني "8450"، وأبو يعلى "5357" من طرق عن معاوية بن عمرو، حدثنا زائدة قال: قال سليمان: سمعتهم يذكرون عن إبراهيم بن سويد، عن علقمة، عن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذنك على أن تكشف الستر." وقوله: "سوادي" السِّرار، يقال: ساودت الرجل سوادا ومساودة، إذا ساررته، وهو من إدناء سوادك من سواده، أي شخصك من شخصه.

سِوَادِىْ حَتّٰى اَنْهَاكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہارا مجھ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگنے کے لئے یہی کافی ہے کہ جب پردہ اٹھا ہوا ہو (تو تم اندر آ سکتے ہو) اور میری گفتگو سن سکتے ہو جب تک میں تمہیں منع نہیں کرتا۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَاتِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّتِىْ كَانَ بِسَبِيلِهَا مِنْ قَدَمَيْهِ بِاُحُدٍ فِىْ ثِقَلِ الْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی' پاؤں کے ذریعے کی جانے والی' نیکیوں کو قیامت کے دن' نامہ اعمال میں' احد پہاڑ سے وزنی قرار دینے کا تذکرہ

7069 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ،

(متنِ حدیث): كَانَ يَحْتَزُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكًا مِنْ اَرَاكٍ، وَكَانَ فِىْ سَاقَيْهِ دِقَّةٌ، فَضَحِكَ الْقَوْمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُضْحِكُكُمْ مِنْ دِقَّةِ سَاقَيْهِ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمَا اَثْقَلُ فِى الْمِيزَانِ مِنْ اُحُدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیلو کے درخت کی

7069– إسناده حسن من أجل عاصم، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وهو في "مسند أبي يعلى "."5310" وأخرجه ابن سعد 3/155، وأبو نعيم 1/127 من طريق عفان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "355"، وأحمد 1/420 - 421، وفي "فضائل الصحابة" "1552"، وأبو يعلى "5310"، والفسوي 2/545 - 546، والبزار "2678"، والطبراني "8452" من طرق عن حماد بن سلمة، به . وذكره الهيثمي في "المجمع"9/289، وقال: وأمثل طرقها فيه عاصم بن أبي النجود، وهو حسن الحديث على ضعفه، وبقية رجال أحمد وأبي يعلى رجال الصحيح. وأخرجه الطبراني "8453" من طريق أبي وائل، عن ابن مسعود . وأخرجه الطبراني "8454" من طريق سارة بنت عبد الله بن مسعود عن أبيها ابن مسعود قال: بينما هو يمشي وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ همزه أصحابه أو بعضهم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "والذي نفسي بيده لعبد الله في الموازين يوم القيامة أثقل من أحد"، كأنهم عجبوا من خفته . وأخرجه "8517" من طريق الأزهر بن الأسود عن ابن مسعود، بنحوه . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/113 من طريق زائدة عن عاصم، عن زر، قال: جعل القوم يضحكون مما تصنع الريح بعبد الله تلقيه، قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لهو أثقل عند الله يوم القيامة ميزانا من أحد." وفي الباب عن علي عند ابن أبي شيبة 12/114، وأحمد 1/114، وابن سعد 3/155، والفسوي 2/546 و547، وأبي نعيم في "الحلية". 1/127 وقال الهيثمي 9/288: رواه أحمد وأبو يعلى والطبراني، ورجالهم رجال الصحيح غير أم موسى وهي ثقة . وعن قرة بن إياس عند البزار "26779"ن والطبراني "8516"، والفسوي 2/546، والحاكم 3/317 وصححه، وقال الهيثمي 9/289: رواه البزار والطبراني ورجالهما رجال الصحيح.

مسواک توڑ رہے تھے ان کی پنڈلیاں پتلی تھیں، تو لوگ ہنس پڑے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی پتلی پنڈلیوں پر ہنس رہے ہو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں (قیامت کے دن) میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوں گی۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب عدوی رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

7070 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا، وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِيْ، فَذَهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ، فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ، وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ اٰخَرُ، فَقَالَ لِيْ: لَنْ تُرَاعَ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا.

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا

✿✿ سالم (اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جب کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تھا' تو وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے اسے بیان کرتا تھا میں ان دنوں نوجوان کنوارہ شخص تھا میں مسجد میں سوجایا کرتا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا وہ مجھے ساتھ لے کر جہنم کی طرف گئے' تو وہ کنویں کی طرح گول تھی اس کے دو کنارے تھے میں نے اس میں کچھ لوگوں کو دیکھا جن سے میں شناسا تھا' تو میں نے یہ کہنا شروع کیا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یہ بات میں نے دو مرتبہ کہی پھر ان دونوں فرشتوں سے ایک اور فرشتہ کی ملاقات ہوئی' تو اس نے مجھ سے کہا: تم گھبراؤ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ خواب سنایا' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ

7070- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه احمد 2/146، والبخارى "1121" و"1122" فى التهجد: باب فضل قيام الليل، و"3838" و"3839" فى فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، والبيهقى 2/501 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى "1121" و"1122" و"7030" و"7031" فى التعبير : باب الأخذ على اليمين فى النوم، وابن ماجه "3919" فى تعبير الرؤيا، من طريقين عن معمر، به.وأخرجه الدارمى 2/127، والبخارى "440" فى المساجد: باب نوم الرجال فى المسجد، و "7028" و"7029" فى التعبير : باب الأمن وذهاب الروع فى المنام، من طرق عن نافع، عن ابن عمر. وانظر الحديثين الآتيين.

کو یہ خواب سنایا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بن عمر اچھا آدمی ہے مگر یہ کہ وہ رات کے وقت بہت تھوڑے نوافل ادا کرتا ہے۔

سالم بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا معمول بنایا کہ وہ رات کے وقت بہت تھوڑی دیر کے لیے سوتے تھے (زیادہ تر نوافل ادا کرتے رہتے تھے)

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِالصَّلَاحِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نیک ہونے کے بارے میں گواہی دینے کا تذکرہ

7071 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ اُخْتِهٖ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَجُلٌ صَالِحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بہن سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: عبداللہ بن عمر نیک آدمی ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

7072 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ، لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَافَتْ بِيْ اِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ - اَوْ قَالَ - اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں ریشم کا کپڑا دیکھا میں جنت میں جس بھی جگہ جاتا وہ میرے ساتھ وہاں چلا جاتا۔ میں نے یہ واقعہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا' تو

7071- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه البخاري "3740" "3741" في فضائل الصحابة: باب فضائل عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنهما، عن يحيى بن سليمان، عن ابن وهب، بهذا الإسناد, وانظر الحديث السابق والآتي.

7072- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "7015" و"7016" في التعبير: باب الإستبرق ودخول الجنة في المنام، عن معلى بن أسد، عن وهيب، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 4/146-147، والبخاري "1156" و"1157" في التهجد: باب فضل من تعار من الليل فصلى، ومسلم "2478" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، من طريق حماد بن زيد، وأحمد 2/5، والترمذي "3825" في المناقب: باب مناقب عبد الله بن عمر، وابن الأثير في "أسد الغابة" من طريق إسماعيل بن إبراهيم كلاهما عن أيوب، به. وانظر الحديثين السابقين.

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نیک آدمی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک عبداللہ نیک آدمی ہے۔

ذِكْرُ هِبَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اونٹ ہبہ کرنے کا تذکرہ

7073 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِيْ، فَيَتَقَدَّمُ اَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ، وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ، قَالَ: هُوَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بِعْنِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ *

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوان اونٹ پر سوار تھا' جسے چلانا مشکل تھا وہ میرے قابو میں نہیں آ رہا تھا وہ لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹتے اور پیچھے کرتے وہ پھر آگے بڑھ جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پھر ڈانٹ کر پیچھے کرتے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ مجھے فروخت کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مجھے فروخت کر دو' تو وہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فروخت کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما)! یہ تمہارا ہوا تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

ذِكْرُ تَتَبُّعِ ابْنِ عُمَرَ آثَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتِعْمَالِهِ سُنَّتَهُ بَعْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نبی اکرم ﷺ کے بعد نبی اکرم ﷺ کے آثار کو اہتمام سے تلاش کرنے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کا تذکرہ

7074 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا

7073-إسناده صحيح. والد عمر: هو محمد بن بجير الهمداني، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/143، وكان صاحب حديث، ومن أصحاب عارم وطبقته، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "مسند الحميدي" "674/2"، ومن طريقه أخرجه البيهقي 5/316. وعلقه البخاري "2115" في البيوع: باب إذا اشترى شيئا فوهب من ساعته قبل أن يتفرقا، و "2611" في الهبة: باب إذا وهب بعيرا لرجل وهو راكبه فهو جائز، فقال: وقال الحميدي: حدثنا سفيان ... ، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي "2090". وأخرجه البخاري "2610" في الهبة: باب من أهدى له هدية وعنده جلساؤه فهو أحق، من طريق عبد الله بن محمد، والبيهقي 6/170 من طريق ابن أبي عمر، كلاهما عن سفيان، بهذا الإسناد.

شَبَابَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَتَبَّعُ آثَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُلُّ مَنْزِلٍ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ فِيْهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجِيءُ بِالْمَاءِ، فَيَصُبُّهُ فِي أَصْلِ السَّمُرَةِ كَيْلا تَيْبَسَ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اہتمام کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات تلاش کیا کرتے تھے ہر وہ جگہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں پڑاؤ کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ببول کے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا تھا" تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پانی لے کر آتے تھے اور اس درخت کی جڑ کو پانی دیتے تھے تاکہ وہ خشک نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7075 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ عَمَّارٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران عمار آئے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ طیب اور مطیب کو خوش آمدید۔

7074- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقاتٌ رجال الشيخين غيرَ الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال البخاري. وأخرجه بنحوه الحميدي "665" عن سفيان بن عيينة، عن صدقة بن يسار، عن نافع، بهذا الإسناد.

7075- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هانىء بن هانىء فقد روى له أصحاب السنن، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/509، وذكره ابن سعد في الطبقة الأولى من أهل الكوفة، وقال: وكان يتشيع. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/118. وأخرجه أحمد 1/99 - 100 و130، وفي "الفضائل" "1599"، وابن ماجة "146" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق وكيع. بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/125 - 126، وفي "الفضائل" "1599"، والترمذي "3798" في المناقب: باب مناقب عمار بن ياسر رضي الله عنه، والحاكم 3/388، وأبو نعيم في "الحلية" 1/140 و7/135، والبغوي "3951" من طرق عن سفيان، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/123 و138، وفي "الفضائل" "1605"، والطيالسي "117" من طريق شعبة عن أبي إسحاق، به. وسقط من المطبوع من "مسند الطيالسي": "عن علي."

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِاَخْذِهِ الْحَظَّ مِنْ جَمِيعِ شُعَبِ الْاِيمَانِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس بات کی گواہی دینے کا تذکرہ انہوں نے ایمان کے تمام شعبوں میں سے بھرپور حصہ حاصل کیا ہے

7076 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلٰى عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: عَمَّارٌ مُلِءَ اِيمَانًا اِلٰى مُشَاشِهِ اَىْ مَثَانَتِهِ

❀❀ ہانی بن ہانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو انہوں نے فرمایا: طیب اور مطیب کو خوش آمدید! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے عمار اپنی ہڈیوں کے اندر تک ایمان سے بھرا ہوا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَةَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی صفت بیان کرنے کا تذکرہ

7077 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

7076– إسناده حسن كالذى قبله، رجاله ثقات رجال الصحيح غير هانىء بن هانىء . وأخرجه أبو نعيم فى "الحلية" 1/139 من طريق أحمد بن المقدام، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة فى "الإيمان" "93"، و"المصنف" 12/121، وابن ماجه "147"، وأبو نعيم 1/139، من طريق عثام، به . وفى الباب عن عمرو بن شرحيل، عن رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند النسائى فى "السنن" 8/111، وفى "فضائل الصحابة" "168"، والحاكم 3/392 - 393. وأخرجه الحاكم 3/392 من طريق عمرو بن شرحبيل، عن عبد الله مرفوعا . والمشاش: رؤوس العظام اللينة، وفى رواية لأبى نعيم "إن عمارا ملء إيمانا من قرنه إلى قدمه " يعنى مشاشه.

7077– إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم برقم "6736" وأخرجه الطبرانى "857"/23 عن عبدان بن أحمد وزكريا بن يحيى الساجى قالا: حدثنا محمد بن بشار، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَّمَنْ كَانَ مَعَهُ كَانُوا عَلَى الْحَقِّ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی ان دنوں "میں" حق پر تھے

7078 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَ ابْنِ سُمَيَّةَ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَيَدْعُوْنَهُ اِلَى النَّارِ .

قَالَ ابْنُ الْمِنْهَالِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا دَاوُدَ فَدَلَّسَهُ عَنِّي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سمیہ کے صاحب زادے (یعنی عمار بن یاسر) پر افسوس ہے جسے ایک باغی گروہ قتل کردے گا یہ ان لوگوں کو جنت کی طرف بلائے گا' اور وہ اسے جہنم کی طرف بلائیں گے"۔

ابن منہال نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوداؤد کو سنائی' تو انہوں نے یہ روایت میرے حوالے سے (تدلیس) کے طور پر نقل کردی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِكْرِمَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: عکرمہ نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

7079 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لِي وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: انْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ، فَاَتَيْنَاهُ، فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ لَهُ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ، فَاَخَذَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ قَعَدَ فَاَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى

7078– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة فمن رجال البخاري . خالد: هو ابن مهران الحذاء . وأخرجه أحمد 3/28، وابن سعد 3/22 من طريق شعبة، عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/28، وابن سعد 3/252 من طريق شعبة، عن عمرو بن دينار، عن هشام، عن أبي سعيد. وانظر الحديث الآتي.

عَلٰی ذِکْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: کُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ، فَرَآهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ یَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَاْسِهِ وَیَقُوْلُ: یَا عَمَّارُ، اَلا تَحْمِلُ مَا یَحْمِلُ اَصْحَابُكَ؟ ، قَالَ: اِنِّی اُرِیْدُ الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ، فَجَعَلَ یَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَیَقُوْلُ: وَیْحُ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ، یَدْعُوْهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ، وَیَدْعُوْنَهٗ اِلَی النَّارِ ، فَقَالَ عَمَّارٌ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے صاحب زادے علی کو یہ کہا: تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو وہ اپنے باغ میں موجود تھے جب انہوں نے ہمیں دیکھا' تو تشریف لے آئے انہوں نے اپنی چادر لی اور پھر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بات چیت کرنی شروع کی' یہاں تک کہ وہ مسجد کی تعمیر کے تذکرے تک آئے' تو بولے ہم لوگ ایک' ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو' دو اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا' تو آپ نے ان کے سر سے مٹی کو جھاڑنا شروع کیا اور فرمایا: اے عمار! تم اتنی ہی کیوں نہیں اٹھاتے جتنی تمہارے ساتھی اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اجر کا طلب گار ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مٹی کو جھاڑتے ہوئے فرمایا عمار پر افسوس ہے کہ اسے ایک باغی گروہ قتل کر دے گا یہ ان لوگوں کو جنت کی طرف بلائے گا' اور وہ اسے جہنم کی طرف بلائیں گے' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ قِتَالَ عَمَّارٍ کَانَ بِالرَّایَةِ الَّتِیْ قَاتَلَ بِهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس جھنڈے کے ساتھ لڑائی میں حصہ لیا تھا' جس کے ساتھ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیا تھا

7080 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا

7079– إسناده صحيح على شرط الصحيح. وهب بن بقية: من رجال مسلم، وعكرمة من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/90 - 91، والبخاري "447" في الصلاة: باب التعاون في بناء المسجد، و"2812" في الجهاد: باب مسح الغبار عن الرأس في سبيل الله، من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 3/252 - 253، ومسلم "2915" في الفتن وأشراط الساعة: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، من طريق شعبة، عن أبي مسلمة، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري. وزاد فيه: أخبرني من هو خير مني أبو قتادة. وأخرجه أحمد 3/5، والطيالسي "2168" من طريق داود، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد. وزاد في حديث الطيالسي: فحدثني أصحابي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفض التراب عن رأسه، ويقول: ويحك ... وانظر الحديث السابق.

7080– رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن سلمة، فقد روى له أصحاب السنن، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، ووثقه المؤلف والعجلي ويعقوب بن شيبة. وأخرجه أحمد 4/319 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 3/384 من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/292 مختصرا، ونسبه على الطبراني، وحسن إسناده.

شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّينَ - شَيْخٌ آدَمَ طُوَالٌ - اَخَذَ الْحَرْبَةَ بِيَدِهِ، وَيَدُهُ تَرْعُدُ، فَقَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهٰذِهِ الرَّابِعَةُ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ، عَرَفْنَا اَنَّ مُصْلِحِيْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَاَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ

❀❀ عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: جنگ صفین کے دن میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ گندمی رنگ کے دراز قامت عمر رسیدہ شخص تھے انہوں نے اپنے ہاتھ میں نیزہ پکڑا ہوا تھا اور ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے اس جھنڈے کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین مرتبہ جہاد میں حصہ لیا ہے اور یہ چوتھی مرتبہ ہے' اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر وہ لوگ ہمیں مارتے رہیں' یہاں تک کہ ہمیں لے کر ہجر کی کھجوروں تک پہنچ جائیں' تو ہم یہ مان لیں گے کہ ہمارے مصلحین حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔

7081 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَّشْكُو اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلَ خَالِدٌ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا غِلْظَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ، قَالَ: فَبَكٰى عَمَّارٌ وَّقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْمَعُهُ؟ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ رَاْسَهُ وَقَالَ: مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ ، قَالَ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهُ فَرَضِیَ

❀❀ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان تلخ کلامی ہوگئی' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ گئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت لگادی' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سختی کا اظہار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اسے سن نہیں رہے ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے اور

7081- إسناده صحيح على الشرط الشيخين. علقمة: هو ابن قيس النخعي، وقد جاء التصريح بسماعه من خالد عند الطبراني. وأخرجه أحمد 4/89، والنسائي في "الفضائل" "164"، والحاكم في "المستدرك" 3/390 - 391 من طرق عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. قال الحاكم: حديث العوام بن حوشب هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين لاتفاقهما على العوام بن حوشب وعلقمة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "3835" من طريق هشيم، حدثنا العوام بن حوشب، به. وأخرجه بنحوه أحمد 4/90، والنسائي "165" و"166" و"167"، والحاكم 3/389 و390، والطبراني "3830" و"3831" و"3832" و"3833" من طرق عن عبد الرحمن بن يزيد، عن الأشتر، عن خالد بن الوليد. وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي، وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/293 ونسبه إلى أحمد، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

جو شخص اس سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو جب میں وہاں سے نکلا' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی رضا مندی سے زیادہ اور کوئی چیز میرے نزدیک محبوب نہیں تھی پھر میں ان سے ملا (ان سے معذرت کی) تو وہ راضی ہو گئے۔

ذِكْرُ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7082 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، وَرَوْحٌ، وَاَبُوْ اُسَامَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيلَةَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ صُهَيْبًا حِيْنَ اَرَادَ الْهِجْرَةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، قَالَ لَهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ: اَتَيْتَنَا صُعْلُوكًا، فَكَثُرَ مَالُكَ عِنْدَنَا، وَبَلَغْتَ مَا بَلَغْتَ ثُمَّ تُرِيْدُ اَنْ تَخْرُجَ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ، وَاللّٰهِ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُمْ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَعْطَيْتُكُمْ مَالِي اَتُخَلُّوْنَ سَبِيلِي؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ: اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُمْ مَالِي، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: رَبِحَ صُهَيْبٌ، رَبِحَ صُهَيْبٌ

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا' تو کفار قریش نے ان سے کہا: تم ہمارے پاس مفلوک ہونے کے عالم میں آئے تھے ہمارے پاس تمہارا مال زیادہ ہو گیا اور تم اس مرتبے تک پہنچ گئے جو تمہارا ہے اب تم اپنی جان اور مال کو لے کر نکلنا چاہتے ہو اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوگا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر میں تم لوگوں کو اپنا مال دے دوں' تو کیا تم میرا راستہ چھوڑ دو گے۔ انہوں نے کہا: ہاں' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں میں نے اپنا مال تمہیں دیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صہیب نے فائدہ حاصل کر لیا صہیب نے فائدہ حاصل کر لیا۔

ذِكْرُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن کا تذکرہ

7083 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

7082–رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو مرسل، أبو عثمان النهدي وهو عبد الرحمن بن مل - لم يسمع من صهيب. وأخرجه أحمد في "الفضائل" "1509" عن محمد بن جعفر، عن عوف بن أبي جميلة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 3/227 - 228 عن هوذة بن خليفة، عن عوف، عن أبي عثمان النهدي قال: بلغني أن صهيبا حين أراد الهجرة ... فذكره. وقال ابن هشام في "السيرة" 2/121: وذكر لي عن أبي عثمان النهدي، أنه قال: بلغني أن صهيبا. وفي الباب عن أنس عند الحاكم 3/398، وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي، وعن عكرمة مرسلا عنده أيضا 3/398 وإسناده إلى عكرمة صحيح.

(متن حدیث): كَانَ اَوَّلَ مَنْ اَظْهَرَ اِسْلَامَهُ سَبْعَةً: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَاُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلَالٌ، وَالْمِقْدَادُ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِعَمِّهِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَاَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْمِهِ، وَاَمَّا سَائِرُهُمْ فَاَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَلْبَسُوا اَدْرَاعَ الْحَدِيْدِ، وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ، فَمَا مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا وَآتَاهُمْ عَلٰى مَا اَرَادُوا، اِلَّا بِلَالٌ، فَاِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللّٰهِ، وَهَانَ عَلٰى قَوْمِهِ، فَاَخَذُوْهُ، فَاَعْطَوْهُ الْوِلْدَانَ، فَجَعَلُوا يَطُوفُوْنَ بِهٖ فِيْ شِعَابِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَحَدٌ اَحَدٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے سات افراد نے اسلام کا اظہار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کی والدہ سیّدہ سمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا جناب ابوطالب کی وجہ سے آپ کو (کفار مکہ کے) شر سے محفوظ رکھا جہاں تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کی وجہ سے انہیں محفوظ رکھا لیکن جہاں تک باقی لوگوں کا تعلق ہے' تو مشرکین نے انہیں پکڑ لیا انہیں لوہے کی زرہیں پہنائی گئیں اور انہیں سورج کی گرمی میں چھوڑ دیا گیا ان لوگوں میں سے ہر ایک نے وہ کیا جو وہ لوگ چاہتے تھے صرف حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا معاملہ مختلف تھا کیونکہ اللہ کی راہ میں انہوں نے اپنی ذات کو بے حیثیت کر دیا تھا اور اپنی قوم کے لئے اپنی ذات کو بے حیثیت کر دیا تھا۔ ان لوگوں نے انہیں پکڑا اور بچوں کے سپرد کر دیا' تو مکہ کی گھاٹیوں میں وہ بچے ان کے اردگرد چکر لگاتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے (اللہ) ایک ہے (اللہ) ایک ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِبِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

7084 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَسَمِعْتُ خَشْفَةً اَمَامِيْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هٰذَا بِلَالٌ

7083–إسناده حسن. رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عاصم وهو ابن أبي النجود - فقد روى له الشيخان مقرونا، وهو صدوق. زائدة: هو ابن قدامة، وزر: هو ابن أبي حبيش. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" .12/149 وأخرجه أحمد في "المسند" 1/404، وفي "الفضائل" "191"، وابن ماجة "150" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن يحيى بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 3/284، والبيهقي في "الدلائل" 2/281 - 282 من طريق الحسين بن علي الجعفي، عن زائدة، به، وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي.

7084– إسناده صحيح على شرط الشيخين. قبيصة: هو ابن عقبة السوائي. وأخرجه أحمد 3/372 و389 390، والبخاري "3679" في فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب، ومسلم "2457" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أم سليم وبلال، والنسائي في "الفضائل" "131"، والبغوي "3950" من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے جنت میں داخل کیا گیا' تو میں نے اپنے آگے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے' تو جبرائیل نے بتایا: یہ بلال ہے''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ وَقَعَتْ هٰذِهِ الْمُسَابَقَةُ لِبِلَالٍ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس طرح آگے تھے

7085 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ: اَحَدَّثَكُمْ اَبُوْ حَيَّانَ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِیْ بِاَرْجَی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِی الْاِسْلَامِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَةَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَیِ الْجَنَّةِ ، فَقَالَ: مَا عَمَلٌ عَمِلْتُهُ اَرْجَی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِیْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ لِرَبِّیْ مَا قُدِّرَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ.

فَاَقَرَّ بِهٖ اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَالَ: نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے بلال تم مجھے اپنے ایسے عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم نے مسلمان ہونے کے بعد کیا ہو اور تم نے اس کے حوالے سے (زیادہ ثواب کی) امید کی ہو کیونکہ میں نے گزشتہ رات جنت میں اپنے سے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے بارے میں مجھے زیادہ امید ہو البتہ یہ ہے کہ جب میں وضو کرتا ہوں' تو مکمل وضو کرتا ہوں خواہ رات یا دن کا کوئی بھی حصہ ہو اور پھر اس کے بعد جتنا میرے نصیب میں ہو اتنے نوافل ادا کرتا ہوں۔

ابواسامہ نامی راوی نے اس روایت کا اقرار کرتے ہوئے کہا جی ہاں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِلَالًا كَانَ لَا تُصِيْبُهُ حَالَةُ حَدَثٍ اِلَّا تَوَضَّاَ بِعَقِبِهَا وَصَلَّی

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھی جب بھی حدث لاحق ہوتی تھی' تو اس کے فوراً بعد وضو کر کے تحیۃ الوضوء (کی نفل نماز) ادا کرتے تھے

7085– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حيان: هو يحيى بن سعيد بن حيان، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي الكوفي، وقيل: اسمه هرم، وقيل: عمرو، وقيل: عبد الله، وقيل: عبد الرحمن، وقيل جرير . وأخرجه البخاري "1149" في التهجد: باب فضل الطهور بالليل والنهار، وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ومسلم "2458" في فضائل الصحابة: باب فضائل بلال، والنسائي في "الفضائل" "132"، والبغوي "1011" من طرق عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/333 و439، ومسلم "2458" من طريقين عن أبي حيان، به.

7086 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، اَخْبَرَنِیْ حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِی ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَةً ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: بِلَالٌ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِقَصْرٍ مُشَيَّدٍ بَدِيعٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَنَا مُحَمَّدٌ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: اَنَا عَرَبِیٌّ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَقَالَ لِبِلَالٍ: بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَى الْجَنَّةِ ؟ قَالَ: مَا اَحْدَثْتُ اِلَّا تَوَضَّاْتُ، وَمَا تَوَضَّاْتُ اِلَّا صَلَّيْتُ، وَقَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْلَا غَيْرَتُكَ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَكُنْ لاَغَارَ عَلَيْكَ

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے قدموں کی آہٹ سنی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ بلال ہے پھر میں ایک محل کے پاس سے گزرا جو بہت خوبصورت بنا ہوا تھا میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے' تو فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں محمد ہوں' یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: یہ عربوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عرب ہوں یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کس وجہ سے مجھ سے جنت میں آگے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں وضو کر لیتا ہوں اور جب بھی وضو کرتا ہوں دو نوافل ادا کرتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا' تو میں محل کے اندر چلا جاتا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی نہیں دکھا سکتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِبِلَالٍ لَمَّا قَالَ لَهُ ذٰلِكَ: بِهَا، وَصَوَّبَ قَوْلَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ بات ارشاد فرمائی تھی' تو پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قول کو درست قرار دیا تھا

7086–إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب الهمداني، وابن بريدة: هو عبد الله بن بريدة بن الحصيب الأسلمي. وأخرجه أحمد في "المسند" 5/354، وفي "الفضائل" "1731" عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد . ولم يذكر في "الفضائل" قصة عمر . وأخرجه أحمد في "المسند" 5/360، و"الفضائل" "713" عن علي بن الحسن بن شقيق، والترمذي "3689" في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب، والبغوي "1012" من طريق علي بن الحسين بن واقد، كلاهما عن الحسين بن واقد، به، وقال الترمذي: صحيح.

7087 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِىْ حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أبيه

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ خَشْخَشَةً اَمَامَهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا بِلَالٌ فَاَخْبَرَهُ وَقَالَ بِمَ سَبَقْتَنِىْ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحْدَثْتُ اِلَّا تَوَضَّاْتُ، وَلَا تَوَضَّاْتُ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَىَّ رَكْعَتَيْنِ اُصَلِّيهِمَا قَالَ صلى الله عليه وسلم بِهَا.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خواب میں) اپنے آگے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی' تو دریافت کیا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا: بلال ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا اور فرمایا تم کس وجہ سے بنت میں مجھ سے آگے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں' تو وضو کر لیتا ہوں اور جب بھی وضو کرتا ہوں' تو مجھے یوں لگتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعات (تحیۃ الوضو) ادا کرنی چاہئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی کی وجہ سے ہوگا۔

ذِكْرُ اَبِىْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7088 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلَىٰ بَدْرٍ فَسُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيبِ فَطُرِحُوا فِيْهِ، ثُمَّ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْقَلِيبِ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّىْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِىْ رَبِّىْ حَقًّا قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُكَلِّمُ قَوْمًا مَوْتٰى قَالَ لَقَدْ عَلِمُوا اَنَّ مَا وَعَدْتُّهُمْ حَقًّا فَلَمَّا رَاٰى اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ اَبَاهُ يُسْحَبُ اِلَى الْقَلِيبِ عَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهِيَةَ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ كَاَنَّكَ كَارِهٌ لِمَا تَرٰى فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ كَانَ رَجُلًا سَيِّدًا حَلِيْمًا فَرَجَوْتُ اَنْ يَّهْدِيَهُ اللّٰهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمَّا وَقَعَ بِالْمَوْقِعِ الَّذِىْ وَقَعَ بِهٖ اَحْزَنَنِىْ ذٰلِكَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ حُذَيْفَةَ بِخَيْرٍ.

7087– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله، وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة".12/150 وأخرجه أبو نعيم فى "الحلية"1/150 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 1/313 من طريق على بن الحسن بن شقيق، عن الحسين بن واقد، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى

7088– إسناده جيد، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، روى له مسلم فى المتابعات، وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه الحاكم3/224، وابن الأثير فى "أسد الغابة "6/71 - 72 من طريق يونس بن بكير، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبى! وأورده ابن هشام فى "السيرة"2/294 عن ابن إسحاق من غير إسناد

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدر کے کفار سے تعلق رکھنے والے) مقتولین کے بارے میں حکم دیا' تو انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ ان کے پاس ٹھہرے آپ نے فرمایا: اے گڑھے والو! تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے حق پالیا ہے؟ میرے پروردگار نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا تھا میں نے' تو اسے حق پالیا ہے۔ ہم لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسی قوم کے ساتھ گفتگو کر رہے ہیں' جو مر چکے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ یہ بات جانتے ہیں' کہ میں نے ان کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ حق ہے۔ جب حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد کو گڑھے کی طرف لے جایا جا رہا ہے (یہ قریش کے سردار عتبہ کے بیٹے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کا اندازہ ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم جو دیکھ رہے ہو اسے ناپسند کر رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد ایک سردار تھا اور بردبار شخص تھا مجھے یہ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی طرف اس کی رہنمائی کر دے گا لیکن جب اسے اس طرح ڈالا جا رہا ہے' اس چیز نے مجھے غمگین کر دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعاءِ خیر کی۔

ذِكْرُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7089 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الْجَرْجَرَائِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ لَقَدِ انْدَقَّ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ مَا بَقِيَتْ فِيْ يَدِيْ اِلا صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھوں نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں صرف میری یمنی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ كَانَ عَلٰى خَيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

7089—حديث صحيح، إسناده قوى، محمد بن الصباح روى له أبو داود وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفيان: هو الثورى، وإسماعيل: هو ابن خالد الأحمسى، وقيس: هو ابن أبى حازم البجلى. وأخرجه البخارى "4265" فى المغازى: باب غزوة مؤتة من أرض الشام، عن أبى نعيم، عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد فى "الفضائل" "1475"، والبخارى "4266"، وابن سعد 4/253 و7/395، والطبرانى "3875"، والحاكم 3/42، والبيهقى فى "الدلائل" 4/373 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، به. وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى!

اس بات کے بیان کا تذکرہ غزوہ حنین کے موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھڑسواروں کے امیر تھے

7090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ، يُحَدِّثُ،

(متن حدیث): اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَكَانَ عَلٰى خَيْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ الْاَزْهَرِ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ؟، قَالَ ابْنُ الْاَزْهَرِ: فَمَشَيْتُ - اَوْ قَالَ: سَعَيْتُ - بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنَا مُحْتَلِمٌ اَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ؟ حَتّٰى دُلِلْنَا عَلٰى رَحْلِهٖ، فَاِذَا هُوَ قَاعِدٌ مُسْتَنِدٌ اِلٰى مُؤْخِرِ رَحْلِهٖ، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰى جُرْحِهٖ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: وَنَفَثَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے یہ غزوہ حنین کے موقع کی بات ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھڑسواروں کے امیر تھے۔ ابن اظہر بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ فرما رہے تھے: خالد بن ولید کی رہائشی جگہ کے بارے کون بتائے گا' ابن ازہر کہتے ہیں' تو میں چل پڑا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتا ہوا آیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دوڑتا ہوا آیا میں ان دنوں قریب بلوغ تھا میں نے کہا: کون شخص خالد بن ولید کی رہائشی جگہ تک رہنمائی کرے گا' یہاں تک کہ ہماری رہنمائی ان کی رہائشی جگہ تک کی گئی' تو وہ وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنی پالان کے پچھلے حصے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے آپ نے ان کے زخم کا جائزہ لیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم پر اپنا لعاب دہن لگایا (یا پھونک ماری یا دم کیا)

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ: سَيْفَ اللّٰهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ''سیف اللہ'' کا نام دینے کا تذکرہ

7090– حديث صحيح، ابن أبي السري متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن أزهر، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو صحابي. وهو في "مصنف عبد الرزاق" ."9741" وأخرجه أحمد 4/88 و350 - 351، والبيهقي في "الدلائل"5/139 - 140 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا أحمد 4/88 و350، وأبو داود "4487" و"4489" في الحدود: باب إذا تتابع في شرب الخمر، والحاكم4/374 - 375 من طريق أسامة بن زيد الليثي، عن الزهري، أنه سمع عبد الرحمن بن أزهر يقول: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين وهو يتخلل الناس يسأل عن منزل خالد بن الوليد، فأتي بسكران .. ثم ذكر قصة شارب الخمر.

7091 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى،

(متن حدیث): قَالَ: شَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ، لِمَ تُؤْذِيْ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، يَقَعُوْنَ فِيَّ، فَاَرُدُّ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤْذُوا خَالِدًا، فَاِنَّهُ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ صَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى الْكُفَّارِ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت لگائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خالد! تم نے اہل بدر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو کیوں تکلیف پہنچائی ہے؟ اگر تم احد پہاڑ جتنا سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو تو تم پھر بھی اس کے عمل تک نہیں پہنچ سکتے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے خلاف باتیں کر رہے تھے تو میں نے انہیں جواب دیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ خالد کو تکلیف نہ پہنچاؤ کیونکہ وہ اللہ کی تلوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کفار پر سونت رکھا ہے۔

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن عاص سہمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7092 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، يَقُوْلُ:

7091- إسناده صحيح. أبو إسماعيل المؤدب: هو إبراهيم بن سليمان بن رزين البغدادي، أصله من الشام من الأردن، روى عنه جمع، ووثقه أبو داود والعجلي والدارقطني وابن حبان، وقال أحمد ويحيى بن معين والنسائي: ليس به بأس، وقال ابن خراش: كان صدوقا، وقال ابن عدي: هو من أهل الصدق، وروى له ابن ماجه، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عون الخزار، فمن رجال مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد في "الفضائل" "13"، والبزار "2592" و"2719" عن عبد الله بن عون، بهذا الإسناد. وقد وقع في الإسناد عند البزار في الموضعين "إسماعيل بن إبراهيم بن سليمان" وهو خطأ، صوابه "أبو إسماعيل إبراهيم بن سليمان." وأخرجه عبد الله بن أحمد "13"، والطبراني في "الكبير" "3801"، وفي "الصغير" "580"، والحاكم 2983، الخطيب في "تاريخه" 12/149 - 150 من طريق الربيع بن ثعلب، عن أبي إسماعيل المؤدب، به، وصحح إسناده الحاكم، وتعقبه الذهبي بقوله: رواه ابن إدريس، عن ابن أبي خالد، عن الشعبي مرسلا، وهو أشبه. قلت: وأخرجه هكذا مرسلا أحمد في "الفضائل" "12" عن محمد بن عبيد، عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/350، وقال: رواه الطبراني في "الصغير" و"الكبير" باختصار، والبزار بنحوه، ورجال الطبراني ثقات. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري، وقدرى تقدم عند المؤلف في فضائل عبد الرحمن بن عوف برقم. "6994"

7092- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي في "الفضائل" "196" عن محمد بن حاتم، عن حبان بن موسى بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/203 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن موسى بن علي، به.

(متن حدیث): فَزِعَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَرَّقُوا، فَرَاَيْتُ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ احْتَبَى بِسَيْفِهِ، وَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ، فَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِي وَسَالِمًا، وَاَتَى النَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ، اَلَا كَانَ مَفْزَعُكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ؟ اَلَا فَعَلْتُمْ كَمَا فَعَلَ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ الْمُؤْمِنَانِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھبراہٹ کا شکار ہو گئے' تو وہ ادھر ادھر تقسیم ہو گئے میں نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم کو دیکھا کہ اس نے تلوار نکال لی ہے اور مسجد میں بیٹھا ہے' جب میں نے اسے دیکھا' تو میں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا اس نے کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے مجھے اور سالم کو دیکھا پھر اور لوگ بھی آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ تم گھبرا کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف نہیں آئے اور کیا وجہ ہے کہ تم نے وہ کیوں نہیں کیا جو ان دو مومن آدمیوں نے کیا۔

ذِكْرُ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَنْ اَبِيهَا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے والد سے راضی ہو

7093 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ، فَيَقُوْلُ: هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاكْشِفُهَا، فَاِذَا هِيَ اَنْتِ، فَاَقُوْلُ: اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے تمہیں خواب میں دو مرتبہ دیکھا ایک شخص (یعنی فرشتہ) ریشمی کپڑے میں تمہیں اٹھا کر لایا اور بولا: یہ آپ کی اہلیہ ہیں' میں نے اس کپڑے کو ہٹایا' تو اندر تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔

7093– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة . وأخرجه مسلم "2438" في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضي الله عنها، عن أبي كريب بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/161، والبخاري "5078" في النكاح: باب نكاح الأبكار، و"7011" في التعبير: باب كشف المرأة في المنام، والبغوي "3292" من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، به . وأخرجه أحمد في "المسند"6/41 و 128، وفي "فضائل الصحابة" "1638"، وابن سعد في "الطبقات"8/64، والبخاري "3795" في مناقب الأنصار: باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم عائشة وقدومها المدينة وبنائه بها، و "5125" في النكاح: باب النظر إلى المرأة قبل التزويج، و "7012" في التعبير: باب ثياب الحرير في المنام، ومسلم "2438"، وأبو يعلى "4498" و "4600"، والطبراني "41"/23 و "42" و"43"، والخطيب في "تاريخه"5/428، والبيهقي 7/85 من طرق عن هشام، به . وانظر الحديث الآتي . وقوله: "سرقة حرير " السرقة: بفتح السين والراء والقاف: القطعة، وجمعها سرق، أي: في قطعة من جيد الحرير.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا لَا فِي الْاٰخِرَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں آخرت میں نہیں ہوں گی

7094 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ بِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت جبرائیل مجھے (یعنی میری تصویر کو) لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے (وہ تصویر) ایک ریشمی کپڑے میں تھی حضرت جبرائیل نے کہا: یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7095 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فَاطِمَةَ، قَالَتْ: فَتَكَلَّمْتُ اَنَا، فَقَالَ: اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ ، قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، قَالَ: فَاَنْتِ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

7094- إسناد صحيح . عبد الله بن عمرو بن علقمة: روى له الترمذي في "جامعه" وأبو داود في "المراسيل." وهو ثقة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين غير ابن خثيم وهو عبد الله بن عثمان، فمن رجال مسلم . ابن مليكة: هو عبد الله بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مليكة التيمي . وأخرجه الترمذي "3880" في المناقب: باب فضل عائشة رضى الله..... عنها، عن عبد بن حميد، أخبرنا عبد الرزاق، عن عبد الله بن عمرو بن علقمة المكي، عن ابن أبي حسين، عن ابن أبي مليكة، عن عائشة أن جبريل جاء بصورتها في خرقة حرير خضراء إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: "إن هذه زوجتك في الدنيا والآخرة." قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن عمرو بن علقمة.

7095- إسناد صحيح. سعيد بن يحيى: هو ابن سعيد بن أبان بن سعيد بن العاص . هو وأبوه من رجال الشيخين، وأبو العنبس سعيد بن كثير: روى له البخاري في "الأدب المفرد"، وأبو داود في "المراسيل"، وهو ثقة، وأبوه وهو كثير بن عبيد التيمي مولى أبي بكر الصديق الكوفي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات".5/332 وأخرجه الحاكم 4/10 من طريق أحمد بن شعيب النسائي، عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، بهذا الإسناد. وقال: والحديث صحيح، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.

(توضیح مصنف):اَبُو الْعَنْبَسِ كُوفِيٌّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے گفتگو کرنا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم دنیا اور آخرت میں میری زوجہ ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں اللہ کی قسم (میں اس بات سے راضی ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میری زوجہ ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعنبس نامی راوی کوفی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ عَائِشَةَ تَكُوْنُ فِي الْجَنَّةِ زَوْجَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس تیسری روایت کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہوں گی

7096 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَزْوَاجُكَ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّكِ مِنْهُنَّ، قَالَتْ: فَخُيِّلَ اِلَيَّ اَنَّ ذَاكَ اَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرِي

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کون سی ازواج جنت میں ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو تم ان میں سے ہو (جو جنت میں ہوں گی)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے اس بات کا علم تھا کہ اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔

7096- إسناد صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن بكار، ويعقوب بن أبي سلمة الماجشون، فمن رجال مسلم. وأخرجه الحاكم 4/13 من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، والطبراني "99"/23، والحاكم 4/13 من طريق محمد بن بكار، كلاهما عن يوسف بن يعقوب بن الماجشون، بهذا الإسناد. وصححه ووافقه الذهبي. وأخرج ابن سعد في "الطبقات" 8/65 عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أويس، حدثني سليمان بن بلال، عن أسامة بن زيد الليثي، عن أبي سلمة الماجشون، عن أبي محمد مولى الغفاريين أن عائشة قالت للنبي صلى الله عليه وسلم: من أزواجك في الجنة؟ قال: "أنت منهن." وأخرج أبو حنيفة في "مسنده" ص13، ومن طريق الطبراني "98"/23 عن حماد، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة، قالت: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إنه ليهون علي الموت أني رأيتك زوجتي في الجنة." وهذا سند صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي حنيفة الإمام وهو ثقة.

ذِكْرُ وَصْفِ زِفَافِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَنْ اَبِيهَا

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے والد سے راضی ہو

7097 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِيْ، وَاَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَوُعِكْتُ، فَوَفٰى شَعْرِي جُمَيْمَةً، فَاَتَتْنِيْ اُمُّ رُوْمَانَ، وَاَنَا عَلٰى اُرْجُوحَةٍ وَّمَعِي صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِيْ، فَاَتَيْتُهَا مَا اَدْرِي مَاذَا تُرِيْدُ، فَاَخَذَتْ بِيَدِي، وَاَوْقَفَتْنِيْ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: هَهْ هَهْ، شِبْهَ الْمُنْبَهِرَةِ، فَاَدْخَلَتْنِيْ بَيْتًا، فَاِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ، فَاَسْلَمَتْنِيْ اِلَيْهِنَّ، فَغَسَلْنَ رَاْسِيْ وَاَصْلَحْنَنِيْ، فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَاَسْلَمَتْنِيْ اِلَيْهِ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے ساتھ شادی کی' تو میری عمر چھ سال تھی جب میری رخصتی ہوئی' تو میری عمر نو سال تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو مجھے بخار ہو گیا جس کے نتیجے میں میرے بال جھڑ گئے۔ سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں میں اس وقت کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں سیّدہ اُمّ رومان رضی اللہ عنہا نے بلند آواز میں مجھے بلایا میں ان کے پاس آئی مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا چاہتی ہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا

7097– إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجوهري، فمن رجال مسلم. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البيهقي 7/253 من طريق أحمد بن سهل بن بحر، عن إبراهيم بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3896" في مناقب الأنصار: باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم عائشة، ومسلم "1422" "69" في النكاح: باب تزويج الأب .... البكر الصغيرة، وأبو داود "4933" و "4934" و "4936" في الأدب: باب في الأرجوحة، وأبو يعلى "4897"، والبيهقي 7/114 و 253 و 10/220 من طرق عن أبي أسامة، به، وبعضهم يزيد على بعض. وأخرجه الطيالسي "1454"، والدارمي 2/159، وابن سعد 8/59، والبخاري "3894" و "5133" في النكاح: باب إنكاح الرجل ولده الصغار، و "5134" باب تزويج الأب ابنته من الإمام، و "5156" باب الداء للنسوة اللاتي يهدين العروس وللعروس، و "5158" باب من بنى بامرأة وهي بنت تسع سنين، و "5160" باب البناء بالنهار بغير مركب ولا نيران، ومسلم "1422" "70" و "71"، وأبو داود "2121" في النكاح: باب في تزويج الصغار، و "4933" و "4935"، والنسائي 6/82 في النكاح: باب إنكاح الرجل ابنته الصغيرة، وابن ماجة "1876" في النكاح: باب نكاح الصغار يزوجهن الآباء، وأبو يعلى "4600"، والطبراني 23/ "41" و "44" و "45" و "46" و "47" و "48" و "49" و "50"، والبيهقي 7/148-149 من طرق عن هشام بن عروة، به، مطولاً ومختصراً. وأخرجه الطبراني 23/ "44" من طريق الزهري، عن عروة، به مختصراً. وأخرجه أبو داود "4937"، والبيهقي 10/ 220 من طريق محمد بن عمرو، عن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب، عن عائشة بنحوه. وأخرجه مسلم "1422" "72"، والنسائي 6/82-83، والطبراني 23/ "51" والبيهقي 7/114 من طرق عن الأعمش، عن ابراهيم النخعي، عن أسود، عن عائشة مختصراً. وأخرجه النسائي 6/82، والطبراني 23/ "53" و"54" و "55" و"56" من طريق أبي إسحاق، عن عبدة، عن عائشة مختصراً..... وأخرجه الطبراني 23/ "52" من طريق سعد بن إبراهيم، عن القاسم بن محمد، عن عائشة مختصراً

مجھے دروازے پر لا کر کھڑا کیا میں نے کہا: ٹھہر جائیں ٹھہر جائیں یوں جیسے سانس پھولا ہوا ہو پھر انہوں نے مجھے گھر کے اندر داخل کیا' تو وہاں کچھ انصاری خواتین موجود تھیں انہوں نے کہا: بھلائی اور برکت کے ساتھ اور آنے والی بھلائی کے ساتھ (آپ کی شادی ہو) پھر سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے مجھے ان خواتین کے سپرد کر دیا انہوں نے میرے سر کو دھویا اور مجھے تیار کیا' پھر چاشت کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ان خواتین نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقْرَاَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا السَّلَامَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کیا تھا

7098 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا نَرَى يَارَسُولَ اللّٰهِ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہا ہے میں نے کہا: ان پر سلام ہو

7098- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير على بن المدينى، وهشام بن يوسف وهو الصنعانى فمن رجال البخارى. وأخرجه البخارى "3217" فى بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، عن عبد الله بن محمد، عن هشام بن يوسف بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "6249" فى الاستئذان: باب تسليم الرجال على النساء، والنساء على الرجال، والترمذى "3881" فى المناقب: باب مناقب عائشة رضى الله عنها، من طريق عبد الله بن المبارك، عن معمر، به. وأخرجه أحمد 6/88 و 177، والبخارى "3768" فى فضائل الصحابة: باب فضل عائشة، و "6201" فى الأدب: باب من دعا صاحبه، فنقص من اسمه حرفاً، ومسلم "2447" "91" فى فضائل الصحابة: باب فى فضل عائشة رضى الله عنها، والنسائى 70-7/69 فى عشرة النساء: باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، والطبرانى /23 "88" و "89" من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 133-12/132، وأحمد فى "المسند" 6/55 و 112 و -208 209 و 224 255، وفى "فضائل الصحابة" "1634"، والبخارى "6253" فى الاستئذان: باب إذا قال: فلان يقرئك السلام، ومسلم "2447" "90"، وأبو داود "5232" فى الأدب: باب فى الرجل يقول: فلان يقرئك السلام، والترمذى "3882"، وابن ماجة "3696" فى الأدب: باب رد السلام، وابن سعد 8/68، والطبرانى "91"/23 و "92"، وأبو نعيم فى "الحلية" 2/46 من طريق زكريا بن أبى زائدة، عن عامر الشعبى، عن أبى سلمة، عن عائشة. وأخرجه الترمذى "277"، وأحمد فى "المسند" 6/74. 75. .... و 146، وفى "فضائل الصحابة" "1635"، والطبرانى /23 "90"، وأبو نعيم فى "الحلية" 2/46 من طريق مجالد بن سعيد، عن عامر الشعبى، عن أبى سلمة، عن عائشة، وفى زيادة على ما هنا. وأخرجه الطبرانى /23 "86" من طريق النعمان بن راشد، عن أبى سلمة، عن عائشة. وأخرجه عبد الرزاق "20917"، ومن طريقه أحمد 6/150، وفى "فضائل الصحابة" "1627"، والنسائى 7/69، والطبرانى /23 "87" عن معمر، عن الزهرى، عن عروة، عن عائشة. وأخرجه ابن أبى شيبة -12/130 131، وابن سعد 8/67 68، والطبرانى /23 "94" و "95" من طريق الشعبى، عن مسروق، عن عائشة. وأخرجه النسائى 7/69 من طريق صالح بن ربيعة بن هدير، عن عائشة. وأخرجه الطبرانى /23 "84" من طريق سعيد بن كثير مولى عمر بن الخطاب، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه الطبرانى /23 "93" من طريق محمد بن عبد الله، عن عائشة.

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' یا رسول اللہ ﷺ! آپ جو دیکھتے ہیں ہم وہ نہیں دیکھ سکتے۔

ذِكْرُ اِنْزَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْآیَ فِیْ بَرَاءَةِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَمَّا قُذِفَتْ بِهٖ

اللہ تعالیٰ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس چیز سے بری الذمہ ہونے کے بارے میں آیات نازل کرنے کا تذکرہ' جو ان پر الزام عائد کیا گیا تھا

7099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعِدَّةٌ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِنْهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ اَوْعٰى مِنْ بَعْضٍ، وَاَثْبَتُ لَهٗ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِهٖ، فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ، فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ سَهْمِيْ، فَخَرَجْتُ مَعَهٗ بَعْدَمَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ، وَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِيْ، وَاُنْزَلُ فِيْهِ، فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ قَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَاٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ، فَقُمْتُ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ، فَاِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهٗ، فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ بِيْ، فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ، فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ، وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، وَاِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ، فَاحْتَمَلُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا، فَوَجَدْتُّ عِقْدِيْ بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ، فَاَقَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ، وَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ، فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ، فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ، وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِيْ، فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَاللّٰهِ مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ، وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ، فَوَطِئَ يَدَهَا، فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى

7099- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، وفليح بن سليمان وإن كان فيه كلام ينزله عن رتبة الصحة قد توبع.

أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، وهو في "مسند أبي يعلى" "4927"، وقد تقدم عند المؤلف برقم "4212"

اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ، فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ اَصْحَابِ الْإِفْكِ وَيُرِيبُنِي فِي وَجَعِي اِنِّي لَا اَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ اَرَى مِنْهُ حِيْنَ اَمْرَضُ اِنَّمَا يَدْخُلُ، فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: كَيْفَ تِيكُمْ، وَلَا اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ اَبِي رُهْمٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا لَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ اَوْ فِي التَّبَرُّزِ، فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ اَبِي رُهْمٍ نَمْشِي، فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا، فَقَالَتْ: يَا هَنْتَاهُ، اَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا، فَاَخْبَرَتْنِي بِمَا يَقُولُ اَهْلُ الْإِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰى مَرَضٍ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَيْفَ تِيكُمْ، فَقُلْتُ: ائْذَنْ لِي آتِي اَبَوَيَّ، قَالَتْ: وَاَنَا حِينَئِذٍ اُرِيدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَاَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُ اَبَوَيَّ، فَقُلْتُ لِاُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ، هَوِّنِي عَلٰى نَفْسِكِ الشَّاْنَ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا اَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ اَصْبَحْتُ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ اَهْلِهِ، فَاَمَّا اُسَامَةُ، فَاَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ: اَهْلُكَ يَارَسُولَ اللهِ، وَلَا نَعْلَمُ وَاللهِ اِلَّا خَيْرًا، وَاَمَّا عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَاَيْتِ فِيهَا شَيْئًا مَا يَرِيبُكِ؟، فَقَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ مِنْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهُ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِيْنِ، فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ، فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ، فَقَالَ: مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَ اَذَاهُ فِي اَهْلِي، وَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِي اِلَّا خَيْرًا وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِي اِلَّا مَعِي، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، وَاَنَا وَاللهِ اَعْذِرُكَ مِنْهُ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا، فَفَعَلْنَا فِيهِ اَمْرَكَ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَا تَقْتُلُهُ، وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَجَعَلَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا، وَمَكَثْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، فَاَصْبَحَ عِنْدِي اَبَوَايَ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتِي وَيَوْمِي حَتّٰى اَظُنُّ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا

هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذِ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيلَ لِي مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ"، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتِ الْمَمْتِ، فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ بِقَطْرَةٍ، وَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: إِي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا تَحَدَّثَ النَّاسُ، وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ، وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَإِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَّاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ: (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَّاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ) (يوسف: 18)، ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِيَ اللَّهُ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ وَّلَأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُّتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَّرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا تُبَرِّئُنِي، فَوَاللَّهِ مَا رَامَ فِي مَجْلِسِهِ، وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِّنَ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، احْمَدِي اللَّهَ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللَّهُ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ)، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللَّهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَمَا قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) إِلَى قَوْلِهِ: (وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ) (البقرة: 218)، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ بِالَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَكَانَتْ تُسَامِينِي، فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ

❁❁ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص، عبیداللہ بن عبداللہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے واقعہ افک کے بارے میں روایت نقل کی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بری قرار دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: اس گروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت مجھے بیان کی ہے ان میں بعض نے اس

واقعہ کوزیادہ بہتر طور پر یادرکھا لیکن میں اسے ایک واقعہ کے طور پر نقل کروں گا میں نے ان میں سے ہر ایک کے الفاظ کو یادرکھا جو اس نے مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کئے ان میں سے بعض کی روایت بعض کی تصدیق کرتی ہے ان تمام حضرات نے یہ بات بیان کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہونے لگتے' تو آپ اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے ان میں سے جس کے نام کا قرعہ نکل آتا تھا اسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ پر جانے سے پہلے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی' تو میرے نام کا قرعہ نکل آیا' تو میں آپ کے ساتھ روانہ ہوگئی یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے مجھے میرے ہودج میں سوار کیا جاتا تھا میں اسی میں پڑاؤ کرتی تھی ہم لوگ سفر کررہے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہوکر واپسی کے لئے روانہ ہوگئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے (تو پڑاؤ کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت روانگی کا اعلان کردیا میں اٹھی اور چلتی ہوئی لشکر سے دور چلی گئی میں نے اپنی ضرورت کو پورا کیا پھر میں اپنے پالان کی طرف واپس آئی میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا' تو وہاں میرا پتھروں کا ہار موجود نہیں تھا میں واپس آئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی اس کی تلاش نے مجھے روک لیا وہ لوگ آئے جو میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھتے تھے انہوں نے میرے ہودج کو اٹھایا اور اونٹ کے اوپر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی وہ یہ سمجھے کہ میں ہودج کے اندر ہوں گی اس زمانے میں خواتین ہلکی پھلکی ہوتی تھیں وہ بھاری بھر کم نہیں ہوتی تھیں ان پر گوشت نہیں چڑھا ہوتا تھا وہ تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں اس لیے جب ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا' تو انہیں اس کے وزن میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوئی ان لوگوں نے اسے اٹھالیا میں ایک لڑکی تھی جس کی عمر کم تھی ان لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور روانہ ہوگئے۔ لشکر کے روانہ ہونے کے بعد مجھے اپنا ہار مل گیا میں پڑاؤ کی جگہ پر آئی' تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا میں اپنے پڑاؤ کی جگہ پر ہی ٹھہر گئی جہاں میں پہلے تھی میں نے یہ گمان کیا کہ عنقریب وہ مجھے غیر موجود پائیں گے' تو میری طرف واپس آجائیں گے۔ ابھی میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگئی۔ صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے آرہے تھے جب وہ صبح کے وقت میری رہائشی جگہ کے قریب پہنچے انہوں نے کسی سوئے ہوئے شخص کا ہیولیٰ دیکھا وہ حجاب سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا' تو میں بیدار ہوگئی میں نے اپنی چادر کے ذریعے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اللہ کی قسم نہ' تو انہوں نے کوئی بات کی اور نہ ہی میں نے ان کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے علاوہ کوئی اور کلمہ ان کی زبانی سنا۔ انہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور میں اس پر سوار ہوگئی وہ میری سواری کو لے کر روانہ ہوگئے' یہاں تک کہ ہم لشکر کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے دوپہر کے وقت پڑاؤ کیا ہوا تھا'' تو (اس واقعہ کے حوالے سے) جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا وہ ہلاکت کا شکار ہوا اور اس جھوٹے الزام میں جس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

ہم لوگ مدینہ منورہ آئے میں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ لوگوں کے درمیان جھوٹا الزام لگانے والوں میں بات پھیل چکی تھی میری اس بیماری کے دوران ایک چیز مجھے شک میں مبتلا کرتی تھی وہ یہ کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ مہربانی محسوس نہیں ہورہی تھی

جو پہلے میری بیماری کے دوران مجھے آپ کی طرف سے نظر آتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ گھر میں تشریف لاتے سلام کرتے پھر دریافت کرتے تمہارا کیا حال ہے؟ لیکن مجھے اس جھوٹے الزام کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا میں کمزور ہو چکی تھی ایک دن میں اورام مسطح ''مناصع'' کی طرف (قضائے حاجت کے لئے) نکلیں وہ ہماری قضائے حاجت کرنے کی جگہ تھی ہم صرف رات کے وقت اس طرف جایا کرتی تھیں اس زمانے میں گھروں کے قریب بیت الخلا نہیں ہوتے تھے یہ اس سے پہلے کی بات ہے ہمارا معاملہ پہلے زمانے کے عربوں کی طرح تھا (یعنی ہم کھلی جگہ پر قضائے حاجت کرتے تھے) میں اورام مسطح چلتے ہوئے آرہے تھے اس کا پاؤں اپنی چادر میں الجھا' تو اس نے کہا: مسطح برباد ہو جائے میں نے اس سے کہا: تم نے بہت بری بات کہی ہے تم نے ایک ایسے شخص کو برا کہا ہے' جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ اس نے کہا: اے بھولی عورت کیا تم نے وہ بات نہیں سنی جو لوگوں نے بیان کی ہے پھر اس عورت نے مجھے بتایا: جھوٹا الزام لگانے والوں نے کیا بات کی ہے' اس کے نتیجے میں میری بیماری میں اضافہ ہو گیا جب میں اپنے گھر واپس آئی' تو نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاؤں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس وقت میں ان دونوں کی طرف سے یقینی خبر حاصل کرنا چاہتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اجازت دے دی میں اپنے ماں باپ کے گھر آئی اور اپنی والدہ سے کہا: لوگ کیا بات چیت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا: اے میری بیٹی تم پرسکون رہو! اللہ کی قسم جو عورت اپنے شوہر کے نزدیک محبوب ہو وہ شوہر اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں' تو وہ اس سے زیادہ زیادتی کیا کرتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ کیا لوگ یہ بات کر رہے ہیں انہوں نے جواب دیا: جی ہاں وہ ساری رات میں نے یوں گزاری میرے آنسو تھمتے ہی نہیں تھے اور مجھے ذرا سی دیر کے لئے نیند نہیں آئی پھر صبح ہوئی۔

جب (چند دن تک اس بارے میں) وحی کا سلسلہ منقطع ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا تاکہ اپنی بیوی سے علیحدگی کے بارے میں ان دونوں سے مشورہ طلب کریں۔ اسامہ نے' تو اس بات کی طرف اشارہ کیا جو وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی اہلیہ سے کتنی محبت کرتے ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ کی اہلیہ کے بارے میں اللہ کی قسم ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے البتہ علی نے یہ کہا: یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی تنگی کا شکار نہیں کیا ان کے علاوہ بھی بہت سی خواتین ہیں تاہم آپ کنیز سے سوال کریں وہ آپ کے ساتھ سچ بیانی کرے گی' تو نبی اکرم ﷺ نے بریرہ کو بلوایا۔ آپ نے فرمایا: اے بریرہ کیا تم نے اس میں کوئی ایسی چیز دیکھی جو تمہیں شک کا شکار کرے' تو اس نے کہا: جی نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے ان میں اگر کوئی چیز دیکھی ہے جس کے حوالے سے مجھے ان پر اعتراض ہو' تو وہ یہ ہے کہ وہ لڑکی ہیں ان کی عمر کم ہے آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں بکری آتی ہے اور اسے کھا لیتی ہے۔

اس دن نبی اکرم ﷺ (لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے آپ نے عبداللہ بن ابی کی شکایت کرتے ہوئے کہا اس حوالے سے کون مجھے معذور قرار دے گا' جس کی پہنچائی ہوئی اذیت میری بیوی تک پہنچ گئی ہے اللہ کی قسم مجھے اپنی بیوی

کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور ان لوگوں نے جس شخص کا ذکر کیا ہے اس کے بارے میں بھی مجھے صرف بھلائی کا علم ہے وہ میری بیوی کے گھر میں صرف میرے ساتھ ہی داخل ہوا اس پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں آپ کو اس کی طرف سے بدلہ دلاؤں گا اگر وہ شخص اوس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر وہ ہمارے بھائی خزرج قبیلے سے تعلق رکھتا ہے تو آپ ہمیں حکم دیں ہم اس بارے میں آپ کے حکم کی فرمانبرداری کریں گے تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے وہ ایک نیک آدمی تھے لیکن اس وقت قبائلی حمیت ان پر غالب آ گئی انہوں نے کہا: اللہ کی قسم تم غلط کہہ رہے ہو تم اسے قتل نہیں کرو گے اور نہ ہی تم ایسا کر سکتے ہو۔ اس پر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے: اور بولے تم جھوٹ کہہ رہے ہو اللہ کی قسم ہم اس شخص کو ضرور قتل کریں گے تم ایک منافق ہو اور منافقوں کی طرف سے جھگڑا کر رہے ہو تو اوس اور خزرج قبیلے کے درمیان جھگڑا ہو گیا یہاں تک کہ انہوں نے (ہاتھا پائی) کا ارادہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے آپ نے ان کو خاموش کروانے کی کوشش کی یہاں تک کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے۔

میں نے وہ دن اس طرح گزارا کہ میرے آنسو تھمتے نہیں تھے مجھے ذرا سی دیر کے لئے نیند نہیں آئی صبح کے وقت میں اپنے ماں باپ کے ہاں موجود تھی میں رات بھر اور اس کے بعد اگلا پورا دن روتی رہی یہاں تک کہ مجھے یوں لگتا تھا جیسے رونا میرے جگر کو چیر دے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں رو رہی تھی کہ اسی دوران ایک انصاری خاتون نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اسے اجازت دی تو وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے آپ تشریف فرما ہوئے جب سے میرے بارے میں یہ بات کی گئی تھی اس کے بعد سے آپ اس دن سے پہلے کبھی میرے پاس اس طرح نہیں بیٹھے تھے ایک مہینہ گزر چکا تھا اس دوران میرے معاملے میں آپ کی طرف کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا: اے عائشہ امابعد تمہارے بارے میں مجھ تک اس اس طرح کی بات پہنچی ہے اگر تم بری ذمہ ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت کا اظہار کر دے گا اور اگر تم نے برائی کا ارادہ کیا تھا تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اس کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لے اور توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات مکمل کی تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ مجھے آنسوؤں میں سے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوا میں نے اپنے والد سے کہا: میری طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا: میری طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں ایک لڑکی ہوں میری عمر زیادہ نہیں ہے مجھے قرآن بہت زیادہ نہیں آتا لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ اللہ کی قسم مجھے اس بات کا پتہ ہے کہ آپ لوگوں نے وہ بات سنی جو لوگ بات کرتے ہیں اور وہ بات آپ کے ذہن میں پختہ ہو گئی ہے اور آپ نے اس کی تصدیق کر دی ہے میں آپ سے یہ کہوں کہ میں اس سے بری ذمہ ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ میری اس بات کو سچ نہیں سمجھیں گے اور اگر میں آپ کے سامنے ایک ایسی چیز کے بارے میں اعتراف کر لوں جو بات اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ اس بارے

میں مجھے سچا سمجھیں گے اللہ کی قسم اس بارے میں مجھے اپنے اور آپ کے بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی مثال نہیں سوجھ رہی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے کہا تھا:

''اب صبر ہی بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگی جاسکتی ہے اس چیز کے بارے میں جو تم بیان کر رہے ہو''۔

پھر میں اپنے بستر پر لیٹ گئی مجھے یہ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کے بارے میں (حکم) نازل کر دے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے اس بات کا گمان نہیں تھا کہ میرے معاملے کے بارے میں وحی نازل ہوگی میرے خیال میں میں اس بارے میں بہت حقیر ہوں کہ قرآن میں میرے معاملے میں کلام کیا جائے مجھے صرف یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھیں جو میری برأت کا اظہار کر دے گی اللہ کی قسم ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس جگہ سے اٹھے نہیں تھے اور گھر میں موجود لوگوں میں سے کوئی بھی شخص باہر نہیں گیا تھا اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی اس وقت آپ پر وہی کیفیت طاری ہوئی جو وحی کے نزول کے وقت ہوتی ہے یہاں تک کہ سخت سردی کے دن بھی آپ کی پیشانی سے موتیوں کی طرح (پسینے کے قطرے) پھوٹ پڑتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے۔ سب سے پہلی بات آپ نے یہ کہی اے عائشہ تم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو کیونکہ اس نے تمہیں بری قرار دے دیا ہے۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا: تم اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ میں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم میں اٹھ کر ان کی طرف نہیں جاؤں گی اور میں صرف اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام لگایا''۔

جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت کے بارے میں یہ حکم نازل کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو مسطح کے ساتھ اپنی رشتے داری کی وجہ سے اسے خرچ دیا کرتے تھے انہوں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! مسطح نے عائشہ کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اس کے بعد اب میں کبھی اس پر کچھ خرچ نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''تم میں سے فضیلت اور گنجائش رکھنے والے لوگ یہ قسم نہ اٹھائیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے ''اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے تو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ مسطح کی اسی طرح مدد کرنا شروع کر دی جس طرح پہلے کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی سماعت اور بصارت کو محفوظ قرار دیتی ہوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ میرے مقابلے کی دعوے دار تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں (جھوٹا الزام لگانے سے) محفوظ رکھا۔

7100 - قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ، وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

مِثْلَهُ

ﷺﷺ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

7101 - قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، مِثْلَهُ

ﷺﷺ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ تَفْوِيضِ عَائِشَةَ الْحَمْدَ اِلَى الْبَارِى جَلَّ وَعَلَا لِمَا اَنْعَمَ عَلَيْهَا مِمَّا بَرَّاَهَا عَمَّا قُذِفَتْ بِهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا تذکرہ' جو اس نے ان پر انعام کیا کہ ان پر جو الزام عائد کیا گیا تھا' اس سے ان کو بری قرار دیا

7102 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا اُنْزِلَ عُذْرِى مِنَ السَّمَاءِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْشِرِى فَقَدْ اَنْزَلَ

7100- حديث صحيح، كسابقه، وهو في "مسند أبي يعلى". "4929" ....

وأخرجه البخاري "2661" في الشهادات: باب تعديل النساء بعضهن بعضاً، والطبراني "136"/23 من طريق أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "136"/23 من طريق حجاج بن إبراهيم الأزرق، عن فليح، به. وأخرجه أبو يعلى "4931" من طريق حوثرة بن أشرس، والطبراني "149"/23 من طريق حجاج بن المنهال، أبو داود "5219" في الأدب: باب في قبلة الرجل ولده، والبيهقي 7/101 من طريق موسى بن إسماعيل، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة. ولفظ موسى بن إسماعيل مختصر. وأخرجه البخاري "4757" في تفسير النور: باب (إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ ...)، وبإثر "7369" في الإعتصام: باب قول الله تعالى: (وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ) تعليقاً عن أبي أسامة، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة، ووصله مسلم "2770" "58"، والترمذي "3180" في تفسير سورة النور، والطبراني "150"/23 من طرق عن أبي أسامة، به. وأخرجه الطبراني "151"/23 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أبيه، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه أيضاً "151"/23 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أبيه، عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن عمرة بنت عبد الرحمن، عن عائشة. وأخرجه الطبراني أيضاً "152"/23 من طريق خصيف، عن مقسم، عن عائشة. وأخرجه 23/ "153" من طريق أبي سعد البقال، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه "160"/23 من طريق يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن أبيه، عن عائشة

7101- صحيح كالذي قبله، وهو في "مسند أبي يعلى". "4928" وأخرجه البخاري "2661"، والطبراني "137"/23 من طريق أبي الربيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "137"/23 من طريق حجاج، عن فليح، عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن، عن القاسم، به.

اللّٰهُ عُذْرَكِ ، قُلْتُ: بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِكَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میرے بری ذمہ ہونے کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بری ذمہ ہونے کے بارے میں حکم نازل کر دیا ہے' تو میں نے کہا: میں اللہ کی حمد بیان کرتی ہوں آپ کی حمد بیان نہیں کرتی۔

ذِكْرُ نَفْيِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَعْرِفَةَ النِّعْمَةِ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ وَاِضَافَتِهَا بِكُلِّيَّتِهَا اِلٰى خَالِقِ السَّمَاءِ وَحْدَهُ دُوْنَ خَلْقِهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مخلوق میں سے کسی بھی ایک شخص سے نعمت کی معرفت کی نفی کرنے اور نعمت کی نسبت مکمل طور پر صرف آسمان کے خالق کی طرف کرنے کا تذکرہ' جو اس کی مخلوق کی طرف نہ ہو

7103 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اُمَّ رُوْمَانَ وَهِيَ اُمُّ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَوْ قِيْلَ لَهَا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا - يَعْنِىْ عَائِشَةَ -، قَالَتْ: بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاِذَا هِيَ تَقُوْلُ: فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ كَذَا، فَقَالَتْ: لِمَ قَالَتْ: لِاَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيْثَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَيُّ حَدِيْثٍ؟ فَاَخْبَرْتُهَا، قَالَتْ: فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا اَفَاقَتْ اِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى

7102-إسناده حسن، عمر بن أبي سلمة - وهو ابن عبد الرحمن بن عوف الزهري - مختلف فيه، وهو كما قال ابن عدي: حسن الحديث لا بأس به، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين . أبو معمر القطيعي: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر . وأخرجه أحمد 6/30، ومن طريقه الطبراني /23 "155" عن هشيم، بهذا الإسناد . ووقع في "المسند" خطأ في إسناده فيستدرك من هنا . وأخرجه أحمد6/103، والطبراني "156"/23 من طريق أبي عوانة، عن عمر بن أبي سلمة، به، وانظر ما قبله، والحديث الآتي.

7103- رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيته أم رومان، فقد روى لها البخاري . ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وحصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي أبو الهذيل الكوفي، وشقيق: هو أبو وائل شقيق بن سلمة، ومسروق: هو ابن الأجدع. قلت: وقد استشكل قول مسروق: سألت أم رومان ... فإن أم رومان ماتت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، ومسروق ليست له صحبة، لأنه إنما قدم المدينة بعد موت رسول الله صلى الله عليه وسلم في خلافة أبي بكر أو عمر؟ قال الخطيب فيما نقله عنه المزي في "الأطراف"13/79: هذا حديث غريب من رواية أبي وائل، عن مسروق، عن أم رومان، لانعلم رواه عنه غير حصين بن عبد الرحمن، وفيه إرسال، لأن مسروقاً لم يدرك أم رومان، وكانت وفاتها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكان مسروق يرسل رواية هذا الحديث عنها، ويقول: "سئلت أم رومان"، فوهم حصين فيه، إذ جعل السائل لها مسروقاً، اللهم إلا أن يكون بعض النقلة كتب: "سألت" بالألف، فإن من الناس من يجعل الهمزة في الخط ألفاً وإن كانت مكسورة أو مرفوعة، فيبرأ حينئذ حصين من الوهم فيه، على أن بعض الرواة قد رواه عن حصين على الصواب . قال: وأخرج البخاري هذا الحديث في "صحيحه" لما رأى فيه "عن مسروق" قال: "سألت أم رومان"، ولم تظهر له علته.

نَافِضٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: فَقُلْنَا: حُمَّى اَخَذَتْهَا، قَالَ: فَلَعَلَّهُ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثٍ تُحَدِّثَ بِهِ، قَالَتْ: فَقَعَدَتْ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ، فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ مِثْلُ يَعْقُوْبَ وَبَنِيهِ: (وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ) (يوسف: 18)، قَالَتْ: وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا اَنْزَلَ فَاَخْبَرَهَا، فَقَالَتْ: بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ

✿✿ مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس خاتون سے دریافت کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے ان کے یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بری ذمہ ہونے کے بارے میں کیا نازل کیا' تو سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں عائشہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اسی دوران ایک انصاری عورت ہمارے پاس آئی وہ یہ کہہ رہی تھی: اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ اس طرح کرے (یعنی اس کو بددعا دے رہی تھی) تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تم نے یہ کیوں کہا ہے' اس نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے' اس نے وہ بات کہی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کون سی بات' تو میں نے عائشہ کو اس بارے میں بتایا اس نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی ہے؟ سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں' تو عائشہ گر پڑی اور اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب اسے ہوش آیا' تو اسے انتہائی تیز بخار تھا۔ سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی: اسے بخار ہوگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید یہ اس بات کی وجہ سے ہوا ہے' جو اس کے بارے میں کی جارہی ہے۔ سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو عائشہ بیٹھ گئی اس نے کہا: اللہ کی قسم اگر میں قسم اٹھالوں (کہ میں بری ذمہ ہوں) تو آپ مجھے سچا قرار نہیں دیں گے وراگر میں بری ذمہ ہونے کا اظہار کروں' تو آپ میرا عذر قبول نہیں کریں گے میری اور آپ کی مثال اسی طرح ہے' جو حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کی تھی۔

''اللہ تعالیٰ سے ہی مدد لی جاسکتی ہے' اس بارے میں' جو تم بیان کررہے ہو''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل کرنا تھا نازل کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اللہ کی حمد بیان کروں گی کسی دوسرے کی حمد بیان نہیں کروں گی۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّدِّيقَةِ بِنْتِ الصِّدِّيقِ اِنَّهُ لَهَا كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہنے کا تذکرہ' وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے اسی طرح ہیں' جس طرح ابوزرع، ام زرع کے لیے تھا

7104 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُصْعَبُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً، فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا ، قَالَتِ الْاُولٰى: زَوْجِى لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ، لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقٰى، وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَلُ، وَقَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِى لَا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّى اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ، وَقَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِى الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ، وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ، وَقَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِى كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ، وَلَا قُرٌّ، وَلَا مَخَافَةَ، وَلَا سَآمَةَ، وَقَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِى اِنْ دَخَلَ فَهِدَ، وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ، وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ، وَقَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِى اِنْ اَكَلَ لَفَّ، وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ، وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ، وَقَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِى غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ، اَوْ فَلَّكِ، اَوْ جَمَعَ كَلًّا لَكِ، وَقَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِى الْ

7104- إسناده صحيح على شرط الشيخين. مصعب بن سعيد: ذكره المؤلف في "الثقات"9/175، فقال: مصعب بن سعيد أبو خيثمة المصيصي، يروى عن موسى بن أعين وعبيد الله بن عمر ربما أخطأ، يعتبر حديثه إذا روىَ عن الثقات، وبين السماع في خبره، لأنه كان مدلساً، وقد كف في آخر عمره. قلت: وقد تابعه هنا هشام بن عمار وعلى بن حجر، والأول روى له البخارى تعليقاً، وهو صدوق، والثانى ثقة، اتفقا على إخراج حديثه . وأخرجه البخارى "5189" فى النكاح: باب حسن المعاشرة مع الأهل، ومسلم "2448" فى فضائل الصحابة: باب ذكر حديث أم زرع، والترمذى فى "الشمائل" "251"، والنسائى كما فى "التحفة"12/12. . ... والبغوى "2340"، والقاضى عياض فى "بغية الزوائد" ص 3و4و6 من طريق على بن حجر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير""266"/23 عن أحمد بن المعلى، عن هشام بن عمار، به. وأسند فيه القصة إلى النبى صلى الله عليه وسلم . وأخرجه البخارى "5189"، ومسلم "2448"، وأبو يعلى "4701"، والطبرانى "265"/23 من طريقين عن موسى بن إسماعيل، عن سعيد بن سلمة، عن هشام بن عروة، عن أخيه عبد الله بن عروة "ليس فى الطبرانى " عن أبيه، عن عائشة. وأسند الطبرانى القصة هنا أيضاً للنبى صلى الله عليه وسلم . وأخرجه الطبرانى "267"/23 من طريق حامد بن يحيى البلخى، عن سفيان بن عيينة، عن داود بن شابور، عن عبد الله نب عروة، به. وأسند القصة للنبى صلى الله عليه وسلم . وأخرجه أبو يعلى "2702"، والطبرانى "269"/23 من طريق زهير بن حرب، والنسائى فى "مسنده" - كما ذكر القاضى عياض ص 17 - عن عبد الرحمن بن محمد بن سلام، كلاهما عن ريحان بن سعيد، عن عباد بن منصور، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة . وأسند الطبرانى والنسائى القصة للنبى صلى الله عليه وسلم. وأخرجه أبو يعلى "2703"، والطبرانى /23 "273" من طريق داود بن شابور، و "272"، والفاضى عياض ص 5 من طريق القاسم بن عبد الواحد بن أيمن، كلاهما عن عمر بن عبد الله بن عروة، عن جده عروة، عن عائشة، عن النبى صلى الله عليه وسلم ... فذكر القصة.................... وأخرجه الطبرانى "268"/23 من طريق عقبة بن خالد، عن هشام بن عروة، عن يزيد بن رومان، عن عروة، عن عائشة، عن النبى صلى الله عليه وسلم ... فذكر القصة. وأخرجه "268" أيضاً من طريق عقبة، به. إلا أنه أسقط يزيد بن رومان. وأخرجه /23 "270" من طريق عبد الرحمن بن أبى الزناد، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة أ، رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ياعائشة، كنت لك كأبى زرع لأم إلا أن أبا زرع طلق وأنا لم أطلق ." وأخرجه أيضاً /23 "271" يونس بن أى إسحاق، عن هشام بن عروة، عن أبيه عن عائشة مختصراً. وأخرجه أيضاً "274"/23، والخطيب فى "الأسماء المبهمة" ص530-528، والقاضى عياض ص 16-12 من طريق الزبير بن بكار، عن محمد بن الضحاك، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردى، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة قالت: دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندى بعض نسائه، فقال: "يا عائشة، أنا لك كأبى زرع لأم زرع " قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن قرية من قرى اليمن كان بها بطن من بطون أهل اليمن، وكان منهن إحدى عشرة امرأة".. فذكره وذكر أسماء النساء فيه.

مَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ، قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ، قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ، فَمَا مَالِكٌ؟ مَالِكٌ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، اِذَا سَمِعْنَ اَصْوَاتَ الْمَزَاهِرِ، اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ، قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ: زَوْجِي اَبُوْ زَرْعٍ، وَمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيِّ اُذُنَيَّ، وَمَلَا مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ فَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشَقٍّ، فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيلٍ وَّاَطِيطٍ وَّدَائِسٍ وَّمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ، وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ، وَاَشْرَبُ فَاَتَقَمَّحُ، اُمُّ اَبِي زَرْعٍ، فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ، ابْنُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِي زَرْعٍ؟ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَّيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ وَابْنَةُ اَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنَةُ اَبِي زَرْعٍ؟ طَوْعُ اَبِيهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ؟ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلَا تَمْلَاُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا، قَالَتْ: خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ، وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَاَخَذَ خَطِّيًّا، وَاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي اُمَّ زَرْعٍ وَّمِيرِي اَهْلَكِ، فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ آنِيَةِ اَبِي زَرْعٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ، قَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، سَاَلْتُ عِيسَى بْنَ يُوْنُسَ، عَنِ الدَّائِسِ، فَقَالَ: هُوَ الْاَنْدَرُ، وَالْمُنَقِّ: الْغِرْبَالُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں گیارہ عورتیں بیٹھیں انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ وہ اپنے شوہروں کی باتوں کے بارے میں کچھ نہیں چھپائیں گی۔

''پہلی عورت نے کہا: میرا شوہر دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا اونٹ کا گوشت ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جا سکے اور نہ گوشت اتنا موٹا تازہ ہے کہ اسے منتقل کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ دوسری عورت نے کہا: میرا شوہر ایسا ہے کہ میں اس کے بارے میں اطلاع کو پھیلا نہیں سکتی کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں اس کا ذکر کروں گی تو اس کی کوئی بھی بات نہیں چھوڑوں گی اس کی ہر خوبی خامی بیان کردوں گی۔ تیسری عورت نے کہا: میرا شوہر بیوقوف ہے اگر میں بات کروں تو مجھے طلاق دے دی جائے اور اگر خاموش رہوں تو میں لٹکی رہوں۔ چوتھی نے کہا: میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح ہے نہ تو گرم ہے نہ ہی ٹھنڈا ہے نہ ہی خوف زدہ کرنے والا ہے اور نہ ہی افسوس کرنے والا ہے۔ پانچویں نے کہا: میرا شوہر اگر اندر آئے تو چیتا ہے اور اگر باہر جائے تو شیر ہے وہ اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا جو اس نے عہد لیا (یعنی جو ہدایت کی تھی یا کام کہا تھا) چھٹی نے کہا: میرا شوہر ایسا ہے اگر کھائے تو سب کھا جاتا ہے اگر پیئے تو سب پی جاتا ہے اگر لیٹے تو سویا رہتا ہے اور وہ اپنا ہاتھ (لحاف کے اندر) داخل نہیں کرتا تا کہ اسے میری بے چینی کا احساس ہو۔ ساتویں نے کہا: میرا شوہر صحبت نہیں کر سکتا اور بے وقوف ہے ہر طرح کی بیماری اسے لاحق ہے وہ تمہیں زخمی بھی کر سکتا ہے اور تمہارا (کوئی عضو) توڑ بھی سکتا ہے اور تمہیں دونوں طرح سے تکلیف بھی پہنچا سکتا ہے۔

آٹھویں نے کہا: میرا شوہر چھونے میں (خرگوش کی طرح نرم ہے) اور اس کی خوشبو زرنب کی طرح عمدہ ہے۔ نویں عورت نے کہا: میرا شوہر بلند ستونوں والا ہے طویل محفل والا ہے زیادہ راگ والا ہے اور اس کا گھر چوپال کے قریب ہے۔ دسویں عورت نے کہا: میرا شوہر مالک ہے مالک کی کیا بات کروں مالک اس سے زیادہ بہتر ہے (یعنی میں اس کے بارے میں جو بھی کہوں اس سے زیادہ بہتر ہے) اس کے پاس بہت سے اونٹ ہیں جو باڑے میں بیٹھے رہتے ہیں وہ چراگاہ کی طرف کم جاتے ہیں جب وہ باجوں کی آواز سنتے ہیں تو انہیں یقین ہو جاتا ہے اب ان کی موت کا وقت آ گیا ہے۔

گیارہویں عورت نے کہا: میرا شوہر ابوزرع ہے ابوزرع کی کیا بات کہوں اس نے زیورات سے میرے کان لٹکا دیئے ہیں اور میرے بازو چربی سے بھر دیئے ہیں اس نے مجھے اتنا خوش کیا اور اتنی خوشیاں دیں کہ میں یہ بھول گئی کہ اس نے مجھے چند بکریوں والوں کے پاس پایا تھا اور پھر مجھے ایک ایسے گھرانے میں لے آیا جہاں گھوڑے، اونٹ، بیل اور کسان موجود تھے اس کے گھر میں اگر میں کچھ کہتی تو مجھے برا نہیں کہا جاتا اور اگر میں سوتی تو صبح کر دیتی اور اگر پیتی تو سیر ہو جاتی۔ ابوزرع کی ماں ابوزرع کی ماں کے کیا کہنے اس کے بڑے برتن ہمیشہ بھرے رہتے ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے ابوزرع کا بیٹا ابوزرع کے بیٹے کے کیا کہنے اس کا بستر نرم اور نازک ہے اور وہ دبلا پتلا سا ہے بکری کے بچے کی دستی اس کا پیٹ بھر دیتی ہے ابوزرع کی بیٹی ابوزرع کی بیٹی کے کیا کہنے اپنے باپ کی فرمانبردار اپنی ماں کی فرمانبردار بھاری بھرکم جسم کی مالک اور اپنی پڑوسن کے لئے تاؤ دلانے والی شخصیت۔ ابوزرع کی کنیز ابوزرع کی کنیز کے کیا کہنے وہ ہماری باتیں باہر بیان نہیں کرتی اور ہماری اجازت کے بغیر کھانے کی کوئی چیز نہیں کھاتی اور ہمارے گھر میں گندگی اکٹھی نہیں ہونے دیتی۔

اس عورت نے بتایا: ایک دن ابوزرع باہر نکلا اس وقت برتنوں میں دودھ دوہا جا رہا تھا ابوزرع کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے جو دو چیتوں کی مانند تھے وہ اس کے پہلو کے نیچے دو اناروں کے ساتھ کھیل رہے تھے تو ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت کے ساتھ شادی کر لی۔

ابوزرع کے بعد میں نے ایک ایسے شخص کے ساتھ شادی کی جو سردار تھا، شہسوار تھا، سپاہی تھا اس نے مجھے بہت سی نعمتیں عطا کیں اس نے مجھے ہر طرح کی نعمت کا جوڑا دیا اور کہا: ام زرع تم کھاؤ اور اپنے میکے والوں کو بھی بھیجو اس نے مجھے جو کچھ دیا اگر میں اس سب کو جمع کروں تو پھر بھی یہ ابوزرع کے چھوٹے برتن تک نہیں پہنچتا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں تمہارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح ابوزرع ام زرع کے لئے تھا۔

ہشام بن عمار کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ بن یونس سے دریافت کیا: (اس روایت میں استعمال ہونے والے لفظ) دائس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا: ''دائس'' سے مراد ''اندر'' ہے اور ''منق'' سے مراد چھلنی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَحَبَّةِ عَائِشَةَ اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّهَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے تھے

7105 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِىِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِجْتَمَعَ اَزْوَاجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَ لَهَا: قُوْلِى لَهُ: اِنَّ نِسَاءَكَ قَدِ اجْتَمَعْنَ اِلَىَّ وَهُنَّ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِىْ بِنْتِ اَبِىْ قُحَافَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعِى فِىْ مِرْطٍ، فَقَالَتْ لَهُ: اِنَّ نِسَاءَكَ اَرْسَلْنَنِىْ اِلَيْكَ وَقَدِ اجْتَمَعْنَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِىْ بِنْتِ اَبِىْ قُحَافَةَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبِّينِى؟ ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَحِبِّيهَا ، فَرَجَعَتْ اِلَيْهِنَّ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِمَا قَالَ لَهَا، فَقُلْنَ: اِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِى شَيْئًا، فَارْجِعِى اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: لَا، وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبَدًا وَكَانَتْ بِنْتُ اَبِيْهَا حَقًّا، فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِىَ الَّتِىْ كَانَتْ تُسَامِيْنِىْ مِنْ بَيْنِ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِىْ اِلَيْكَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِىْ بِنْتِ اَبِىْ قُحَافَةَ، ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَىَّ فَشَتَمَتْنِىْ، فَسَكَتُّ اُرَاقِبُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْظُرُ اِلٰى طَرْفِهِ هَلْ يَاْذَنُ لِى اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَشَتَمَتْنِىْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا، فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ اَفْحَمْتُهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا بِنْتُ اَبِىْ بَكْرٍ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً قَطُّ اَكْثَرَ خَيْرًا، وَاَكْثَرَ صَدَقَةً، وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَاَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِىْ شَىْءٍ تَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ زَيْنَبَ مَا عَدَا سُوْرَةً مِنْ غَرْبِ حِدَّةٍ كَانَ فِيْهَا يُوْشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ *

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے سیّدہ فاطمہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ان خواتین نے سیّدہ فاطمہ سے یہ کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہنا: آپ کی بیویاں میرے پاس اکٹھی ہوکر آئیں وہ آپ سے یہ مطالبہ کررہی تھیں کہ آپ ابوقحافہ کی صاحب زادی (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں انصاف سے کام لیجئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے

7105- حديث صحيح. ابن أبى السرى: هو محمد بن المتوكل، وقد روى له أبو داود، وهو متابع، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو فى "مصنف عبد الرزاق". "20925" وأخرجه من طريق عبد الرزاق: أحمد 6/150 - 151، والنسائى 7/67 68 فى عشرة النساء: باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، والبغوى. "3964" وأخرجه البخارى "2581" فى الهبة: باب من أهدى إلى صاحبه وتحرى بعض نسائه دون بعض، من طريق هشام بن عروة، عن أبيه عن عائشة أطول منه. وأخرجه أحمد 6/88، ومسلم "2442" فى فضائل الصحابة: باب فى فضل عائشة، والنسائى 7/64-66 و67-66، والبيهقى 7/299 من طرق عن الزهرى، عن محمد بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، عن عائشة. وأخرجه البخارى تعليقاً بإثر "2581" عن هشام بن عروة عن رجل، عن الزهرى، عن محمد بن عبد الرحمن.

ساتھ لحاف میں موجود تھے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو یہ گزارش کی کہ آپ کی ازواج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ اکٹھی ہوئی تھیں اور انہوں نے آپ کو یہ واسطہ دیا ہے کہ آپ ابوقحافہ کی صاحب زادی کے بارے میں انصاف سے کام لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس سے (یعنی عائشہ سے) محبت کرو' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان خواتین کے پاس واپس گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جو فرمایا تھا اس کے بارے میں انہیں بتایا' تو ان خواتین نے کہا: آپ نے کچھ نہیں کیا آپ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم اب میں اس بارے میں کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوبارہ نہیں جاؤں گی۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) وہ واقعی اپنے والد کی صاحب زادی تھیں پھر ان ازواج نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے یہ وہ خاتون تھیں' جو میرے مقابلے کی دعوے دار تھیں انہوں نے کہا: آپ کی ازواج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے انہوں نے ابوقحافہ کی صاحب زادی کے بارے میں انصاف کرنے کی گزارش کی ہے پھر وہ خاتون میری طرف متوجہ ہوئیں انہوں نے مجھے برا کہنا شروع کیا میں خاموش رہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ لیتی رہی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتی رہی کہ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں انہیں' جواب دوں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات نہیں کی وہ مسلسل مجھے برا کہتی رہیں' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ اگر اب میں نے ان کا جواب دیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ برا نہیں لگے گا میں ان کے سامنے آئی اور تھوڑی ہی دیر میں' میں نے انہیں خاموش کروا دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے کبھی ایسی کوئی عورت نہیں دیکھی جو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ بھلائی کرنے والی ہو زیادہ صدقہ خیرات کرنے والی ہو زیادہ صلہ رحمی کرنے والی ہو اور اپنے آپ کو ایسے اعمال میں زیادہ مصروف رکھنے والی ہو جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے البتہ یہ ہے کہ ان کے مزاج میں کچھ تیزی تھی لیکن وہ اس بارے میں جلد رجوع بھی کر لیا کرتی تھیں (یعنی اپنی غلطی تسلیم کر لیتی تھیں)

ذِكْرُ خَبَرٍ وَّهِمَ فِيْ تَأْوِيلِهِ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کا مفہوم بیان کرنے میں اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

7106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:

7106- إسناد صحيح على شرط الشيخين. إسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه ابن عساكر - فيما ذكر الحافظ ابن حجر في "الفتح" 7/26 من طريق علي بن مهر، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم. "4540"

(متن حدیث): قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: اَىُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: اِنِّى لَسْتُ اَعْنِى النِّسَاءَ اِنَّمَا اَعْنِى الرِّجَالَ، فَقَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ، اَوْ قَالَ: اَبُوْهَا.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کی: میں آپ کی ازواج مراد نہیں لے رہا' میری مراد مرد ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَخْرَجَ هٰذَا السُّؤَالِ وَالْجَوَابِ مَعًا كَانَ عَنْ اَهْلِهِ دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ مِنْ فَاطِمَةَ وَغَيْرِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اس سوال وجواب کا پس منظر یہ تھا کہ

یہ سوال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے بارے میں کیا گیا تھا' دیگر خواتین کے بارے میں نہیں تھا جن میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر خواتین شامل ہیں

7107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، قِيْلَ لَهُ: لَيْسَ عَنْ اَهْلِكَ نَسْاَلُكَ، قَالَ: فَاَبُوْهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ عرض کی گئی: ہم نے آپ سے آپ کی ازواج کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِىُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ،

7107- حديث صحيح. المسيب بن واضح: ذكره المؤلف فى "الثقات"، وضعفه الدارقطنى، وقال أبو حاتم: صدوق كان يخطء كثيراً، فإذا قيل له لم يقبل، وساق ابن عدى له عدة أحاديث تستنكر، وقال: أرجو أن باقى حديثه مستقيم، وكان النسائى حسن الرأى فيه، وقال الساجى: تكلموا فيه فى أحاديث كثيرة، قلت: وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذى "3890" فى المناقب: باب فضل عائشة رضى الله عنها، عن أحمد بن عبدة الضبى، وابن ماجة "101" فى المقدمة: باب فى فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن أحمد بن عبدة والحسين بن الحسن المروزى، كلاهما عن المعتمر بن سليمان، عن حميد، عن أنس، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث أنس.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): جَاءَ عَائِشَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِی بِهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ صَالِحِی بَنِيكِ جَاءَكِ يَعُوْدُكِ، قَالَتْ: فَاْذَنْ لَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا اُمَّاهُ اَبْشِرِی فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَنْ تَلْقِی مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَحِبَّةَ اِلَّا اَنْ تُفَارِقَ رُوحُكِ جَسَدَكِ، كُنْتِ اَحَبَّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ يُحِبُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا طَيِّبَةً، قَالَتْ: وَاَيْضًا؟ قَالَ: هَلَكَتْ قِلَادَتُكِ بِالْاَبْوَاءِ، فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً، فَتَيَمَّمُوا صَعِيْدًا طَيِّبًا، فَكَانَ ذٰلِكَ بِسَبَبِكِ وَبَرَكَتِكِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، فَكَانَ مِنْ اَمْرِ مِسْطَحٍ مَا كَانَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ، فَلَيْسَ مَسْجِدٌ يُذْكَرُ فِيْهِ اللّٰهُ اِلَّا وَشَاْنُكِ يُتْلٰى فِيْهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ دَعْنِی مِنْكَ وَمِنْ تَزْكِيَتِكَ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّی كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے ان سے ملاقات کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن عباس! آپ کے نیک بیٹوں میں سے ایک ہیں وہ آپ کی عیادت کرنے کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دے دی وہ اندر آئے انہوں نے کہا: اے امی جان آپ کے لئے خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کی قسم آپ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور دیگر محبوب لوگوں سے آپ کی ملاقات کے درمیان صرف اتنا فاصلہ رہ گیا ہے کہ آپ کی روح آپ کے جسم سے جدا ہو جائے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف کسی پاکیزہ چیز سے ہی محبت کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (اور بھی میرے اندر کوئی خوبی ہے؟) تو حضرت

7108– حديث صحيح. الهيثم بن جناد: ذكره المؤلف فی "الثقات"9/237، ويحيى بن سليم وهو الطائفی روى له الستة، وقد وصف بسوء الحفظ، وكلاهما قد توبع، ومن فوقها من رجال الصحيح . وأخرجه أبو نعيم فی "الحلية"2/45 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/220 من طريق معمر، والحاكم 9-4/8 من طريق سفيان بن عيينة، كلاهما عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبی. وأخرجه البخاری "4753" فی تفسير سورة النور: باب (وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ) ، وابن سعد 8/74، وأحمد فی "فضائل الصحابة" "1644" من طريق عمر بن سعيد بن أبی الحسين، عن ابن أبی مليكة، به. وأخرجه أحمد فی" فضائل الصحابة" "1636" من طريق هارون بن أبی إبراهيم، عن عبد الله بن عبيد الله بن أبی مليكة، به. وأخرجه أحمد فی "المسند"1/276 و 349، وفی "فضائل الصحابة" "1639"، وابن سعد 8/75، والطبرانی "10783"، وأبو يعلى "2648" من طريق عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن ابن أبی مليكة، عن ذكوان المدنی مولى عائشة أن ابن عباس جاء يستأذن ... وقد تحرف "ابن خثيم" فی "مسند أحمد"1/349 إلى: "أبی خثيم" و"عبد الله بن أبی مليكة " فی "مسند أبی يعلى " إلى: "عبيد الله بن أبی مليكة ." ووقع فی "فضائل الصحابة ": "أخبرنا معمر وابن خثيم"، وهو خطأ، وصوابه: "وأخبرنا معمرعن ابن خثيم." وأخرجه البخاری "3771" مختصراً فی فضائل الصحابة: باب فضل عائشة، و "4754" من طريقين عن عبد الوهاب بن عبد المجيد، عن ابن عون، عن القاسم بن محمد أن ابن عباس استأذن على عائشة ...

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی: ابواء کے مقام پر آپ کا ہار گم ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی تو لوگوں کو پانی نہیں ملا تو انہوں نے پاکیزہ مٹی کے ذریعے تیمم کر لیا یہ آپ کے سبب اور آپ کی برکت کی وجہ سے تھا اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے یہ رخصت نازل کی پھر مسطح کا جو معاملہ تھا وہ بھی تھا اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے آپ کی برأت کا حکم نازل کیا کوئی بھی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو اس میں آپ کے معاملے سے متعلق آیات کی تلاوت بھی رات دن کی جائے گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابن عباس! تم میری اتنی تعریفیں نہ کرو اللہ کی قسم میری، تو یہ خواہش ہے کہ کاش میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَكُنْ يَنْزِلُ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ وَاحِدَةٍ مِنْ نِسَائِهِ خَلَا عَائِشَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کسی بھی زوجہ محترمہ کے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل نہیں ہوتی تھی

7109 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنْ رُمَيْثَةَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيقٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): كَلَّمَتْنِيْ صَوَاحِبِيْ اَنْ اُكَلِّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْمُرَ النَّاسَ فَيُهْدُوْا لَهُ حَيْثُ كَانَ، فَاِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَاِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُرَاجِعْنِيْ، فَجَاءَنِيْ صَوَاحِبِيْ، فَاَخْبَرْتُهُنَّ اَنَّهُ لَمْ يُكَلِّمْنِيْ، فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَدَعُهُ، قَالَتْ: فَكَلَّمْتُهُ مِثْلَ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَسْكُتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ، فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيَّ وَاَنَا فِيْ بَيْتِ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِيْ غَيْرَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَسُوْءَكَ فِيْ عَائِشَةَ

7109- حديث صحيح . عوف بن الحارث بن الطفيل: روى له البخارى وأصحاب السنن، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وروى عنه جمع، وقول الحافظ فى "التقريب" فيه: مقبول، غيرُ مقبول، ورميثة - وهى أخت عوف الراوى عنها - روى لها النسائى، وذكرها المؤلف فى "الثقات" وباقى السند ثقات من رجال الشيخين. أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، وأبو أسامة: هو حمادة بن أسامة . وأخرجه أحمد 6/293عن أبى أسامة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/293، والنسائى 7/69 فى عِشرة النساء : باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، والطبرانى فى "الكبير""850"/23، والحاكم 4/9 من طريق عن هشام بن عروة، به . وأخرجه الطبرانى"976"/23 من طريق ابن أبى شيبة، عن أبى أسامة، و "975" من طريق حمادة سلمة، كلاهما عن هشام بن عروة، عن عوف، عن أم سلمة مختصراً . وقد ورد الحديث من طريق عائشة، فأخرجه البخارى "2580" و "2581" فى الهبة: باب من أهدى إلى صاحبه وتحرى بعض نسائه دون بعض و "3775" فى فضائل الصحابة: باب فضل عائشة، والترمذى "3879"فى المناقب: باب فضل عائشة، والنسائى 7/68 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عنها.

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میری ساتھی خواتین (یعنی دیگر ازواج مطہرات) نے میرے ساتھ یہ بات چیت کی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کروں کہ آپ لوگوں کو یہ ہدایت کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کہیں بھی ہوں' تو وہ آپ کی خدمت میں تحائف پیش کر دیا کریں کیونکہ لوگ تحائف پیش کرنے کے لئے صرف سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مخصوص دن کا اہتمام سے انتظار کرتے ہیں جبکہ ہم بھی بھلائی کو اسی طرح پسند کرتی ہیں' جس طرح عائشہ اسے پسند کرتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا میری ساتھی خواتین میرے پاس آئیں میں نے انہیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' تو ان خواتین نے کہا: اللہ کی قسم ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے نہیں رہنے دیں گے (یعنی آپ سے یہ بات ضرور کریں گے) سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر میں نے دو یا شاید تین مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند بات کی ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ اللہ کی قسم میری ازواج میں سے عائشہ کے علاوہ اور کسی خاتون کے گھر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے کہا: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کہ میں عائشہ کے بارے میں آپ کے ساتھ کوئی برائی کروں (یعنی آپ کو تکلیف پہنچاؤں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ اِذَا وَضَعَتْ عَائِشَةُ ثِيَابَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر نہیں آتے تھے جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے چادر اتاردی ہوتی تھی

7110 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: بَلٰى، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ لَيْلَتِي انْقَلَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّي قَدْ رَقَدْتُ، ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ، فَخَرَجَ وَاَجَافَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَاْسِي، ثُمَّ تَقَنَّعْتُ بِاِزَارِي، فَانْطَلَقْتُ فِي اِثْرِهِ حَتّٰى اَتَى الْبَقِيعَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ، فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ، فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ دَخَلَ، فَقَالَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ؟، قُلْتُ: لَا شَيْءَ، قَالَ: لَتُخْبِرِنِّي اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، قَالَ: اَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَاَيْتُ اَمَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَلَهَزَ فِي صَدْرِي لَهْزَةً اَوْجَعَتْنِي، ثُمَّ قَالَ: اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ، قَالَتْ

فَقُلْتُ: مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: فَإِنَّ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَتَانِي حِينَ رَاَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ، فَنَادَانِي فَاَخْفٰى مِنْكِ، فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ، وَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ، وَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَكِ، وَخَشِيتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِي، فَاَمَرَنِي اَنْ آتِيَ اَهْلَ الْبَقِيعِ فَاَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، قُلْتُ: كَيْفَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُولِي السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِينَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ

❁❁ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک واقعہ کے بارے میں بتاؤں ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میری مخصوص رات تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ نے اپنے دونوں جوتے اپنے پاؤں کے پاس رکھے آپ نے اپنی چادر رکھی اور اپنے تہبند کے کنارے کو بستر پر بچھا دیا تھوڑی دیر گزرنے کے بعد جب آپ کو یہ اندازہ ہوا کہ میں سو چکی ہوں تو آپ نے آرام سے جوتے پہنے آرام سے اپنی چادر لی اور دروازہ کھول دیا پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور آرام سے ایک طرف چل پڑے میں نے اپنی چادر اپنے سر پر لی اور آپ کے پیچھے چل پڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت بقیع تشریف لائے آپ نے تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے آپ نے طویل قیام کیا جب آپ واپس مڑے تو میں بھی واپس مڑ گئی آپ تیزی سے چلے تو میں نے بھی اپنی رفتار تیز کی۔ آپ نے اور زیادہ تیز کی تو میں نے بھی اور زیادہ تیز کرلی آپ واپس آئے تو میں بھی واپس آگئی میں آپ سے پہلے آگئی اور گھر کے اندر آئی ابھی میں لیٹی ہی تھی کہ آپ بھی گھر کے اندر آگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عائشہ تمہیں کیا ہوا میں نے کہا: کچھ نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو تم مجھے بتا دو یا پھر لطف کرنے والی اور خبر رکھنے والی ذات مجھے بتا دے گی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ

7110– حديث صحيح، محمد بن عبد الله: هو ابن الحسن العصار أبو عبد الله، ترجمه المؤلف في "الثقات"9/103، فقال: من أهل جرجان، يروى عن عبيد الله بن موسى وعبد الرزاق، حدثنا عنه شيوخنا عمران بن موسى السختياني وغيره. وقال السمعاني في "الأنساب"8/462: كان مع أحمد بن حنبل في الرحلة إلى اليمن وغيره، وهو أول من أظهر مذهب الحديث بجرجان، روى عبد الرزاق وإبراهيم بن الحكم وغيرهما، روى عنه أبو إسحاق عمران بن موسى السختياني وعبد الرحمن بن عبد المؤمن وإبراهيم بن نومرد وغيرهم. ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. عبد الله بن كثير: هو ابن المطلب بن أبي وداعة السهمي. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "6712"، وقد سقط من سنده: "عبد الله بن كثير" فيستدرك من هنا.وأخرجه مسلم "974" في الجنائز: باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، والنسائي 7/72-73 في عشرة النساء: باب الغيرة، . . . . وفي "الكبرى" كما في "التحفة"12/300 من طريق وهب، عن ابن جريج، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/211، ومسلم "974"، والبيهقي 4/79 من طريق حجاج بن محمد، عن ابن جريج، عن عبد الله رجل من قريش، عن محمد بن قيس بن مخرمة، عن عائشة . وأخرجه النسائي 91/934- في الجنائز: باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، و 74-7/73 من طريق حجاج بن محمد، عن ابن جريج، عن عبد الله بن أبي مليكة، عن محمد بن قيس، عن عائشة . وأخرجه مختصراً النسائي 7/75، وابن ماجة "1546"، وأحمد 6/71، وأبو يعلى "4593" و "4748"، وابن السني "596" من طريق شريك بن عبد الله، عن عاصم بن عبيد الله، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة عن عائشة . وأخرجه أحمد 6/71 و 111، وأبو يعلى "4619" من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة مختصراً أيضاً. وأنظر الحديث رقم "3172" و ."4523"

آپ پر قربان ہوں پھر میں نے آپ کو پورا واقعہ سنایا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہی وہ ہیولیٰ تھی جو میں نے اپنے آگے دیکھا تھا میں نے عرض کی: جی ہاں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اس کی تکلیف مجھے محسوس ہوئی آپ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کر رہی تھی کہ اللہ اور اس کے رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ چھپا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان سے واقف ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس اس وقت آئے جب تم نے دیکھا وہ اندر اس لیے نہیں آئے کیونکہ تم اپنی چادر اتار چکی تھی انہوں نے مجھے پکارا میں نے اس بات کو تم سے پوشیدہ رکھا اور میں نے انہیں' جواب دیا: میں نے تم سے پوشیدہ رکھتے ہوئے انہیں' جواب دیا: میں نے یہ گمان کیا کہ تم سو چکی ہو میں نے تمہیں بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں تم مجھ سے وحشت محسوس نہ کرو (یعنی ڈر نہ جاؤ) جبرائیل نے مجھے کہا کہ میں اہل بقیع کے پاس جاؤں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کروں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ وہ کیسے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے مومنوں اور مسلمانوں کی بستی والو تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے گزر جانے والے لوگوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم کرے اگر اللہ نے چاہا' تو ہم بھی تم سے آملیں گے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَ عَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ

اللہ تعالیٰ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے تمام گزشتہ اور آئندہ ذنوب کی مغفرت کرنے کا تذکرہ

7111 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متنِ حدیث): لَمَّا رَاَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبَ نَفْسٍ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ لِي، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَاَخَّرَ، مَا اَسَرَّتْ وَمَا اَعْلَنَتْ، فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى سَقَطَ رَاْسُهَا فِيْ حِجْرِهَا مِنَ الضَّحِكِ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَسُرُّكِ دُعَائِي؟، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِيْ دُعَاؤُكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَدُعَائِي لِاُمَّتِيْ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ

7111- إسناده حسن. أبو صخر - واسمه حميد بن زياد - روى لـه مسلم وأصحاب السنن وحديثه حسن، ابن قسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وأخرجه البزار "2658" من طريق هارون بن معروف، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وقال: لا نعلم رواه إلا عائشة، ولا روى عنها إلا بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/243-244 وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح غير أحمد بن منصور الرمادي، وهو ثقة. وأورده الحافظ ابن حجر في "معرفة الخصال المفكرة" ص 32 عن ابن حبان، وسكت عنه. وأخرجه الحاكم 4/11 من طريق ابن أبي عمر، عن سفيان، عن موسى الجهني، عن أبي بكر بن حفص، عن عائشة أنها جاء ت هي وأبواها أبو بكر وأم رومان إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقالا: إنا نحب أن تدعو لعائشة بدعوة ونحن نسمع، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "اللهم اغفر لعائشة بنت أبي بكر الصديق مغفرة واجبة ظاهرة باطنة"، فعجب أبواها لحسن دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لها، فقال: "تعجبان، هذه دعوتي لمن شهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله." قلت: وأبو بكر بن حفص واسمه عبد الله بن حفص بن عمر - لا تعرف له رواية عن عائشة. وقال الذهبي في "مختصره": منكر على جودة إسناده!

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج خوشگوار دیکھا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو عائشہ کی مغفرت کر دے اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی' جو کچھ اس نے پوشیدہ طور پر کیا اور جو کچھ اعلانیہ طور پر کیا ان سب کی مغفرت کر دے' اس پر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں حتیٰ کہ ان کا سر ہنسنے کی وجہ سے گود میں آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں پسند آئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: آپ کی دعا مجھے کیوں نہ اچھی لگے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ دعا میں ہر نماز میں اپنی امت کے لئے کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِي بِهَا كَانَ يَعْرِفُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَا عَائِشَةَ مِنْ غَضَبِهَا

اس علامت کا تذکرہ' جس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رضامندی اور غصے کی کیفیت کو پہچان لیتے تھے

7112 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى، قَالَتْ: وَبِمَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَحَلَفْتِ، قُلْتِ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى، قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ، قُلْتُ: اَجَلْ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے پتہ چل جاتا ہے' جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یہ کیسے پتہ چلتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو' تو تم قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہتی ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم! جب تم مجھ سے ناراض ہو' تو یہ کہتی ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پروردگار کی قسم' تو میں نے عرض کی: جی ہاں لیکن میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑتی ہوں۔

7112- إسناد صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم . وأخرجه الطبراني "121"/23 من طريق منجاب بن الحارث، عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/61 و 213، والبخاري "5228" في النكاح: باب غيرة النساء ووجدهن، و "6078" في الأدب: باب ما يجوز من الهجران لمن عصى، ومسلم "2439" في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضي الله عنها، والطبراني "119"/23 و "120" و "122"، والبيهقي 10/27، والبغوي "2238" من طريق عن هشام بن عروة، به.

ذِكْرُ فَضْلِ عَائِشَةَ عَلٰى سَائِرِ النِّسَاءِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تمام خواتین پر فضیلت کا تذکرہ

7113 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عائشہ کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو ثرید کو تمام کھانوں پر حاصل ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: یہ روایت صرف عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے نقل کی ہے

7114 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

7113- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الله بن عبد الرحمن: هو أبو طوالة الأنصاري. وهو في "مسند أبي يعلى" "3673". وأخرجه أحمد 3/264، ومسلم "2446" في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضي الله عنها، والترمذي "3670"، والبغوي "3963" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/156، والدارمي 2/106، والبخاري "3770" في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة، و "5419" في الأطعمة: باب الثريد، و "5428" باب ذكر الطعام، ومسلم "2446"، وابن ماجة............ "3281" في الأطعمة: باب فضل الثريد على الطعام، والطبراني في "الكبير" "109"/23 و "110" و "111" و "112"، وفي "الصغير" "260" من طرق عبد الله بن عبد الرحمن، عن أنس. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "112"/23، وفي "الصغير" "260" من طريق يحيى بن يحيى النيسابوري، عن إسماعيل بن عياش، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن أنس. وقال: لم يروه عن يحيى بن سعيد إلا إسماعيل بن عياش، تفرد به يحيى بن يحيى

''مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں' عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران' فرعون کی بیوی آسیہ ہے اور عائشہ کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو ثرید کو تمام کھانوں پر حاصل ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اَبَا طُوَالَةَ لَمْ يَكُنِ الْمُنْفَرِدَ بِرِوَايَةِ هٰذَا الْخَبَرِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ابوطوالہ نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے

7115 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو ثرید کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔

ذِكْرُ جَمْعِ اللّٰهِ بَيْنَ رِيقِ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ رِيقِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا کے آخری دن میں اپنے محبوب

7114– إسناده صحيح على شرط الشيخين، محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر. وأخرجه البخاري "5418" في الأطعمة: باب الثريد، ومسلم "2421" في فضائل الصحابة: باب فضائل خديجة أم المؤمنين، وابن ماجة "3280" في الأطعمة: باب فضل الثريد على الطعام، من طريق بن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/394 و 409، وفي "فضائل الصحابة" "1632"، وابن أبي شيبة 12/128، والبخاري "3411" في الأنبياء: باب (وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ)، و "3433" باب قوله.............. تعالى (وَإِذْ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ يَا مَرْيَمُ ...)، و "3769" في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة رضي الله عنها، والنسائي في "السنن" 7/68 في عشرة النساء: باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، وفي "فضائل الصحابة" "248" و "275"، والطبراني "106"/23، والبغوي "3962" من طرق عن شعبة، به، وسقط من النسائي 7/68 و "فضائل الصحابة" "275" والطبراني: "مرة الهمداني." وأخرجه الطيالسي "504" عن شعبة، عن عمرو بن مرة سمع من يحدث عن أبي موسى.

7115– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صفوان بن صالح، فقد روى له أصحاب السنن. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب. وأخرجه أحمد 6/159، وفي "فضائل الصحابة" "1628" عن عثمان بن عمر، والنسائي 7/68 في عشرة النساء: باب حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، من طريق عيسى بن يونس، كلاهما عن ابن أبي ذئب، عن الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عن عائشة.

اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لعاب دہن کو جمع کر دیا تھا

7116 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَّمَعَهُ سِوَاكٌ رَطْبٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ فِيهِ حَاجَةً، فَأَخَذْتُهُ فَلَقَطْتُهُ وَمَضَغْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهُ مُسْتَنًّا قَطُّ، ثُمَّ ذَهَبَ يَرْفَعُهُ إِلَيَّ، فَسَقَطَ مِنْ يَدِهِ، فَأَخَذْتُ أَدْعُو بِدُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ، فَلَمْ يَدْعُ بِهِ فِي مَرَضِهِ ذٰلِكَ، فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى، الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى، فَفَاضَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے مخصوص دن میں، میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہوا (آپ کے وصال سے کچھ دیر پہلے) عبدالرحمٰن بن ابوبکر اندر آئے ان کے پاس تر مسواک تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا، تو مجھے اندازہ ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ استعمال کرنا چاہتے ہیں میں نے اسے لیا اسے کاٹا اسے چبایا اور صاف کرلیا پھر وہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھائی آپ نے اچھے طریقے سے مسواک کی میں نے آپ کو کبھی اس طرح مسواک کرتے ہوئے نہیں دیکھا پھر آپ میری طرف اٹھنے لگے تو وہ آپ کے ہاتھ سے گر گئی میں نے وہی دعا کرنا شروع کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مانگا کرتے تھے جب آپ بیمار ہوتے تھے لیکن آپ نے اپنی اس بیماری کے دوران وہ دعا نہیں مانگی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور بولے: (میں) رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں، (میں) رفیق اعلیٰ

7116- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابـن عُـلية: هو إسماعيل بن إبراهيم بن مقسم، وابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة . وأخرجه أحمد 6/48، والحاكم 4/7 من طريق ابن علية، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "4451" في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته، من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، بهذا الإسناد . . . .

. . . . وأخرجه ابن أبي شيبة 132-12/131، والبخاري "3100" في فرض الخمس: باب ماجاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "82"/23، والحاكم 4/6 من طرق عن ابن أبي مليكة، به مختصراً ومطولاً. وأخرجه البخاري "4449" و "6510" في الرقاق: باب سكرات الموت، والطبراني "78"/23 من طريق عيسى بن يونس، عن عمر بن سعيد، عن ابن أبي مليكة أن أبا عمرو ذكوان مولى عائشة أخبره أن عائشة كانت تقول.... فذكرته. وأخرجه أحمد 122-6/121 و 200، والبخاري "890" في الجمعة: باب من تسوك بسواك غيره، و "1389" في الجنائز: باب ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم، و"3774" في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة رضي الله عنها، و "4450"، و "5217" في النكاح: باب إذا استأذن الرجل نساءه في أن يمرض في بيت بعضهن، فأذن له، ومسلم "2443" في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضي الله عنها، والطبراني "81"/23 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة مطولا ومختصراً. وأخرجه أحمد 6/274، والطبراني "80"/23 من طريق ابن إسحاق عن يعقوب بن عتبة، عن الزهري "لم يذكر الطبراني " عن عروة، عن عائشة. وأخرجه البخاري "4438" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، والطبراني "79"/23 من طريقين عن القاسم بن محمد، عن عائشة.

کو اختیار کرتا ہوں۔

یوں آپ کی جان رخصت ہو گئی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے دنیا کے آخری دن میں، میرے لعاب دہن اور آپ کے لعاب دہن کو اکٹھا کیا۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُكَنَّى بِاُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ''ام عبداللہ'' تھی

7117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَفَلَ فِيْ فِيْهِ، فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ، وَقَالَ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَاَنْتِ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ، فَمَا زِلْتُ اُكَنَّى بِهَا وَمَا وَلَدْتُ قَطُّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب عبداللہ بن زبیر پیدا ہوا، تو میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی نبی اکرم ﷺ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا یہ وہ پہلی چیز تھی جو اس کے منہ میں داخل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ عبداللہ ہے اور تم ام عبداللہ ہو اس کے بعد میری مسلسل یہی کنیت رہی حالانکہ میری کوئی اولاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِي مَكَثَتْ فِيْهِ عَائِشَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس مقدار کا تذکرہ، جتنے عرصے تک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے ہاں رہی تھیں

7118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

7117–إسناده قوى. يونس بن بكير: روى له مسلم متابعة، وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقبة بن مكرم - وهو ابن عقبة بم مكرم الضبى الهلالى الكوفى - وهوثقة. وأخرجه البخارى "3910" فى مناقب الأنصار: باب هجرة النبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، من طريق أبى أسامة، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد بلفظ: أول مولود فى الإسلام عبد الله بن الزبير أتوا به النبى صلى الله عليه وسلم، فأخذ النبى صلى الله عليه وسلم تمرة، فلاكها ثم أدخلها فى فيه، فأول ما دخل بطنه ريق النبى صلى الله عليه وسلم. وأخرج عبد الرزاق "19858"، وأحمد 6/107 و 151 و 186 و 260، وأبو داود "4970" فى الأدب: باب فى المرأة تكنى، والطبرانى "34"/23 و "35" من طرق عن هشام بن عروة، عن عروة، عن عائشة قالت للنبى صلى الله عليه وسلم: يا رسول الله، كل نسائك لها كنية غيرى، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: "اكتنى، أنت أم عبد الله"، فكان يقال لها: أم عبد الله حتى ماتت ولم تلد قط. وهذا إسناد صحيح عل شرط الشيخين. وأخرجه بنحوه أحمد 6/213، والطبرانى "38"/23 من طريق وكيع عن هشام عن رجل من ولد الزبير، عن عائشة. وأخرجه بنحوه أيضا مختصراً الطبرانى "39"/23 من طريق سفيان، عن هشام، عن بعض أصحابه قال: كنى رسول الله ... وأخرج البخارى فى "الأدب المفرد" "850" و "851"، وابن سعد 8/36 و 64، والطبرانى "36"/23 و "37" من طرق عن هشام بن عروة.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سِتٍّ، وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِیَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِلٰی هَاهُنَا هُمُ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَاِنَّا نَذْكُرُ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ اِنَّ اللّٰهَ يَسَّرَ ذٰلِكَ وَسَهَّلَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی جب ان کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو سال تھی اور وہ نو سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں تک قریش سے تعلق رکھنے والے مہاجرین کا تذکرہ تھا' اب ہم اس کے بعد قریش کے حلیف لوگوں کا تذکرہ کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے اسے آسان کیا اور اسے سہل کیا۔

ذِكْرُ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ حَلِيفِ اَبِیْ سُفْيَانَ

حضرت حاطب بن ابو بلتعہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' جو ابوسفیان کے حلیف تھے

7119 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰی، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث):سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ: بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا مَرْثَدٍ السُّلَمِیَّ، وَكِلَانَا فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً وَمَعَهَا صَحِيفَةٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلَی الْمُشْرِكِيْنَ، فَاْتُوْنِیْ بِهَا فَاَدْرَكْنَاهَا وَهِیَ عَلٰی بَعِيرٍ لَهَا، حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

7118- إسناده صحيح. زكريا بن الحكم: وثقة المؤلف، وروى عنه جمع، والفريابی: هو محمد بن يوسف بن واقد الضبی، روی له الستة وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. سفيان: هو الثوری، وقد تقدم تخريجه ضمن الحديث رقم."7097"

7119- إسناده صحيح، إسحاق بن إسماعيل الطالقانی: ثقة روی له أبو داود، وباقی رجاله رجال الشيخين. ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وأبو عبد الرحمن السلمی: هو عبد الله بن حبيب . وهو فی "مسند أبی يعلی "."396" وأخرجه مسلم "2494" فی فضائل الصحابة: باب من فضائل أهل بدر رضی الله عنهم وقصة حاطب، عن أبی بكر بن أبی شيبة، عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/105، والبخاری "3081" فی الجهاد: باب إذا اضطر الرجل إلی النظر فی شعور أهل الذمة والمؤمنات إذا عصين الله وتجريدهن، و "3983" فی المغازی: باب فضل من شهد بدراً، و "6259" فی الاستئذان: باب من نظر فی كتاب من يحذر علی المسلمين ليستبين أمره، ومسلم "2494" وأبو داود "2651" فی الجهاد: باب فی حكم الجاسوس إذا كان مسلماً، والبيهقی فی "الدلائل"3/152-153 من طرق عن حصين، به..............

وأخرجه البخاری "6939" فی استتابة المرتدين: باب ما جاء فی المتأولين، عن موسی بن إسماعيل، عن أبی عوانة، عن حصين، عن فلان، عن أبی عبد الرحمن، به. وأخرجه أبو يعلی "397"، والطبری فی "تفسيره"28/59 من طريق ابن سنان، عن عمرو بن مرة، عن أبی البختری، عن الحارث، عن علی، والحارث: ضعيف، لكن يتقوی بالطريق التی قبله . وقد تقدم تخريجه أيضاً من طريق أخری برقم ."6499" وروضة خاخ: موضع بين مكة والمدينة بقرب المدينة، وذكر الواقدی أنها بالقرب من ذی الحليفة علی بريد من المدينة. "الفتح".12/306

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِيْ مَعَكِ؟ فَقَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، قَالَ: فَاَنَخْنَا بَعِيرَهَا وَفَتَّشْنَا رَحْلَهَا، فَقَالَ صَاحِبِيْ: مَا نَرَى مَعَهَا شَيْئًا، فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ عَلِمْتَ مَا كَذَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِـهٖ لَتُخْرِجِنَّهُ اَوْ لَاُجَزِّئَنَّكِ بِالسَّيْفِ، فَلَمَّا رَاَتِ الْجِدَّ اَهْوَتْ اِلٰى حُجْزَتِهَا، وَعَلَيْهَا اِزَارٌ مِّنْ صُوفٍ، فَاَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى الَّذِيْ صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا بِيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَلٰكِنِّي اَرَدْتُّ اَنْ يَّكُوْنَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ اَهْلِي وَمَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ، لَا تَقُوْلُوا لَهُ اِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ حَتّٰى اَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ؟ مَا يُدْرِيكَ يَا عُمَرُ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، فَدَمَعَتْ عَيْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابومرثد سلمی کو بھیجا ہم دونوں گھوڑوں پر سوار تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور تم خاخ کے باغ میں پہنچو گے وہاں ایک عورت ہوگی، جس کے پاس ایک خط ہوگا وہ حاطب بن ابوبلتعہ کی طرف سے مشرکین کے نام لکھا گیا ہوگا تم اسے میرے پاس لے آنا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم اس عورت تک پہنچ گئے وہ اپنے اونٹ پر سوار تھی اسی جگہ پر موجود تھی، جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا میں نے کہا: وہ خط کہاں ہے، جو تمہارے پاس ہے، اس نے کہا: میرے پاس، تو کوئی خط نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا لیا اور اس کے پالان کی تلاشی لی میرے ساتھی نے کہا: میرا خیال ہے، اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے میں نے اس سے کہا: تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ غلط بیانی نہیں کی اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے (اے عورت) یا، تو تم اسے نکال دو گی یا پھر میں تلوار سے تمہارے ٹکڑے کر دوں گا۔ جب اس نے یہ سختی دیکھی، تو اس نے تہبند کے ڈب کی طرف ہاتھ بڑھایا اس نے اونی تہبند باندھا ہوا تھا اس نے وہ خط نکالا میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب کس چیز نے تمہیں ایسا کرنے پر مجبور کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس بنیاد پر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والا نہ رہوں (یعنی میں نے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کو ترک کرتے ہوئے ایسا نہیں کیا) بلکہ میں چاہتا تھا میرا ان لوگوں پر کوئی احسان ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے اہل خانہ اور میرے اموال کو محفوظ رکھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے تم اس کے بارے میں صرف بھلائی کی بات کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کے ساتھ خیانت کی ہے آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اہل بدر میں سے نہیں ہے؟ اے عمر! تمہیں کیا پتہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف جھانک کر یہ ارشاد فرمایا: تم جو چاہو عمل کرو جنت تمہارے لیے لازم ہو چکی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ النَّارِ عَنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کے جہنم میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

7120 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهِبٍ، حَدَّثَنِى اللَّيْثُ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبِ بْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ، اِنَّهُ لَا يَدْخُلُهَا، فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا ہے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوا ہے۔

ذِكْرُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7121 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ:

7120- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب- فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. وقد تقدم برقم. "4799"

7121- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 4/174، ومسلم "2967" "14" فى الزهد والرقائق فى أوله، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 7/234، والطبرانى فى "الكبير" 17/280، والمزى فى "تهذيب الكمال" 146-8/145 فى ترجمة خالد بن عمير، من طريق سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/174 و 5/61، ومسلم "2967" "15"، والطبرانى "281"/17 و "282"، والحاكم 3/261 من طرق عن حميد بن هلال، به مختصراً ومطولاً . وأخرجه ابن ماجة "4156" فى الزهد: باب معيشة أصحاب .... النبى صلى الله عليه وسلم، والطبرانى "281"/17 من طريق وكيع، عن أبى نعامة عمرو بن عيسى العدوى، عن خالد بن عمير، به مختصراً. وأخرجه الترمذى فى "الشمائل" "136"، والطبرانى فى "الكبير" "283"/17، والمزى 147-8/146 من طريق أبى نعامة عمرو بن عيسى، عن خالد بن عمير وشويس أى الرقاد "وفى الطبرانى والمزى: وشويس بن كيسان" قالا: بعث عمر بن الخطاب عتبة بن غزوان ... فذكر الحديث . وأخرجه الترمذى "5575" فى صفة جهنم: باب ما جاء فى صفة قعر جهنم، والطبرانى "284"/17 من طريقين عن الحسن، عن عتبة بن غزوان مختصراً . قال الترمذى: لا نعرف للحسن سماعاً من عتبة بن غزوان، وإنما قدم عتبة بن غزوان البصرة فى زمن عمر، وولد الحسن لسنتين بقيتا من خلافة عمر. وأخرجه الطبرانى "278"/17 و "279" من طريقين عن أبى نصر، عن عتبة بن غزوان. وأخرجه "285"/17 من طريق قيس بن أبى حازم، عن عتبة. وأخرجه "286"/17 من طريق ابن الشخير، عن عتبة.

(متن حدیث): خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ، وَوَلَّتْ حَذَّاءَ، وَاِنَّمَا بَقِيَ مِنْهَا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ صَبَّهَا اَحَدُكُمْ، وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوْا مَا بِحَضْرَتِكُمْ - يُرِيْدُ مِنَ الْخَيْرِ - فَلَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ، فَمَا يَبْلُغُ لَهَا قَعْرًا سَبْعِيْنَ عَامًا، وَايْمُ اللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ، اَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لِي اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةَ اَرْبَعِيْنَ عَامًا، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيظٌ مِّنَ الزِّحَامِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ مِنْهُ اَشْدَاقُنَا، وَلَقَدِ الْتَقَطْتُ بُرْدَةً، فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدٍ، فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا مَا مِنَّا اَحَدٌ الْيَوْمَ حَيٌّ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ عَظِيْمًا فِيْ نَفْسِيْ صَغِيرًا عِنْدَ اللّٰهِ، وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ اِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى تَكُوْنَ عَاقِبَتُهَا مُلْكًا سَتَبْلُوْنَ الْاُمَرَاءَ بَعْدَنَا

قَالَ الشَّيْخُ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، فَقَالَ: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَاِنَّمَا هُوَ خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ

❀❀ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر وہ بولے: امابعد! دنیا اس میں سے اب وہ تلچھٹ باقی رہ گئی ہے جو کسی برتن میں رہ جاتی ہے اور تم میں سے کوئی ایک شخص اسے انڈیل دیتا ہے تم لوگ اس دنیا سے ایک ایسے جہان کی طرف منتقل ہو گے جو زائل نہیں ہوگا' تو جو کچھ تمہارے پاس موجود ہے' اسے منتقل کرو۔ ان کی مراد بھلائی تھی کیونکہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک پتھر اگر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے' تو وہ اس کی گہرائی تک ستر سال تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ کی قسم وہ جہنم ضرور بھری جائے گی۔ کیا تمہیں اس بات پر حیرانگی ہو رہی ہے میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے' جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اس پر ایک ایسا دن آئے گا کہ جب وہاں لوگوں کا ہجوم ہوگا مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سات افراد تھے ہماری خوراک صرف درخت کے پتے ہوتے تھے' یہاں تک کہ ہماری باچھیں چر گئی تھیں ایک مرتبہ مجھے ایک چادر پڑی ہوئی ملی' تو میں نے اسے چیر کر اپنے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان تقسیم کر لیا میں نے اس کے نصف حصے کو تہبند بنا لیا اور نصف حصے کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تہبند بنا لیا آج ہم میں سے ہر شخص جو زندہ ہے وہ کسی نہ کسی شہر کا گورنر ہے میں اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بڑا سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور اس کے بعد بادشاہی آئے گی' تو ہمارے بعد تم لوگ حکمرانوں کے حوالے سے آزمائے جاؤ گے۔

شیخ بیان کرتے ہیں: ابویعلیٰ نے حمید بن ہلال سے خالد بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے حالانکہ راوی کا نام خالد بن سمیر ہے۔

ذِكْرُ سَالِمٍ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ جو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام تھے

7122 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَذَكَرْنَا حَدِيثًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ مَا اَزَالُ اُحِبُّهُ مُنْذُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ، وَمِنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

❁❁ مسروق بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث کا ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ ایک ایسے شخص ہیں جن سے میں اس دن سے محبت رکھتا ہوں جس دن سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم قرآن کی تلاوت چار لوگوں سے سیکھو ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود)، ابی بن کعب، سالم جو ابوحذیفہ کا غلام ہے اور معاذ بن جبل''۔

ذِكْرُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7123 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ

7122- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه مسلم "2464" "117" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه رضي الله عنهما، عن قتيبة بن سعيد وزهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة، قالوا: حدثنا جرير، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريجه من طريق أخرى برقم. "737" وانظر. "7128"

7123- حديث صحيح. مسلم بن خالد - هو المخزومي المكي الزنجي - سيء الحفظ، لكنه قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو الطاهر: هو أحمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن السرح، والعلاء: هو ابن عبد الرحمن الحرقي. وأخرجه الطبري في "جامع البيان "67-26/66، وأبو نعيم في "تاريخ أصبهان "1/3 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري 26/66 و 67، وأبو نعيم 3-1/2 و 3 من طرق عن مسلم بن خالد، به. وأخرجه الترمذي "3261" 6/334 من طريق أبي الربيع سليمان بن داود الزهراني، عن إسماعيل بن جعفر، عن العلاء، به. وأخرجه الترمذي "3260" من طريق عبد الرزاق، عن شيخ من أهل المدينة عن العلاء به. وقال: هذا حديث غريب في إسناده مقال. وأخرجه أبو نعيم 4-3-1/3 من طريق عبد الله بن جعفر، و 1/5 من طريق إبراهيم بن محمد المدني، كلاهما عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه طرفه الأخير: أحمد 2/309، ومسلم "2546" "230"، وأبو نعيم 1/4 من طريق يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة. وأخرجه أبو نعيم 1/4 و 5 و6، وابن شيبة 12/207 من طرق عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم "7308" و. "7309"

مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ) (محمد: 38)، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا، ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا وَقَوْمُهُ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اگر تم لوگ منہ پھیر لیتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری بجائے دوسری قوم لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کون لوگ ہیں اگر ہم منہ پھیر لیں تو وہ ہماری جگہ آجائیں گے پھر وہ ہماری طرح نہیں ہوں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے زانوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا یہ اور اس کی قوم کے لوگ (مراد ہیں) اگر دین ثریا (ستارے جتنی بلندی) پر چلا جائے تو فارس کے کچھ لوگ وہاں سے بھی اسے حاصل کرلیں گے (یعنی یہ وہاں تک بھی پہنچ جائیں گے)

7124 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبِيْ مِنْ اَبْنَاءِ الْاَسَاوِرَةِ، وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى الْكِتَابِ، وَكَانَ مَعِيْ غُلَامَانِ اِذَا رَجَعَا مِنَ الْكِتَابِ دَخَلَا عَلٰى قَسٍّ، فَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: اَلَمْ اَنْهَكُمَا اَنْ تَاْتِيَانِيْ بِاَحَدٍ، قَالَ: فَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَيْهِ حَتّٰى كُنْتُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُمَا، فَقَالَ لِيْ: يَا سَلْمَانُ، اِذَا سَاَلَكَ اَهْلُكَ مَنْ حَبَسَكَ، فَقُلْ مُعَلِّمِيْ، وَاِذَا سَاَلَكَ مُعَلِّمُكَ مَنْ حَبَسَكَ، فَقُلْ: اَهْلِيْ، وَقَالَ لِيْ: يَا سَلْمَانُ، اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَحَوَّلَ، قَالَ: قُلْتُ: اَنَا مَعَكَ، قَالَ:

7124- أبو قرة الكندي: ذكره المؤلف في "الثقات"5/587، وقال: يروي عن سلمان، روى عنه أبو إسحاق السبيعي، وذكره ابن سعد في "الطبقات"6/148 وقال: كان قاضياً بالكوفة، روى عن عمر بن الخطاب وسلمان وحذيفة بن اليمان، وكان معروفا قليل الحديث، وفي "تاريخ ابن معين" ص 277، ونقله عنه الدولابي في "الكنى"2/87: أبو قرة الكندي: هو سلمة بن معاوية بن وهب بن قيس بن حجر. وكذلك سماه المزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة ابنه عمرو بن أبي قرة، فقول الحافظ في "تعجيل المنفعة": لا يعرف اسمه، قصور منه رحمه الله، وباقي رجاله ثقات. عبد الله بن رجاء: هو ابن عمر الغداني، وإسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي. وأخرجه أحمد 5/438، وابن أبي شيبة14/321-324، وابن سعد 4/81، والطبراني في "الكبير" "6155" من طريق عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه وبأطول منه: أحمد5/441-444، وابن سعد ... 4/75-80، وابن هشام في "السيرة النبوية"1/228-235، والطبراني "6065"، والخطيب في "تاريخه"1/164-169، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" "199"، وأبو الشيخ في "طبقات المحدثين بأصبهان" "9"، والبيهقي في "دلائل النبوة"2/92-97، وابن الأثير في "أسد الغابة"2/417-419، والذهبي في "السير"1/506-500 من طرق عن ابن إسحاق، حدثني عاصم بن عمر بن قتادة، عن محمود بن لبيد، عن ابن عباس، عن سلمان، وهذا إسناد قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه.

فَتَحَوَّلَ فَاَتٰی قَرْيَةً فَنَزَلَهَا وَكَانَتِ امْرَاَةٌ تَخْتَلِفُ اِلَيْهِ، فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ: يَا سَلْمَانُ احْتَفِرْ، قَالَ: فَاحْتَفَرْتُ فَاسْتَخْرَجْتُ جَرَّةً مِنْ دَرَاهِمَ، قَالَ: صُبَّهَا عَلٰى صَدْرِي فَصَبَبْتُهَا، فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى صَدْرِي، وَيَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْقَسِّ، فَمَاتَ فَنَفَخْتُ فِيْ بُوقِهِمْ ذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ الْقِسِّيسُوْنَ وَالرُّهْبَانُ، فَحَضَرُوْهُ، وَقَالَ: وَهَمَمْتُ بِالْمَالِ اَنْ اَحْتَمِلَهُ، ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ صَرَفَنِيْ عَنْهُ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ الْقِسِّيسُوْنَ وَالرُّهْبَانُ، قُلْتُ: اِنَّهُ قَدْ تَرَكَ مَالًا فَوَثَبَ شَبَابٌ مِّنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ، وَقَالُوْا: هٰذَا مَالُ اَبِيْنَا كَانَتْ سُرِّيَّتُهُ تَاْتِيْهِ، فَاَخَذُوْهُ فَلَمَّا دُفِنَ، قُلْتُ: يَا مَعْشَرَ الْقِسِّيسِيْنَ، دُلُّوْنِيْ عَلٰى عَالِمٍ اَكُوْنُ مَعَهُ، قَالُوْا: مَا نَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ كَانَ يَاْتِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَاِنِ انْطَلَقْتَ الْاٰنَ وَجَدْتَّ حِمَارَهُ عَلٰى بَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَانْطَلَقْتُ، فَاِذَا اَنَا بِحِمَارٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَهُ حَتّٰى خَرَجَ، فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: اجْلِسْ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ، قَالَ: فَلَمْ اَرَهُ اِلَى الْحَوْلِ وَكَانَ لَا يَاْتِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ اِلَّا فِيْ كُلِّ سَنَةٍ فِيْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ، فَلَمَّا جَاءَ، قُلْتُ: مَا صَنَعْتَ فِيَّ؟ قَالَ: وَاِنَّكَ لَهَا هُنَا بَعْدُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنْ يَتِيمٍ خَرَجَ فِيْ اَرْضِ تِهَامَةَ، وَاِنْ تَنْطَلِقِ الْاٰنَ تُوَافِقْهُ، وَفِيْهِ ثَلَاثٌ: يَاْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، وَعِنْدَ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ الْيُمْنٰى خَاتَمُ نُبُوَّةٍ مِثْلُ بَيْضَةٍ لَوْنُهَا لَوْنُ جِلْدِهٖ، وَاِنِ انْطَلَقْتَ الْاٰنَ وَافَقْتَهُ، فَانْطَلَقْتُ تَرْفَعُنِيْ اَرْضٌ وَّتَخْفِضُنِيْ اُخْرٰى حَتّٰى اَصَابَنِيْ قَوْمٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَاسْتَعْبَدُوْنِيْ، فَبَاعُوْنِيْ حَتّٰى وَقَعْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَسَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْعَيْشُ عَزِيْزًا، فَسَاَلْتُ اَهْلِيْ اَنْ يَّهَبُوْا لِيْ يَوْمًا فَفَعَلُوْا، فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ، فَبِعْتُهُ بِشَيْءٍ يَّسِيْرٍ، ثُمَّ جِئْتُ بِهٖ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هُوَ؟ فَقُلْتُ: صَدَقَةٌ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ: كُلُوْا وَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ، قُلْتُ: هٰذِهٖ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ مَكَثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَوْهَبْتُ اَهْلِيْ يَوْمًا، فَوَهَبُوْا لِيْ يَوْمًا، فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ، فَبِعْتُهُ بِاَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَاَتَيْتُهُ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: هَدِيَّةٌ، فَقَالَ بِيَدِهٖ: بِاسْمِ اللّٰهِ خُذُوْا فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا مَعَهُ وَقُمْتُ اِلٰى خَلْفِهٖ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ، فَاِذَا خَاتَمُ النُّبُوَّةِ كَاَنَّهُ بَيْضَةٌ، قُلْتُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، الْقَسُّ هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَاِنَّهُ زَعَمَ اَنَّكَ نَبِيٌّ، قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِيْ اَنَّكَ نَبِيٌّ، قَالَ: لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد سردار (یا سرکاری اہلکار) تھے میں درس گاہ میں جایا کرتا تھا میرے ساتھ دولڑکے بھی تھے وہ درس گاہ سے واپس جاتے ہوئے ایک گرجے میں داخل ہوئے ان کے ساتھ میں بھی اندر چلا گیا' تو راہب نے ان سے کہا: کیا میں نے تم دونوں کو منع نہیں کیا تھا تم میرے پاس کسی کو نہ لے کر آنا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس کے پاس آتا جاتا رہا' یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک ان دونوں لڑکوں سے زیادہ محبوب ہو گیا۔ اس راہب نے مجھ سے کہا: اے سلمان گھر والے تم سے پوچھیں گے "تمہیں کس نے روک لیا تھا" تو تم کہنا میرے استاد نے اور جب تمہارا استاد تم سے پوچھے "تمہیں کس نے روک لیا تھا" تو تم کہنا میرے گھر والوں نے۔ اس نے مجھ سے کہا: اے سلمان میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں سے کہیں

اور منتقل ہو جاؤں۔ میں نے کہا: میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ وہاں سے منتقل ہوا اور ایک بستی میں آ گیا اس نے وہاں پڑاؤ کیا وہاں ایک عورت اس کے پاس آنے جانے لگی جب اس کا آخری وقت قریب آیا' تو وہ بولا: اے سلمان تم زمین کھودو۔ میں نے زمین کھودی اور اس میں سے درہموں کا ایک تھیلا نکالا۔ اس نے کہا: یہ میرے سینے کے اوپر ڈال دو۔ میں نے وہ اس کے سینے پر ڈال دیئے' تو اس نے اپنا ہاتھ میرے سینے کے اوپر مارنا شروع کیا اور بولا: راہب کے لئے بربادی ہے پھر وہ مر گیا۔ میں نے ان کے باجے میں پھونک مار کر (اس کے مرنے کا) اعلان کیا' تو بہت سے عبادت گزار اور راہب لوگ وہاں آ گئے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس مال کے بارے میں ارادہ کیا کہ اسے میں اٹھا کر لے جاتا ہوں لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس کی طرف سے ہٹا دی جب وہ عبادت گزار اور راہب لوگ اکٹھے ہو گئے میں نے کہا: اس نے کچھ مال چھوڑا ہے' تو اس بستی کے کچھ نوجوان آ گئے انہوں نے کہا: یہ ہمارے باپ کا مال ہے اس کی کنیز اس کے پاس آتی تھی ان لوگوں نے وہ مال حاصل کر لیا جب اس راہب کو دفن کر دیا گیا' تو میں نے کہا: اے عبادت گزاروں کے گروہ تم کسی ایسے عالم کی طرف میری رہنمائی کرو جس کے ساتھ میں رہوں' تو ان لوگوں نے کہا: ہمیں روئے زمین پر کسی ایسے عالم کے بارے میں پتہ نہیں ہے' جو اس شخص سے زیادہ علم رکھتا ہو جو بیت المقدس آتا ہے' اگر تم اب وہاں چلے جاتے ہو' تو تم اس کے گدھے کو بیت المقدس کے دروازے پر پا لو گے۔ میں وہاں سے روانہ ہوا وہاں ایک گدھا موجود تھا میں اس کے پاس بیٹھ گیا' یہاں تک کہ وہ عالم باہر آیا میں نے اسے سارا واقعہ سنایا' تو وہ بولا: تم بیٹھ جاؤ جب تک میں تمہارے پاس واپس نہیں آتا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پورے ایک سال تک اسے نہیں دیکھا وہ شخص سال میں صرف اسی مہینے میں بیت المقدس آیا کرتا تھا جب وہ اگلی مرتبہ آیا' تو میں نے کہا: آپ نے پھر میرے بارے میں کیا سوچا۔ اس نے دریافت کیا: تم اس وقت سے لے کر اب تک یہیں ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے کہا: مجھے روئے زمین میں کسی ایسے شخص کے بارے میں علم نہیں ہے' جو اس یتیم سے زیادہ بڑا عالم ہو جس کا ظہور تہامہ کی سرزمین پر ہوگا اگر تم اب وہاں چلے جاتے ہو' تو تم ان سے مل لو گے ان میں تین خصوصیات ہوں گی وہ تحفے کے طور پر دی جانے والی چیز کھا لیتے ہوں گے لیکن صدقہ کے طور پر دی جانے والی چیز نہیں کھاتے ہوں گے اور ان کے دائیں کندھے کے ابھار کے قریب مہر نبوت ہوگی' جو انڈے جتنی ہوگی اور اس کا رنگ ان کی جلد کی طرح کا ہوگا اگر تم اب چلے جاتے ہو' تو ان تک پہنچ جاؤ گے۔

میں منزلوں پر منزلیں مارتا ہوا روانہ ہو گیا' یہاں تک کہ کچھ دیہاتیوں نے مجھے پکڑا انہوں نے مجھے اجنبی سمجھ کر فروخت کر دیا' یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ پہنچ گیا میں نے ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے سنا زندگی مشکل تھی' میں نے اپنے مالکان سے کہا: مجھے کوئی چیز ہبہ کے طور پر دیں انہوں نے مجھے کوئی چیز دے دی میں روانہ ہوا میں نے کوشش کی' میں نے انہیں تھوڑی قیمت کے عوض میں فروخت کیا پھر میں وہ چیز لے کر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے۔ میں نے عرض کی: یہ صدقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم اسے کھا لو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ میں نے سوچا یہ ایک نشانی مل گئی پھر جتنا اللہ کو منظور تھا اتنا عرصہ گزر گیا پھر میں نے اپنے مالک سے کوئی چیز ہبہ کرنے کے لئے کہا' تو ان لوگوں نے مجھے ایک چیز ہبہ کے طور پر دی میں روانہ ہوا میں نے کوشش کی پھر میں نے اسے پہلے سے زیادہ قیمت

پر فروخت کیا۔ میں نے کھانا تیار کیا میں وہ لے کر آیا اور اسے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ تحفہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کہا اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے کھایا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی اسے کھایا پھر میں اٹھ کر آپ کے پیچھے آیا میں نے آپ کی چادر کو ہٹایا' تو وہاں انڈے کی طرح کی مہر نبوت موجود تھی میں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیسے' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو سارا واقعہ سنایا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا وہ عبادت گزار شخص جنت میں داخل ہوگا' جس نے یہ بات بیان کی تھی کہ آپ نبی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اس نے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپ نبی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان شخص داخل ہوگا۔

ذِكْرُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7125 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُ مَعَهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَّقُرٌّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا رَجُلٌ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا رَجُلٌ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: فَسَكَتْنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِي فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ، فَرَاَيْتُ اَبَا سُفْيَانَ يُصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ، فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ، فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْمِيَهُ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْعَرْهُمْ، وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَاَصَبْتُهُ، فَرَجَعْتُ وَاَنَا اَمْشِي فِيْ مِثْلِ الْحَمَّامِ، فَلَمَّا اَتَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ، فَاَلْبَسَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلَ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فِيْهَا، فَلَمْ اَزَلْ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحْتُ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا نَوْمَانُ

7125- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وإبراهيم: هو ابن يزيد بن شريك التيمي . وأخرجه مسلم "1788" في الجهاد والسير: باب غزوة الأحزاب، من طريق زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "1788"، وأبو نعيم في "الحلية 1/354"، والبيهقي في "السنن"9/148-149، وفي "الدلائل"450-3/499 من طريقين عن جرير، به. وأخرجه بنحوه البزار "1809"، والحاكم 3/31، والبيهقي في "دلائل النبوة "3/450 من طريق موسى بن أبي المختار، عن بلال العبسي، عن حذيفة بن اليمان، وصححه الحاكم، وذكره الهيثمي 6/136 وقال: رواه البزار ورجاله ثقات.

ابراہیم تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ایک شخص بولا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہوتا' تو میں آپ کے ساتھ لڑائی میں حصہ لیتا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ایسا کرنا تھا؟ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم لوگ غزوہ احزاب کے موقع پر صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تیز آندھی چل پڑی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص دشمن کی اطلاع ہمارے پاس لے کر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میرے ساتھ رکھے گا۔ راوی کہتے ہیں' تو ہم لوگ خاموش رہے ہم میں سے کسی نے بھی آپ کو جواب نہیں دیا۔ وہ کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص ہمارے پاس دشمن کی اطلاع لے کر آئے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میرے ساتھ رکھے گا۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ خاموش رہے ہم میں سے کسی نے بھی آپ کو جواب نہیں دیا پھر ہم خاموش رہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ تم اٹھو اور ہمارے پاس دشمن کی اطلاع لے کر آؤ اور تم انہیں بھڑکانا نہیں (یا ان سے مقابلہ نہ کرنا) جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر روانہ ہوا' تو یوں لگ رہا تھا جیسے (تیز ہوا میں نہیں) بلکہ حمام میں چل رہا ہوں' یہاں تک کہ میں دشمن کے پاس آیا میں نے ابوسفیان کو دیکھا کہ وہ اپنی پشت کو آگ کے ذریعے گرم کرنے کی کوشش کر رہا تھا میں نے اپنا تیر کمان میں رکھا پہلے میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے تیر مارتا ہوں پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد آیا کہ تم نے ان کے ساتھ جھگڑنا نہیں ہے' اگر میں اسے تیر مار دیتا' تو وہ تیر اسے لگ جانا تھا' لیکن میں واپس آ گیا یوں جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو ان لوگوں کے حالات کے بارے میں بتایا' تو آپ نے اپنے جسم پر موجود اضافی عبا مجھے پہنا دی جس میں آپ نماز ادا کیا کرتے تھے اس کے بعد میں سویا رہا' یہاں تک کہ صبح ہو گئی جب صبح ہو گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سوئے ہوئے تم بیدار ہو جاؤ۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ بِالْمَغْفِرَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7126 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ لِي اُمِّي: مَتٰى عَهْدُكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: مَا لِي بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا اَوْ كَذَا، فَنَالَتْ مِنِّي، فَقُلْتُ: فَاِنِّي آتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُصَلِّيْ مَعَهٗ وَيَسْتَغْفِرُ لِي وَلَكِ،

7126- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ميسرة بن حبيب النهدي، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي. وأخرجه أحمد 5/391، والترمذي "3781" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، والنسائي في "فضائل الصحابة" "193"، والحاكم مختصراً 3/381 من طرق عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه إلا من حديث إسرائيل. وصححه الذهبي في "تلخيص المستدرك".

فَاَتَيْتُهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَهُمَا، ثُمَّ مَضَى وَتَبِعْتُهُ، فَقَالَ لِي: مَنْ هٰذَا؟، فَقُلْتُ: حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ لِي اُمِّي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری آخری ملاقات کب ہوئی تھی؟ میں نے کہا: اتنے' اتنے عرصے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات نہیں ہوئی' تو میری والدہ نے مجھے برا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا ان کے ساتھ نماز ادا کروں گا وہ میرے لیے اور آپ کے لیے دعائے مغفرت کریں گے پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مغرب کی نماز ادا کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نمازوں کے ہمراہ نوافل ادا کیے پھر آپ روانہ ہوئے' تو میں آپ کے پیچھے آیا آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کون ہے۔ میں نے عرض کی: حذیفہ بن یمان۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا: جو میری والدہ نے مجھ سے کہا تھا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ صَاحِبَ سِرِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدار تھے

7127 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى عَلْقَمَةُ الشَّامَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْهِ، ثُمَّ مَالَ اِلٰى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيْهَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ قَدِ اسْتَجَابَ دَعْوَتِيْ، قَالَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ اَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالَ عَلْقَمَةُ: دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ اَنْتَ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ، اَوْ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، ثُمَّ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ، فَقَالَ: اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ اَحَدٌ - يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ - قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَاُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) (الليل: 2)، قَالَ عَلْقَمَةُ: فَقُلْتُ: وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هٰكَذَا اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّوْنَنِيْ عَنْهَا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِلٰى هَاهُنَا حُلَفَاءُ قُرَيْشٍ، وَاِنَّا نَذْكُرُ بَعْدُ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارَ مَنْ هَاجَرَ

7127- إسناده صحيح . رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق بن إسماعيل الطالقاني فقد روى له أبو داود، وهو ثقة. جرير: هو ابن عبد الحميد، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس . وقد تقدم تخريج الحديث برقم."6331"

مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُهَاجِرْ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهٗ .

ابراہیم بیان کرتے ہیں: علقمہ شام گئے انہوں نے وہاں نماز ادا کی پھر وہ ایک حلقے کی طرف بڑھ گئے اور اس میں بیٹھ گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے کہا: الحمد اللہ مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو مستجاب کرلیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: وہ شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کیسے۔ علقمہ نے جواب دیا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کوئی نیک ہم نشین عطا کرے تو مجھے یہ امید ہے کہ وہ آپ ہی ہوں گے۔ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں اہل کوفہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اہل عراق سے تعلق رکھتا ہوں اور پھر اہل کوفہ سے تعلق رکھتا ہوں تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خاص راز دار نہیں ہیں کہ اس راز کو ان کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا تھا ان کی مراد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے پھر انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہیں یہ بات یاد ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کس طرح تلاوت کرتے تھے میں نے جواب دیا: جی ہاں پھر انہوں نے پڑھا (یعنی یہ سورۃ پڑھی)

"وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى"

علقمہ کہتے ہیں: تو میں نے پڑھا الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھے اپنی زبانی یہ سورۃ انہی الفاظ میں سے سکھائی تھی لیکن یہ لوگ مسلسل میری اس بات کو مسترد کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں تک قریش کے حلیفوں کا ذکر تھا اب ہم اس کے بعد انصار کا ذکر کریں گے ان میں سے جن لوگوں نے ہجرت کی اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی (سب کا ذکر ہوگا) اگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دیا اور یہ چاہا۔

ذِكْرُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7128 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَكَرُوْا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اسْتَقْرِءُ وْا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

مسروق بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ ایک ایسے شخص ہیں کہ جن سے میں اس وقت سے مسلسل محبت کرتا ہوں کہ جب سے میں نے

7128- إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر، وقد تقدم تخريجه برقم "736" و "7126"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قرآن کی تلاوت چار لوگوں سے سیکھو ابن مسعود سے، ابوحذیفہ کے غلام سالم سے، ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے''۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ بِالصَّلَاحِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے صالح ہونے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7129 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَبِئْسَ الرَّجُلُ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ابوبکر اچھا آدمی ہے، عمر اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو اچھا آدمی ہے، معاذ بن جبل اچھا آدمی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح اچھا آدمی ہے اور فلاں شخص برا آدمی ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات لوگوں کے نام گنوائے (کہ وہ برے ہیں)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ مِمَّنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان افراد میں شامل تھے

7129– حديث صحيح. محمد بن الوليد الزبيرى المدنى- روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقد توبع، وقال ابن أبى حاتم8/112-113: سألت أبى عنه، فقال: شيخ كتبت عنه بالمدينة، ما رأينا به بأساً، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهل - وهو ابن أبى صالح - فروى له البخارى مقروناً وتعليقاً، واحتج به مسلم. ابن أبى حازم: هو عبد العزيز .وأخرجه النسائى فى فضائل الصحابة "126"، والحاكم 3/233 من طريق عبد الرحمن، والحاكم أيضاً 3/268 من طريق سهل بن بكار، والبخارى فى "الأدب المفرد" "337" من طريق عبد العزيز بن عبد الله، ثلاثتهم عن عبد العزيز بن أى حازم، بهذا الإسناد. وزاد فيه النسائى: ثابت بن قيس وسهل بن بيضاء، وزاد الحاكم الأول فقط، وزاد البخارى والحاكم فى الموضع الثانى: أسيد بن حضير وثابت بن قيس، وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبى .وأخرجه أحمد 2/419، والترمذى "3795" فى المناقب: باب مناقب معاذ بن جبل و ...، والحاكم 3/289 و 425 من طريق قتيبة، وابن سعد 3/605 من طريق موسى بن إسماعيل، كلاهما عن عبد العزيز بن محمد الدراوردى، عن سهيل، به . وزاد أحمد والترمذى: أسيد بن حضير وثابت بن قيس بن شماس، ومن بعدهما ألفاظهم مختصرة. وقال الترمذى: هذا حديث حسن، إنما نعرفه من حديث سهيل، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبى. وأخرجه النسائى "139" من طريق سليمان بن بلال، عن سهيل بن أبى صالح، به. وزاد فيه: أسيد بن حضير.

جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں قرآن کو جمع کیا تھا

7130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَبُوْ زَيْدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چار لوگوں نے قرآن کو جمع کیا (یعنی تحریری صورت میں محفوظ کیا) وہ سب انصار سے تعلق رکھتے تھے (وہ یہ حضرات ہیں) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ مِنْ اَعْلَمِ الصَّحَابَةِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں حلال اور حرام کے سب سے بڑے عالم تھے

7131 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِیِّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِی اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذِهِ اَلْفَاظٌ اُطْلِقَتْ بِحَذْفِ الْ - مِنْ - مِنْهَا يُرِيْدُ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِیْ اَیْ مِنْ اَرْحَمِ اُمَّتِیْ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ يُرِيْدُ مِنْ

7130– إسناد صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داود والطيالسي "2018"، وأحمد 3/277، والبخاري "3810" في مناقب الأنصار: باب مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه، ومسلم "2465" "119" في فضائل الصحابة: باب في فضائل أبي بن كعب، والترمذي "3794" في المناقب: باب مناقب معاذ، وزيد، وأبي، وأبي عبيدة، وأبو يعلى "3198" و "3255"، والبيهقي 6/211 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5003" في فضائل القرآن: باب القراء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2465" "120"، وأبو يعلى "2878" من طريق همام، عن قتادة، به. وأخرجه أبو يعلى مطولاً "2953"، والبزار "2802" من طريق سعيد، عن قتادة، به. وفيه: وقالت الخزرجيون: منا أربعة جمعوا القرآن على عهد رسول صلى الله عليه وسلم لم يجمعه غيرهم: زيد بن ثابت ... وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/41، وقال: رواه أبو يعلى والبزار والطبراني ورجالهم رجال الصحيح. وأخرجه البخاري "5004" عن معلى بن أسد، عن عبد الله بن المثنى، عن ثابت البناني وثمامة، عن أنس.

اَشَدِّهِمْ وَمِنْ اَصْدَقِهِمْ حَيَاءً، وَمِنْ اَقْرَئِهِمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَمِنْ اَفْرَضِهِمْ، وَمِنْ اَعْلَمِهِمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ يُرِيْدُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ مِنْ جَمَاعَةٍ فِيْهِمْ تِلْكَ الْفَضِيْلَةُ وَهٰذَا كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ: اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ يُرِيْدُ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ مِنْ جَمَاعَةٍ اُحِبُّهُمْ وَهُمْ فِيْهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے بارے میں' میری امت میں' سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے اور حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے اور اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم ابی بن کعب ہے۔ علم وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے۔ حلال اور حرام کا سب سے بڑا عالم معاذ بن جبل ہے خبردار ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں' جو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ان میں حرف ''من'' کو حذف کیا گیا ہے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے ارحم امتی اس سے مراد یہ ہے من ارحم امتی اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ يُرِيْدُ مِنْ اَشَدِّهِمْ وَمِنْ اَصْدَقِهِمْ حَيَاءً، وَمِنْ اَقْرَئِهِمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَمِنْ اَفْرَضِهِمْ، وَمِنْ اَعْلَمِهِمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ یہ جماعت ایسی ہے جس میں یہ فضیلت پائی جاتی ہے' اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق ہوگی' جو آپ نے انصار سے فرمایا تھا: تم لوگ میرے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ تھی کہ لوگوں میں سے میرے نزدیک محبوب ترین لوگوں میں سے ایک ہو اور اس جماعت سے تعلق رکھتے ہو' جن سے میں محبت کرتا ہوں اور وہ لوگ اس میں شامل تھے۔

7131– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير على بن المدينى، فمن رجال البخاري، أبو قلابة: هو عبد الله نب زيد الجرمى. وأخرجه النسائى فى "فضائل الصحابة" "182"، والحاكم 3/422، والبيهقى 6/210 من طرق عن عبد الوهاب الثقفى، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/184، وابن ماجة "155" فى المقدمة: باب فى فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار "1/351، وأبو نعيم فى "الحلية" 3/122، والبيهقى 6/210، والبغوى "3930" من طريق سفيان الثورى، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أحمد 3/281، والطيالسى "2096"، والنسائى فى "فضائل.... الصحابة" "138"، والطحاوى فى "المشكل" 351-1/350، والبيهقى 6/210 من طريق وهيب، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أبو نعيم فى "الحلية" 3/122، والبيهقى 6/210 من طريقى عاصم "وهو الأحول" عن أبى قلابه، به. وأخرجه الترمذى "3790" فى المناقب: باب مناقب معاذ وزيد وأبى وأبى عبيدة، من طريق معمر، عن قتادة، عن أنس، وسيأتى برقم "7137" و."7252" وأخرج القسم الأخير منه وهو "إن لكل أمة أميناً ..." المؤلف، وقد تقدم تخريجه برقم ."7001" وأخرج الطرف الأول منه: "أرحم أمتى بأمتى أبو بكر، وأشدهم فى دين الله عمر بن الخطاب"، ابن أبى عاصم فى "السنة" "1252" من طرق سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، عن أنس، وأخرجه "1283" بهذا الإسناد بلفظ: "أرحم أمتى أبو بكر وأصدقهم حياء عثمان."

ذِكْرُ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِي زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلَى ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْكَ يَا اَبَا ذَرٍّ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ هٰذَا خِطَابًا خَرَجَ عَلَى حَسَبِ الْحَالِ فِي شَيْءٍ بِعَيْنِهِ اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَكُونَ هٰذَا الْخِطَابُ عَلَى عُمُومِهِ، وَتَحْتَ الْخَضْرَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصِّدِّيقُ، وَالْفَارُوقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: آسمان نے ایسے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے ایسے کسی شخص کا وزن نہیں اٹھایا جو اے ابوذر! تم سے زیادہ سچا ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ فرمان کسی مخصوص متعین صورت حال کے مطابق ارشاد فرمایا گیا ہو کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ یہ الفاظ عمومی طور پر استعمال کیے گئے ہوں کیونکہ آسمان کے نیچے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

7132- حديث حسن لغيره . مالك بن مرثد وأبوه لم يوثقهما غير المؤلف والعجلي، وباقي رجاله رجال مسلم . وأخرجه الترمذي "3802" في المناقب: باب مناقب أبي ذر رضي الله عنه، والحاكم 3/342 عن العباس بن عبد العظيم، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه، وصحَّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي ! وفي الباب ما يقويه عن عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/163 و175 و223، وابن سعد 4/288، وابن أبي شيبة 12/124، والترمذي "3801"، وابن ماجة "156" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والحاكم 3/342، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/357 من طريق عن الأعمش، عن عثمان بن عمير، عن أبي حرب بن أبي الأسود الديلي، عن ابن عمرو . وعثمان بن عمير - ويقال: ابن قيس - ضعيف. وعن أبي الدرداء عند أحمد 6/442، وابن سعد 4/228، وابن أبي شيبة12/125، والبزار "2713"، والحاكم 3/342 من طريق ... حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن بلال بن أبي الدرداء، عن أبي الدرداء . وعلي بن زيد: ضعيف. وأخرجه أحمد5/197 من طريق شهر بن حوشب، عن عبد الله بن غنم، عن أبي الدرداء . وشهر بن حوشب فيه ضعيف. وعن أبي هريرة عند ابن سعد4/228 عن يزيد بن هارون، عن أبي أمية بن يعلى، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة . وأبو أمية ضعيف. وعن علي عند أبي نعيم في "الحلية"4/172 من طريق بشر بن مهران، عن شريك، عن الأعمش، عن زيد "وهو ابن وهب" قال: قال علي ... فذكره مرفوعاً. وبشر بن مهران ترك أبو حاتِم حديثه. وقال ابنه: وأمرني أن لا أقرأ عليه حديثه. وأخرجه ابن سعد4/228 عن مسلم بن إبراهيم، عن سلام بن مسكين، عن مالك بن دينار مرسلاً. وأخرجه 4/228 عن عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي، عن أبي حرة، عن محمد بن سيرين مرسلاً.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا ذَرٍّ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ابتداء میں ہجرت کرنے والے افراد میں شامل ہیں

7133 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، وَعِدَّةٌ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: خَرَجْنَا فِيْ قَوْمِنَا غِفَارٍ، وَكَانُوا يَحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ، فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِي اُنَيْسٌ وَّاُمُّنَا، فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَنَا، فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا، وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا، فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ، فَقَالُوْا: اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَكَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ، فَجَاءَ خَالُنَا فَذَكَرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ، فَقُلْتُ: اَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوْفِكَ، فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيمَا بَعْدُ، قَالَ: فَقَدَّمْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ، قَالَ: وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِي قَبْلَ اَنْ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، قُلْتُ: فَاَيْنَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ: اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِيْ رَبِّي اُصَلِّيْ عَشِيًّا حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيتُ حَتّٰى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ، قَالَ اُنَيْسٌ: اِنَّ لِيْ حَاجَةً بِمَكَّةَ، فَانْطَلَقَ اُنَيْسٌ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِيْنِكَ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ، قَالَ: فَكَانَ اُنَيْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَاءِ، قَالَ اُنَيْسٌ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، وَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ، وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ، فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِيْ اَنَّهُ شِعْرٌ وَّاللّٰهِ اِنَّهُ لَصَادِقٌ، وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ، قَالَ: قُلْتُ: فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ، فَاَتَيْتُ مَكَّةَ، فَتَضَيَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَقُلْتُ: اَيْنَ هٰذَا الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الصَّابِئَ؟ قَالَ: فَاَشَارَ اِلَيَّ، وَقَالَ: الصَّابِئَ، قَالَ: فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِيْ بِكُلِّ مَدَرَةٍ، وَعَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَارْتَفَعْتُ حِيْنَ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّي نُصُبٌ اَحْمَرُ، فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ، فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا، وَقَدْ لَبِثْتُ مَا بَيْنَ ثَلَاثِيْنَ مِنْ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ مَالِي طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ، فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ، وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِيْ سُخْفَةَ جُوعٍ، قَالَ: فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِيَانَ اِذْ ضُرِبَ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ، فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ

7133– إسناده صحيح على شرط مسلم، سليمان بن المغيرة وعبد الله بن الصامت: من رجال مسلم، وباقي رجاله على شرطهما. وأخرجه أحمد 5/174، ومسلم "2473" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي ذر، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي مختصراً "458"، وأحمد 5/147، وابن سعد 4/219-222، ومسلم "2473"، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" "197"، وفي "الحلية" مختصراً 1/157-159 من طرق عن سليمان بن المغيرة، به. وأخرجه مسلم "2473"، وأبو نعيم في "الحلية" مختصراً 1/157 و 159 من طريق حميد بن هلال، به. وأخرجه بنحوه الطبراني في "المعجم الكبير" "773"، وفي "الأحاديث الطوال" "5"، والحاكم 3/341، وأبو نعيم في "الحلية" 1/157-158 من طريق الوليد بن مسلم، حدثنا عباد بن الريان اللخمي، عن عروة بن رويم، عن عامر بن لدين، عن أبي ليلى الأشعري، عن أبي ذر. وقال الذهبي في "تلخيصه": إسناده صالح.

وَّامْرَاَتَانِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ اِسَافًا، وَنَائِلَةَ، قَالَ: فَاَتَتَا عَلَيَّ فِيْ طَوَافِهِمَا، فَقُلْتُ: اَنْكِحَا اَحَدَهُمَا الْاٰخَرَ، قَالَ: فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا فَاَتَتَا عَلَيَّ، فَقُلْتُ: هُنَّ مِثْلُ الْخَشَبَةِ، فَرَجَعَتَا تَقُوْلَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا اَحَدٌ، فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُمَا هَابِطَانِ، فَقَالَ: مَا لَكُمَا؟ قَالَتَا: الصَّابِءُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَاَسْتَارِهَا، قَالَا: مَا قَالَ لَكُمَا؟ قَالَتَا: اِنَّهٗ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَاُ الْفَمَ، قَالَ: وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهٗ، ثُمَّ صَلَّى، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ، قَالَ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ ، فَقُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ، قَالَ: فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ، وَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: كَرِهَ اَنِّيْ انْتَمَيْتُ اِلٰى غِفَارٍ، قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، وَقَالَ: مُذْ مَتٰى كُنْتَ هَاهُنَا؟ ، قَالَ: كُنْتُ هَاهُنَا مِنْ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، قَالَ: فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ؟ قُلْتُ: مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ، فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، فَفَتَحَ اَبُوْ بَكْرٍ بَابًا، فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ، فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهٗ بِهَا، ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهٗ قَدْ وُجِّهَتْ لِيْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ مَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ، فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَلَقِيْتُ اُنَيْسًا، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: صَنَعْتُ اَنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، قَالَ: مَا بِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكَ، فَاِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، قَالَ: فَاَتَيْنَا اُمَّنَا، فَقَالَتْ: مَا بِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا، فَاِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ اِيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ، وَقَالَ نِصْفُهُمْ: اِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَسْلَمْنَا، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِيْ وَجَاءَتْ اَسْلَمُ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِخْوَانُنَا نُسَلِّمُ عَلَى الَّذِيْ اَسْلَمُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ

✿✿ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم لوگ اپنی قوم بنوغفار کے ساتھ تھے وہ لوگ حرمت والے مہینوں کو حلال قرار دیتے تھے ایک مرتبہ میں میرا بھائی انیس اور ہماری والدہ روانہ ہوئے ہم نے اپنے ماموں کے ہاں پڑاؤ کیا ہمارے ماموں نے ہماری عزت افزائی کی انہوں نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا' تو ان کی قوم کے افراد کو ہم سے حسد ہوا انہوں نے کہا: جب تم اپنی بیوی کو چھوڑ کر جاتے ہو' تو تمہارے پیچھے انیس ان کے پاس چلا جاتا ہے۔ ہمارے ماموں آئے انہوں نے وہ بات ذکر کی جو ان سے کہی گئی تھی' تو میں نے کہا: آپ نے پہلے جو اچھائی کی تھی وہ آپ نے خود ہی گدلی کر دی ہے اب اس کے بعد ہمیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اپنے سواری کے پالان کے پاس آئے ان پر سامان لادا اور روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ ہم مکہ آ گئے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: اے میرے بھتیجے میں نے

نبی اکرم ﷺ سے ملاقات سے پہلے بھی نماز ادا کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کس کے لیے۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے لئے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کس طرف رخ کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں اسی طرف رخ کر لیتا تھا' جس طرف میرا پروردگار میرا رخ پھیر دیتا تھا میں شام کے وقت نماز ادا کرتا تھا پھر جب رات کا آخری حصہ ہوتا تھا' تو میں پھر نماز پڑھنے لگتا تھا' یہاں تک کہ سورج مجھ پر غالب آ جاتا تھا۔ انیس نے کہا: مجھے مکہ میں ایک کام ہے انیس چلا گیا وہ مکہ آیا پھر وہ واپس آیا' تو میں نے کہا: تم نے کیا کیا۔ اس نے کہا: مکہ میں میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جو تمہارے دین کی طرح کے نظریات رکھتا ہے وہ اس بات کا دعوے دار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مبعوث کیا ہے میں نے دریافت کیا: تو لوگ کیا کہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں' کہ یہ شاعر ہے کاہن ہے اور جادوگر ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انیس بھی شاعر تھا۔ انیس نے کہا: میں نے کاہنوں کا قول سنا ہے لیکن اس شخص کا کلام کاہنوں کے قول کی طرح نہیں ہے۔ میں نے اس کے کلام کو پڑھے لکھے شاعروں کے کلام پر پیش کیا لیکن کوئی بھی شخص یہ نہیں' کہہ سکتا کہ وہ شعر ہے اللہ کی قسم وہ شخص (اپنے دعوے میں) سچا ہے اور لوگ (اس کے بارے میں) جھوٹ بولتے ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میری جگہ تم کفایت کرو میں خود جا کر اس کا جائزہ لیتا ہوں پھر میں مکہ آیا میں وہاں کے ایک شخص کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ میں نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہوتا ہے جس کے بارے میں تم لوگ کہہ رہے ہو کہ وہ بے دین ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس شخص نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ بھی بے دین ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو وہاں کے سارے لوگ اینٹیں اور ہڈیاں لے کر مجھ پر حملہ آور ہوئے' یہاں تک کہ میں گر گیا اور مجھ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر میں اٹھا جب میں اٹھا' تو یوں لگتا تھا جیسے میں سرخ رنگ کا بت ہوں پھر میں زم زم کے پاس آیا میں نے اپنے خون کو دھویا اور زم زم کا پانی پیا پھر میں نے تیس دن ایسی حالت میں گزار دیئے میری خوراک صرف آب زم زم تھا۔ میں اتنا موٹا ہو گیا کہ میرے پیٹ پر سلوٹیں بننے لگیں اور مجھے اپنے جگر پر بھوک کی پریشانی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک چاندنی رات میں جب کہ اہل مکہ سو چکے تھے اور کوئی شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کر رہا تھا مکہ کی دو عورتیں (طواف کرتے ہوئے) اساف اور نائلہ (نامی بتوں) کو پکار رہی تھیں وہ اپنے طواف کے درمیان جب میرے پاس آئیں' تو میں نے کہا: ان دونوں (بتوں) کی شادی کروا دو لیکن وہ پھر بھی اپنی پکار سے باز نہیں آئیں پھر جب وہ (طواف کرتے ہوئے) میرے پاس پہنچیں' تو میں نے کہا یہ تو لکڑیوں کی مانند ہیں' تو وہ دونوں یہ کہتی ہوئی واپس چلی گئیں کہ کاش یہاں کوئی ہوتا (تو پھر ہم تمہاری خبر لیتے) ان دونوں کا سامنا نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر سے ہوا یہ دونوں حضرات بالائی علاقے سے نیچے کی طرف آ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں کا کیا معاملہ ہے ان دونوں نے کہا: ایک بے دین شخص خانہ کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان موجود ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس نے تم دونوں کو کیا کہا ہے۔ ان دونوں عورتوں نے جواب دیا: اس نے ہم سے ایسا کلمہ کہا ہے' جو منہ کو بھر دیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر آپ نے '' آپ کے ساتھی نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر نماز ادا کی۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں وہ پہلا شخص تھا

جس نے اسلامی طریقے کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی نازل ہوں پھر آپ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کون سے قبیلے سے ہے۔ میں نے کہا: غفار قبیلے سے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک بڑھایا اور اپنی انگلیاں اپنی پیشانی پر رکھ لیں میں نے دل میں سوچا شاید انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میری نسبت غفار قبیلے سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دریافت کیا: تم کب سے یہاں ہو' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تیس دن اور راتوں سے یہاں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کھانا کون دیتا ہے۔ میں نے کہا: میری خوراک صرف آب زم زم ہے' اسی کی وجہ سے میں موٹا ہو گیا ہوں' یہاں تک کہ میرے پیٹ پر سلوٹیں پڑنے لگی ہیں۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ برکت والا ہے اور کھانے کا کھانا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیجئے کہ آج رات کھانا انہیں میں کھلاتا ہوں پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے ان دونوں حضرات کے ساتھ میں بھی چل پڑا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا انہوں نے طائف کی کشمش مٹھی بھر کر ہمیں دی یہ وہ پہلا کھانا تھا' جو میں نے وہاں (یعنی مکہ میں) کھایا پھر کچھ عرصہ گزر گیا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے کھجوروں والی سرزمین کی طرف (ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے) میرا خیال ہے وہ یثرب ہی ہو گا' تو کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو تبلیغ کر دو گے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ان لوگوں کو ہدایت نصیب کر دے اور ان کے حوالے سے تمہیں اجر عطا کرے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے روانہ ہوا میری ملاقات انیس سے ہوئی اس نے دریافت کیا: تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا: میں نے یہ کیا کہ اسلام قبول کر لیا اور تصدیق کر دی' تو اس نے کہا: مجھے بھی تمہارے دین سے بے رغبتی نہیں ہے میں بھی اسلام قبول کرتا ہوں اور میں بھی تصدیق کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے (انہیں اسلام کی پیشکش کی) تو انہوں نے کہا: مجھے بھی تمہارے دین سے بے رغبتی نہیں ہے میں بھی اسلام قبول کرتی ہوں اور تصدیق کرتی ہوں پھر ہم وہاں سے سوار ہو کر اپنی قوم بنو غفار میں آئے' تو ان کے نصف حصے نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت ایماء بن رحضہ رضی اللہ عنہ ان کی امامت کیا کرتے تھے وہ اس قبیلے کے سردار تھے جبکہ نصف لوگوں نے یہ کہا: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئیں گے' تو ہم اسلام قبول کر لیں گے' تو جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے' تو باقی رہ جانے والے نصف حصے نے بھی اسلام قبول کر لیا پھر اسلم قبیلے کے لوگ (نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ) حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ (بنو غفار قبیلے کے لوگ) ہمارے بھائی ہیں' جس طرح انہوں نے اسلام قبول کیا ہے' اسی طرح ہم بھی اسلام قبول کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے (اس موقع پر) یہ فرمایا: غفار قبیلے کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رُبُعَ الْإِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے چوتھے شخص تھے

7134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ،

(متن حدیث): قَالَ: كُنْتُ رُبُعَ الْإِسْلَامِ اَسْلَمَ قَبْلِي ثَلَاثَةٌ وَّاَنَا الرَّابِعُ اَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَرَاَيْتُ الِاسْتِبْشَارَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: اِنِّي جُنْدُبٌ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: قَوْلُ اَبِي ذَرٍّ: كُنْتُ رَابِعَ الْإِسْلَامِ اَرَادَ مِنْ قَوْمِهِ لِاَنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَسْلَمَ الْخَلْقُ مِنْ قُرَيْشٍ وَّغَيْرِهِمْ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اسلام قبول کرنے والا چوتھا شخص تھا مجھ سے پہلے تین لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا میں چوتھا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' تو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خوشی کے اثرات نظر آئے آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میرا نام جندب ہے اور میں بنوغفار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: میں اسلام قبول کرنے والا چوتھا فرد تھا اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ ان کی قوم سے تعلق رکھنے والا چوتھا فرد تھا کیونکہ اس وقت میں قریش اور دیگر قبیلوں سے تعلق رکھنے والے کئی لوگ مسلمان ہو چکے تھے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ لِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لیے سچائی اور وعدہ پورا کرنے کے اثبات کا تذکرہ

7134– مالك بن مرثد وأبوه: لم يوثقهما غير مؤلف والعجلي، وباقي رجاله رجال مسلم. عبد الله بن الرومي: هو عبد الله بن محمد، وأبو زميل: هو سماك بن الوليد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1617"، والحاكم 3/342، وأبو نعيم في "الحلية" 1/157 من طرق عن عبد الله بن الرومي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1618"، والحاكم 342-3/341 من طريق عمرو بن أبي سلمة، عن صدقة بن عبد الله، عن نصر بن علقمة، عن أخيه، عن ابن عائذ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أنه كان يقول: لقد رأيتني ربع الإسلام، لم يسلم قبلي إلا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وبلال رضي الله عنهما. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي مع أن فيه صدقة بن عبد الله، وهو ضعيف.

7135 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ نَوْفَلٍ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِيُّ سُلَيْمَانُ بْن مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تُقِلُّ الْغَبْرَاءُ، وَلَا تُظِلُّ الْخَضْرَاءُ عَلٰى ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ، وَاَوْفٰى مِنْ اَبِي ذَرٍّ شَبِيْهِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَفَنَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاعْرِفُوْا لَهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: زمین نے ایسے کسی شخص کو اٹھایا نہیں ہے اور آسمان نے ایسے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا جو ابوذر غفاری سے زیادہ سچا اور (عہد کو) پورا کرنے والا ہو یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی کیا ہم اس طرح ان کا تعارف کرادیا کریں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں تم اس کا تعارف کروادیا کرو۔

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7136 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحْسِنُ السُّرْيَانِيَّةَ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَتَعَلَّمْهَا فَاِنَّهُ تَاْتِيْنَا كُتُبٌ، قَالَ: فَتَعَلَّمْتُهَا فِي سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا قَالَ الْاَعْمَشُ: كَانَتْ تَاْتِيْهِ كُتُبٌ لَا يَشْتَهِي اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهَا اِلَّا مَنْ يَّثِقُ بِهٖ

7135– إسناده كسابقه. وقد تقدم برقم. "7132"

7136– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه أحمد 5/182، والفسوى في "المعرفة والتاريخ "484-483-1/484، والطبراني "4928"، والحاكم 3/422، وابن أبي داود في "المصاحف" ص 7، وإسحاق بن راهويه في "مسنده"، وأبو يعلى في "مسنده"، وعلى بن المديني في "العلل" كما في "تغليق التعليق "5/308 من طريق جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 2/358، والطبراني "4927" و "4928" من طريق يحيى بن عيسى الرملي، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وله طريق آخر بسند حسن أخرجه ابن سعد في "الطبقات "359-2/358، والبخاري في "تاريخه "381-3/380، وأحمد 5/186، وأبو داود "3645" والترمذي "2715"، والطبراني "4856" و "4857"، والفاكهي في "فوائده" فيما ذكره الحافظ في "تغليق التعليق "5/307 من طرق عن عبد الرحمن بن أبي الزناد، عن أبيه، عن خارجة بن زيد بن ثابت، عن أبيه قال: أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أتعلم له كتاب يهود، قال: "إني والله ما آمن يهود على كتاب"، قال: فما مر بي نصف شهر حتى تعلمته، قال: فلما تعلمته، كان إذا كتب إلى يهود كتبت إليهم، وإذا كتب إليه، قرأت له كتابهم، هذا لفظ الترمذي، وقال: حديث حسن صحيح. وعلقه البخاري في "صحيحه" "7195" بصيغة الجزم في الأحكام: باب ترجمة الحكام.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم سریانی زبان جانتے ہو میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اسے سیکھ لو ہمارے پاس (غیر مسلم حکمرانوں کے) خطوط آتے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ زبان سترہ دن میں سیکھ لی۔

اعمش نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو مکتوبات آتے تھے آپ کی یہ خواہش تھی کہ ان مکتوبات کے مضمون پر وہی شخص مطلع ہو جو قابل اعتماد ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِنْ اَفْرَضِ الصَّحَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں علم وراثت کے سب سے بڑے عالم تھے

7137 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُوْ مُوْسٰى، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِىْ بِاُمَّتِىْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِىْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ، وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے بارے میں' میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے معاملے کے بارے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے۔ حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے۔ اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم ابی بن کعب ہے۔ علم وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے۔ حلال اور حرام کا سب سے بڑا عالم معاذ بن جبل ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے''۔

ذِكْرُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

7137– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو موسى: هو محمد بن المثنى، وخالد: هو ابن مهران الحذاء . وأخرجه الترمذي "3791" في المناقب: باب مناقب معاذ وزيد وأبي وأبي عبيدة، من طريق محمد بن بشار، وابن ماجة "154" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق محمد بن المثني، كلاهما عن عبد الوهاب، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وقد تقدم برقم "7131"، وسيأتي برقم "7252"

7138 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ:

(متنِ حدیث): اَنَّ اَبَاهُ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ سَبْعَ بَنَاتٍ، قَالَ: فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا اَوْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ، فَقُلْتُ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ سَبْعَ بَنَاتٍ، وَاِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ وَاَرَدْتُ امْرَاَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ لِي: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد کا انتقال ہو گیا انہوں نے نو بیٹیاں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سات بیٹیاں (پسماندگان) میں چھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے دریافت کیا: جابر تم نے شادی کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ۔ میں نے عرض کی: ثیبہ کے ساتھ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی تا کہ تم اس کے ساتھ خوش فعلیاں کرتے اور وہ تمہارے ساتھ خوش فعلیاں کرتی تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی۔ میں نے عرض کی:

7138– إسناده صحيح على شرط مسلم . أحمد بن عبدة - وهو ابن موسى الضبي - من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الطيالسي "1706"، والبخاري "5367" في النفقات: باب عون المرأة زوجها في ولده، و "6387" في الدعوات: باب الدعاء للمتزوج، ومسلم ص 1087 "56" في الرضاع: باب استحباب نكاح البكر، وأبو يعلى "1990" و "1991"، والبيهقي 7/80 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو بكر والحميدي "1227"، وأحمد 3/308، والبخاري "4052" في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ...) ، ومسلم ص 1087 "56"، وأبو يعلى "1974" من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه أحمد3/369 من طريق شعبة، عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه البخاري "5080" في النكاح: باب تزويج الثيبات، ومسلم ص 1087 "55"، والبيهقي 7/80، والبغوي "2245" من طريق شعبة، عن محارب، عن جابر بن عبد الله قال: تزوجت امرأة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: "هل تزوجت؟ " قلت: نعم، قال: "أبكراً أم ثيباً؟ " قلت: ثيباً، قال: "فأين أنت من العذارى ولعابها؟ " قال شعبة: فذكرته لعمرو بن دينار، فقال: قد سمعته من جابر، وإنما قال: "فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك؟ ." وأخرجه الدارمي 2/146، والبخاري "5079" في النكاح: باب تزويج الثيبات، و "5245" باب طلب الولد، و "5247" باب تستحد ... المغيبة وتمتشط الشعثة، ومسلم ص 1088 "57"، وأبو يعلى "1850" من طريق هشيم، عن سيار، عن الشعبي، عن جابر . وأخرجه البخاري "2406" في الاستقراض: باب الشفاعة في وضع الدين، و "2967" في الجهاد: باب استئذان الرجل الإمام من طريقين عن المغيرة، عن الشعبي، عن جابر . وأخرجه أحمد3/302، والبخاري "2309" في الوكالة: باب إذا وكل رجل رجلاً أن يعطي شيئاً، ومسلم ص 1087 "54" في الرضاع: باب استحباب نكاح ذات الدين، والنسائي 6/56 في النكاح: باب على ما تنكح المرأة، وابن ماجة "1860" في النكاح: باب نكاح تزويج الأبكار، والبيهقي 7/80 من طريقين عن عطاء ، عن جابر. وأخرجه أحمد3/373-374، ومسلم ص "58"1089 من طريق سليمان التيمي، عن أبي نضرة، عن جابر . وأخرجه أحمد 3/314، وأبو داود "2048" في النكاح: باب في تزويج الأبكار، وأبو يعلى "1898" من طريقين عن الأعمش، عن سالم بن أبي الجعد، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/294 من طريق سفيان، عن محمد بن المنكدر، عن جابر . وأخرجه أحمد 3/362 من طريق الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر، وانظر الحديث رقم "2706" و "6517" و "6518" و "7143".

(میرے والد) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا انہوں نے نو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سات بیٹیاں چھوڑی ہیں مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان پران کے جیسی (کم عمر) بیوی لے آؤں اس لیے میں نے ایسی عورت کے ساتھ شادی کی ہے جوان کا خیال رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فِيْ جَدَادِ جَابِرٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے کھجوریں اتارنے کے وقت دعائے برکت کرنے کا تذکرہ

7139 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ، اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا، وَلَمْ يُعْرَفُوا اَنَّ فِيْهِ وَفَاءً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اِذَا جَدَدْتَّهُ وَوَضَعْتَهُ فَاٰذِنْ لِي، فَلَمَّا جَدَدْتُّ وَوَضَعْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ آذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَجَلَسَ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَقَالَ: ادْعُ غُرَمَاءَكَ وَاَوْفِهِمْ، فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهُ عَلٰى اَبِيْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ لِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا عَجْوَةً، قَالَ: فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ائْتِ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَاَخْبِرْهُمَا، فَقَالَا: قَدْ عَلِمْنَا اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ہو گیا ان کے ذمے قرض تھا میں نے قرض خواہوں کے سامنے یہ پیش کش رکھی کہ میرے والد کے ذمے جو ادائیگی تھی اس کے بدلے میں وہ کھجوریں حاصل کرلیں، تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ان کا یہ خیال تھا اس طرح پوری ادائیگی نہیں ہو سکے گی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کھجوریں، توڑ لو اور انہیں رکھ لو تو مجھے اطلاع کر دینا جب میں نے کھجوریں، توڑ لیں اور انہیں مسجد میں رکھ لیا، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اطلاع دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آپ نے ان کے لیے دعائے برکت کی پھر آپ نے فرمایا: اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ انہیں پوری ادائیگی کرو (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو جس بھی شخص نے میرے والد سے قرض لینا تھا میں نے اسے مکمل ادائیگی کر دی پھر بھی میرے پاس عجوہ کھجوروں کے تیرہ وسق بچ گئے۔ راوی کہتے ہیں: میں مغرب کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے آپ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر اور عمر کے پاس جاؤ اور ان دونوں کو اس بارے میں بتاؤ، تو ان دونوں نے کہا:

7139– إسناده صحيح على شرط الشيخين . بندار: هو محمد بن بشار، وعبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي، وعبيد الله بن عمر: هو العمري. وقد تقدم برقم. "6536"

جب نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا تھا ہمیں اسی وقت پتہ چل گیا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ بِالْمَغْفِرَةِ

نبی اکرم ﷺ کا کئی مرتبہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ نیز اس کے ہمراہ اس اونٹ کی قیمت کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خریدا تھا

7140 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنْتُ فِي مَسِيرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ، اِنَّمَا هُوَ فِي اُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فَضَرَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُسَارِعُنِي حَتّٰى اِنِّي لَاَكُفُّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَبِيعُنِيْ بِكَذَا وَكَذَا؟ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ هُوَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَكَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا میں ایسے اونٹ پر سوار تھا' جو لوگوں میں سب سے پیچھے چل رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے کسی چیز سے اسے مارا جو آپ کے پاس موجود تھی اس کے بعد وہ لوگوں سے آگے نکلنے لگا' یہاں تک کہ مجھے اسے روکنا پڑ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ (اونٹ) مجھے اتنی اتنی رقم کے عوض میں فروخت کردو گے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ ویسے ہی آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اتنی اتنی رقم کے عوض میں اسے فروخت کردو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کا ہوا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ بِالْمَغْفِرَةِ مِرَارًا مَعَ ذِكْرِ وَصْفِ ثَمَنِ ذٰلِكَ الْبَعِيرِ الَّذِي بَاعَهُ جَابِرٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے کئی مرتبہ دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ' اس کے ہمراہ اس اونٹ کی قیمت کا تذکرہ جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو فروخت کیا تھا

7140– حديث صحيح. الحارث بن سريج: هو النقال، مختلف فيه، وقد تقدم الكلام عليه عند الحديث رقم "6740"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة - فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 374-3/373 من طريق محمد بن أبي عدي، ومسلم ص1089 "58" في الرضاع: باب استحباب نكاح البكر، والنسائي 300-7/299 في البيوع: باب البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط، من طريق محمد بن عبد الأعلى، كلاهما عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد . وقد [تقدم] برقم "4891" و"6517" و"6518"، وانظر الأحاديث الثلاثة الآتية.

7141 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْعَبْدِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي نَضْرَةَ، يَعْنِي عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: نَاضِحَكَ تَبِيعُنِيهِ، اِذَا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِدِينَارٍ؟ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: هُوَ نَاضِحُكُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: تَبِيعُنِيهِ اِذَا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِدِينَارَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ: نَاضِحُكُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَمَازَالَ يَقُولُ حَتّٰى بَلَغَ عِشْرِينَ دِينَارًا كُلُّ ذٰلِكَ، يَقُولُ: وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جِئْتُ بِهِ اَقُودُهُ، قُلْتُ: دُونَكُمْ نَاضِحَكُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: يَا بِلَالُ اَعْطِهِ مِنَ الْغَنِيمَةِ عِشْرِينَ دِينَارًا، وَارْجِعْ بِنَاضِحِكَ اِلٰى اَهْلِكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ ایک دینار کے عوض میں فروخت کردو گے جب ہم مدینہ آئیں گے تو میں (انشاء اللہ اس کی قیمت ادا کردوں گا) اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا ہی اونٹ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھے یہ فروخت کرو گے (اس شرط پر) جب ہم مدینہ منورہ آئیں گے اللہ نے چاہا' تو میں تمہیں دو دینار (ادا کردوں گا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا اونٹ ہے' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہ ارشاد فرماتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے 20 دینار قیمت مقرر کردی ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے جب ہم مدینہ منورہ آئے اور میں اس اونٹ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا اونٹ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال اسے مال غنیمت میں سے 20 دینار دے دو اور (مجھ سے فرمایا) تم اپنا اونٹ اپنے گھر واپس لے جاؤ۔

ذِكْرُ عَدَدِ اسْتِغْفَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹ کے واقعے والی رات حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی تعداد کا تذکرہ

7141- حديث صحيح. خلف بن عبد العزيز بن عثمان: أورده ابن أبي حاتم 3/371 ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلاً. وعبد الملك بن أبي نضرة: ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: ربما أخطأ، وقال الدارقطني: لا بأس به، وقال الحاكم في "المستدرك": من أعز البصريين، وكلاهما قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وعلقه البخاري بإثر الحديث "2718" في الشروط: باب إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى مكان مسمى جاز، عن أبي نضرة، عن جابر، ووصله مسلم ص 1223 "112" في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، من طريق عبد الواحد بن زياد، وابن ماجة "2205" في التجارات: باب السوم، من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن الجريري، عن أبي نضرة، به. وانظر الحديث السابق.

7142 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَغْفَرَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اونٹ کے واقعے والی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے **25** مرتبہ میرے لیے دعائے مغفرت کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْبَعِيرَ عَلٰى جَابِرٍ هِبَةً لَهُ بَعْدَ اَنْ اَوْفَاهُ ثَمَنَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اونٹ کی پوری قیمت ادا کرنے کے بعد وہ اونٹ ہبہ کے طور پر انہیں واپس کردیا تھا

7143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَاَبْطَاَ عَلَيَّ جَمَلِي، فَاَعْيَا عَلَيَّ، فَاَتٰى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قُلْتُ: اَبْطَاَ بِي جَمَلِي وَاَعْيَا، فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلْتُ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُهُ، فَلَقَدْ رَاَيْتُنِي اَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا اَوْ ثَيِّبًا؟ قَالَ: قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ: اِنَّ لِي اَخَوَاتٍ اَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ مَنْ تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ، فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ، ثُمَّ قَالَ: اَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي

7142– حديث صحيح إبراهيم بن محمد الصفار: لم أقف له على ترجمة، وهو متابع، ومن فوقه رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه الترمذي "3852" في المناقب: باب في مناقب جابر بن عبد الله، والنسائي في "فضائل الصحابة" "144"، والحاكم 3/565 من طريق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، إلا أن لفظ الحاكم: "ليلة العقبة" بدل: "ليلة البعير"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب، وصححه الحاكم. وأخرج القصة دون ذكر الاستغفار خمسا وعشرين: الحميدي "1285" والنسائي 7/299 في البيوع: باب البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط، من طريق سفيان، ومسلم ص 1223 "113" في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، من طريق أيوب، كلاهما عن أبي الزبير، عن جابر، وانظر الحديثين السابقين.

7143– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "2079" في البيوع: باب شراء الدواب والحمير، من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم ص 1089 "57" في الرضاع: باب استحباب نكاح البكر، من طريق أبي موسى محمدبن المثنى، عن عبد الوهاب، به. وأخرجه أحمد376-3/375 من طريق محمد نب إسحاق، عن وهب بن كيسان، به. وانظر "2706" و "4891" و "6517" و "6518" و "7138" و "7140" و "7141" و. "7142"

بِاُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدْتُهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: الْاٰنَ قَدِمْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ، وَادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَدَخَلْتُ، فَصَلَّيْتُ، فَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّزِنَ لِي اُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي، قَالَ: فَاَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اِذَا وَلَّيْتُ، قَالَ: ادْعُ لِي جَابِرًا، قُلْتُ: الْاٰنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا میرا اونٹ آہستہ چل رہا تھا اور وہ تھک چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: اے جابر۔ میں نے عرض کی: جی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے۔ میں نے عرض کی: میرا اونٹ آہستہ چل رہا ہے اور یہ تھک چکا ہے اس لیے میں پیچھے چل رہا ہوں پھر میں اونٹ سے نیچے اتر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی کے ذریعے اسے مارا آپ نے فرمایا: اب تم سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا' تو میں نے دیکھا میں اس اونٹ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکلنے سے روک رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے شادی کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ۔ میں نے عرض کی: ثیبہ کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ کیوں نہیں کی تم اس کے ساتھ خوش فعلیاں کرتے وہ تمہارے ساتھ خوش فعلیاں کرتی۔ میں نے عرض کی: میری کچھ بہنیں ہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ میں کسی ایسی خاتون کے ساتھ شادی کروں' جو ان کا خیال رکھے ان کی کنگھی کرے اور ان کی دیکھ بھال کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اپنے گھر) واپس جانے لگے ہو' اگر تم جاؤ' تو سمجھداری کا مظاہرہ کرنا پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھ سے خرید لیا پھر آپ مسجد تشریف لائے میں نے آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا' آپ نے دریافت کیا: تم اب آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا اونٹ چھوڑ دو اور تم مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو۔ میں مسجد کے اندر آیا میں نے نماز ادا کی پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ ایک اوقیہ وزن کر کے مجھے دیدے انہوں نے مجھے وزن کر کے دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ترازو میں پلڑے کو بھاری رکھنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہاں سے روانہ ہوا میں وہاں سے مڑ گیا' تو آپ نے فرمایا: جابر کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں نے سوچا اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اونٹ بھی واپس کر دیں گے اور میرے نزدیک یہ بات انتہائی ناپسندیدہ تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا اونٹ حاصل کر لو اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہوئی۔

ذِكْرُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7144 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ

الْقُرْآنَ ، فَقَالَ اُبَیٌّ: آللّٰهُ سَمَّانِیْ لَكَ؟ قَالَ: اللّٰهُ سَمَّاكَ لِی ، قَالَ: فَجَعَلَ اُبَیٌّ يَبْكِی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن کی تلاوت کروں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے تمہارا نام لیا ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

ذِكْرُ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7145 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِنَسَبِی؟ قَالَ حَسَّانُ: لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی وہ مشرکین کی ہجو بیان کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو میرے نسب کا کیا بنے گا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو ان میں سے یوں نکال لوں گا' جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ مَعَ

7144– إسناده صحيح على شرط الشيخين. همام: هو ابن يحيى بن دينار العَوْذى. وأخرجه مسلم "799" "245" فى صلاة المسافرين: باب استحباب قراءة القرآن على أهل الفضل والحذاق فيه، وص 1915 "121" فى فضائل الصحابة: باب من فضائل أبى بن كعب، وأبو يعلى "2843"، وأبو نعيم فى "الحلية" 1/251 من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن طهمان فى "مشيخته" "59"، وأحمد 3/185 و284، وابن سعد 2/340-341، و3/499-500، والبخارى "4960" فى التفسير: سورة (لَمْ يَكُنِ) ، من طريق عن همام، به. وأخرجه أحمد 3/130 و 273، والبخارى "3809" فى مناقب الأنصار: باب مناقب أبى بن كعب، و "4959"، ومسلم "799" "246" وص1915 "122"، والترمذى "3792" فى المناقب: باب مناقب معاذ وزيد وأبى وأبى عبيدة، وأبو يعلى "2995" و "3246"، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "134" من طرق عن.... شعبة، عن قتادة، به. ولفظهم غير النسائى: "إن اللّٰه أمرنى أن أقرأ عليك: (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) ... وأخرجه أحمد 3/218 و 233، والبخارى "4961" من طريقين عن سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، به . وأخرجه عبد الرزاق "20411"، ومن طريقه أبو يعلى "3033" عن معمر، عن قتادة وأبان، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/137 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، ن الزهرى، عن قتادة به.

7145– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم برقم. "5787"

حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مَا دَامَ يُهَاجِي الْمُشْرِكِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتے تھے جب تک وہ مشرکین کی ہجو کرتے رہتے تھے

7146 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ مَا هَاجَيْتَهُمْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک روح القدس تمہارے ساتھ ہے' جب تک تم ان کی ہجو بیان کرتے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ اَرَادَ بِهٖ يُؤَيِّدُكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بے شک روح القدس تمہارے ساتھ ہوتا ہے'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ تمہاری تائید کرتا ہے

7147 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متنِ حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ، وَعَنْ رَسُوْلِهٖ

7146– إسناده صحيح. عيسى بن عبد الرحمن: ثقة روى له البخاري في "الأدب المفرد"، وأبو داود في "القدر" والنسائي في "مسند علي"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي يحيى بن محمد بن عبد الرحيم، فروى له البخاري. أبو نعيم: هو الفضل بن دكين الملائي. وأخرجه الطبراني "3590"، والحاكم 3/487 من طريقين عن أبي نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "3590"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/298 من طريقين عن عيسى بن عبد الرحمن، به. وأخرجه الطيالسي "730"، وأحمد 4/299 و 302، والبخاري "3213" في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و "4123" في المغازي: باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب، و "6153" في الأدب: باب هجاء المشركين، ومسلم "2486" في فضائل الصحابة: باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، والطبراني "3588" و "3589"، والطحاوي 4/298، والبيهقي 10/237، والبغوي "3407" وفي "تفسيره" 3/404 من طرق عن شعبة، عن عدي، به. وأخرجه أحمد 4/276, 203، والبخاري "4124"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "189"، والطحاوي 4/298 من طريق أبي إسحاق سليمان الشيباني عن عدي بن ثابت، به. وأخرجه أحمد 4/298 و 301، والنسائي "190" من طريقين عن إسرائيل، عن أبي إسحاق السبيعي، عن البراء.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا روح القدس مسلسل تمہاری تائید کرتا رہے گا' جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتے رہو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كَوْنَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ مَا دَامَ يُهَاجِي الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس وقت تک رہنا' جب تک وہ مشرکین کی ہجو کرتے رہے تھے' ایسا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے ہوا تھا

7148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَالْتَفَتَ حَسَّانُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لَهُ: اُنْشِدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَجِبْ عَنِّيْ اللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ، قَالَ: نَعَمْ.

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو مسجد میں شعر سنا رہے تھے انہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا' تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ان سے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے تم میری طرف سے جواب دو: اے اللہ! روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر دے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

7147- حديث صحيح. مروان بن عثمان: هو ابن أبي سعيد بن المعلى الأنصاري الزرقي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/482، وقال ابن أبي حاتم 8/272: سئل أبي عنه، فقال: ضعيف، قلت: قد توبع. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير يعلى بن شداد، فروى له أبو داود، وابن ماجة، وهو ثقة. أحمد بن عيسى: هو ابن حسان المصري العسكري. وأخرجه في حديث مطول: مسلم "2490" في فضائل الصحابة: باب فضائل حسان بن ثابت، والطبراني "3582"، والبيهقي 10/238، والبغوي في "تفسيره" 3/404 من طريق الليث، عن خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبي هلال، عن عمارة بن غزية، عن محمد بن إبراهيم، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن عائشة ..... وأخرجه أحمد 6/72، وأبو داود "5015" في الأدب: باب ماجاء في الشعر، والترمذي "2746" في الأدب: باب ماجاء في إنشاد الشعر، وفي "الشمائل" "249"، والطبراني "3580"، والحاكم 3/487 من طريق عبد الرحمن بن أبي الزناد، عن أبيه، وأبو داود، والترمذي، والحاكم، والبغوي في "شرح السنة" "3408"، وفي "تفسيره" 3/404 من طريق عبد الرحمن بن أبي الزناد، عن هشام، كلاهما عن عروة، عن عائشة: بلفظ: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبراً في المسجد، فيقوم عليه يهجو من قال في رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن روح القدس مع حسان ما نافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم." وهذا سند حسن.

7148- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم. "1651"

ذِكْرُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

(متن حدیث): اَخْبَرَنِیْ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الَّذِیْ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، اَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ اُرِیَ فِی النَّوْمِ اَنَّهُ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتٰى خُزَيْمَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: صَدِّقْ رُؤْيَاكَ ، فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ جن کی گواہی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا وہ بیان کرتے ہیں: انہیں خواب میں یہ بات دکھائی گئی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا ہے۔ حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بیان کی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے

7149– إسناده ضعيف. خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 4/215، ولم يَروِ عنه غير الزهري، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/215، وابن سعد في "الطبقات" 4/380، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/128، والبغوي "3285" من طريق عثمان بن عمر، عن يونس، عن الزهري، عن ابن خزيمة بن ثابت، عن عمه أن خزيمة بن ثابت رأى .. فذكره. وأخرجه أحمد 5/216 عن عامر بن صالح الزبيري، عن يونس، عن ابن شهاب، عن عمارة بن خزيمة بن ثابت، عن عمه أن خزيمة بن ثابت رأى في النوم أنه يسجد على جبهة رسول الله صلى الله عليه وسلم، فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، فذكر ذلك، فاضطجع له رسول الله صلى الله عليه وسلم، فسجد على جبهته، وعامر بن صالح الزبيري: متروك الحديث كما في "التقريب." وأخرجه ابن أبي شيبة 11/78، وابن سعد 4/380-381، وأحمد 5/214 و 215، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/128 من طريق حماد بن سلمة، عن أبي جعفر الخطمي، عن عمارة بن خزيمة بن ثابت أن أباه قال: رأيت في المنام كأني أسجد على جبهة النبي صلى الله عليه وسلم، فأخبرته بذلك، فقال: إن الروح لتلقى الروح، فأقنع رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه هكذا، فوضع جبهته على جبهة النبي صلى الله عليه وسلم، وهذا سند صحيح رجاله ثقات. وأخرجه الطبراني "3717" من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا .... الإسناد. وفيه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ له: "اجلس واسجد واصنع كما رأيت " قال الهيثمي 7/182: ورجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/214، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/128 من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن أبي جعفر الخطمي. قال: سمعت عمارة بن عثمان بن سهل بن حنيف يحدث عن خزيمة بن ثابت أنه رأى في منامه أنه يقبل النبي صلى الله عليه وسلم، فأتى النبي صلى الله عليه وسلم، فأخبره بذلك، فناوله النبي صلى الله عليه وسلم، فقبل جبهته. وعمارة بن عثمان بن سهل بن حنيف: قال الحافظ في "التهذيب": هو معروف النسب، لكن لم أر فيه توثيقاً، وقرأت بخط الذهبي في "الميزان": إنه لا يعرف. وأخرجه أحمد 5/216 عن سكن بن نافع أبي الحسن الباهلي، حدثنا صالح بن أبي الأخضر، عن الزهري، أخبرني عمارة بن خزيمة أن خزيمة رأى .. وصالح بن أبي الأخضر: ضعيف. قلت: وخزيمة بن ثابت هذا من بني خطمة من الأوس يعرف بذي الشهادتين يكنى أبا عبادة، شهد بدراً وما بعدها من المشاهد، وكانت راية خطمة بيده يوم الفتح، وكان مع علي رضي الله عنه يوم صفين، واستشهد بها.

لیٹ گئے پھر آپ نے فرمایا: تم اپنے خواب کو سچا کر دو تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

ذِكْرُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، يَعْنِيْ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مِنَ اللَّيْلِ اِذَا رَجُلٌ يُكَبِّرُ، فَاَلْحَقْتُهُ بَعِيْرِيْ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا الْمُكَبِّرُ؟ قَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: مَا هٰذَا التَّكْبِيْرُ؟ قَالَ: شُكْرًا، قُلْتُ: عَلٰى مَهْ؟ قَالَ: عَلٰى اَنِّيْ كُنْتُ اَجِيْرًا لِبُسْرَةَ بِنْتِ غَزْوَانَ بِعُقْبَةِ رِجْلِيْ، وَطَعَامِ بَطْنِيْ، فَكَانَ الْقَوْمُ اِذَا رَكِبُوْا، سُقْتُ لَهُمْ، وَاِذَا نَزَلُوْا خَدَمْتُهُمْ، فَزَوَّجَنِيْهَا اللّٰهُ فَهِيَ امْرَاَتِي الْيَوْمَ، فَاَنَا اِذَا رَكِبَ الْقَوْمُ رَكِبْتُ، وَاِذَا نَزَلُوْا خُدِمْتُ *

❀❀ مضارب بن حزن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں رات کے وقت سفر کر رہا تھا اسی دوران کسی شخص نے تکبیر کہنا شروع کی میں اپنے اونٹ پر اس تک پہنچا میں نے کہا: یہ تکبیر کہنے والا شخص کون ہے۔ اس نے جواب دیا: ابو ہریرہ۔ میں نے کہا: یہ تکبیر کیوں کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: شکر کے طور پر۔ میں نے کہا: کس بات کا؟ انہوں نے کہا: اس بات پر کہ میں بسرہ بنت غزوان نامی خاتون کا ملازم تھا اس شرط پر کہ وہ میرے پہننے اوڑھنے کا سامان فراہم کرے گی اور مجھے کھانا دے دیا کرے گی جب لوگ سوار ہو کر سفر کرتے تھے' تو میں ان کے جانور لے کر پیدل چلتا تھا اور جب وہ پڑاؤ کیا کرتے تھے' تو میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے ساتھ میری شادی کر دی آج وہ میری بیوی ہے آج جب لوگ سوار ہوتے ہیں' تو میں بھی اس وقت سوار ہوتا ہوں اور جب لوگ پڑاؤ کرتے ہیں' تو میری خدمت کی جاتی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ جَهْدِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بھوک کی صفت کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے ہوئے ابتدائے اسلام میں (انہیں لاحق ہوتی تھی)

7150– إسناده صحيح. مضارب بن حزن: روى له ابن ماجة، وهو ثقة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 1/380 من طريق يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة "2445" في الرهون: باب إجارة الأجير على طعام بطنه، وابن سعد 4/326، وأبو نعيم في "الحلية" 1/379، والبهقي 6/120 من طرق عن سليم بن حيان، عن أبيه، عن أبي هريرة يقول: نشأت يتيماً وهاجرت مسكيناً، وكنت أجيراً لابنة غزوان بطعام بطني وعقبة رجلي، أحطب لهم إذا نزلوا، وأحدو لهم إذا ركبوا، فالحمد لله الذي جعل الدين قواماً، وجعل أبا هريرة إماماً . قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 2/261: هذا إسناد صحيح موقوفاً، وحيان: هو ابن بسطام بن مسلم بن نمير، ذكره ابن حبان في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات . قلت: وحيان هذا: لم يرو عنه غير ابنه سليم. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 4/326 و327-326 من طريقين عن محمد هو ابن سيرين- عن أبي هريرة.

7151 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَصَابَنِيْ جَهْدٌ شَدِيْدٌ، فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاسْتَقْرَاْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، قَالَ: فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ، فَخَرَرْتُ لِوَجْهِيْ مِنَ الْجَهْدِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَقَامَنِيْ وَعَرَفَ الَّذِيْ بِيْ، فَانْطَلَقَ اِلٰى رَحْلِهِ، فَاَمَرَ لِيْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: عُدْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَعُدْتُ، فَشَرِبْتُ حَتّٰى اسْتَوٰى بَطْنِيْ وَصَارَ كَالْقِدْحِ، قَالَ: وَرَاَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ، وَقُلْتُ لَهُ: مَنْ كَانَ اَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ؟ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقْرَاْتُكَ الْاٰيَةَ وَلَاَنَا اَقْرَاُ لَهَا مِنْكَ، قَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَاَنْ اَكُوْنَ اَدْخَلْتُكَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ حُمُرُ النَّعَمِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے شدید بھوک لگ گئی میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب سے ہوئی میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا: وہ اپنے گھر کے اندر تشریف لے گئے انہوں نے میرے لیے دروازہ کھولا میں ابھی تھوڑا ہی چلا تھا کہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا (میں نے سر اٹھا کر دیکھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا آپ کو میری صورت حال کا اندازہ ہو گیا آپ اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے میرے لیے دودھ کا پیالہ لانے کا حکم دیا میں نے اسے پی لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ اور پیو۔ میں نے اور پیا پھر میں نے پیا' یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا اور وہ ہنڈیا کی مانند ہو گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے اپنی اس صورت حال کے بارے میں ان کے سامنے ذکر کیا میں نے ان سے کہا: اے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں آپ سے زیادہ حق دار اور کون تھا اللہ کی قسم میں نے آپ سے آیت کا مفہوم دریافت کیا تھا: حالانکہ میں اس آیت کا مفہوم آپ سے زیادہ بہتر طور پر جانتا تھا'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اس وقت اگر میں تمہیں اپنے گھر لے جاتا' تو یہ بات میرے لیے اس سے زیادہ محبوب تھی کہ مجھے سرخ اونٹ ملتے۔

7151- إسناده صحيح . عبد الله بن عمر - وهو ابن محمد بن أبان الملقب بمشكدانة - ثقة روى له مسلم . وباقي رجاله ثقات رجال الشخين. ...... ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان . وأخرجه البخاري "5375" في الأطعمة: باب قول الله تعالى: (كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) ، عن يوسف بن عيسى، عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه مطولاً: هناد بن السري في "الزهد" "764"، وأحمد 2/515، والبخاري "6452" في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم، والترمذي "2477" في صفة القيامة: باب "36"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/315، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 78-77، وأبو نعيم في "الحلية" 1/377 من طريق عمر بن ذر، عن مجاهد، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ كَثْرَةِ رِوَايَةِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بکثرت روایات نقل کرنے کا تذکرہ

7152 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَخِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ حَدِيْثًا مِنِّي اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَاِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ، وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی شخص مجھ سے زیادہ حدیثیں نہیں جانتا صرف حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ (احادیث کو) نوٹ کیا کرتے تھے اور میں نوٹ نہیں کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَثُرَتْ رِوَايَةُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کردہ روایات کی تعداد زیادہ ہے

7153 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ؟ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ، فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ، وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ، اَوْ قَالَ: اَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُوْلُوْنَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُوْنَ بِمِثْلِ اَحَادِيْثِهِ، وَسَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ اِخْوَانِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ

7152– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أخو وهب: هو همام بن منبه، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/412 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/248-249، والبخاري "113" في العلم: باب . . . . كتابة العلم، والترمذي "2668" في العلم: باب ماجاء في الرخصة، و "3841" في المناقب: باب مناقب لأبي هريرة، من طريق سفيان، به . وأخرجه أحمد 2/403 من طريق محمد نن إسحاق، عن عمرو بن شعيب، عن مجاهد والمغيرة بن حكيم عن أبي هريرة . ولفظه: "فإنه كان يكتب بيده ويعيه بقلبه، وكنت أعيه بقلبي ولا أكتب بيدي" وحسنه الحافظ في "الفتح" 1/207. وأخرجه العقيلي في "الضعفاء" 2/334 من طريق عبد الرحمن بن سليمان، عن عقيل، عن المغيرة بن حكيم، عن أبي هريرة.

عَمَلُ اَرَضِيهِمْ، وَاَمَّا اِخْوَانِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَكَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، وَكُنْتُ اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ، فَاَشْهَدُ مَا غَابُوا، وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوا، وَلَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: اَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ، فَيَاْخُذُ حَدِيْثِيْ هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ اِلٰى صَدْرِهِ، فَاِنَّهُ لَنْ يَنْسٰى شَيْئًا يَسْمَعُهُ، فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتّٰى جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ بِهِ، وَلَوْلَا اٰيَتَانِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حُدِّثْتُ شَيْئًا اَبَدًا: (اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى) (البقرة: 159) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ

(توضیح مصنف) قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: : قَوْلُ عَائِشَةَ وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَرَادَتْ بِهِ سَرْدَ الْحَدِيْثِ لَا الْحَدِيْثَ نَفْسَهُ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى هٰذَا تَعْقِيْبُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کیا تم لوگوں کو ابوہریرہ پر حیرت نہیں ہوتی وہ آتے ہیں میرے حجرے کے دروازے کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کرنا شروع کرتے ہیں ان کی آواز مجھ تک آ رہی ہوتی ہے میں اس وقت تسبیح پڑھ رہی ہوتی ہوں اور میں نے بھی اپنی تسبیح مکمل نہیں کی ہوتی کہ اس سے پہلے ہی وہ اٹھ جاتے ہیں اگر میرا ان سے سامنا ہوتا' تو میں انہیں اس بات پر ٹوکتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کی طرح اتنی تیزی سے بات چیت نہیں کرتے تھے۔

7153- إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى: ثقة من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2493" و "2492" "160" عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وفيه "إلى آخر الآيتين." وأخرج الطرف الأول منه أبو داود "3655" في العلم: باب من سرد الحديث من طريق سليمان بن داود المهري، عن ابن وهب، به. وأخرجه أيضاً البخاري "3568" تعليقاً في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، وأحمد 6/118 و257 من طرق عن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/138 و 257، وأبو داود "4839" في الأدب: باب الهدى في الكلام، والترمذي "3639" في المناقب: باب في كلام النبي صلى الله عليه وسلم، من طريق أسامة بن زيد، عن الزهري، به. بلفظ: "ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسرد الحديث سردكم هذا، ولكنه كان يتكلم بكلام يبينه فصل، يحفظه من جلس إليه." وأخرجه أبو داود "3654" في العلم، من طريق ابن عيينة، عن الزهري، عن عروة قال: جلس أبو هريرة إلى جنب حجرة عائشة رضي الله.............................. عنها وهي تصلي، فجعل يقول: اسمعي يا ربة الحجرة مرتين، فلما قضت صلاتها، قالت: ألا تعجب إلى هذا وحديثه، إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليحدث الحديث لو شاء العاد أن يحصيه أحصاه. وأخرج الطرف الثاني منه أحمد 2/240، والبخاري "2047" في البيوع: باب ماجاء في قول الله عز وجل: (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ)، ومسلم "2492" "160"، وأبو نعيم في "الحلية" 1/378-379 من طريق شعيب، عن الزهري، عن ابن المسيب وأبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/240 و 274، وأبو خيثمة في "العلم" "96"، والبخاري "118" في العلم: باب حفظ العلم، و "2350" في الحرث والمزارعة: باب ماجاء في الغرس، و "7354" في الإعتصام: باب الحجة على من قال: إن أحكام النبي صلى الله عليه وسلم كانت ظاهرة، ومسلم "2492" "159" من طريق الزهري، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن سعد 4/329، والبخاري "119"، والترمذي "3835" في المناقب: باب مناقب لأبي هريرة رضي الله عنه، من طريق ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/334 و 427 من طريقين عن الحسن، عن أبي هريرة نحوه. وأخرجه أبو خيثمة في "العلم" "107" عن حجاج بن محمد، عن ابن جريج، عن عطاء عن أبي هريرة. وأخرجه بنحوه أبو نعيم في "الحلية" 1/381 من طريق سعد بن أبي هند، عن أبي هريرة.

ابن شہاب کہتے ہیں: ابن مسیب نے یہ بات بیان کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: ابوہریرہ بکثرت احادیث نقل کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے یہ کہا: زیادہ روایات نقل کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ (کی بارگاہ میں حاضر ہونے) کا وعدہ ہے۔ لوگ یہ کہتے ہیں' کہ کیا وجہ ہے مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح اتنی زیادہ حدیثیں نقل نہیں کرتے ہیں' میں تم لوگوں کو اس بارے میں بتاتا ہوں میرے انصاری بھائی اپنی زمینوں کے کام کاج میں مصروف رہتے تھے اور مہاجر بھائی بازار میں لین دین میں مصروف رہتے تھے اور میں پیٹ میں روٹی ڈال کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اس لیے میں اس وقت موجود رہا جب وہ موجود نہیں ہوتے تھے اور میں نے اس چیز کو یاد رکھا جس چیز کو وہ بھول گئے تھے۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص اپنے کپڑے کو پھیلائے گا' اور پھر مجھ سے وہ حدیث حاصل کرے گا' اور پھر وہ اس کپڑے کو اپنے سینے کے ساتھ لگالے گا' تو وہ کوئی بھی سنی ہوئی بات کبھی نہیں بھولے گا' تو میں نے اپنے جسم پر موجود چادر کو بچھایا پھر میں نے اسے سینے کے ساتھ لگایا اس کے بعد آج کے دن تک میں ایسی کوئی بات نہیں بھولا جو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی اللہ کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں موجود دو آیات نہ ہوتیں' تو میں کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا (وہ آیت یہ ہے)

''بے شک وہ لوگ جو ہماری نازل کردہ واضح دلیلوں اور ہدایت میں سے (احکام کو) چھپاتے ہیں'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: اگر میرا ان سے سامنا ہوتا' تو میں انہیں ٹوک دیتی اس کے ذریعے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ جو تیزی سے گفتگو کرتے ہیں اس بات پر ٹوک دیتی' محض حدیث بیان کرنے پر ٹوکنا مراد نہیں ہے اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد انہوں نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی تیزی سے نہیں بولتے تھے جتنا تیز' تیز تم لوگ بولتے ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَحَبَّةَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِنَ الْاِيمَانِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا ایمان کا حصہ ہے

7154 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ،

(متن حدیث): حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مُؤْمِنًا يَسْمَعُ بِىْ، وَيَرَانِىْ اِلَّا اَحَبَّنِىْ، قُلْتُ:

7154- إسناده حسن على شرط مسلم. عكرمة بن عمار ينزل حديثه عن رتبة الصحيح. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه البغوي "3726" من طريق علي بن الحسن الدار بجردي، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد2/319-320، وابن سعد4/328، ومسلم "2491" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي هريرة، من طرق عن عكرمة بن عمار، به. وحسن إسناده الإمام الذهبي في "السير".2/593

وَمَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: اِنَّ اُمِّي كَانَتِ امْرَاَةً مُشْرِكَةً وَكُنْتُ اَدْعُوهَا اِلَى الْاِسْلَامِ، فَتَاْبٰى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا، فَاَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ، فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ اَدْعُو اُمِّي اِلَى الْاِسْلَامِ، فَتَاْبٰى عَلَيَّ وَاَدْعُوهَا، فَاَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَهْدِيَ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِهَا، فَلَمَّا اَتَيْتُ الْبَابَ اِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، وَسَمِعْتُ خَشْفَ رَجُلٍ اَوْ رِجْلٍ، فَقَالَتْ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، كَمَا اَنْتَ وَفَتَحَتِ الْبَابَ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَلٰى خِمَارِهَا، فَقَالَتْ: اِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ كَمَا بَكَيْتُ مِنَ الْحُزْنِ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اَبْشِرْ، فَقَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ، قَدْ هَدَى اللّٰهُ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُحَبِّبَنِي اَنَا وَاُمِّي اِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْهُمْ اِلَيْهِمَا

(توضیح مصنف): اَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے جس بھی مومن کو پیدا کیا ہے اگر وہ میرے بارے میں سن لے یا مجھے دیکھ لے تو مجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ آپ کو اس بات کا پتہ کیسے چلا؟ انہوں نے فرمایا: میری والدہ ایک مشرک خاتون تھی میں انہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا' لیکن وہ میری بات نہیں مانتی تھی ایک مرتبہ میں نے انہیں دعوت دی' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی باتیں کیں' جو مجھے اچھی نہیں لگیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت رو رہا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں لیکن وہ میری بات قبول نہیں کرتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا رہتا ہوں اب انہوں نے آپ کے بارے میں ایسی باتیں کہی ہیں' جو مجھے اچھی نہیں لگی ہیں' تو آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیجئے کہ وہ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت نصیب کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ' تو اس عورت کو ہدایت نصیب کر (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جب میں اپنے گھر کے دروازے پر آیا' تو وہ بند تھا مجھے پانی گرنے کی آواز سنائی دی اور چلنے کی آواز بھی سنائی دی میری والدہ نے کہا: اے ابوہریرہ تم جہاں ہو وہیں رہو پھر میری والدہ نے جلدی سے لباس پہنا چادر اوڑھی اور دروازہ کھول دیا۔ انہوں نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو جس طرح میں پہلے روتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اسی طرح خوشی کے عالم میں روتا ہوا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو مستجاب کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت نصیب کر دی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میری اور میری والدہ کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور میرے دل میں ان کی محبت ڈال دے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ اپنے

بندے اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کے نزدیک محبوب کردے اور ان مومنین کو ان دونوں کے نزدیک محبوب کردے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوکثیر سحیمی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ بِكَثْرَةِ السَّمَاعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دینے کا تذکرہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت (احادیث) کا سماع کیا ہے

7155 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَرِيئًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنْ اَشْيَاءَ لَا نَسْاَلُهُ عَنْهَا *

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جرأت کا مظاہرہ کرتے تھے وہ آپ سے ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کرتے تھے جن کے بارے میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَصْحَبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سَنَةً وَاحِدَةً

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صرف ایک سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے تھے

7156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

7155– إسناده ضعيف. أبو معاذ وجده: مجهولان، لم يوثقهما غير المؤلف 7/378 و5/422، ولم يرو عنهما غير واحد. وفي "التهذيب" في ترجمة معاذ بن محمد بن معاذ بن محمد بن أبي، قال: وقال ابن المديني في "العلل" في مسند أبي في حديث "أول ما رأى النبي صلى الله عليه وسلم من النبوة" رواه مالك بن محمد بن معاذ بن أبي، عن أبيه، عن جده، حديث مدني، وإسناده مجهول كله، ولا نعرف محمداً ولا أباه ولا جده. وأخرجه الحاكم في "المستدرك" 3/510 من طريق إبراهيم نب سعيد الجوهري، بهذا الإسناد. وسقط من إسناده: "محمد بن عيسى بن الطباع." وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 5/139 من طريق يونس بن محمد، عن معاذ بن محمد بن أبي بن كعب، حدثني أبي محمد بن معاذ، عن معاذ، عن محمد، عن أبي بن كعب أن أبا هريرة ...

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ غِفَارَ يَؤُمُّهُمْ فِی الصُّبْحِ، فَقَرَاَ فِی الْاُولٰى كهيعص، وَفِی الثَّانِيَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِيْنَ، وَكَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ لَهُ مِكْيَالَانِ، مِكْيَالٌ كَبِيرٌ وَّمِكْيَالٌ صَغِيرٌ، يُعْطِی بِهٰذَا وَيَاْخُذُ بِهٰذَا، فَقُلْتُ: وَيْلٌ لِفُلَانٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر میں موجود تھے بنوغفار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص صبح کی نماز میں لوگوں کی امامت کر رہا تھا اس نے پہلی رکعت میں سورت مریم کی تلاوت کی دوسری رکعت میں سورت مطففین کی تلاوت کی ہمارے ہاں ایک شخص ہوتا تھا' جس کے پاس دو قسم کے پیمانے تھے ایک بڑا پیمانہ تھا اور ایک چھوٹا تھا وہ ایک کے ذریعے ماپ کر دیتا تھا اور دوسرے کے ذریعے وصول کیا کرتا تھا (میرے ذہن میں اس کا خیال آیا) تو میں نے کہا: فلاں شخص' تو برباد ہوگیا۔

ذِكْرُ اَبِی الدَّحْدَاحِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابودحداح انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7157 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ،

7156- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبار بن العلاء وعثمان بن أبی سليمان من رجال مسلم، وباقی رجاله من رجال الشيخين. وأخرجه البخاری فی "التاريخ الصغير "1/17 عن علی بن عبد الله، عن سفيان، بهذا الإسناد مختصراً. وأخرجه ابن سعد4/327-328، والبخاری فی "التاريخ الصغير "1/18، ويعقوب بن سفيان فی "المعرفة والتاريخ"3/160، والبزار "2281"، والبيهقی فی "دلائل النبوة"4/198-199 من طرق عن خثيم بن عراك بن مالك، عن أبيه عن أبی هريرة، وذكروا فيه أن اسم الرجل الذی صلی خلفه هو سباع بن عرفطة. قال البزار: لا نعلم رواه عن أبی هريرة إلا عراك، وذكره الهيثمی فی "المجمع"7/135 فقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح غير إسماعيل بن مسعود الجحدری وهو شيخ البزار فی الحديث وهو ثقة. قلت: وغزوة خيبر كانت فی المحرم أول سنة سبع. وأخرج أحمد 2/475، ويعقوب بن سفيان فی "تاريخه"3/161، والحميدی "1056" من طرق عن إسماعيل بن أبی خالد، عن قيس بن أبی حازم قال: سمعت أبا هريرة يقول: صحبت رسول الله صلی الله عليه وسلم ثلاث سنين..... وأخرج يعقوب بن سفيان 3/161 عن سعيد بن منصور، عن أبی عوانة، عن داود بن عبد الله الأودی، عن حميد بن عبد الرحمن حدثهم، قال: لقيت رجلاً من أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم صحبه أربع سنين كما صحبه أبی هريرة.

7157- إسناده حسن علی شرط مسلم. أبو داود- وهو سليمان بن داود الطيالسی وسماك من رجال مسلم، وباقی رجاله رجال الشيخين. وهو فی "مسند الطيالسی "مختصرا."760" وأخرجه من طريق أبی داود: الترمذی"1013"فی الجنائز: باب ماجاء فی الرخصة من ذلك، والطبرانی."1900" وأخرجه أحمد 5/90و99-98، ومسلم"965" فی الجنائز: باب ركوب المصلی علی الجنازة إذا انصرف، والطبرانی "1799"و"1901"، والبيهقی 4/22-23من طرق عن شعبة، به بطوله ومختصرا. وأخرجه أحمد5/99و102، والطيالسی "760"، ومسلم"965"، والترمذی"1014"، والنسائی 4/85-86 فی الجنائز: باب الركوب بعد الفراغ من الجنازة، والبيهقی4/22من طرق عن سماك بن حرب به مختصرا. وانظر الحديث الآتی. والعذق-بكسر العين المهملة- هو الغصن من النخلة، ومدلی: معلق، وفی مسلم"معلق أو مدلی."

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ اَبِي الدَّحْدَاحِ، فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهَا اُتِيَ بِفَرَسٍ فَرَكِبَهُ وَنَحْنُ نَسْعٰى خَلْفَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُدَلًّى لِاَبِي الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابودحداح کے جنازے میں شریک ہوئے جب آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کر لی' تو ایک گھوڑا لایا گیا آپ اس پر سوار ہوئے ہم آپ کے پیچھے تیزی سے چلتے ہوئے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابودحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجوروں کے گچھے (پیش کیے گئے ہیں)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: سماک بن حرب نے یہ روایت حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

7158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُوْدٌ، فَاُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ فَرَكِبَهُ، فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَسْعٰى حَوْلَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مِنْ عِذْقٍ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ مُعَلَّقٍ فِي الْجَنَّةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابودحداح کی نماز جنازہ ادا کی ہم اس وقت وہاں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھوڑا لایا گیا آپ اس پر سوار ہوئے آپ نے اسے تیز چلایا' تو ہم آپ کے اردگرد دوڑنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابودحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی (پھلوں کے) خوشے لٹکائے گئے ہیں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

7159 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

7158- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك -وهو ابن حرب - فإنه من رجال مسلم، وهو صدوق لايرقى حديثه إلى الصحة . وأخرجه الطبراني "1899" عن سليمان بن الحسن، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود "3178" في الجنائز: باب الركوب في الجنازة، عن عبيد الله بن معاذ، به. وقوله: "يتوقص به," أي: يتوثب به.

(متن حدیث): اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً، وَاَنَا اُقِيمُ حَائِطِي بِهَا، فَمُرْهُ يُعْطِينِي اُقِيمُ بِهَا حَائِطِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِهِ اِيَّاهَا بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ، فَاَبَى، فَاَتَاهُ اَبُو الدَّحْدَاحِ، فَقَالَ: بِعْنِي نَخْلَتَكَ بِحَائِطِي، فَفَعَلَ فَاَتَى اَبُو الدَّحْدَاحِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي قَدِ ابْتَعْتُ النَّخْلَةَ بِحَائِطِي وَقَدْ اَعْطَيْتُكَهَا، فَاجْعَلْهَا لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مِنْ عِذْقٍ دَوَّاحٍ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ مِرَارًا فَاَتَى اَبُو الدَّحْدَاحِ امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: يَا اُمَّ الدَّحْدَاحِ اخْرُجِي مِنَ الْحَائِطِ، فَقَدْ بِعْتُهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَتْ: رَبِحَ السِّعْرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص کا کھجور کا درخت ہے اس کے ذریعے میں اپنی دیوار کو کھڑا کرنا چاہتا ہوں آپ اسے ہدایت کیجئے کہ وہ مجھے دیدے تاکہ میں اس کے ذریعے اپنی دیوار کو کھڑا کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں تم کھجور کے درخت کے عوض میں یہ اسے دے دو اس نے یہ بات تسلیم نہیں کی تو ابودحداح اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم اپنا کھجور کا درخت میرے باغ کے عوض میں مجھے فروخت کر دو اس نے ایسا کرلیا پھر حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کھجور کا وہ درخت اپنے باغ کے عوض میں خرید لیا ہے وہ میں آپ کی نذر کرتا ہوں آپ وہ اسے دے دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابودحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجوروں کے خوشے ہوں گے موجود ہیں یہ بات آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی پھر ابودحداح اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ام دحداح تم اپنے باغ سے نکل جاؤ کیوں کہ میں نے اسے جنت میں ایک درخت کے عوض میں فروخت کر دیا ہے تو اس خاتون نے کہا: یہ منافع کا سودا ہے۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7160 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): قَالَ: دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ سُفْيَانَ بْنَ نُبَيْحٍ الْهُذَلِيَّ جَمَعَ لِيَ النَّاسَ لِيَغْزُوَنِيْ، وَهُوَ بِنَخْلَةَ اَوْ بِعُرَنَةَ فَاْتِهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، انْعَتْهُ لِي حَتّٰى اَعْرِفَهُ، قَالَ: آيَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ اَنَّكَ اِذَا رَاَيْتَهُ وَجَدْتَ لَهُ اِقْشَعْرِيرَةً، قَالَ: فَخَرَجْتُ مُتَوَشِّحًا بِسَيْفِي حَتّٰى دُفِعْتُ اِلَيْهِ

7159- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو نصر التمار - وهو عبد الملك بن عبد العزيز - وحماد بن سلمة من رجال مسلم، وباقي رجاله من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 3/146 عن حسن، والطبراني "763"/22، والحاكم 2/20 من طريق أبي نصر التمار، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في "المجمع 9/323-324" وقال: رواه أحمد والطبراني ورجالهما رجال الصحيح.

وَهُوَ فِيْ ظُعُنٍ يَرْتَادُ لَهُنَّ مَنْزِلًا حِيْنَ كَانَ وَقْتُ الْعَصْرِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ وَجَدْتُ مَا وَصَفَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِقْشَعْرِيْرَةِ، فَاَخَذْتُ نَحْوَهُ وَخَشِيتُ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ مُحَاوَلَةٌ تَشْغَلُنِيْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَصَلَّيْتُ وَاَنَا اَمْشِي نَحْوَهُ، وَاُوْمِءُ بِرَاْسِي، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ اِلَيْهِ، قَالَ: مِمَّنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِّنَ الْعَرَبِ سَمِعَ بِكَ وَبِجَمْعِكَ لِهٰذَا الرَّجُلِ، فَجَاءَ لِذٰلِكَ، قَالَ: فَقَالَ: اَنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا اَمْكَنَنِيْ حَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ حَتّٰى قَتَلْتُهُ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَتَرَكْتُ ظَعَائِنَهُ مُنْكَبَّاتٍ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآنِيْ، قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ الْوَجْهُ، قُلْتُ: قَتَلْتُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ مَعِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَدْخَلَنِيْ بَيْتَهُ وَاَعْطَانِيْ عَصًا، فَقَالَ: اَمْسِكْ هٰذِهِ الْعَصَا عِنْدَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْتُ بِهَا عَلَى النَّاسِ: فَقَالُوْا: مَا هٰذِهِ الْعَصَا؟ قُلْتُ: اَعْطَانِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُمْسِكَهَا، قَالُوْا: اَفَلَا تَرْجِعُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَسْاَلَهُ لِمَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لِمَ اَعْطَيْتَنِيْ هٰذِهِ الْعَصَا، قَالَ: آيَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِنَّ اَقَلَّ النَّاسِ الْمُتَخَصِّرُوْنَ يَوْمَئِذٍ، فَقَرَنَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِسَيْفِهِ، فَلَمْ تَزَلْ مَعَهُ حَتّٰى اِذَا مَاتَ اَمَرَ بِهَا، فَضُمَّتْ مَعَهُ فِيْ كَفَنِهِ، ثُمَّ دُفِنَا جَمِيْعًا.

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اور ارشاد فرمایا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ سفیان بن نبیح ہذلی کے بیٹے نے میرے لیے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے تا کہ وہ میرے ساتھ لڑائی کریں اس وقت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کھجور کے درخت کے پاس موجود ہے یا عرینہ کے پاس موجود ہے تم اس کے پاس جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کا حلیہ میرے سامنے بیان کر دیں تا کہ میں اسے پہچان لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان مخصوص نشانی یہ ہے تم اسے دیکھو گے تو اسے دیکھ کر تم پر کپکپی طاری ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: میں

7160- ابن عبد الله بن أنيس: هو عبد الله بن عبد الله بن أنيس، جاء ذلك مبينا من رواية محمد بن سلمة الحراني عن محمد بن إسحاق عند البيهقي في "الدلائل 4/42-43" وعبد الله هذا ذكره المؤلف في "الثقات 5/37"، وابن أبي حاتم 5/90، والبخاري في "تاريخه 5/125" ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا، وهو في "سيرة ابن هشام... 4/267-268" عن ابن إسحاق وقد سقط من السند "ابن عبد الله بن أنيس" وباقي رجاله ثقات وهو في "مسند أبي يعلى". "905" وأخرجه أحمد 3/496 من طريق يعقوب، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع 6/203" فقال: رواه أحمد وأبو يعلى بنحوه وفيه راو لم يسم، وهو ابن عبد الله بن أنيس، وبقية رجاله ثقات. وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" "445" من طريق أحمد بن محمد بن أيوب، عن إبراهيم بن سعد، به. وأخرجه أحمد 3/496 من طريق ابن إدريس، وأبو داود "1249" في صلاة السفر: باب صلاة الطالب، من طريق عبد الوارث، والبيهقي في "السنن 3/256"، وفي "الدلائل 4/42-43"، من طريق محمد بن سلمة، ثلاثتهم عن محمد بن إسحاق، به. وأخرجه مختصرا البيهقي في "الدلائل 4/40" من طريق محمد بن عمرو بن خالد، قال: حدثنا أبي، قال: حدثنا ابن لهيعة، قال: حدثنا أبو الاسود، عن عروة قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن أنيس السلمي إلى سفيان بن خالد الهذلي ثم اللحياني ليقتله وهو بعرنة وادي مكة. وأخرجه البيهقي 4/40-41 بنحوه مختصرا من طريق ابن أبي أويس، عن إسماعيل بن إبراهيم بن عقبة، عن موسى بن عقبة قال: وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن أنيس السلمي ...

اپنی تلوار کھینچ کر روانہ ہوگیا' یہاں تک کہ جب میں اس کے پاس پہنچا' تو وہ اس وقت پڑاؤ کی جگہ پر اپنی عورتوں کے ساتھ تھا یہ عصر کے وقت کی بات ہے' جب میں نے اسے دیکھا' تو مجھے وہی چیز محسوس ہوئی جو نبی اکرم ﷺ نے میرے سامنے بیان کی تھی اور کپکپی طاری ہوگئی میں اس کی طرف بڑھا لیکن پھر مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے اور اس کے درمیان ہونے والی لڑائی مجھے نماز سے مشغول نہ کردے' تو میں نے نماز ادا کرلی حالانکہ میں اس وقت اس کی طرف چل رہا تھا میں سر کے ذریعے اشارہ کرتا تھا میں اس کے پاس پہنچا' تو اس نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ایک عرب ہوں' میں نے کہا: میں نے تمہارے بارے میں سنا ہے کہ تم نے ان صاحب کے لئے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے' تو میں بھی اسی لیے یہاں آیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں' تو اس نے کہا: میرا' تو یہی مقصد تھا پھر میں اس کے ساتھ کچھ دیر چلتا رہا' یہاں تک کہ جب مجھے موقع ملا' تو میں نے اس پر تلوار کا وار کرکے اس کو قتل کردیا' پھر میں وہاں سے نکلا' تو اس کی عورتیں اس پر جھکی ہوئی تھیں جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے ملاحظہ کیا تو ارشاد فرمایا: یہ چہرہ کامیاب ہوگیا۔ میں نے عرض کی: میں نے اسے قتل کردیا ہے یارسول اللہ ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ کھڑے ہوئے آپ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں لے گئے آپ نے مجھے عصا عطا کیا۔ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن انیس اس عصا کو اپنے پاس رکھنا۔ راوی کہتے ہیں: میں وہ لے کر لوگوں کے پاس آیا' تو لوگوں نے دریافت کیا: یہ عصا کس کا ہے۔ میں نے کہا: یہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے عطا کیا ہے آپ نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں اسے سنبھال کے رکھوں۔ لوگوں نے کہا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کی طرف واپس جاکر آپ سے یہ دریافت نہیں کرتے کہ ایسا کیوں ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ نے یہ عصا مجھے کیوں عطا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قیامت کے دن میرے اور تمہارے درمیان مخصوص نشانی ہوگی اس دن بہت کم لوگ ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔

(راوی کہتے ہیں) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی تلوار کے ساتھ ملا دیا اور وہ مسلسل ان کے پاس رہا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہوا' تو ان کے حکم کے تحت وہ عصا ان کے ساتھ ان کے کفن میں رکھ دیا گیا اور ان دونوں کو دفن کیا گیا۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7161 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَّامٍ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ، فَقَالَ: اِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ، قَالَ: مَا اَوَّلُ اَمْرِ السَّاعَةِ، اَوْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا اَوَّلُ مَا يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ، وَمِمَّ يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ وَاِلٰى اُمِّهِ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهِنَّ آنِفًا، قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. قَالَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ، اَوْ اَمْرِ السَّاعَةِ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ تَحْشُرُ النَّاسَ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَاَمَّا اَوَّلُ مَا يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَاَمَّا مَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلَى اَبِيهِ وَاِلَى اُمِّهِ، فَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ اِلَى اَبِيهِ، وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَ الْوَلَدُ اِلَى اُمِّهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتَةٌ اسْتَنْزِلْهُمْ، وَسَلْهُمْ اَىُّ رَجُلٍ اَنَا فِيهِمْ قَبْلَ اَنْ يَعْلَمُوا بِاِسْلَامِى، فَجَاءَ مِنْهُمْ رَهْطٌ، فَسَاَلَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَىُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ؟ قَالُوا: خَيْرُنَا، وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا، وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَاَعْلَمُنَا وَابْنُ اَعْلَمِنَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ؟، قَالُوا: اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ، وَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، قَالَ: يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا الَّذِى كُنْتُ اَتَخَوَّفُ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے موقع پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کروں گا ان چیزوں کے بارے میں کسی نبی کو ہی علم ہوسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دریافت کرو۔ انہوں نے عرض کی: قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اہل جنت سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے اور وہ کون سی چیز ہے' جو بچے کو اس کے باپ یا اس کی ماں کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے (جس کی وجہ سے بچہ ماں یا باپ سے مشابہت رکھتا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان چیزوں کے بارے میں ابھی جبرائیل نے مجھے بتایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: جبرائیل نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: فرشتوں میں سے وہ' تو یہودیوں کے نزدیک ناپسندیدہ شخصیت ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی سب سے پہلی نشانی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ آگ ہوگی' جو مشرق کی طرف سے نکلے گی اور لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ اہل جنت سب سے پہلے جو چیز کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا اضافی حصہ ہوگا' اور جو چیز بچے کو اس کے باپ یا ماں کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے' تو جب مرد کا مادہ عورت کے مادے پر سبقت لے جائے' تو بچہ باپ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' جب عورت کا مادہ مرد کے مادے پر سبقت لے جائے' تو بچہ ماں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی ایک

7161- إسناده صحيح على شرط البخاري، زياد بن أيوب من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أبو يعلى "3856" من طريق زهير بن حرب، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/108، والبخاري "3329" في أحاديث الأنبياء: باب خلق آدم وذريته، و"3938" في مناقب الأنصار: باب 51 و"4480" في تفسير سورة البقرة باب: (مَنْ كَانَ عَدُوّاً لِجِبْرِيلَ)، والنسائي في "عشرة النساء "189""، والبيهقي في "الدلائل 2/528-529"، والبغوي في "شرح السنة "3769""، وفي "معالم التنزيل 4/165" من طرق عن حميد، به. وأخرج القسم الأخير منه وهو إسلام عبد الله بن سلام ... أحمد 3/211، والبخاري "3911" في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، والبيهقي في "الدلائل 2/526-528" من طريق عبد الوارث بن سعيد العنبري، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس، وسيأتي برقم "7423"

ایسی قوم ہے جو بہتان تراشی کرتے ہیں آپ انہیں بلوائیں اور ان سے دریافت کیجئے میں ان کے درمیان کیسا شخص ہوں اس سے پہلے کہ انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا علم ہو جائے پھر یہودیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے انہوں نے کہا: وہ ہمارے سب سے بہتر شخص اور ہمارے سب سے بہتر شخص کے صاحب زادے ہیں اور وہ ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے صاحب زادے ہیں وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے صاحب زادے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر وہ اسلام قبول کر لے تو پھر تمہاری کیا رائے ہوگی۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ انہیں اس چیز سے بچائے۔ راوی کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن سلام نکل کر ان کے سامنے آئے اور بولے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ان یہودیوں نے کہا: آپ ہمارے سب سے برے شخص اور سب سے زیادہ برے شخص کے صاحب زادے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

7162 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَشِيطٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ النَّخَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا كَنِيسَةَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَ عِيدِهِمْ، وَكَرِهُوا دُخُوْلَنَا عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ، اَرُوْنِيْ اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ يُحْبِطُ اللّٰهُ عَنْ كُلِّ يَهُوْدِيٍّ تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ الْغَضَبَ الَّذِيْ غَضِبَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَاَمْسَكُوا وَمَا اَجَابَهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ ثَلَّثَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، فَقَالَ: اَبَيْتُمْ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَنَا الْحَاشِرُ، وَاَنَا الْعَاقِبُ، وَاَنَا الْمُقَفِّي آمَنْتُمْ اَوْ كَذَّبْتُمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَاَنَا مَعَهُ حَتّٰى دَنَا اَنْ يَخْرُجَ، فَاِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِنَا يَقُوْلُ: كَمَا اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ: اَيُّ رَجُلٍ تَعْلَمُوْنِيْ فِيكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ؟ قَالُوْا: مَا نَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ فِينَا رَجُلٌ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَلَا اَفْقَهُ مِنْكَ، وَلَا مِنْ اَبِيكَ مِنْ قَبْلِكَ، وَلَا مِنْ جَدِّكَ قَبْلَ اَبِيكَ، قَالَ: فَاِنِّي اَشْهَدُ لَهُ بِاللّٰهِ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ الَّذِيْ تَجِدُوْنَهُ فِي التَّوْرَاةِ، قَالُوْا: كَذَبْتَ، ثُمَّ رَدُّوا عَلَيْهِ، وَقَالُوا لَهُ شَرًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتُمْ، لَنْ يُّقْبَلَ قَوْلُكُمْ، اَمَّا آنِفًا، فَتُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا اَثْنَيْتُمْ، وَاَمَّا اِذَا آمَنَ كَذَّبْتُمُوْهُ، وَقُلْتُمْ مَا قُلْتُمْ، فَلَنْ يُّقْبَلَ قَوْلُكُمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا، وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ: (قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ) الْاٰيَةَ (الأحقاف: 10)

7162– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن هارون النخعي، فقد روى له ابن ماجة في "التفسير"، وهو ثقة. أبو المغيرة: هو عبد القدوس بن الحجاج الخولاني. وأخرجه أحمد 6/25، والطبري في "جامع البيان "26/11، والطبراني 18/"83، والحاكم 3/415 من طريق أبي المغيرة، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.!

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے میں آپ کے ساتھ تھا' یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں موجود یہودیوں کی عبادت گاہ میں داخل ہوئے یہ ان کے عید کے دن کی بات ہے انہیں ہمارا ان کے ہاں جانا اچھا نہیں لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ مجھے ایسے بارہ آدمی دکھاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں' تو اللہ تعالیٰ آسمان کے نیچے موجود یہودی پر کیے گئے غضب کو اٹھا لے گا' جو غضب اس نے ان پر کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو وہ لوگ چپ رہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ان کے سامنے یہ بات دوہرائی' تو پھر کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہ بات دوہرائی' تو پھر کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ بات نہیں مانتے اللہ کی قسم میں حاشر ہوں اور میں عاقب ہوں اور میں مقفی ہوں خواہ تم لوگ ایمان لاؤ یا جھٹلاؤ' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ تھا' یہاں تک کہ ابھی آپ ان کی عبادت گاہ سے باہر نکلنے لگے تھے کہ اسی دوران ہمارے پیچھے سے ایک شخص نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رک جائیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس شخص نے کہا: اے یہودیوں کے گروہ تم لوگ اپنے درمیان مجھے کیسا جانتے ہو ان لوگوں نے کہا: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جو ہمارے درمیان موجود ہو اور وہ اللہ کی کتاب کا آپ سے بڑا عالم ہو یا اس کے بارے میں آپ سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہو اور نہ ہی ہمیں کسی ایسے شخص کے بارے میں علم ہے' جو اس سے پہلے آپ کے والد سے زیادہ بڑا عالم ہو اور آپ کے والد سے پہلے آپ کے دادا سے زیادہ بڑا عالم ہو' تو اس شخص نے کہا: میں ان صاحب کے بارے میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے وہی نبی ہیں جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو' تو ان لوگوں نے کہا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو پھر ان لوگوں نے ان صاحب کی بات کو مسترد کر دیا اور ان کے بارے میں بری باتیں کہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جھوٹ کہہ رہے ہو تمہاری بات کو قبول نہیں کیا جائے گا ابھی تھوڑی دیر پہلے تم نے بھلائی کے حوالے سے اس شخص کی تعریفیں بیان کی ہیں اور اب جب یہ ایمان لے آیا ہے تو تم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور اس' اس طرح کی باتیں کی ہیں' تو تمہارے قول کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم وہاں سے باہر نکلے' تو ہم تین افراد تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، میں اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ' تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ''تم یہ فرما دو: تمہارا کیا خیال ہے' اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا ہو''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کے اثبات کا تذکرہ

7163 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ذَكْوَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَّمْشِي عَلَى الْاَرْضِ: اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ *

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روئے زمین پر چلنے والے کسی بھی شخص کے بارے میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا: ''یہ جنتی ہے'' صرف عبداللہ بن سلام کے بارے میں (میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7164 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ، فَاَصَبْنَا مِنْهَا، فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ رَجُلٌ مِّنْ هٰذَا الْفَجِّ يَاْكُلُ هٰذِهِ الْقَصْعَةَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعْدٌ: وَكُنْتُ تَرَكْتُ اَخِي عُمَيْرًا يَتَطَهَّرُ، فَقُلْتُ: هُوَ اَخِي فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَاَكَلَهَا

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا ہم نے اس میں سے کھالیا پھر کچھ بچ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس راستے سے تمہارے سامنے ایک شخص آئے گا' جو اس پیالے میں سے کھائے گا' اور وہ جنتی ہوگا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے بھائی عمیر کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کے آیا تھا میں نے سوچا وہ میرا بھائی ہی ہوگا لیکن عبداللہ بن سلام تشریف لے آئے اور انہوں نے وہ کھانا کھایا۔

7163- إسناده صحيح. عبد الله بن أحمد وهو ابن بشير بن ذكوان روى له أبو داود وابن ماجة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن يوسف، فمن رجال البخاري. أبو مهر: هو عبد الأعلى بن مهر الغساني، وأبو النضر: هو سالم بن أبي أمية مولى عمر بن عبيد الله التيمي. وأخرجه البخاري "38112" في مناقب الأنصار: باب مناقب عبد الله بن سلام، والطبري في "جامع البيان"26/10، والبغوي "3990"، من طريق عبد الله بن يوسف، بهذا الإسناد. وزاد في آخره: قال: وفيه نزلت هذه الآية: (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ) الآية. قال: لا أدري قال مالك الآية أو في الحديث. وأخرجه أحمد 1/169، ومسلم "2483" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن سلام رضي الله عنه، من طريق إسحاق بن عيسى، والنسائي في فضائل الصحابة "148" من طريق أبي مسهر، كلاهما عن مالك، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور"7/438 وزاد نسبته لابن المنذر وابن مردويه.

7164- إسناده حسن، عاصم بن أبي النجود: روى له الشيخان مقروناً، وأخرج له أصحاب السنن، وهو حسن الحديث، وباقي رجاله الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 1/169 و 183، والبزار "2712"، والحاكم 3/416 من طرق عن حما بن سلمة، بهذا الاسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في "المجمع"9/326، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار وفيه عاصم ابن بهدلة وهو ابن النجود- وفيه خلاف، وبقية رجالهم رجال الصحيح.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ عَاشِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہونے والے دسویں فرد ہوں گے

7165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَمِيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالُوْا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا، قَالَ: اَجْلِسُوْنِیْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعَمَلَ وَالْاِيمَانَ مَظَانَّهُمَا مَنِ الْتَمَسَهُمَا وَجَدَهُمَا، وَالْعِلْمُ وَالْاِيمَانُ مَكَانَهُمَا مَنِ الْتَمَسَهُمَا وَجَدَهُمَا، فَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ، فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِی الْجَنَّةِ

یزید بن عمیرہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمن آپ ہمیں تلقین کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھا دو پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: عمل اور ایمان کا ماخذ ایک ہی ہے' جو شخص ان دونوں کو تلاش کرے گا وہ ان دونوں کو پالے گا۔ علم اور ایمان کا مخصوص مقام ہے' جو شخص ان دونوں کو طلب کرے گا وہ ان دونوں کو پالے گا تم لوگ علم کو چار آدمیوں کے پاس تلاش کرو ابودرداء کے پاس، سلمان فارسی کے پاس، عبداللہ بن مسعود کے پاس اور عبداللہ بن سلام کے پاس، جو پہلے یہودی تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ دس آدمیوں میں سے وہ دسواں شخص ہے' جو جنتی ہیں''۔

7165- إسناده قوى . يزيد بن عميرة روى له أبو داود والترمذى والنسائى، وهو ثقة، وباقى رجاله على شرط مسلم . أبو إدريس الخولانى: هو عائذ الله بن عبد الله. وأخرجه أحمد243-5/242، والترمذى "3804" فى المناقب باب مناقب عبد الله بن سلام، والنسائى فى فضائل الصحابة "149"، والحاكم 3/270 و416 من طريق الليث، والبخارى فى "التاريخ الصغير "1/73"، والطبرانى "8514" و 20 "229"، من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن معاوية بن صالح، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وجود إسناده الحافظ ابن حجر فى "الإصابة" /2....313 وأخرجه ابن سعد فى "الطبقات"2/352 و353-325 عن حماد بن عمرو النصيبى، أخبرنا زيد بن رفيع، عن معبد الجهنى قال: كان رجل يقال له يزيد بن عميرة السكسكى وكان تلميذاً لمعاذ بن جبل فحدث أن معاذ بن جبل ... وأخرجه الطبرانى "228"/20 من طريق أنس بن سوار، عن أيوب السختيانى، عن أبى قلابة، عن يزيد بن عميرة، به . وأخرجه الفسوى فى "المعرفة"551-2/550 من طريق حماد، عن أيوب، عن أبى قلابة، عن رجل كان يخدم معاذاً فذكره.

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالِاسْتِمْسَاكِ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اِلٰى اَنْ مَاتَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے لیے اس بات کی گواہی دینے کا تذکرہ وہ مرتے دم تک اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہیں گے

7166 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، ثنا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا فِيْ حَلْقَةٍ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فِيْهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيْثًا حَسَنًا، فَلَمَّا قَامَ، قَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا، قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَتْبَعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ بَيْتَهُ، قَالَ: فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِيْ، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِيْ؟ قُلْتُ: اِنِّيْ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُوْلُوْنَ لَمَّا قُمْتَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا، فَاَعْجَبَنِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ، قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَاُخْبِرُكَ مِمَّا قَالُوْا ذٰلِكَ اِنِّيْ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِيْ رَجُلٌ، فَقَالَ: قُمْ، فَاَخَذَ بِيَدِيْ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَاِذَا اَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِيْ، فَاَخَذْتُ لِآخُذَ فِيْهَا، فَقَالَ لِيْ: لَا تَاْخُذْ فِيْهَا، فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ، قَالَ: وَاِذَا جَوَادٌ مَنْهَجٌ عَنْ يَّمِيْنِيْ، قَالَ لِيْ: خُذْ هَاهُنَا فَاَتٰى بِيْ جَبَلًا، فَقَالَ لِيْ: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا، فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اسْتِيْ حَتّٰى فَعَلْتُهُ مِرَارًا، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى بِيْ عَمُوْدًا رَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَاَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ حَلْقَةٌ، فَقَالَ لِيْ: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ اَصْعَدُ فَوْقَ هٰذَا وَرَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ؟ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَزَحَلَ بِيْ، فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ، ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُوْدَ فَخَرَّ وَبَقِيْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَمَّا الطَّرِيْقُ الَّذِيْ رَاَيْتَ عَلٰى يَسَارِكَ فَهِيَ طَرِيْقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ، وَاَمَّا الطَّرِيْقُ الَّذِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَّمِيْنِكَ فَهِيَ طَرِيْقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ، وَالْجَبَلُ هُوَ مَنَازِلُ

7166- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن مسهر، فمن رجال مسلم. ... وأخرجه مسلم "2484" "150" في فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن سلام رضى الله عنه، والحاكم3/414-415 من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد5/452-423، وابن ماجة "3920" في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا، من طريق حسن بن موسى، والنسائي في التعبير من "الكبرى" كما في "التحفة"4/353 من طريق عفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن عاصم بن بهدلة، عن المسيب بن رافع، عن حرشة بن الحر، به. وأخرجه بنحوه أحمد 5/452، والبخارى "3813" في مناقب الأنصار: باب مناقب عبد الله بن سلام رضى الله عنه، و "7014" في التعبير: باب التعليق بالعروة والحلقة، ومسلم "2484" "148" من طرق عن عبد الله بن عون، والبخارى "7010" في التعبير: باب الخضر في المنام والروضة الخضراء، ومسلم "2484" "149" من طريق قرة بن خالد، كلاهما عن محمد بن سيرين، عن قيس بن عباد قال: كنت في المسجد ... فذكره.

الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ، وَاَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ، وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهَا حَتّٰى تَمُوْتَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصَّوَابُ فَزَجَلَ، وَالسَّمَاعُ فَزَحَلَ بِالْحَاءِ

خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اس میں ایک عمر رسیدہ شخص موجود تھا' جو بہت خوبصورت تھا وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنا شروع کی' تو عمدہ گفتگو کی جب وہ اٹھ گئے' تو لوگوں نے کہا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان صاحب کو دیکھ لے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے سوچا اللہ کی قسم میں ضرور ان کے پیچھے جاؤں گا' اور ان کے گھر کے بارے میں جان لوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں ان کے پیچھے چل پڑا وہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ کی آخری سرحد کے قریب اپنے گھر کے اندر تشریف لے گئے میں نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی انہوں نے مجھے اجازت دی۔ انہوں نے دریافت کیا: اے میرے بھتیجے تمہیں کیا کام ہے۔ میں نے کہا: جب آپ اٹھے تھے' تو میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان صاحب کو دیکھ لے' تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ میں آپ کے ساتھ رہوں۔ انہوں نے فرمایا: اہل جنت کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے لیکن میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جو لوگوں نے کہی ہے ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: اٹھو اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں چل پڑا مجھے اپنے بائیں طرف ایک راستہ نظر آیا میں اس کی طرف جانے لگا' تو اس شخص نے مجھ سے کہا: تم اس کی طرف نہ جاؤ کیونکہ یہ بائیں طرف والے لوگوں کا راستہ ہے۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں' پھر مجھے اپنی دائیں طرف ایک راستہ نظر آیا اس شخص نے مجھ سے کہا: تم اس راستے کو اختیار کرلو پھر وہ مجھے لے کر ایک پہاڑ کے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا: تم اس پر چڑھ جاؤ میں نے جب اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا' تو میں اپنی سرین کے بل گر پڑا میں نے کئی مرتبہ ایسا کیا پھر وہ شخص گیا اور میرے لیے ایک سیڑھی لے کر آیا جس کا اوپر والا سرہ آسمان میں تھا اور نیچے والا حصہ زمین میں تھا اس کے بلندی والے حصے پر ایک حلقہ تھا اس نے مجھ سے کہا: تم اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا: میں اس پر کیسے چڑھ سکتا ہوں جب کہ اس کا سرا آسمان میں ہے' اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس پر چڑھا دیا' تو مجھے لگا میں اس حلقے کے ساتھ متعلق ہوں پھر اس نے ستون پر مارا' تو وہ گر گیا اور میں اس حلقے کے ساتھ لٹکا رہ گیا جب صبح ہوئی' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس راستے کا تعلق ہے' جو تم نے اپنے بائیں طرف دیکھا تھا وہ بائیں طرف والے لوگوں کا راستہ تھا اور جہاں تک اس راستے کا تعلق جس کو' تم نے دائیں طرف دیکھا تھا'' تو وہ دائیں طرف والے لوگوں کا راستہ تھا اور وہ پہاڑ شہداء کی جائے قیام تھی تم اس تک نہیں پہنچ سکتے تھے جہاں تک ستون کا تعلق ہے' تو وہ اسلام کا ستون تھا جہاں تک رسی کا تعلق ہے' تو وہ اسلام کی رسی تھی تم مرتے دم تک اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست لفظ ''فزجل'' البتہ راوی نے اس کو نقل کرتے ہوئے فزحل نقل کیا ہے یعنی ''ح'' کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7167 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ ثَابِتٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيَّ، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ قَدْ هَلَكْتُ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: قَدْ نَهَانَا اللّٰهُ عَنْ اَنْ نُحِبَّ اَنْ نُحْمَدَ بِمَا لَمْ نَفْعَلْ، وَاَجِدُنِيْ اُحِبُّ الْحَمْدَ، وَنَهٰى اللّٰهُ عَنِ الْخُيَلَاءِ، وَاَجِدُنِيْ اُحِبُّ الْجَمَالَ، وَنَهٰى اللّٰهُ اَنْ نَرْفَعَ اَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ، وَاَنَا امْرُؤٌ جَهِيْرُ الصَّوْتِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَابِتُ، اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَعِيْشَ حَمِيْدًا، وَتُقْتَلَ شَهِيْدًا، وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَعَاشَ حَمِيْدًا، وَقُتِلَ شَهِيْدًا يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ

❀❀ حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اسمٰعیل نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیوں۔ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم اس چیز کو پسند کریں جو ہم نے نہیں کیا

7167- إسماعيل بن ثابت: هو إسماعيل بن محمد بن ثابت نسب إلى جده. قال الحافظ في "تعجيل المنفعة" ص37: ذكره ابن حبان في "الثقات"4/16، وقال: روى عن أنس، روى عنه أبو ثابت من ولد ثابت بن قيس بن الشماس، ثم قال 4/15: إسماعيل بن ثابت يروي عن ثابت بن قيس، وعنه الزهري، فنسب إسماعيل إلى جده وظنهما اثنين، فوهم، ولم يدرك إسماعيل جده فإنه قتل باليمامة. قلت: وجزم البخاري في "التاريخ"1/371 بأنه مرسل، فقال: روى عنه الزهري مرسل، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين غير ثابت بن قيس فمن رجال البخاري. وانظر "الفتح".6/621 وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1314" من طريق عنبسه، عن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني أيضاً "1312" من طريق سعيد بن عفير، عن مالك، عن ابن شهاب، عن إسماعيل بن محمد بن ثابت، عن ثابت بن قيس بن شماس أنه قال ... وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" "520" من طريق عمرو بن مرزوق، عن مالك، عن ابن شهاب، عن إسماعيل بن محمد الأنصاري، أن ثابت بن قيس ... فذكره.... وأخرجه الطبراني "1315" من طريق عبيد الله بن عمر، عن الزهري، عن إسماعيل بن محمد بن ثابت بن قيس بن شماس أن ثابت بن قيس ... وأخرجه ابن جرير الطبري في "تفسيره"26/119 من طريق ابن ثور، وعبد الرزاق "20425" ومن طريقه البيهقي في "دلائل النبوة "6/355، كلاهما عن معمر، عن الزهري أن ثابت بن قيس بن شماس قال: يا رسول الله ... فذكره، وهو معضل كما ذكر الحافظ. وأخرجه الحاكم 3/234، والبيهقي في "الدلائل"6/355 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، حدثني أبي، عن ابن شهاب قال: أخبرني إسماعيل بن محمد بن ثابت الأنصاري، عن أبيه، أن ثابت بن قيس قال.. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، كذا قالا مع أن إسماعيل وأباه لم يخرجا لهما ولا أحدهما. وأخرجه الطبراني "1310" و"1311" و"1313" من طرق عن الزهري، عن محمد بن ثابت، عن ثابت بن قيس بن شماس. وأخرجه الطبري 26/118 عن أبي كريب قال: حدثنا زيد بن الحباب، قال: حدثنا أبو ثابت بن قيس بن الشماس، قال: حدثني عمي إسماعيل بن محمد بن ثابت بن قيس بن شماس، عن أبيه قال: نزلت هذه الآية (لا تَرْفَعوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ) قال: قعد ثابت في الطريق يبكي.. فذكره مطولاً.

اوراس پر ہماری تعریف کی جائے اور مجھے اپنے اندر یہ بات ملتی ہے کہ میں اپنی تعریف کو پسند کرتا ہوں اس طرح اللہ نے اپنے اوپر اترانے سے منع کیا ہے اور مجھے اپنے اندر یہ چیز ملتی ہے کہ میں جمال کو پسند کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ ہم اپنی آوازیں آپ کی آواز سے بلند کریں اور میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی آواز بلند ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ثابت کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم قابل تعریف زندگی بسر کرو اور شہید ہونے کے عالم میں مارے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے لائق تعریف زندگی گزاری اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ لڑائی کے دن شہید ہوئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7168 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ، وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ) (الحجرات: 2)، قَعَدَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فِيْ بَيْتِهٖ، وَقَالَ: اَنَا الَّذِيْ كُنْتُ اَرْفَعُ صَوْتِيْ، وَاَجْهَرُ لَهٗ بِالْقَوْلِ، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ: بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ اَنَسٌ: فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِيْ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، وَنَحْنُ نَعْلَمُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَمَامَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ الِانْكِشَافُ، لَبِسَ ثِيَابَهٗ، وَتَحَنَّطَ وَتَقَدَّمَ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

7168- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن المغيرة، فمن رجال مسلم وهو في "مسند أبي يعلى". "3331" وأخرجه أحمد 3/137، ومسلم "119" "188" في الأيمان: باب مخافة المؤمن أن يحبط عمله، والبيهقي في "الدلائل" 6/354 من طرق عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/137، ومسلم "119" "187"، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/209 من طريق حماد بن سلمة، ومسلم "119" "188"، وأبو يعلى "3427"، والواحدي في "أسباب النزول" ص258 من طريق جعفر بن سليمان، كلاهما عن ثابت، به. وأخرجه البخاري "3613" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"4846" في تفسير سورة الحجرات: باب (لا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ)، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/375 من طريقين عن أزهر بن سعد، عن ابن عون، عن موسى بن أنس، عن أنس. وأخرجه الطبراني "1309" من طريق ابن معين، عن أزهر، عن ابن عون، عن ثمامة بن عبد الله بن أنس، عن أنس. وأخرجه طرفه الأخير بنحوه: الحاكم 3/235، والطبراني "1307" من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس .... وأخرجه البخاري "2845" في الجهاد: باب التحنط عند القتال، من طريق ابن عون، عن موسى بن أنس، قال: وذكر اليمامة قال: أتى أنس بن مالك ثابت بن قيس وقد حسر عن فخذيه وهو يتحنط ... وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 7/548 وزاد نسبته إلى البغوي في "معجم الصحابة" وابن المنذر، وابن مردويه. وانظر الحديث الآتي.

''اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اونچا نہ کرو اور آپ کے سامنے بلند آواز میں بات نہ کرو''۔

تو حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے انہوں نے کہا: میں وہ شخص ہوں کہ میں اپنی آواز بلند کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے سامنے اونچی آواز میں بات کرتا ہوں' تو میں تو جہنمی ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں غیر موجود پایا (اور ان کے بارے میں دریافت کیا) تو نبی اکرم ﷺ کو ان کی صورت حال کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں) بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم انہیں اپنے درمیان چلتا پھرتا دیکھتے تھے' تو ہمیں اس بات کا پتہ تھا یہ جنتی ہیں لیکن جب جنگ یمامہ کا موقع آیا' تو یہ صورت حال کو واضح کرنے والا تھا انہوں نے اپنے کپڑے پہنے، خوشبو لگائی آگے بڑھے جنگ میں حصہ لیا اور شہید ہو گئے۔

ذِكْرُ حَزَنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عِنْدَ نُزُولِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا اس آیت کے نزول کے وقت غمگین ہونے کا تذکرہ

7169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) (الحجرات: 2)، قَالَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ: اَنَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْفَعُ صَوْتِيْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيَّ، فَحَزِنَ وَاصْفَرَّ، فَفَقَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقِيْلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَقُوْلُ: اِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اِنِّيْ كُنْتُ اَرْفَعُ صَوْتِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِيْ بَيْنَ اَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبی اکرم ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو''۔

تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! وہ شخص ہوں کہ میری آواز نبی اکرم ﷺ کے سامنے اونچی ہوتی ہے' تو مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر غضب ناک ہو گا اس بات پر وہ غمگین ہو گئے اور ان کا رنگ زرد ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان

7169- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "123" عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "119" "188"، وأبو يعلى "2381" من طريق هريم بن عبد الأعلى، عن معتمر بن سليمان، به. وانظر الحديث السابق.

کی غیر موجودگی محسوس کر کے ان کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ کو بتایا گیا: اے اللہ کے نبی! وہ یہ کہتے ہیں' کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں میں اہل جہنم میں سے نہ ہو جاؤں کیونکہ میری آواز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جی نہیں) بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو ہم انہیں ایک جنتی شخص کے طور پر اپنے درمیان چلتا پھرتا دیکھتے تھے۔

ذِكْرُ اَبِىْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7170 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى * بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ زَيْدِ بْنِ اَخْطَبَ

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ بِالْجَمَالِ

حضرت ابوزید بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے خوبصورتی کی دعا کی تھی۔

ذِكْرُ مَسْحِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَ اَبِىْ زَيْدٍ حَيْثُ دَعَا لَهُ بِمَا وَصَفْنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا تذکرہ جب آپ نے ان کے لیے وہ دعا کی تھی، جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

7171 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ، عَنْ اَبِىْ زَيْدٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ وَجْهَهُ، وَدَعَا لَهُ بِالْجَمَالِ

7170– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير زيد بن أخزم، فمن رجال البخاري، وصحابيه فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني "43"/17 من طريق علي بن عبد العزيز، عن مسلم بن إبراهيم بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/340، ابن سعد 7/28 عن حجاج بن نصر، عن قرة، به. وانظر الحديثين الآتيين.

7171– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو نب الضحاك بن مخلد فقد روى له ابن ماجة وهو ثقة. وأخرجه الطبراني "45"/17 من طريق الحسن بن علي، عن عمرو بن .... الضحاك، بهذا الإسناد. وفيه زيادة: "قال عزرة: فأخبرني بعض أهلي أنه بلغ مئة وسبع سنين وليس في رأسه ولحيته إلا نبذات من شعر أبيض." وأخرجه أحمد 5/341، والترمذي "3629" في المناقب: باب 6، من طريق أبي عاصم الضحاك بن مخلد، به. وفيها زيادة كالسابقة إلا أن لفظ أحمد: "بلغ بضعاً ومئة سنة" ولفظ الترمذي: "عاش مئة وعشرين سنة." وقال الترمذي: هذا: حديث حسن غريب. وأخرجه أحمد 5/77، ومن طريقه البيهقي في "الدلائل" 6/211 من طريق حرمي بن عمارة، عن عزرة، به. ولفظ زيادته كلفظ أحمد السابق، وصححه البيهقي، وانظر الحديث السابق والآتي.

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کے لیے خوبصورتی کی دعا کی تھی۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجَلِهٖ دَعَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ زَيْدٍ بِالْجَمَالِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کے لیے خوبصورتی کی دعا کی تھی

7172 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّرْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ نَهِيْكٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَخْطَبَ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهٗ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَّفِيْهِ شَعْرَةٌ فَرَفَعْتُهَا فَنَاوَلْتُهٗ، فَنَظَرَ اِلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ، قَالَ: فَرَاَيْتُهٗ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمَا فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ

حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا میں ایک برتن لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں پانی موجود تھا اور اس میں بال بھی تھا میں نے اسے اٹھایا اور اسے پکڑ لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ اسے جمال عطا کر۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں **93** سال کی عمر میں دیکھا اس وقت بھی ان کے سر اور داڑھی میں کوئی بال سفید نہیں تھا۔

7172- إسناده قوي . أبو نهيك: هوعثمان بن نهيك. وأخرجه أحمد 5/340، والحاكم 4/139، والبيهقي في "الدلائل" 6/212، وابن الأثير في "أسد الغابة" 4/190 من طريق علي بن .... الحسن بن شقيق، عن الحسين بن واقد، بهذا الإسناد . ولفظ الحاكم: وهو ابن أربع وتسعين، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 5/340، وابن أبي شيبة 494-493/11، والطبراني "47"/"17"، وأبو نعيم في "الدلائل" "384" من طريق زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، به . ولفظ أبي نعيم: "ثلاث وتسعين" ولفظ أحمد وابن شيبة: "أربع وتسعين"، ولفظ الطبراني: "فلقد رأيته أتى عليه ستون سنة."

7173- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وحديثه لا يرقى إلى الصحة . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 14/533-538 وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 4/182-186 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "1807" في الجهاد: باب غزوة ذي قرد وغيرها، عن أبي بكر بن أبي شيبة، به . وأخرجه ابن سعد 2/81-84، وأحمد 4/52-54، وأبو داود "2752" في الجهاد: باب في السرية ترد على أهل العسكر، من طريق هاشم بن القاسم، به . وأخرجه مسلم "1807"، والطبري في "تاريخه" 2/596-600، والبيهقي 4/186 من طرق عن عكرمة بن عمار، به . وانظر الحديث رقم . "4529"

ذِكْرُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7173 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِىْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجْتُ اَنَا وَرَبَاحٌ غُلَامُهُ اُنَدِّيهِ مَعَ الْ اِبِلِ، فَلَمَّا كَانَ بِغَلَسٍ اَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلٰى اِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَلَ رَاعِيَهَا، وَخَرَجَ يَطْرُدُ بِهَا، وَهُوَ فِىْ اُنَاسٍ مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ اقْعُدْ عَلٰى هٰذَا الْفَرَسِ، وَالْحِقْهُ بِطَلْحَةَ، وَاَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَدْ اُغِيرَ عَلٰى سَرْحِهِ، قَالَ: وَقُمْتُ عَلٰى تَلٍّ، فَجَعَلْتُ وَجْهِى قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ نَادَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: يَا صَبَاحَاهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ مَعِى سَيْفِىْ وَنَبْلِى، فَجَعَلْتُ اَرْمِيهِمْ وَاَرْتَجِزُهُمْ، وَذٰلِكَ حِيْنَ كَثُرَ الشَّجَرُ، فَاِذَا رَجَعَ اِلَيَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ لَهُ فِىْ اَصْلِ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَمَيْتُهُ، وَلَا يُقْبِلُ عَلَيَّ فَارِسٌ، اِلَّا عَقَرْتُ بِهِ، فَجَعَلْتُ اَرْمِيهِ وَاَقُوْلُ:

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاَلْحَقُ بِرَجُلٍ فَاَرْمِيهِ، وَهُوَ عَلٰى رَحْلِهِ، فَيَقَعُ سَهْمِى فِى الرَّحْلِ حَتّٰى انْتَظَمْتُ كَتِفَهُ، قُلْتُ:

خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاِذَا كُنْتُ فِى الشَّجَرِ اَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ، وَاِذَا تَضَايَقَتِ الثَّنَايَا عَلَوْتُ الْجَبَلَ وَرَدَّيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَمَا زَالَ ذٰلِكَ شَاْنِىْ وَشَاْنَهُمْ اَتْبَعُهُمْ، وَاَرْتَجِزُ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِى وَاسْتَنْقَذْتُهُ مِنْ اَيْدِيهِمْ، ثُمَّ لَمْ اَزَلْ اَرْمِيهِمْ حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ رُمْحًا وَاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً يَسْتَخِفُّوْنَ بِهَا لَا يُلْقُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، اِلَّا جَمَعْتُ عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَمَعْتُهُ عَلٰى طَرِيقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّ الضُّحٰى اَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ مُمِدًّا لَهُمْ وَهُمْ فِىْ ثَنِيَّةٍ ضَيِّقَةٍ، ثُمَّ عَلَوْتُ الْجَبَلَ، قَالَ عُيَيْنَةُ: وَاَنَا فَوْقَهُمْ مَا هٰذَا الَّذِىْ اَرٰى؟ قَالُوْا: لَقِينَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ، مَا فَارَقَنَا مُنْذُ سَحَرٍ حَتَّى الْاٰنَ وَاَخَذَ كُلَّ شَىْءٍ مِنْ اَيْدِينَا، وَجَعَلَهُ وَرَاءَهُ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ: لَوْلَا اَنَّ هٰذَا يَرٰى وَرَاءَهُ طَلَبًا لَقَدْ تَرَكَكُمْ، فَلْيَقُمْ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْكُمْ، فَقَامَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْهُمْ اَرْبَعَةٌ، فَصَعِدُوْا فِى الْجَبَلِ، فَلَمَّا اَسْمَعْتُهُمُ الصَّوْتَ، قُلْتُ لَهُمْ: اَتَعْرِفُوْنِىْ، قَالُوْا: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالَّذِىْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْلُبُنِىْ رَجُلٌ مِّنْكُمْ، فَيُدْرِكُنِىْ وَلَا اَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِىْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اَظُنُّ، قَالَ: فَمَا بَرِحْتُ مَقْعَدِىْ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى فَوَارِسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ، وَاِذَا اَوَّلُهُمُ الْاَخْرَمُ الْاَسَدِىُّ، وَعَلٰى اِثْرِهِ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَعَلٰى اِثْرِهِ الْمِقْدَادُ الْكِنْدِىُّ، قَالَ: فَوَلَّى الْمُشْرِكُوْنَ مُدْبِرِينَ، فَاَنْزِلُ مِنَ الْجَبَلِ، فَاَعْتَرِضُ الْاَخْرَمَ، فَقُلْتُ: يَا اَخْرَمُ

احْذَرْهُمْ، فَإِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَّقْتَطِعُوكَ، فَاتَّئِدْ حَتّٰى يَلْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، قَالَ: يَا سَلَمَةُ، اِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ، فَلَا تَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ، قَالَ: فَخَلَّى عِنَانَ فَرَسِهِ، فَلَحِقَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَاخْتَلَفَا فِيْ طَعْنَتَيْنِ، فَعَقَرَ الْاَخْرَمُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَرَسِ الْاَخْرَمِ، فَلَحِقَ اَبُوْ قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَاخْتَلَفَا فِيْ طَعْنَتَيْنِ، فَعَقَرَ بِاَبِيْ قَتَادَةَ، وَقَتَلَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَتَحَوَّلَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَلٰى فَرَسِ الْاَخْرَمِ، ثُمَّ اِنِّي خَرَجْتُ اَعْدُو فِيْ اِثْرِ الْقَوْمِ حَتّٰى مَا اَرٰى مِنْ غُبَارِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَيُعْرِضُونَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ اِلٰى شِعْبٍ فِيْهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو قَرَدٍ، فَاَرَادُوْا اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْهُ، فَاَبْصَرُوْنِيْ اَعْدُو وَرَاءَهُمْ، فَعَطَفُوا عَنْهُ وَشَدُّوا فِي الثَّنِيَّةِ ثَنِيَّةِ ذِيْ ثَبِيرٍ وَّغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَاَلْحَقُ رَجُلًا فَاَرْمِيهِ، قُلْتُ:

خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

قَالَ: يَا ثَكِلَتْنِيْ اُمِّي اَاَكْوَعُ بَكْرَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ اَيْ عَدُوَّ نَفْسِهِ، وَكَانَ الَّذِيْ رَمَيْتُهُ بَكْرَةَ، وَاَتْبَعْتُهُ بِسَهْمٍ اٰخَرَ، فَعَلِقَ فِيْهِ سَهْمَانِ وَخَلَّفُوا فَرَسَيْنِ، فَجِئْتُ بِهِمَا اَسُوقُهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ عِنْدَ ذِيْ قَرَدٍ، فَاِذَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَمَاعَةٍ، وَاِذَا بِلَالٌ قَدْ نَحَرَ جَزُوْرًا مِمَّا خَلَّفْتُ وَهُوَ يَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، خَلِّنِيْ فَاَنْتَخِبَ مِنْ اَصْحَابِكَ مِائَةَ رَجُلٍ وَّآخُذَ عَلَى الْكُفَّارِ، فَلَا اُبْقِي مِنْهُمْ مُخْبِرًا، اِلَّا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُنْتَ فَاعِلًا ذٰلِكَ يَا سَلَمَةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَالَّذِيْ اَكْرَمَ وَجْهَكَ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ فِيْ ضَوْءِ النَّارِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُمْ يُقْرَوْنَ الْاٰنَ اِلٰى اَرْضِ غَطَفَانَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ غَطَفَانَ، فَقَالَ: نَزَلُوا عَلٰى فُلَانِ الْغَطَفَانِيِّ، فَنَحَرَ لَهُمْ جَزُوْرًا، فَلَمَّا اَخَذُوا يَكْشِطُونَ جِلْدَهَا رَاَوْا غَبَرَةً، فَتَرَكُوهَا وَخَرَجُوْا هُرَّابًا، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ، فَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ الرَّاجِلِ وَالْفَارِسِ جَمِيعًا، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَنِيْ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَرِيبٌ مِّنْ ضَحْوَةٍ وَّفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ لَا يُسْبَقُ، فَجَعَلَ يُنَادِيْ: هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ اَلَا رَجُلٌ يُسَابِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا وَاَنَا وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي، خَلِّنِيْ فَلَاُسَابِقَ الرَّجُلَ، قَالَ: اِنْ شِئْتَ، قُلْتُ: اذْهَبْ اِلَيْكَ فَطَفَرَ عَنْ رَاحِلَتِهِ وَثَنَيْتُ رِجْلِي، فَطَفَرْتُ عَنِ النَّاقَةِ، ثُمَّ اِنِّي رَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا، اَوْ شَرَفَيْنِ - يَعْنِيْ اسْتَبْقَيْتُ نَفْسِيْ -، ثُمَّ عَدَوْتُ حَتّٰى اَلْحَقَهُ، فَاَصُكُّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِيَدِي، وَقُلْتُ: سُبِقْتَ وَاللّٰهِ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ

ایاس بن سلمہ، اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر میں نبی

اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ آیا میں اور نبی اکرم ﷺ کا غلام رباح اونٹوں کو ساتھ لے کر نکلے' جب کچھ اندھیرا چھا گیا' تو عبدالرحمٰن بن عیینہ نے نبی اکرم ﷺ کے اونٹوں پر حملہ کر کے ان کے چرواہے کو قتل کر دیا اور وہ ان اونٹوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گیا اس کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی تھے میں نے کہا: اے رباح تم اس گھوڑے پر سوار ہو جاؤ اور اسے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور نبی اکرم ﷺ کو یہ بتاؤ کہ آپ کے اونٹوں پر حملہ کر دیا گیا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک ٹیلے پر چڑھا میں نے اپنا چہرہ مدینہ منورہ کی طرف کیا اور پھر میں نے تین مرتبہ بلند آواز میں پکارا ''خطرہ ہے'' پھر میں ان لوگوں کے پیچھے چل پڑا میرے پاس تلوار بھی تھی اور نیزہ بھی تھا میں انہیں نیزہ مارتا اور انہیں رجز پڑھ کے سناتا' یہاں تک کہ ہم ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں درخت زیادہ تھے اسی دوران ایک گھڑ سوار پلٹ کر میری طرف آیا میں اس کا (مقابلہ کرنے کے لئے) درخت کے تنے کے پاس بیٹھ گیا پھر میں نے اسے تیر مارا' تو پھر کوئی گھڑ سوار میری طرف نہیں آیا مگر یہ کہ میں نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے میں تیر مارتا جاتا تھا اور یہ کہتا جاتا تھا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔

میں ایک شخص کے پاس آیا اور میں نے اسے تیر مارا وہ اپنی سواری پر تھا میرا تیر اس سواری پر لگا' یہاں تک کہ اس کے کندھے کے اندر جا کر لگ گیا' تو میں نے کہا: لو سنبھالو میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے' جب میں درختوں میں ہوتا' تو میں انہیں تیر مارتا اور جب گھاٹیاں تنگ ہو جاتیں' تو میں پہاڑ پر چڑھ جاتا اور انہیں پتھر مارتا میرا اور ان کا معاملہ یوں ہی چلتا رہا میں ان کے پیچھے جاتا رہا انہیں رجز پڑھ کے سناتا رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی ہر اونٹنی کو میں نے ان کے ہاتھوں سے چھین لیا' میں پھر بھی مسلسل انہیں تیر مارتا رہا' یہاں تک کہ میں نے ان سے تیس سے زیادہ نیزے اور تیس سے زیادہ چادریں بھی چھین لیں وہ اپنا وزن ہلکا کر رہے تھے وہ جو بھی چیز ڈالتے تھے میں اس پر پتھر رکھ دیتا تھا اور میں اسے نبی اکرم ﷺ کے راستے کے لئے اکٹھا کر دیتا تھا' یہاں تک کہ جب دن چڑھ آیا' تو ان لوگوں کے پاس ان کی مدد کرنے کے لئے عیینہ بن بدر فزاری آ گیا وہ لوگ اس وقت ایک تنگ گھاٹی میں تھے میں پہاڑ پر چڑھ گیا عیینہ نے کہا: یہ کون ہے میں اس وقت ان لوگوں کے اوپر تھا ان لوگوں نے بتایا: ہم بڑی دیر سے اس کے حوالے سے پریشان ہیں جب سے صبح ہوئی ہے' اس نے ہماری جان نہیں چھوڑی اور یہ وقت ہو گیا ہے' اس نے ہمارے پاس موجود ہر چیز حاصل کر لی ہے اور ان چیزوں کو اپنے پیچھے رکھ لیا ہے۔ عیینہ نے کہا: اگر اسے اپنے پیچھے سے حملہ کرنے والے نظر آ گئے تو یہ تمہیں چھوڑ دے گا۔ تم میں سے کچھ لوگ اٹھ کر اس کے پاس جائیں ان میں سے چار آدمی اٹھ کر ان کی طرف گئے وہ لوگ پہاڑ پر چڑھ گئے جب میری آواز ان تک پہنچ گئی' تو میں نے ان سے کہا: کیا تم لوگ مجھے جانتے ہو۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو اور ان کے چہرے کو عزت بخشی ہے تم میں سے جو شخص بھی میری تلاش میں آئے گا وہ مجھ تک پہنچ نہیں پائے گا' اور جسے میں تلاش کروں گا وہ مجھ سے اوجھل نہیں رہ سکے گا ان میں سے ایک شخص نے کہا: میرا خیال ہے (ایسا ہی ہے) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو میں اسی جگہ پر بیٹھا رہا' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے گھڑ سواروں کو دیکھ لیا جو درختوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے آ رہے تھے ان میں سب سے آگے اخرم اسدی تھے ان کے پیچھے ابوقتادہ تھے ان کے پیچھے مقداد کندی تھے۔ راوی کہتے ہیں' تو مشرکین پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے میں پہاڑ سے

نیچے اترا میں اخرم کے سامنے آیا میں نے کہا: اے اخرم ان سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ یہ تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں تم ذرا ٹھہر جاؤ جب تک نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب تشریف نہیں لے آتے' تو اخرم نے کہا: اے سلمہ اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور یہ بات جانتے ہو کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے' تو میرے اور شہادت کے درمیان رکاوٹ نہ بنو۔ راوی کہتے ہیں' تو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی وہ عبدالرحمٰن بن عیینہ کے پاس پہنچے۔ عبدالرحمٰن نے ان پر حملہ کیا ان دونوں کے نیزے ٹکرائے' تو اخرم نے عبدالرحمٰن کے جانور کے پاؤں کاٹ دیئے اور عبدالرحمٰن نے انہیں زخمی کر دیا اور انہیں شہید کر دیا پھر عبدالرحمٰن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوا پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن کے پاس پہنچے ان دونوں کے نیزے ایک دوسرے سے ٹکرائے اس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے جانور کے پاؤں کاٹ دیئے' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے مار دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو کر واپس آئے پھر میں ان لوگوں کے پیچھے چلتا ہوا روانہ ہوا' یہاں تک کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے غبار میں سے کوئی چیز نظر نہیں آئی جب کہ دشمن سورج غروب ہونے سے کچھ پہلے گھاٹی میں پہنچا' جہاں پانی موجود تھا اس جگہ کو ذوقرد کہتے تھے۔ انہوں نے وہاں سے پانی پینے کا ارادہ کیا جب انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے آ رہا ہوں' تو انہوں نے اس جگہ کو چھوڑا اور اس گھاٹی کی طرف آئے جو ذی ثبیل کی گھاٹی تھی اسی دوران سورج غروب ہو گیا میں ایک شخص کے پاس پہنچا میں نے اسے تیر مارا میں نے کہا: لو اسے سنبھالو میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے' تو اس نے کہا: میری ماں مجھے روئے کیا اکوع صبح والا؟ میں نے کہا: ہاں اے اپنی جان کے دشمن یہ وہی شخص تھا' جسے میں نے صبح کے وقت تیر مارا تھا میں نے اسے دوسرا تیر مارا' تو اسے دو تیر لگے' تو اس نے دو گھوڑے چھوڑے۔ میں ان دونوں کو لے کر ہانک کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت ذی قرد پانی کے پاس موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ کچھ ساتھیوں سمیت تھے وہاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے ان میں سے ایک اونٹ کو قربان کر دیا تھا جنہیں میں نے پیچھے چھوڑا تھا وہ نبی اکرم ﷺ کے لیے اس کا کلیجہ اور ران بھون رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے اصحاب میں سے ایک سو آدمیوں کو منتخب کروں اور پھر کفار پر حملہ کر دوں میں ان میں سے کسی بھی اطلاع دینے والے کو نہیں چھوڑوں گا مگر یہ کہ اسے قتل کر دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سلمہ کیا تم نے ایسا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں اس ذات کی قسم جس نے آپ کے چہرے کو عزت بخشی ہے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' یہاں تک کہ مجھے آگ کی روشنی میں آپ کے اطراف کے دانت نظر آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ اب غطفان کی سرزمین پر پہنچ گئے ہوں گے پھر غطفان سے ایک شخص آیا اس نے بتایا: ان لوگوں نے فلاں غطفانی کے ہاں پڑاؤ کیا ہے' اس نے ان لوگوں کے لئے اونٹ قربان کیا ہے وہ لوگ اس کی کھال اتارنے لگے' تو انہوں نے غبار دیکھا انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے گھڑ سواروں میں آج سب سے بہتر ابوقتادہ ہے اور ہمارے پیدل لوگوں میں آج سب سے بہتر سلمہ ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے پیادہ شخص اور گھڑ سوار دونوں کا حصہ عطا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے اپنی اونٹنی عضباء پر سوار کیا اور ہم لوگ مدینہ منورہ کی طرف واپس آ گئے ابھی ہم مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر تھے کہ حاضرین میں سے ایک صاحب جن کا تعلق انصار سے تھا اور کوئی بھی

دوڑ میں ان سے آگے نہیں نکل سکتا تھا اس نے بلند آواز میں کہنا شروع کیا کیا کوئی مقابلہ کرنے والا ہے کیا کوئی مدینہ منورہ تک دوڑ کا مقابلہ کرے گا۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ اعلان کیا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس شخص کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو کرلو) میں نے اس انصاری سے کہا: چلو (میں تمہارا مقابلہ کرتا ہوں) وہ اپنی سواری سے اترا' میں نے اپنی ٹانگ موڑی اور اونٹنی سے اتر آیا' پھر میں نے اسے ایک یا دو ٹیلوں تک آگے نکلنے کا موقع دیا (پوری قوت سے دوڑ لگائی) اور اس تک پہنچ گیا۔ میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مارا اور کہا: اللہ کی قسم! تم ہار گئے ہو' یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آ گئے۔

ذِكْرُ غَزَوَاتِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں حصہ لینے کا تذکرہ

7174 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنَ اَبِىْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَمَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہے اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نو غزوات میں شرکت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔

7175 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُدَيْبِيَةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ،

7174- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه ابن سعد 4/305، والطبراني "6282"، والحاكم 3/218، والبيهقي 9/40-41 من طريق أبي عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4272" في المغازي: باب بعث النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إلى الحرقات من جهينة، من طريق أبي عاصم، به، بلفظ: غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم تسع غزوات، وغزوت مع ابن حارثة استعمله علينا. وأخرجه البخاري "4270"، ومسلم "1815" في الجهاد: باب عدد غزوات النبي صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 9/40، والبغوي "3941" من طريق حاتم بن أبي إسماعيل، والبخاري "4271" من طريق حفص بن غياث، كلاهما عن يزيد بن ابي عبيد، به. بلفظ: غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع غزوات، وخرجت فيما يبعث من البعوث تسع غزوات، مرة علينا أبو بكر، ومرة علينا أسامة بن زيد، ولفظ البيهقي واحدى روايتي مسلم: "سبع" في كلتيهما. وأخرجه ابن سعد 4/305، وأحمد 4/54، والبخاري "4273"، والطبراني [illegible] من طريق حماد بن مسعدة.

7175- إسناده حسن. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار فمن رجال مسلم أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه ابن سعد 4/306 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم "[illegible]" مطولاً.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا الْيَوْمَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ، ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ الْفَارِسِ، وَسَهْمَ الرَّاجِلِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: كَانَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ فِيْ تِلْكَ الْغَزَاةِ رَاجِلًا، فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ الرَّاجِلِ لِمَا اسْتَحَقَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَسَهْمَ الْفَارِسِ مِنْ خُمُسِ خُمُسِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ سَلَمَةُ اُعْطِيَ سَهْمَ الْفَارِسِ مِنْ سِهَامِ الْمُسْلِمِيْنَ

❁❁ ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ آئے پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس جانے کے لئے روانہ ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج ہمارا سب سے بہترین گھڑ سوار ابوقتادہ اور ہمارا سب سے بہترین پیادہ سلمہ بن اکوع ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے گھڑ سوار اور پیادہ (دونوں طرح کے لوگوں) کا حصہ عطا کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اس جنگ میں پیادہ کے طور پر شریک ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں پیادہ کا حصہ دیا تھا' جس کے وہ مال غنیمت میں سے مستحق تھے اور گھڑ سوار کا حصہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں خمس میں سے دیا تھا ایسا نہیں ہے کہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کے حصے میں سے گھڑ سوار کا حصہ دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7176 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ پندرہ غزوات میں شرکت کی ہے میں نے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (ہم دونوں نے شرکت کی ہے)

7176- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان - وهو ابن كرامة - العجلي، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن سعد 4/368 عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/292، والبخاري "4472" في المغازي: باب كم غزا النبي صلى الله عليه وسلم، من طريقين عن إسرائيل، به. وأخرجه أحمد 4/292، و 301 من طريق الجراح بن مليح والطيالسي "720"، وابن سعد 4/368، وأبو يعلى "1693" من طريق حديج بن معاوية، كلاهما عن أبي إسحاق، به. وأخرج أحمد 4/295 عن يونس بن محمد، عن فليح، عن صفوان بن سليم، عن أبي بسرة، عن البراء، قال: غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بضع عشرة غزوة، فما رأيته ترك ركعتين حين تميل الشمس.

ذِكْرُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7177 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَزَّرَتْنِي بِخِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا اَنَسٌ اَتَيْتُكَ بِهِ لِيَخْدُمَكَ، فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، قَالَ اَنَسٌ: فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ، وَاِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي يَتَعَاقَبُونَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے اپنی چادر کے ایک حصے کو مجھے تہبند کے طور پر پہنا دیا اور ایک حصہ میرے جسم پر لپیٹ دیا تھا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انس ہے میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں تا کہ یہ آپ کی خدمت کیا کرے آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعائے خیر کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ اس کے مال اور اس کی اولاد میں کثرت کردے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔

7177- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال وأخرجه البيهقي في "الدلائل6/194"من طريق محمود بن غيلان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم"2481" "143"في فضائل الصحابة: باب من فضائل أنس بن مالك، عن أبي معن الرقاشي، عن عمر بن يونس، به . وأخرجه الطبراني"301"/25من طريق سعيد بن عبد الرحمن الجمحي، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس، عن أمه. وأخرجه أحمد3/194و248، ومسلم "660"في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة، و "2481" "142"، وأبو يعلى"3328"، والطبراني"302"/25، والبيهقي في "السنن3/53-54"من طريقين عن ثابت، عن أنس. وأخرجه ابن سعد7/19، والبخاري في "الأدب المفرد"653"، وأبو يعلى"4236"من طريقين عن سنان بن ربيعة، عن أنس0وفيه: فلقد دفنت من صلبي سوى ولد ولدي خمسا وعشرين ومئة . وأخرجه الطبراني"710"من طريق هشام بن حسان، عن حفصة بنت سيرين، عن أنس بنحوه . وأخرجه البيهقي في "الدلائل6/196"من طريق نوح بن قيس، عن ثمامة بن"عبد الله بن " أنس، عن أنس . وأخرج ابن سعد7/19-20، وأبو يعلى "4221"من طريقين عن سلام بن مسكين، عن عبد العزيز بن أبي جميلة، عن أنس قال: إني لأعرف دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفي مالي وفي ولدي .... وأخرج مسلم"24" "144"، والترمذي"3827" في المناقب: باب مناقب لأنس بن مالك، وأبو يعلى "4354"، والبيهقي6/196 من طريقين عن جعفر بن سليمان، عن الجعد أبي عثمان، عن أنس، قال: مر رسول الله صلى الله عليه وسلم، فسمعت أمي أم سليم صوته، فقالت: بأبي وأمي يا رسول الله، أنيس، فدعا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث دعوات قد رأيت منها اثنتين في الدنيا، وأنا أرجو الثالثة في الأخرة0وانظر الحديث الآتي، والحديث رقم "7186"

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْبَرَكَةِ فِيمَا آتَاهُ اللّٰهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے ان چیزوں میں برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی ہیں

7178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی انس آپ کا خادم ہے' آپ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! اس کے مال اور اس کی اولاد کو زیادہ کر دے اور جو کچھ' تو نے اسے عطا کیا ہے' اس میں اس کے لیے برکت رکھ دے''۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِي خَدَمَ فِيهَا اَنَسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس مدت کا تذکرہ' جتنے عرصے تک حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہے

7179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى مِنْ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا بَعَثَنِيْ فِيْ حَاجَةٍ لَمْ تَتَهَيَّاْ اِلَّا قَالَ: لَوْ

7178- إسناده صحيح على شرط الشيخين. بندار: هو محمد بن بشار، ومحمد: هو ابن جعفر. وأخرجه البخارى"6378" "6379"في الدعوات: باب الدعاء بكثرة المال مع البركة، ومسلم"2480" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أنس بن مالك، والترمذى"3829"في المناقب: باب مناقب لأنس بن مالك، والبغوى "3990"من طريق بندار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم"2480"والطبرانى"303"/25 من طريقين، عن محمد بن جعفر، به . وأخرجه أبو يعلى"3238"و"3239"من طريق حجاج، عن..... شعبة، عن قتادة وهشام بن زيد، عن أنس، عن أم سليم. وأخرجه الطيالسى"1987"، ومن طريقه مسلم"2480"والبيهقى فى "الدلائل6/194"، وأخرجه البخارى "6334"فى الدعوات: باب قول الله تعالى: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) ، و "6380" و"6381" باب الدعاء بكثرة الولد مع البركة، من طريق سعيد بن الربيع، والبخارى"6344"باب دعوة النبى صلى الله عليه وسلم لخادمه بطول العمر وبكثرة ماله، وأبو يعلى "3200" من طريق حرمى، ثلاثتهم عن شعبة، عن قتادة، عن أنس قال: قالت أم سليم ... وأخرجه البخارى"6379"، ومسلم"2480" عن محمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن هشام بن زيد، سمعت أنس بن مالك يقول مثل ذلك0واظر الحديث السابق برقم"7186"، وانظر "الفتح 11/128"

7179- إسناده صحيح على شرط الشيخين0ثمامة: هو ابن عبد الله بن أنس. وقد تقدم برقم"2893"و."2894"

قُضِيَ لَكَانَ، اَوْ لَوْ قُدِّرَ لَكَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی مجھے کسی کام کے لیے بھیجا' تو یہی ارشاد فرمایا: اگر نصیب میں ہوا' تو یہ ہو جائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اگر مقدر میں ہوا' تو یہ ہو جائے گا۔

ذِكْرُ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7180 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، قَالَ: غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ، فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَآخُذُهُ، وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ، وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرَى الْمُنَافِقُوْنَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ، اَجْبَنُ قَوْمٍ، وَاَذَلُّهُ لِلْحَقِّ، يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ، اَهْلُ شَكٍّ وَرِيبَةٍ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے غزوہ بدر کے دن ہم لوگ صفوں میں موجود تھے کہ اسی دوران ہم پر اونگھ طاری ہوگئی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جن پر اس دن اونگھ طاری ہوئی تھی میری تلوار میرے ہاتھ سے گر جاتی تھی میں اسے پکڑ لیتا تھا وہ پھر گر جاتی تھی میں پھر پکڑ لیتا تھا جبکہ دوسرا گروہ منافقین کا تھا انہیں صرف اپنی فکر تھی یہ لوگ سب سے زیادہ بزدل تھے اور سب سے زیادہ ذلیل تھے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق گمان کرتے تھے جو زمانہ جاہلیت کا گمان تھا یہ اللہ کے حکم کے بارے میں شک وشبہ کرنے والے لوگ تھے۔

7180– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبيد الله، فروى له البخاري. شيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوي نسبة إلى نحوه: بطن من الأزد، لا إلى علم النحو. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 3/273-274 من طريق محمد بن .... عبد الله بن المبارك، عن يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وسقط من المطبوع من قوله: "يونس" إلى: "وحدثنا أنس"، واستدرك من "تفسير ابن كثير" 1/427. وأخرجه أحمد 4/29 عن يونس، حدثنا شيبان وحسين في تفسير شيبان عن قتادة، به. وأخرجه البخاري "4562" في تفسير آل عمران: باب (أَمَنَةً نُعَاساً)، والبغوي في "تفسير" 1/363 من طريق حسين بن محمد، عن شيبان، به. وأخرجه البخاري "4068" في المغازي: باب (ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاساً)، والترمذي "3008" في تفسير سورة آل عمران، والطبري في "جامع البيان" "8077"، والطبراني "4700"، والبيهقي في "الدلائل" 3/272 من طريق سعيد، والطبري "8076"، والطبراني "4699" من طريق عمران القطان، كلاهما عن قتادة، به. وأخرجه ابن سعد 3/505، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/247، والطبري "8074" من طريق حميد، عن أنس، به. وأخرجه ابن سعد 3/505، وابن أبي شيبة 14/406-407، والترمذي "3007"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/247، والطبري "8075"، والحاكم 2/297، والبيهقي في "الدلائل" 3/272، وأبو نعيم في "الدلائل" "421".

ذِكْرُ اتِّرَاسِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِىْ طَلْحَةَ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ڈھال کے طور پر رکھنے کا تذکرہ

7181 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ لِيَنْظُرَ اَيْنَ يَقَعُ نَبْلُهُ، فَيَتَطَاوَلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِصَدْرِهِ يَقِي بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُولُ: هٰكَذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ نَحْرِي دُوْنَ نَحْرِكَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہو کر تیر اندازی کر رہے تھے ان کے پیچھے سے جب بھی نبی اکرم ﷺ اپنا سر اوپر کرنے کی کوشش کرتے تا کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کا تیر کہاں گرا ہے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے سینے کو پھیلا لیتے تا کہ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو بچائیں اور یہ عرض کرتے: اے اللہ کے نبی! آپ اسی طرح (میرے پیچھے محفوظ رہیں) اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے اور میں آپ کے آگے رہوں۔

ذِكْرُ تَصَدُّقِ اَبِىْ طَلْحَةَ بِاَحَبِّ مَالِهِ اِلَيْهِ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا اپنا سب سے زیادہ محبوب مال صدقہ کرنے کا تذکرہ

7182 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

7181- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم. "4582"

7182- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "1683"، وفي "التفسير" 1/325 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 996-2/995 في الصدقة: باب الترغيب في الصدقة، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/141، والبخاري "1416" في الزكاة: باب الزكاة على الأقارب، و "2318" في الوكالة: باب إذا قال الرجل لوكيله: ضعه حيث أراك الله، و "2752" في الوصايا: باب إذا وقف أوصى لأقاربه، و "2769" باب إذا وقف أرضاً ولم يبين الحدود، فهو جائز، و "4554" في تفسير سورة آل عمران: باب: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) ، و "5611" في الأشربة: باب استعذاب الماء، ومسلم "998" "42" في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج، والدارمي 1/390، والبيهقي 165-6/164 و 275. وأخرجه أحمد 3/256، والطيالسي "2080" من طريقين عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به. وعلقة البخاري "2758" في الوصايا: باب من تصدق إلى وكيلهم رد الوكيل إليه، عن إسماعيل، عن عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة، عن إسحاق بن عبد الله، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 2/259، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبي حاتم. وأخرجه أحمد 3/115 و 174 و 262، والترمذي "2997" في تفسير آل عمران، والطبري "7394" من طرق عن حميد، عن أنس قال: لما نزلت هذه الآية: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) ، أو (مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً) قال أبو طلحة وكان له حائط، فقال: يارسول الله، حائطي لله، ولو استطعت أن أسره لم أعلنه، فقال: "واجعله في قرابتك أو أقربيك."

اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا، وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92)، قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92)، وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُو بِرَّهَا، وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ، بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهَا، وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ، قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی زمین مدینہ منورہ میں انصار میں سب سے زیادہ تھی اوران کے نزدیک ان کی سب سے پسندیدہ زمین بیرحاء (نامی باغ) تھا' جومسجد کے بالکل سامنے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اندرتشریف لاتے تھے اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم لوگ نیکی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو''۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ نیکی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو''۔

میرے نزدیک میرا سب سے پسندیدہ ترین مال بیرحاء ہے یہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے اور میں اس کے اجر وثواب کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امیدوار ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جہاں چاہیں اسے استعمال کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت عمدہ یہ ایک نفع بخش مال ہے بہت عمدہ یہ ایک نفع بخش مال ہے تم نے اس کے بارے میں' جو کچھ کہا وہ میں نے سن لیا میرا یہ خیال ہے' اسے تم اپنے قریبی رشتے داروں کو دے دو اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسا ہی کروں گا۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قریبی رشتے داروں اور اپنے چچازاد افراد میں اسے تقسیم کردیا۔

ذِكْرُ اَسَامِيْ مَنْ قَسَمَ اَبُوْ طَلْحَةَ مَالَهٗ فِيْهِمْ

ان حضرات کے ناموں کا تذکرہ' جن میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال تقسیم کیا تھا

7183 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَـمَّا نَـزَلَتْ هٰـذِهِ الْاٰيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92)، قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا، فَاِنِّي اُشْهِدُكَ اَنِّي قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِي وَقْفًا. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ. فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(توضیح مصنف) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

"تم لوگ نیکی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو"۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہم سے ہمارے اموال کے بارے میں مطالبہ کیا ہے میں آپ کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین کو وقف کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے قریبی رشتے داروں کو دے دو تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ زمین حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ میں تقسیم کردی۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ

اس مقام کا تذکرہ جہاں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا

7184 - أخبرنا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، قَرَاَ سُوْرَةَ بَرَاءَةٌ، فَاَتٰى عَلٰى هٰـذِهِ الْاٰيَةِ: (انْفِرُوْا خِفَافًا وَثِقَالًا) (التوبة: 41)، فَـقَالَ: اَلَا اَرٰى رَبِّـي يَسْتَـنْـفِرُنِيْ شَابًّا وَشَيْخًا، جَهِّزُوْنِيْ، فَقَالَ لَهُ بَنُوْهُ: قَدْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ حَتّٰى قُبِضَ، وَغَـزَوْتَ مَعَ اَبِـيْ بَـكْرٍ حَتّٰى مَاتَ وَغَزَوْتَ مَعَ عُمَرَ، فَنَحْنُ نَغْزُو عَنْكَ، فَقَالَ: جَهِّـزُوْنِـيْ، فَـجَهَّـزُوْهُ وَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَمَاتَ، فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ جَزِيْرَةً يَدْفِنُوْنَهُ فِيْهَا اِلَّا بَعْدَ سَبْعَةِ اَيَّامٍ فَلَمْ يَتَغَيَّرْ

7183- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وعلقه البخاري 5/379 في الوصايا: باب إذا وقف أو أوصى لأقاربه، عن ثابت، به. ووصله أحمد 3/285، ومسلم "998" "43" في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج، وأبو داود "1689" في الزكاة: باب في صلة الرحم، والنسائي 232-6/231 في الإحباس: باب كيف يكتب الحبس، والطبري في "تفسيره" "7395"، والبيهقي 6/165 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، به. وأخرجه البخاري "4555" في تفسير سورة آل عمران. باب (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) عن محمد بن عبد الله الأنصاري، عن أبيه، عن ثمامة، عن أنس. وانظر الحديث السابق.

7184- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" "3413"، وأخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة" 6/182 من طريق أبي يعلى، به. وأخرجه ابن سعد 3/507، والطبراني "4683"، والحاكم 3/353 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت وعلي بن زيد، عن أنس بن مالك، وصححه الحاكم على شرط مسلم. وأورده الهيثمي في "المجمع" 313-9/312 وقال: رواه أبو يعلى والطبراني، ورجاله رجال الصحيح. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 4/209 وزاد نسبته إلى ابن أبي عمر العدني في "مسنده"، وعبد الله بن أحمد في زوائد "الزهد"، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وأبي الشيخ، وابن مردويه.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ توبہ کی تلاوت کی جب وہ اس آیت پر پہنچے۔
''تم لوگ (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل ہو''۔
تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں یہ نہیں دیکھ رہا کہ میرے پروردگار نے مجھے نکلنے کے لئے کہا ہے خواہ میں جوان ہوں یا بوڑھا ہوں تم لوگ میرا سامان تیار کرو۔ ان کے بیٹوں نے ان سے کہا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگوں میں حصہ لیا یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیا اب ہم لوگ آپ کی جگہ جنگ میں شرکت کے لئے چلے جاتے ہیں تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ میرا سامان تیار کرو۔ ان لوگوں نے ان کا سامان تیار کیا وہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے اسی دوران ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کے ساتھیوں کو انہیں دفن کرنے کے لئے کوئی جزیرہ نہیں ملا ان کے انتقال کے سات دن بعد انہیں جزیرہ ملا (جہاں وہ انہیں دفن کرتے) لیکن اس دوران ان کی (میت میں) کوئی تبدیلی نہیں آئی (یعنی میت خراب نہیں ہوئی)

ذِكْرُ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

7185 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ، خَرَجَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ لَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: اتَّخَذْتُهُ وَاللّٰهِ اِنْ دَنَا مِنِّي رَجُلٌ بَعَجْتُ بِهِ بَطْنَهُ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَلَا تَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئیں ان کے پاس ایک خنجر تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے ام سلیم یہ کس لیے ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے اسے اس لیے رکھا ہے اللہ کی قسم اگر کوئی شخص میرے قریب آیا تو میں اسے اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (یارسول اللہ!) کیا آپ نے سنا کہ ام سلیم کیا کہہ رہی ہے اس نے یہ بات کہی ہے۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان لوگوں کو قتل کروا دیں جو لوگ بعد میں مسلمان ہوئے اور وہ آپ کو چھوڑ کے پسپاء ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلیم! اللہ تعالیٰ نے کفایت کی اور اچھا (نتیجہ ظاہر کیا)

7185- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/286، وابن سعد 8/425، ومسلم "1809" في الجهاد والسير: باب غزوة النساء مع الرجال، والطبراني "291"/25 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 109-3/108 عن ابي عدى، عن حميد، عن أنس، وانظر الحديث "4838".

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهَا بِالْخَيْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اوران کے گھر والوں کے لیے دعائے خیر کرنے کا تذکرہ

7186 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ، فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ، فَقَالَ: اَعِيدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ، وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ، فَاِنِّيْ صَائِمٌ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَصَلّٰى صَلَاةً غَيْرَ مَكْتُوبَةٍ، وَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ، وَاَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ خُوَيْصَةً، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَتْ: خُوَيْدِمُكَ اَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ، وَلَا دُنْيَا اِلَّا دَعَا لِيْ بِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهٗ، قَالَ: فَاِنِّيْ لَمِنْ اَكْثَرِ الْاَنْصَارِ مَالًا، قَالَ: وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِيْ اُمَيْنَةُ، قَالَتْ: قَدْ دُفِنَ لِصُلْبِيْ اِلٰى مَقْدَمِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے' تو انہوں نے کھجوریں اور گھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا گھی اس کے مشکیزے میں ڈال دو اور اپنی کھجوریں ان کی پوٹلی میں ڈال دو کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کونے کی طرف گئے آپ نے وہاں نفل نماز ادا کی آپ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اوران کے گھر میں موجود افراد کو بلایا۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک خصوصی درخواست ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا؟ انہوں نے عرض کی: آپ کا ادنیٰ خادم انس (آپ اس کے لئے دعا کیجئے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا اور آخرت سے متعلق ہر بھلائی کے بارے میں میرے حق میں دعا کی اور پھر آپ نے فرمایا۔

''اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا کر اور اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مال (یعنی زمینوں) کے حساب سے میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا میری بیٹی امینہ نے یہ بات بتائی ہے کہ حجاج کے بصرہ آنے سے پہلے میری اولاد اور اولاد کی اولاد میں سے ایک سو بیس سے کچھ زیادہ لوگوں کا انتقال ہو چکا تھا۔

7186- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "1982" في الصوم: باب من زار قوماً، فلم يفطر عندهم، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/108 و 188، وابن سعد 8/429، والبخاري بإثر الحديث "1982" تعليقاً، وأبو يعلى "3878"، والبيهقي في "الدلائل" 6/195 من طرق عن حميد، به. لفظ ابن سعد والبيهقي: "تسعة وعشرون ومئة." وأخرجه الطبراني "300"/25 من طريق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ... أبي طلحة الأنصاري،، عن أنس، عن أم سليم، وفيه: "ولقد دفنت بيدي هاتين مئة من ولدي لا أقول سقطاً، ولا ولد ولد."

ذِكْرُ وَصْفِ تَزَوُّجِ اَبِىْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے کا تذکرہ

7187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ لَهُ: مَا مِثْلُكَ يَا اَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنِّي امْرَاَةٌ مُسْلِمَةٌ، وَاَنْتَ رَجُلٌ كَافِرٌ، وَلَا يَحِلُّ لِي اَنْ اَتَزَوَّجَكَ، فَاِنْ تُسْلِمْ فَذٰلِكَ مَهْرِي لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهُ، فَاَسْلَمَ، فَكَانَتْ لَهُ فَدَخَلَ بِهَا، فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا صَبِيحًا، وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا، فَعَاشَ حَتّٰى تَحَرَّكَ فَمَرِضَ، فَحَزِنَ عَلَيْهِ اَبُوْ طَلْحَةَ حُزْنًا شَدِيدًا حَتّٰى تَضَعْضَعَ، قَالَ: وَاَبُوْ طَلْحَةَ يَغْدُو عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرُوحُ، فَرَاحَ رَوْحَةً وَمَاتَ الصَّبِيُّ، فَعَمَدَتْ اِلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ، فَطَيَّبَتْهُ وَنَظَّفَتْهُ وَجَعَلَتْهُ فِي مِخْدَعِنَا، فَاَتٰى اَبُوْ طَلْحَةَ، فَقَالَ: كَيْفَ اَمْسٰى بُنَيَّ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ مَا كَانَ مُنْذُ اشْتَكٰى اَسْكَنَ مِنْهُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسُرَّ بِذٰلِكَ، فَقَرَّبَتْ لَهُ عَشَاءَهُ، فَتَعَشّٰى ثُمَّ مَسَّتْ شَيْئًا مِنْ طِيبٍ، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ حَتّٰى وَاقَعَ بِهَا، فَلَمَّا تَعَشّٰى وَاَصَابَ مِنْ اَهْلِهِ، قَالَتْ: يَا اَبَا طَلْحَةَ رَاَيْتَ لَوْ اَنَّ جَارًا لَكَ اَعَارَكَ عَارِيَّةً، فَاسْتَمْتَعْتَ بِهَا، ثُمَّ اَرَادَ اَخْذَهَا مِنْكَ اَكُنْتَ رَادَّهَا عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: اِيْ وَاللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ لَرَادُّهَا عَلَيْهِ، قَالَتْ: طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُكَ؟ قَالَ: طَيِّبَةً بِهَا نَفْسِي، قَالَتْ: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَارَكَ بُنَيَّ وَمَتَّعَكَ بِهِ مَا شَاءَ، ثُمَّ قُبِضَ اِلَيْهِ، فَاصْبِرْ وَاحْتَسِبْ، قَالَ: فَاسْتَرْجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَصَبَرَ، ثُمَّ اَصْبَحَ غَادِيًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ حَدِيثَ اُمِّ سُلَيْمٍ كَيْفَ صَنَعَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا، قَالَ: وَحَمَلَتْ تِلْكَ الْوَاقِعَةَ فَاَثْقَلَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي طَلْحَةَ: اِذَا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ فَجِئْنِي بِوَلَدِهَا، فَحَمَلَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ فِي خِرْقَةٍ، فَجَاءَ

7187- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي "2056"، ومن طريقه البيهقي 4/65-66 عن جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرج طرفه الأول: عبد الرزاق "10417"، والنسائي 6/114 في النكاح: باب التزويج على الإسلام، والطبراني "273"/25 من طريق جعفر بن سليمان، به. وأخرجه مطولاً ومختصراً: الطيالسي "2056"، وابن سعد 8/426-427 و432، وأحمد 3/196 و287-288، ومسلم "2144" "22" في الآداب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، و "107" ص1909-1910 في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي طلحة الأنصاري، وأبو يعلى "3283"، والبيهقي 4/65-66 و9/305 من طريق حماد بن سلمة وسليمان بن المغيرة، عن ثابت، به. وأخرجه ابن سعد 8/431-432، وأحمد 3/105-106، وأبو يعلى "3882" من طريق حميد، عن أنس. وأخرجه ابن سعد 8/433، وأحمد 3/106، والبخاري "5470" في الأطعمة: باب تسمية المولود غداة يولد، ومسلم "2144" "23" من طريق محمد بن سيرين، وأنس بن سيرين، كلاهما عن أنس. وأخرجه ابن سعد 8/426 و431 و433-434، والنسائي 6/114، والطبراني "274"/25 من طريق محمد بن موسى، عن عبد الله بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس مختصراً. وأخرجه طرفه الأخير ابن سعد 8/433 عن خالد بن مخلد، عن عبد الله بن عمر، عن أم يحيى الأنصارية، عن أنس بن مالك، وانظر الحديث الآتي، والحديث المتقدم برقم "4531"

بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَمَضَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً، فَمَجَّهَا فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ: حِبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ فَحَنَّكَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوطلحہ نے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو شادی کا پیغام بھیجا' تو انہوں نے جواب دیا: ابوطلحہ آپ جیسے شخص کے پیغام کو مسترد نہیں کیا جا سکتا لیکن میں ایک مسلمان عورت ہوں اور آپ ایک کافر شخص ہیں میرے لیے آپ کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے' اگر آپ اسلام قبول کر لیتے ہیں' تو یہی میرا مہر ہوگا میں اس کے علاوہ کسی چیز کا آپ سے مطالبہ نہیں کروں گی' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوگئی وہ حاملہ ہوگئیں انہوں نے ایک خوبصورت بچے کو جنم دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس بچے سے بہت محبت کرتے تھے کچھ عرصہ بعد وہ بچہ بیمار ہوگیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس کی وجہ سے انتہائی افسوس ہوا' یہاں تک کہ وہ کمزور ہوگئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ صبح وشام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو پیچھے بچے کا انتقال ہوگیا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس بچے کو خوشبو لگائی اسے صاف کیا اور اسے ہمارے چھوٹے کمرے میں لٹا دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے اور دریافت کیا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اچھی حالت میں ہے' جب سے وہ بیمار ہوا ہے آج رات سب سے زیادہ پرسکون ہے پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور بہت خوش ہوئے پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے رات کا کھانا پیش کیا انہوں نے رات کا کھانا کھایا پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ خوشبو لگائی اور ان کے سامنے آئیں' یہاں تک کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ صحبت کر لی جب انہوں نے رات کا کھانا بھی کھا لیا اپنی بیوی سے صحبت بھی کر لی' تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوطلحہ آپ کی کیا رائے ہے' اگر آپ کے کسی پڑوسی نے آپ کو عاریت کے طور پر کوئی چیز دی ہو اور آپ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں پھر وہ اس چیز کو آپ سے واپس لینا چاہے' تو کیا آپ وہ چیز اسے واپس کر دیں گے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں اللہ کی قسم میں وہ چیز اسے واپس کر دوں گا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اپنی خوشی کے ساتھ؟ انہوں نے جواب دیا: اپنی خوشی کے ساتھ' تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ نے میرا بیٹا آپ کو عاریت کے طور پر دیا تھا جب تک اس نے چاہا آپ نے اس سے نفع حاصل کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو قبض کر لیا' تو اب آپ صبر سے کام لیں اور ثواب کی امید رکھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور صبر سے کام لیا اگلے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوئے اور آپ کو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے بارے میں بتایا یعنی جو کچھ انہوں نے کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گزشتہ رات میں تم دونوں کے لئے برکت رکھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس واقعہ سے حاملہ ہوگئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب ام سلیم بچے کو جنم دے' تو اس کے بچے کو میرے پاس لے کر آنا' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر اسے

نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھجور کو چبایا اور اسے اس بچے کے منہ میں ڈالا دیا پس بچے نے اسے چوسنا شروع کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انصار واقعی کھجور سے محبت کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کو گھٹی دی اس بچے کا نام رکھا اس کے لئے دعا کی' آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

ذِكْرُ كُنْيَةِ هٰذَا الصَّبِيِّ الْمُتَوَفَّى لِاَبِيْ طَلْحَةَ، وَاُمِّ سُلَيْمٍ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے فوت ہوجانے والے اس بچے کی کنیت کا تذکرہ

7188 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، كَانَ لَهُ ابْنٌ يُكَنَّى اَبَا عُمَيْرٍ، قَالَ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ قَالَ: فَمَرِضَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ غَائِبٌ فِيْ بَعْضِ حِيْطَانِهِ، فَهَلَكَ الصَّبِيُّ، فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ، فَغَسَّلَتْهُ، وَكَفَّنَتْهُ وَحَنَّطَتْهُ وَسَجَّتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا، وَقَالَتْ: لَا يَكُوْنُ اَحَدٌ يُخْبِرُ اَبَا طَلْحَةَ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اُخْبِرُهُ، فَجَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ كَالًّا، وَهُوَ صَائِمٌ، فَتَطَيَّبَتْ لَهُ وَتَصَنَّعَتْ لَهُ وَجَاءَتْ بِعَشَائِهِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ اَبُوْ عُمَيْرٍ، فَقَالَتْ: تَعَشّٰى وَقَدْ فَرَغَ، قَالَ: فَتَعَشّٰى وَاَصَابَ مِنْهَا مَا يُصِيْبُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ اَهْلَ بَيْتٍ اَعَارُوْا اَهْلَ بَيْتٍ عَارِيَّةً، فَطَلَبَهَا اَصْحَابُهَا اَيَرُدُّوْنَهَا اَوْ يَحْبِسُوْنَهَا، فَقَالَ: بَلْ يَرُدُّوْنَهَا عَلَيْهِمْ، قَالَتْ:

7188- إسناده حسن. عمارة بن زاذان مختلف فيه، روى له أصحاب السنن، ووثقه أحمد، ويعقوب بن سفيان والعجلي، وابن حبان، وقال ابن معين: صالح، وقال أبو زرعة وابن عدي: لا بأس به، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه، ولا يحتج به، وقال البخاري: ربما يضطرب في حديثه، وقال الدارقطني: ضعيف يعتبر به . قلت: فمثله يكون حسن الحديث، والطريق الذي قبل هذا يقويه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير شيبان بن أبي شيبة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو يعلى "3398"، وأبو الشيخ مختصراً في "أخلاق النبي" ص33 من طريق شيبان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 8/431 عن يحى بن عباد، عن عمارة بن زاذان، به. وأخرجه طرفه الأول: "أبا عمير ما فعل النغير" الطيالسي "2088"، وأحمد3/119 و 171 و 190 و 212، والبخاري "6129" في الأدب: باب الانبساط إلى الناس، و "6203" باب الكنية للصبي، وفي "الأدب ... المفرد" "269"، ومسلم "2150" في الأدب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، والترمذي "333" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على البسط، و "1989" في البر: باب ما جاء في المزاح، وابن ماجة "3720" في الأدب: باب في المزاح، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" "411"، وأبو عوانة في "المسند" 2/72، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص32 و33-32، والبغوي في "شرح السنة" "3377" من طريق أبي التياح، عن أنس. وأخرجه أحمد3/288، وأبو داود "4969" في الأدب: باب ما جاء في الرجل يتكنى وليس له ولد، وأبو يعلى "3347" من طريق حماد بن سلمة، أحمد223-3/222 من طريق سليمان بن المغيرة، كلاهما عن ثابت، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/188 و 201، والبغوي "3378" من طرق عن حميد، عن أنس. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 7/310 من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن أنس . وأخرجه ابن سعد 8/427، والطيالسي "2147" من طريق الجارود، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/278 من طريق شعبة، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه أبو يعلى "2836"، وأبو الشيخ ص32 من طريق هشام بن حسان عن محمد بن سيرين، عن أنس. وانظر. "4531" والنغير: تصغير النغر، وهو طائر صغير.

احْتَسِبْ اَبَا عُمَيْرٍ، قَالَ: فَغَضِبَ وَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِ اُمِّ سُلَيْمٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا ، قَالَ: فَحَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ حَتّٰى اِذَا وَضَعَتْ وَكَانَ يَوْمُ السَّابِعِ، قَالَتْ لِيْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا الصَّبِيِّ وَهٰذَا الْمِكْتَلِ وَفِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ عَجْوَةٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يُحَنِّكُهُ وَيُسَمِّيهِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَيْهِ وَاَضْجَعَهُ فِيْ حِجْرِهِ، وَاَخَذَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا، ثُمَّ مَجَّهَا فِيْ فِيِّ الصَّبِيِّ، فَجَعَلَ يَتَلَمَّظُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَتِ الْاَنْصَارُ اِلَّا حُبَّ التَّمْرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا' جس کی کنیت ابوعمیر تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کیا کرتے تھے'اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ بیمار ہو گیا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے کسی باغ میں گئے ہوئے تھے اس بچے کا انتقال ہو گیا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اٹھیں انہوں نے اس بچے کو غسل دیا اسے کفن دیا اسے خوشبو لگائی اور اسے کپڑے میں ڈھانپ دیا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کوئی بھی شخص ابوطلحہ کو اس بارے میں اطلاع نہ دے میں خود انہیں اس بات کی اطلاع دوں گی پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھکے ہوئے آئے انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے خوشبو لگائی اور ان کے لیے تیار ہو گئیں وہ کھانا لے آئیں۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ابوعمیر کا کیا حال ہے۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ شام کا کھانا کھا کر فارغ ہو چکا ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا اس کے بعد انہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کی پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوطلحہ آپ کا کیا خیال ہے' اگر کسی گھرانے کے لوگ کسی دوسرے گھر والوں کو عاریت کے طور پر کوئی چیز دیں اور پھر اس چیز کے مالکان دوسرے لوگوں سے اس کا مطالبہ کریں' تو کیا وہ دوسرے لوگ اس چیز کو واپس کر دیں گے یا اپنے پاس رکھیں گے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ انہیں وہ چیز انہیں واپس کرنی چاہئے' تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ابوعمیر کے حوالے سے ثواب کی امید رکھیے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے قول کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گزشتہ رات میں تم دونوں کو برکت نصیب کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے حاملہ ہو گئیں جب انہوں نے اس بچے کو جنم دیا' تو اس کی پیدائش کے ساتویں دن سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے انس اس بچے کو لے جاؤ اور یہ برتن بھی لے جاؤ اس میں کچھ عجوہ کھجوریں ہیں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھٹی دیں اور اس کا نام تجویز کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اس بچے کو اپنی گود میں لٹایا آپ نے ایک کھجور لی اسے چبایا پھر وہ کھجور اس بچے کے منہ میں ڈال دی' تو اس بچے نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار واقعی کھجوروں سے محبت کرتے ہیں۔

ذِكْرُ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سیدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

7189 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّ حَرَامٍ، قَالَتْ:

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عِنْدَنَا، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، مَا اَضْحَكَكَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ قَوْمًا مِنْ اُمَّتِي يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ، ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ، قُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ، فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَرَكِبَ وَرَكِبَتْ مَعَهُ، فَلَمَّا قُدِّمَتْ اِلَيْهَا بَغْلَةٌ؛ لِتَرْكَبَهَا انْدَقَّتْ عُنُقُهَا، فَمَاتَتْ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات بتائی ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے ہمارے ہاں قیلولہ کیا جب آپ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے؟ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو سمندر پر یوں سوار تھے جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر ہوتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی سوال کیا تو آپ نے مجھے اسی کی مانند جواب دیا۔ میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پہلے والوں میں شامل ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے ساتھ شادی کر لی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور وہ

7189- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم "4608"، ونزيد هنا في تخريجه: أخرجه الدارمي 2/210 من طريق حماد بن زيد، به. وأخرجه مسلم "1912" "62" عن محمد بن رمح بن المهاجر، ويحيى بن يحي، عن الليث، عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه أحمد 3/264 من طريق زائدة، ومسلم "1912" "162" من طريق إسماعيل بن جعفر، كلاهما عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري، عن أنس. وأخرجه الطبراني "322"/25 من طريق المختار بن فلفل، أنس. وأخرجه البخاري "2624" في الجهاد: باب ما قيل في قتال الروم، والطبراني "323"/25 من طريق يحيى بن حمزة، عن ثور بن يزيد، عن خالد بن معدان أن عمير بن الأسود العنسي حدثه أنه أتى عبادة بن الصامت وهو نازل في ساحة حمص وهو في بناء له ومعه أم حرام، قال عمير: فحدثتنا أم حرام أنها سمعت النبي صلى الله عليه وسلم.... فذكرته مختصراً. ... وأخرج عبد الرزاق "9629"، ومن طريقه أحمد 6/435 عن معمر، وأخرجه أبو داود "2492" من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، والطبراني "325"/25 من طريق حفص بن ميسرة، كلاهما "معمر وحفص" عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار أن امرأة حدثته قالت: نام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ، فذكرته بزيادة ونقصان. هذا لفظ أحمد وبنحوه الطبراني وعند عبد الرزاق: "أن امرأة حذيفة"، وعند أبي داود: "عن أخت أم سليم الرميصاء

خاتون سوار ہوکر (سمندری سفر پر روانہ ہوئے) پھر جب وہ سمندری سفر سے واپس آئے تو ایک خچر اس خاتون کے سامنے لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں تو وہ (اس سے نیچے گر گئیں) ان کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ان کا انتقال ہوگیا۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ حَرَامٍ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ کا سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کو جنت میں دیکھنے کا تذکرہ

7190 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: الرُّمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِلٰى هُنَا هُمُ الْاَنْصَارُ، وَاِنَّا نَذْكُرُ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ مِنْ سَائِرِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ، مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَلَا الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ يَسَّرَ ذٰلِكَ وَسَهَّلَهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، تو میں نے کسی کی آہٹ سنی۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: یہ رمیصاء بنت ملحان ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں تک انصار کا تذکرہ تھا اب ہم ان کے بعد عربوں کے قبائل سے تعلق رکھنے والے (ان صحابہ کرام) کا ذکر کریں گے جن کا شمار قریش سے تعلق رکھنے والے مہاجرین یا انصار میں نہیں ہوتا اگر اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو آسان کیا اور اسے سہل کیا۔

ذِكْرُ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7191 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَزْرَبٍ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ:

7190– إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني "317"/25 من طريق هدبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/239 و 268، ومسلم "2456" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أُمِّ سُلَيمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنها، وابن سعد 8/430، وأبو يعلى "3505" من طرق عن حماد بن سلمة، به. وورد عند بعضهم "الرميصاء"، وعند الآخرين "الغميصاء." وأخرجه ابن سعد 8/429-430، وأحمد 3/106 و 125، والنسائي في "فضائل الصحابة" "278"، والطبراني "318"/25، وابن الأثير في "أسد الغابة" 7/212 من طرق عن حميد، عن أنس. ولفظ: "الغميصاء ملحان."

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لِاَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ عَلٰى خَيْلِ الطَّلَبِ، فَلَمَّا انْهَزَمَتْ هَوَازِنُ طَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ، فَاَسْرَعَ بِهٖ فَرَسُهُ، فَقَتَلَ ابْنُ دُرَيْدٍ اَبَا عَامِرٍ، قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: فَشَدَدْتُ عَلَى ابْنِ دُرَيْدٍ، فَقَتَلْتُهُ، وَاَخَذْتُ اللِّوَاءَ، وَانْصَرَفْتُ بِالنَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآنِيْ وَاللِّوَاءُ بِيَدِيْ، قَالَ: اَبَا مُوْسٰى قُتِلَ اَبُوْ عَامِرٍ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو لَهُ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَبَا عَامِرٍ اجْعَلْهُ فِي الْاَكْثَرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کو دشمن کا پیچھا کرنے والے گھڑ سواروں کا امیر مقرر کیا جب ہوازن قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگ پسپاء ہوئے' تو حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کا پیچھا کیا' یہاں تک کہ وہ درید بن صمہ تک پہنچ گئے انہوں نے اپنے گھوڑے کو تیز دوڑایا اور پھر ابن درید نے ابوعامر کو شہید کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابن درید پر حملہ کر کے اسے مار دیا اور جھنڈا میں نے لے لیا پھر میں لوگوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ نے مجھے دیکھا اور میرے ہاتھ میں جھنڈے کو دیکھا' تو دریافت کیا: اے ابوموسیٰ! کیا ابوعامر شہید ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے ان کے لیے دعا کی آپ نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ! ابوعامر کو ان لوگوں میں شامل کر دے جو قیامت کے دن زیادہ (اجر و ثواب والے) ہوں گے''۔

ذِكْرُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَقْدَمُ قَوْمٌ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً ، فَقَدِمَ الْاَشْعَرِيُّوْنَ

7191- حديث صحيح . يحيى بن عبد العزيز: هو أبو عبد العزيز الأردني حديثه عند أبي داود، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"9/250، وقال أبو حاتم: ما بحديثه بأس، وذكره أبو زرعة الدمشقي في تسمية نفر أهل زهد وفضل، وشيخه عبد الله بن نعيم هو: ابن همام القيني الأردني، ويقال: الدمشقي، ذكره المؤلف في "الثقات"7/9، ونقل ابن خلفون، أن ابن نمير وثقه، وقال أبو الحسين الرازي في نفر ذوي زهد وفضل، وباقي رجاله ثقات وهو في "مسند أبي يعلى " ورقة.337/1 ولابن عائذ والطبراني في "الأوسط" كما في "الفتح"43-8/42: لما هزم الله المشركين يوم حنين بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم على خيل الطلب أبا عامر الأشعري وأنا معه، فقتل ابن دريد أبا عامر، فعدلت إليه، فقتلته وأخذت اللواء .. قال الحافظ: سنده حسن. وانظر ."7198" ذكر أبي 1 موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه

7192- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة".12/122 وأخرجه أحمد3/182، وأبو يعلى "3845"، والبيهقي في "الدلائل"5/351 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد4/106، وأحمد3/105 و 182 و 262، والنسائي في "فضائل الصحابة" "247" من طرق عن حميد به. وانظر الحديث الآتي.

فِيهِمْ اَبُوْ مُوْسٰى، فَجَعَلُوا يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ:

غَدًا نَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ آئیں گے جن کے دل انتہائی نرم ہوں گے (راوی کہتے ہیں) تو اشعر قبیلے کے لوگ آ گئے جن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ لوگ یہ رجز پڑھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آ رہے تھے۔

''کل ہم اپنے محبوب لوگوں سے ملاقات کریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے گروہ سے (ملاقات کریں گے)''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7193 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ اَرَقُّ مِنْكُمْ قُلُوبًا، فَقَدِمَ الْاَشْعَرِيُّونَ، وَفِيهِمْ اَبُو مُوسٰى، فَكَانُوا اَوَّلَ مَنْ اَظْهَرَ الْمُصَافَحَةَ فِي الْاِسْلَامِ، فَجَعَلُوا حِينَ دَنَوْا الْمَدِينَةَ يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ:

غَدًا نَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے جن کے دل انتہائی نرم ہوں گے' تو اشعر قبیلے کے لوگ آ گئے ان میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ وہ پہلے لوگ ہیں' جنہوں نے اسلام میں مصافحہ کرنے کا آغاز کیا جب یہ لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو یہ لوگ یہ رجز پڑھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے۔

''کل ہم اپنے محبوب لوگوں سے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات کریں گے''۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَشْعَرِيِّينَ بِهِجْرَتَيْنِ اثْنَتَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشعر قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے دو مرتبہ ہجرت کرنے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7194 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي اَبُو بُرْدَةَ بْنُ اَبِي مُوسٰى، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

7193– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن سعيد الهمداني، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/155 و 223 من طريق يحيى بن إسحاق، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/212 من طريق عبد الصمد، و 251 من طريق عفان، كلاهما عن حماد، عن حميد، به وانظر الحديث السابق.

(متن حدیث): خَرَجْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى جِئْنَا مَكَّةَ، وَاِخْوَتِي مَعِي فِي خَمْسِينَ مِنَ الْاَشْعَرِيِّينَ وَسِتَّةٍ مِنْ عَكٍّ، قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِلنَّاسِ هِجْرَةً وَاحِدَةً وَلَكُمْ هِجْرَتَيْنِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سمندری سفر پر روانہ ہوئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں ہم لوگ مکہ آ گئے میرے ساتھ اشعر قبیلے سے تعلق رکھنے والے 50 ساتھی تھے اور عک قبیلے سے تعلق رکھنے والے چھ لوگ تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے لوگوں نے ایک ہجرت کی ہے اور تم نے دو ہجرتیں کی ہیں۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَبَا مُوْسٰى مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ

اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کرنے کا تذکرہ

7195 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ * بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ،

7194- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن يحيى وهو ابن طلحة التيمي - فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن سعد 4/106، والبخاري "3136" في الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين ما سأل هوازن النبي صلى الله عليه وسلم برضاعه فيهم، فتحلل من المسلمين، و"3876" في مناقب الأنصار: باب هجرة الحبشة، من طريقين عن أبي أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أبيه بنحوه. وأخرجه البخاري "4230" "4231" في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم "2502" "2503" في فضائل الصحابة: باب من فضائل جعفر وأسماء وأهل سفينتهم رضي الله عنهم، والبغوي "2721" من طريقين عن أبي أسامة، عن بريد بن عبد الله، عن أبي بردة، عن أبيه مطولاً. وزاد فيه قصة أسماء بنت عميس، وفيه قول النبي صلى الله عليه وسلم لها: "ولكم أنتم أهل السفينة هجرتان"، وهذه القطعة قال الحافظ في "الفتح". . . . . 7/486: يحتمل أن تكون من رواية أبي موسى عنها، فتكون من رواية صحابي عن مثله، ويحتمل أن تكون من رواية أبي بردة عنها، ويؤيده قوله بعد هذا: "قال أبو بردة" قالت أسماء." قلت: وقد جعلها المزي في "التحفة" من حديث أبي بردة، عن أسماء. وأخرجه أحمد 4/395 و412.

7195- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان ابن عيينة. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 4/107 عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة أو عن عمرة، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/37، والدارمي 1/349، وابن أبي شيبة 10/463 و12/112 والنسائي 181-180/2 في افتتاح الصلاة: باب تزيين القرآن بالصوت، من طريق سفيان، بهذا الإسناد، إلا أنهم ذكروا "عروة" بدل "عمرة." وأخرجه أحمد 6/167، والنسائي في "السنن" 2/181، وفي "فضائل القرآن" "76" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة . . . . وفي الباب حديث بريدة عند أحمد 5/349 و351 و359، وابن سعد 2/344 و4/107، وابن أبي شيبة 10/463 و12/122، والدارمي 2/473، ومسلم "793" "235" في صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، والنسائي في "فضائل القرآن" "83"، والبيهقي 10/230 من طريق مالك بن مغول، عن ابن بريدة، عن أبيه. وانظر الحديثين الآتيين. والمزامير جمع مزمار: وهو الآلة التي يزمر بها، والمراد هنا الصوت الحسن، شبه حسن صوته، وحلاوة نغمته بصوت المزمار. قال البغوي في "شرح السنة" 489/4:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:
(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى، فَقَالَ: لَقَدْ اُوتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا' تو فرمایا اسے آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ اِلَّا مِنْ عَمْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: زہری نے یہ روایت عمرہ نامی خاتون سے نہیں سنی ہے

7196 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ:
(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، فَقَالَ: قَدْ اُوتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِاَبِيْ مُوْسٰى - وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَجْلِسِ -: يَا اَبَا مُوْسٰى ذَكِّرْنَا رَبَّنَا فَيَقْرَاُ عِنْدَهُ اَبُوْ مُوْسٰى وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَجْلِسِ وَيَتَلَاحَنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت کو سنا' تو فرمایا اسے آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

7196- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 2/180 في افتتاح الصلاة: باب تزيين القرآن بالصوت، عن سليمان بن داود، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/369 من طريق محمد بن أبي حفصة، عن.............................. ابن شهاب، به. وأخرجه أحمد 2/450، وابن سعد 4/107، وابن أبي شيبة 10/463، والدارمي 2/473، وابن ماجة "1341" في إقامة الصلاة: باب في حسن الصوت بالقرآن، والبغوي "1219" من طريق يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به. وأخرجه الدارمي 2/472 من طريق يونس، عن ابن شهاب، قال: أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لأبي موسى ... فذكره مرسلاً.

[1] هو بالإسناد المتقدم، لكنه مرسل، أبو سلمة لم يسمع من عمر. وأخرجه الدارمي 2/472، وابن سعد 4/109 من طريق يونس، والبيهقي 10/231 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه ابن سعد 4/109 عن كثير بن هشام، حدثنا جعفر بن برقان، قال: حدثنا حبيب بن أبي مرزوق، قال: بلغنا أن عمر بن الخطاب ربما قال لأبي موسى الأشعري: ذكرنا ربنا. فقرأ عليه أبو موسى وكان حسن الصوت بالقرآن.

ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک محفل کے دوران حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوموسیٰ! آپ ہمیں ہمارے پروردگار کی یاد دلائیں (یعنی قرآن کی تلاوت کیجئے) تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے تلاوت کرنا شروع کی وہ اسی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کر رہے تھے۔

ذِكْرُ قَوْلِ اَبِىْ مُوْسٰى لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَوْ عَلِمَ مَكَانَهٗ لَحَبَّرَ لَهٗ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کرنے کا تذکرہ اگر انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کا علم ہوتا، تو وہ زیادہ عمدہ طریقے سے (تلاوت کرتے)

7197 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اسْتَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَتِىْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ، قَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى، اسْتَمَعْتُ قِرَاءَ تَكَ اللَّيْلَةَ لَقَدْ اُوْتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ عَلِمْتُ مَكَانَكَ، لَحَبَّرْتُ لَكَ تَحْبِيْرًا

✿✿ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت میری تلاوت سنی صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوموسیٰ گزشتہ رات میں نے تمہاری تلاوت سنی تھی تمہیں آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر مجھے آپ کی موجودگی کا پتہ ہوتا، تو میں اور زیادہ خوبصورتی کے ساتھ تلاوت کرتا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ مُوْسٰى بِمَغْفِرَةِ ذُنُوْبِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے ان کے ذنوب کی مغفرت کی دعا کرنے کا تذکرہ

7198 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ

7197– إسناده على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "793" "236" في صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، والبيهقي 10/230-231 من طريق داود بن رشيد، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "5048" في فضائل القرآن: باب حسن الصوت بالقراءة للقرآن، والترمذي "3855" في المناقب: باب في مناقب أبي موسى الأشعري رضي الله عنه، من طريق أبي يحيى الحماني، عن بريد بن عبد الله، عن أبي بردة، به. وأخرجه الحاكم 3/466 من طريق خالد بن نافع الأشعري، عن سعيد بن أبي بردة، عن أبي بردة، عن أبي موسى، وصححه ووافقه الذهبي، وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/359-360 وقال: رواه الطبراني ورجاله على شرط الصحيح غير خالد بن نافع الأشعري، ووثقه ابن حبان، وضعفه جماعة . ولابن سعد 4/108 بإسناد على شرط مسلم من حديث أنس أن أبا موسى الأشعري قام ليلة يصلي، فسمع أزواج النبي صلى الله عليه وسلم صوته - وكان حلو الصوت - فقمن يستمعن، فلما أصبح، قيل له: إن النساء كن يستمعن، فقال: لو علمت لحبرته لهن تحبيراً، والتحبير: أي التحسين.

أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ، بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسَ، فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ، فَقَتَلَ دُرَيْدًا وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ، وَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ، فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ؟ فَأَشَارَ إِلَى أَنَّ ذَاكَ قَاتِلِي، يُرِيدُ ذَلِكَ الَّذِي رَمَانِي، قَالَ أَبُو مُوسَى: فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِبًا، فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَلَا تَسْتَحِي، أَلَا تَثْبُتُ؟ أَلَا تَسْتَحِي أَلَسْتَ عَرَبِيًّا؟ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ، فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ: قَدْ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ، فَنَزَلَ مِنْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ وَمَكَثَ يَسِيرًا، ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ، وَقَدْ أَثَّرَ السَّرِيرُ بِظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَنَا وَخَبَرَ أَبِي عَامِرٍ، وَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ قَالَ: قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ، فَقُلْتُ: وَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ مُدْخَلًا كَرِيمًا، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: أَحَدُهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ، وَأَحَدُهُمَا لِأَبِي مُوسَى.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابوعامر

7198– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 341/2. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة "153-5/152" من طريق أبي يعلى أحمد بن علي بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2884" في الجهاد: باب نزع السهم من البدن، و "4323" في المغازي: باب غزوة أوطاس، و "6383" في الدعوات: باب الدعاء عند الوضوء، ومسلم "2498" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين، والبغوي "1398" من طريق محمد بن العلاء، به. وأخرجه مسلم "2498" عن عبد الله بن براد، عن أبي عامر الأشعري، عن أبي أسامة، به. وانظر الحديث رقم. "7191"7199– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن أبي إسحاق، فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقي 3/222 من طريق ابن خزيمة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "199"، والحاكم 1/285، والبيهقي 3/222 من طريق أبي عمار الحسين بن حريث، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي "199" عن محمد بن عبد العزيز بن غزوان، عن الفضل بن موسى، به. وأخرجه أحمد 4/359 و360 و364، وابن أبي شيبة 153-12/152، والطبراني "2483"، والحاكم 1/285 من طرق عن يونس بن أبي إسحاق، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/372 وقال، رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و "الأوسط" باختصار عنهما، وأسانيد الكبير ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه مختصراً الحميدي "800"، والنسائي "197"، والطبراني "2258" من طريق سفيان، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، عن جرير بن عبد الله. وزاد في أوله: "ما رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا تبسم في وجهي." وأخرجه الطبراني "2498" من طريق أبي كدينة بحيى بن المهلب، عن قابوس بن أبي ظبيان، عن أبيه عن جرير.

کو ایک لشکر کا امیر بنا کر اوطاس قبیلے کی طرف بھیجا ان کا سامنا درید بن صمہ سے ہوا انہوں نے درید کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا' جو بنو جشم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انہیں مارا تھا وہ گھٹنا پکڑ کر جھک گئے میں ان کے پاس آیا میں نے دریافت کیا: اے چچا جان آپ کو کس نے تیر مارا ہے' تو انہوں نے اشارہ کیا وہ شخص میرا قاتل ہے ان کی مراد یہ تھی کہ اس شخص نے مجھے تیر مارا ہے' تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس شخص کی طرف بڑھا میں اس تک پہنچ گیا جب اس نے مجھے دیکھا' تو وہ منہ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا میں اس کے پیچھے گیا اور ساتھ ساتھ میں یہ کہہ رہا تھا کیا تمہیں شرم نہیں آتی کیا تم رکتے نہیں ہو کیا تمہیں شرم نہیں آتی کیا تم عرب نہیں ہو اس پر وہ شخص رک گیا پھر میرا اور اس کا سامنا ہوا ہم دونوں نے ایک دوسرے سے مقابلہ کیا میں نے اس پر تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیا پھر میں واپس آیا میں نے کہا: (یعنی میں نے ابو عامر سے کہا) اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو قتل کروا دیا (جس نے آپ کو تیر مارا تھا) حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس تیر کو باہر نکالو اس تیر کو باہر نکالا' تو اس میں سے پانی نکلا۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کرنا کہ ابو عامر نے آپ سے درخواست کی ہے آپ میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنا نائب مقرر کیا تھوڑی دیر کے بعد ان کا انتقال ہو گیا جب میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں ایک پلنگ پر موجود تھے اس پلنگ کے نشان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت اور پہلو پر نمایاں تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور ابو عامر کے واقعے کے بارے میں بتایا میں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہنا: میرے لیے دعائے مغفرت کر دیں۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا۔ آپ نے اس کے ذریعے وضو کیا پھر آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے پھر یہ دعا کی۔

''اے اللہ اپنے ادنیٰ بندے ابو عامر کی مغفرت کر دے اے اللہ قیامت کے دن اسے اپنی مخلوق کے بہت سے افراد میں بلند مرتبہ عطا کرنا''۔

(حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعائے مغفرت کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ عبداللہ بن قیس کے گناہوں کی مغفرت کر دے اور اسے عزت والے مقام میں داخل کر دے''۔

اس حدیث کے راوی ابو بردہ (جو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ہیں) وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا ابو عامر کے لئے کی تھی ایک دعا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لئے کی تھی۔

ذِكْرُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ

بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَـمَّا دَنَوْتُ مِنْ مَدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَخْتُ رَاحِلَتِي، وَحَلَلْتُ عَيْبَتِي، فَلَبِسْتُ حُلَّتِي، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ، فَقُلْتُ لِجَلِيسِي: يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَلْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْرِي شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَكَ بِاَحْسَنِ الذِّكْرِ، بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ اِذْ عَرَضَ لَهٗ فِيْ خُطْبَتِهٖ، فَقَالَ: اِنَّهٗ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، اَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِيْ يَمَنٍ، وَاِنَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مَسْحَةَ مَلَكٍ، فَحَمِدْتُّ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَبْلَانِي.

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کے قریب ہوا' تو میں نے اپنی سواری کو بٹھا دیا میں نے اپنا لباس تبدیل کیا اور حلہ پہن لیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کیا لوگوں نے میری طرف غور سے دیکھنا شروع کیا میں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص سے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق کچھ ذکر کیا ہے' اس نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی عمدہ طور پر تمہارا ذکر کیا ہے' اس وقت جب آپ خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کے دوران یہ ارشاد فرمایا: اس دروازے سے تمہارے سامنے ایک شخص داخل ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس راستے سے ایک شخص آئے گا' جو انتہائی برکت والا ہوگا اس کے چہرے کو فرشتے نے چھوا ہوگا (راوی کہتے ہیں) تو میں نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ اس نے مجھے یہ چیز عطا کی۔

ذِكْرُ تَبَسُّمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِ جَرِيْرٍ اَيَّ وَقْتٍ رَآهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو کسی بھی وقت دیکھ کر مسکرا دینے کا تذکرہ

7200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ، وَاَبُوْ عَرُوْبَةَ، وَعِدَّةٌ، قَالُوْا:

7200– حديث صحيح . أبو حاتم سهل بن محمد روى له أبو داود والنسائي، وهو صدوق، وأبو جابر: هو محمد بن عبد الملك الأزدي، صاحب شعبة، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/64 وقال: أصله من واسط، يروي عن ابن عون وهشام بن حسان، سكن مكة، وروى عنه أبو حاتم السجستاني وأهل العراق، مات سنة 211هـ، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه الطبراني "2222" عن أحمد بن عمرو البزار، عن أبي خاتم سهل بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/152، وأحمد 4/358 و 362، والبخاري "3035" في الجهاد: باب من لايثبت على الخيل، و "6089" في الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم "2475" "135" في فضائل الصحابة: باب من فضائل جرير بن عبد الله، والطبراني "2219" و "2220" و "2221" و "2223" من طرق عن إسماعيل، به. وأخرجه أحمد 4/359، والترمذي "3820"، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/334 من طرق زائدة، والبخاري "3822" في مناقب الأنصار: باب ذكر جرير بن عبد الله، ومسلم "2475" "134" من طريق خالد بن عبد الله، كلاهما عن بيان، عن قيس، به. وانظر الحديث السابق.

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، (متن حدیث): قَالَ: مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھ سے پردہ نہیں کیا آپ جب بھی مجھے دیکھتے تھے تو مجھے دیکھ کے مسکرا دیتے تھے۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِالْهِدَايَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی دعا دینے کا تذکرہ

7201 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تُرِيْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ بَيْتًا كَانَ لِخَثْعَمٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ رَجُلٌ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، قَالَ: فَمَسَحَ صَدْرِیْ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم ذی خلصہ کے حوالے سے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے (راوی کہتے ہیں) یہ زمانہ جاہلیت میں خثعم قبیلے کا بت کدہ تھا' جسے یمنی کعبہ کہا جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسا شخص ہوں' جو گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا' آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے اللہ اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنا دے''۔

راوی کہتے ہیں' یہاں تک کہ میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک کو محسوس کیا۔

ذِكْرُ تَبْرِيْكِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَحْمَسَ وَخَيْلِهَا مِنْ اَجْلِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

7201- إسناده صحيح على شرط الشيخين. هو في "مصنف ابن أبي شيبة". 12/153 وأخرجه البخاري "3036" في الجهاد: باب من لايثبت على الخيل، و "6090" في الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم "2475" "135" في فضائل الصحابة: باب من فضائل جرير بن عبد الله، والنسائي في "فضائل الصحابة" "198" وفي "عمل اليوم والليلة" "524"، وابن ماجة "2254" من طرق عن إسماعيل بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي ..... وقوله: "ذو الخلصة" قال ياقوت في "معجم البلدان" 2/383: "الخلصة" مضاف إليها "ذو" بفتح أوله وثانيه، ويروى بضم أوله وثانيه، والأول أصح، والخلصة في اللغة: نبت طيب الريح يتعلق بالشجر له حب كعنب الثعلب، وجمع الخلصة: خلص: وهو بيت أصنام كان لدوس وخثعم وبجيلة ومن كان ببلادهم من العرب وهو صنم لهم فأحرقه جرير بن عبد الله البجلي حين بعثه النبي صلى الله عليه وسلم ... وانظر "الفتح". 7/71-72

نبی اکرم ﷺ کا احمس قبیلے کے لوگوں اور اس کے گھڑ سواروں کے لیے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے برکت کی دعا دینے کا تذکرہ

7202 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ جَرِيْرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا جَرِيْرُ، اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ طَوَاغِيتِ الْجَاهِلِيَّةِ اِلَّا بَيْتُ ذِی الْخَلَصَةِ، فَاكْفِنِيهِ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فِیْ سَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ مِنْ قَوْمِیْ، فَاَحْرَقْنَاهُ، وَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكَنَّى اَبَا اَرْطَاةَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهُ مِثْلَ الْبَعِيرِ الْاَجْرَبِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِیْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا

✿✿ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جریر زمانہ جاہلیت کے عبادت کدوں میں صرف ذوخلصہ باقی رہ گیا ہے تم میری طرف سے اسے بھی ختم کردو۔ راوی کہتے ہیں: تو میں اپنی قوم کے ستر افراد کے ہمراہ روانہ ہوا ہم نے اسے جلا دیا میں نے ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تا کہ وہ آپ کو خوشخبری سنا دے اس کی کنیت ابوارطاۃ تھی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں اس وقت آپ کے پاس آیا ہوں جب میں نے اس بت خانے کو خارش زدہ اونٹ کی طرح چھوڑا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ احمس قبیلے کے گھڑ سواروں اور ان کے پیادہ افراد کو برکت نصیب کر۔

ذِكْرُ اَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

عبدالقیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے حضرت اشج رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7203 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى الْعَبْدِيُّ اَبُوْ مُنَازِلٍ اَحَدُ بَنِیْ غَنْمٍ، عَنِ الْاَشَجِّ

7202– "بن محمد " ساقط من الأصل، واستدرك من "التقاسيم." .3 إسناده صحيح. الربيع بن ثعلب: روى عنه جمع، وذكره ابن حبان في "الثقات" 8/240 ووثقه الدارقطني وصالح جزرة فيما نقله عنهما الخطيب في ..... "تاريخه" 8/418، وقال يحيى بن معين: رجل صالح، وقال أبو العباس السراج: كان من خيار المسلمين توفي سنة 238هـ. وأبو إسماعيل المؤدب - هو إبراهيم بن سليمان الأردني - روى له ابن ماجة، وثقة الدارقطني والعجلي وأبو داود، وقال أحمد وابن معين والنسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات" وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الحميدي "801"، وأحمد 4/360 و 362، والبخاري "3020" في الجهاد: باب حرق الدور والنخيل، و "3076" باب البشارة في الفتوح، و "4356" و "4357" في المغازي: باب غزوة ذي الخلصة، و "6333" في الدعوات: باب قول الله تبارك وتعالى: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ)، ومسلم "2476" "137" في فضائل الصحابة: باب من فضائل جرير بن عبد الله، وأبو داود "3772" في الجهاد: باب في بعثة البشراء، والطبراني "2252" و "2253" و "2255" و "2256" و "2257"، والبيهقي 9/174 من طرق عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3823" في مناقب الأنصار: باب ذكر جرير، و "4355"، ومسلم "2476" "136" من طريقين عن بيان، عن قيس، به.

الْعَصَرِيّ:

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُفْقَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ لِيَزُوْرَهُ فَاَقْبَلُوا، فَلَمَّا قَدِمُوا رَفَعَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنَاخُوا رِكَابَهُمْ، فَابْتَدَرَ الْقَوْمُ، وَلَمْ يَلْبَسُوا اِلَّا ثِيَابَ سَفَرِهِمْ، وَاَقَامَ الْعَصَرِيُّ فَعَقَلَ رَكَائِبَ اَصْحَابِهِ وَبَعِيرَهُ، ثُمَّ اَخْرَجَ ثِيَابَهُ مِنْ عَيْبَتِهِ وَذٰلِكَ بِعَيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: مَا هُمَا؟ قَالَ: الْاَنَاةُ وَالْحِلْمُ، قَالَ: شَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ اَوْ شَيْءٌ اَتَخَلَّقُهُ؟ قَالَ: لَا بَلْ جُبِلْتَ عَلَيْهِ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعْشَرَ عَبْدِ الْقَيْسِ، مَالِي اَرَى وُجُوْهَكُمْ قَدْ تَغَيَّرَتْ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، نَحْنُ بِاَرْضٍ وَّخِمَةٍ كُنَّا نَتَّخِذُ مِنْ هٰذِهِ الْاَنْبِذَةِ مَا يَقْطَعُ اللُّحْمَانَ فِيْ بُطُوْنِنَا، فَلَمَّا نُهِينَا عَنِ الظُّرُوْفِ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ تَرَى فِيْ وُجُوْهِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الظُّرُوْفَ لَا تَحِلُّ وَلَا تُحَرِّمُ، وَلٰكِنْ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَلَيْسَ اَنْ تَحْبِسُوا فَتَشْرَبُوا، حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتِ الْعُرُوْقُ تَنَاحَرْتُمْ، فَوَثَبَ الرَّجُلُ عَلٰى ابْنِ عَمِّهِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ، فَتَرَكَهُ اَعْرَجَ، قَالَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ الْاَعْرَجُ

7203- المثنى العبدى: هو المثنى بن ماوى العبدى أبو المنازل أحد بنى غنم ذكره المؤلف فى "الثقات"5/444، وأورده البخارى 7/420، وابن أبى حاتم 8/326، فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً، وباقى رجاله ثقات . محمد بن مرزوق: هو محمد بن محمد بن مرزوق بن بكير الباهلى، والأشج العصرى: اسمه المنذر بن عائذ العبدى المعروف بأشج عبد القيس كان سيد قومه، وقد رجع مع قومه بعد وفادته على النبى صلى الله عليه وسلم وإسلامه إلى ... البحرين، ثم نزل البصرة بعد ذلك، ومات بها، وهو فى "مسند أبى يعلى " ورقة/.316وأخرج قوله: "إن فيك خصلتين .. إلى قومه الحمد لله" أحمد206-4/205، وابن سعد 5/558 و 7/85، وابن أبى شيبة12/202، والبخارى فى "الأدب المفرد" "584"، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "201"، وفى النعوت من "الكبرى" كما فى "التحفة"8/513، وأبو يعلى ورقة 316، وابن الأثير 1/117 من طرق عن يونس، عن عبد الرحمن بن أبى بكرة البصرى، عن الأشج العصرى. وذكره الهيثمى فى "المجمع"388-9/387 وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح إلا أن ابن أبى بكرة لم يدرك الأشج. وأخرجه أبو داود "5225" فى الأدب: فى قبلة الجسد، والطبرانى "5313"، والبزار "2746"، والبيهقى فى "السنن"7/102، وفى "دلائل النبوة"328-5/327 من طريقين عن مطر بن عبد الرحمن الأعنق، عن أم أبان بنت الوازع، عن جدها زارع، وكان فى وفد عبد القيس قال: لما قدمنا المدينة جعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يد النبى صلى الله عليه وسلم ورجله، قال: وانتظر المنذر الأشج حتى أتى عيبته فلبس ثوبيه، ثم أتى النبى صلى الله عليه وسلم، فقال له: "إن فيك خصلتين يحبهما الله: الحلم والأناة"، قال: يارسول الله، أنا أتخلق بهما أم الله جبلنى عليهما؟ قال: "بل الله جبلك عليهما ," قال: الحمد لله الذى جبلنى على خلقين يحبهما الله ورسوله. وهذا سند حسن فى الشواهد. وأخرج قوله: "إن فيك خصلتين يحبهما الله: الحلم والأناة " مسلم "18" فى الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى، والبيهقى فى "السنن"10/104 و 194، وفى "الدلائل"326-5/325 من طريق سعيد بن..... أبى عروبة، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِى نَضْرَةَ، عَنْ أَبِى سعيد الخدرى. وفى الباب عن ابن عمر ذكره الهيثمى فى "المجمع" 9/388 وقال: رواه الطبرانى من طريقين ورجال أحدهما رجال الصحيح غير نعيم بن يعقوب وهو ثقة، ورواه فى "الأوسط" من طريق حسنة الإسناد .وعن مزيدة بن جابر العبدى العصرى عند أبى يعلى ورقة316/2، والبيهقى فى "دلائل النبوة "5/327، وابن الأثير 5/151من طريقين عن طالب بن حجير العبدى، عن هود بن عبد الله بن سعيد العصرى عن جده مزيدة ... وهذا سند حسن فى الشواهد. ذكره الهيثمى فى "المجمع" 9/388 وقال: رواه الطبرانى وأبو يعلى ورجالهما ثقات وفى بعضهم خلاف. وانظر الحديث الآتى.

الَّذِىْ اَصَابَهٗ ذٰلِكَ.

حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ عبد قیس قبیلے کے کچھ ساتھیوں سمیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کریں جب وہ لوگ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں بلایا ان لوگوں نے اپنی سواریوں کو بٹھایا اور تیزی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے۔ لوگوں نے سفر کے کپڑے پہنے ہوئے تھے (یعنی جو صاف ستھرے نہیں تھے) حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ نے وہیں قیام کیا انہوں نے اپنے ساتھیوں کے اونٹوں کو باندھا اور انہوں نے اپنے سامان میں سے کپڑے نکالے یہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں کے سامنے ہو رہا تھا پھر وہ (کپڑے تبدیل کر کے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کون سی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقار اور بردباری۔ انہوں نے عرض کی: کیا یہ چیز میری فطرت میں شامل ہے یا میں نے اسے خود اختیار کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ یہ فطرت میں شامل ہے' تو حضرت اشج رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالقیس قبیلے کے لوگو کیا وجہ ہے کہ مجھے تمہارے چہرے تبدیل نظر آ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ہم طبیعت کے لیے غیر موافق سرزمین پر رہتے ہیں ہم یہ نبیذیں تیار کرتے ہیں' جو ہمارے پیٹ میں گوشت کو ہضم کر دیتے ہیں لیکن جب ہمیں (نبیذ تیار کرنے والے) برتنوں کے استعمال سے منع کیا گیا (اور ہم نے نبیذ استعمال کرنا چھوڑ دی) تو اب ہماری یہ حالت ہوگئی ہے' جو اب ہمارے چہروں پر نظر آ رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتے البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ تم لوگ شراب پیو' یہاں تک کہ جب اچھی طرح شراب پی لو' تو ایک دوسرے کے مقد مقابل آ جاؤ' پھر کوئی شخص اپنے چچازاد پر حملہ کر کے اسے تلوار مار کر اسے لنگڑا کر دے۔

راوی کہتے ہیں: اس وقت ان حاضرین میں ایک ایسا لنگڑا ابھی موجود تھا' جس کے ساتھ یہ صورت حال پیش آئی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الْمُنَازِلِ الْعَبْدِىُّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں ابو منازل عبدی نامی راوی منفرد ہے

7204 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ اَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: اِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد قیس قبیلے کے اشج سے یہ فرمایا تھا تمہارے اندر

دو خصوصیات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بردباری اور وقار۔

ذِكْرُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7205 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ اَرْضًا، وَاَرْسَلَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ اَنْ اَعْطِهَا اِيَّاهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَرْدِفْنِي خَلْفَكَ، قَالَ: لَا تَكُنْ مِنْ اَرْدَافِ الْمُلُوْكِ، فَقَالَ: اَعْطِنِي نَعْلَكَ، فَقَالَ: انْتَعِلْ ظِلَّ النَّاقَةِ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ مُعَاوِيَةُ اَتَيْتُهُ، فَاَقْعَدَنِي مَعَهُ عَلَى السَّرِيْرِ وَذَكَرَ لِي الْحَدِيْثَ، قَالَ: وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ حَمَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ

علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ زمین انہیں عطا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ تم وہ زمین اسے دے دینا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اپنے پیچھے (اپنے جانور پر) بٹھالیں' تو انہوں نے کہا: تم بادشاہوں کے پیچھے نہ بیٹھو۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اپنا جوتا مجھے دے دیں' تو انہوں نے کہا: تم اونٹنی کے سائے میں چلو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے' تو میں ان کے پاس آیا انہوں نے مجھے اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھایا اور میرے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔

7204- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن بزيع فمن رجال مسلم. أبو جمرة: هو نصر بن عمران بن عصام الضبعي. وأخرجه الترمذي "2011" في البر والصلة: باب ما جاء في التأني والعجلة، عن محمد بن عبد الله بن بزيع، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب ... وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "586"، والطبراني "12969"، والبيهقي 10/104 من طريق عبد الله بن عبد الوهاب، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه مسلم في "صحيحه" "17" "25" في الإيمان، من طريقين عن قرة بن خالد، به. وأخرجه ابن ماجة "4188" في الزهد: باب الحلم، من طريق العباس بن الفضل، عن قرة بن خالد، به. ولفظه: "الحلم والحياء."

7205- إسناده صحيح على شرط مسلم، وسماع شعبة بن سماك قديم، وقول الحافظ في "التقريب" في ترجمة علقمة: صدوق إلا أنه لم يسمع من أبيه مردود، فقد صرح بسماعه من أبيه في "صحيح مسلم" "1680" وغيره، وانظر التفصيل في تعليقنا على "السير" 2/573 وحجاج بن محمد: هو الأعور. ... وقوله: "قال: وددت ..." فاعل "قال": هو وائل كما جاء مصرحاً به في رواية البيهقي. وأخرجه أحمد 6/399، والبيهقي 6/144 من طريق حجاج بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "13"/12، وابن زنجويه في "الأموال" "1019" من طريقين عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي "1017"، وأبو داود "3058" في الخراج: باب في إقطاع الأرضين، والترمذي "1381" في الأحكام: باب ماجاء في القطائع، والطبراني "12"/22، وابن زنجويه "1018" من طرق عن شعبة، به. بلفظ: أن النبي صلى الله عليه وسلم أقطعه أرضاً بحضرموت، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أبو داود "3059"، والطبراني "4"/22 من طريق جامع بن مطر، عن علقمة، به.

حضرت وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت میں نے یہ آرزو کی کاش میں نے انہیں (اپنی سواری پر) اپنے آگے بٹھایا ہوتا۔

ذِكْرُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

(متن حدیث): قَالَ: جَاءَتْ خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذُوا عَمَّتِيْ وَنَاسًا، فَلَمَّا اَتَوْا بِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفُّوا لَهُ، قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، نَاَى الْوَافِدُ، وَانْقَطَعَ الْوَلَدُ وَاَنَا عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ مَا بِيْ مِنْ خِدْمَةٍ، فَمُنَّ عَلَيَّ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ وَافِدُكِ؟ قَالَتْ: عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: الَّذِيْ فَرَّ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَتْ: فَمُنَّ عَلَيَّ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَجَعَ وَرَجُلٌ اِلٰى جَنْبِهٖ تَرَى اَنَّهُ عَلِيٌّ، قَالَ: سَلِيهِ حُمْلَانًا، قَالَتْ: فَسَاَلْتُهُ فَاَمَرَ لَهَا، قَالَتْ: فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: لَقَدْ فَعَلْتَ فَعْلَةً مَا كَانَ اَبُوكَ يَفْعَلُهَا، فَاْتِهٖ رَاغِبًا اَوْ رَاهِبًا، فَقَدْ اَتَاهُ فُلَانٌ، فَاَصَابَ مِنْهُ، وَاَتَاهُ فُلَانٌ فَاَصَابَ مِنْهُ، فَاَتَيْتُهُ، فَاِذَا عِنْدَهُ امْرَاَةٌ وَّصِبْيَانٌ اَوْ صَبِيٌّ ذُكِرَ قُرْبُهُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ بِمُلْكِ كِسْرَى، وَلَا قَيْصَرَ، فَقَالَ لِيْ: يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ مَا اَفَرَّكَ اَنْ تَقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَهَلْ مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ، مَا اَفَرَّكَ مِنْ اَنْ تَقُوْلَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَهَلْ مِنْ شَيْءٍ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ؟، قَالَ: فَاَسْلَمْتُ وَرَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَبْشَرَ، وَقَالَ: اِنَّ (الْمَغْضُوبَ عَلَيْهِمْ) (الفاتحة: 7) الْيَهُوْدُ وَ (الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7) النَّصَارَى

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھڑ سوار (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے کچھ لوگ آئے انہوں نے میری پھوپھی اور چند لوگوں کو پکڑ لیا جب وہ انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انہیں کھڑا کیا گیا' تو اس خاتون نے کہا: یا رسول اللہ! وافد کو آنے میں تاخیر ہوگئی ہے' میں ایک بوڑھی عمر رسیدہ عورت ہوں میں کوئی کام کاج نہیں کر سکتی آپ مجھ پر احسان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ پر احسان کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا وافد کون ہے؟ اس نے جواب دیا: عدی بن حاتم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو اللہ اور اس کے

7206– عباد بن حبيش: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 5/142 ولم يرو عنه غير سماك. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك، فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي "2954" في التفسير: باب ومن سورة فاتحة الكتاب، عن بندار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/378-379، والطبراني "17/"237"، والبيهقي في "الدلائل "5/339-341 من طريق غندر، به. وذكره الهيثمي في "المجمع "5/335 وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح غير عباد بن حبيش، وهو ثقة....! وأخرجه الترمذي بإثر الحديث "2953" من طريق عمرو بن أبي قيس، والطبراني "236"/17 من طريق قيس بن الربيع، كلاهما عن سماك، به. وفي متنه زيادة. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، لا نعرفه إلا من حديث سماك بن حرب. وأخرجه الطيالسي "1040" عن عمرو بن ثابت، عن سماك بن حرب، عن من سمع عدي بن حاتم يقول.... فذكره مختصراً. وانظر الحديث المتقدم برقم. "6257"

رسول سے بھاگ گیا ہے پھر اس خاتون نے کہا: آپ مجھ پر احسان کیجئے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ واپس مڑے تو اس وقت ایک شخص آپ کے پہلو میں موجود تھا۔ اس خاتون کا یہ خیال ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے ان صاحب نے کہا: اے خاتون تم نبی اکرم ﷺ سے سواری مانگو۔ وہ خاتون بیان کرتی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ سے سواری مانگی' تو آپ نے اس کو دینے کا حکم دیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہے پھر میں عدی بن حاتم کے پاس آئی میں نے یہ کہا: تم نے ایک ایسا کام کیا ہے' جو تمہارے والد نے نہیں کرنا تھا تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ' خواہ اپنی خواہش کے ساتھ جاؤ یا خوف زدہ ہو کر جاؤ' کیونکہ فلاں شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' تو اس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ چیز حاصل کی۔ فلاں شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو اس نے یہ چیز حاصل کی (حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک خاتون اور کچھ بچے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک بچہ موجود تھا اس خاتون اور ان بچوں کے نبی اکرم ﷺ کے رشتے دار ہونے کا ذکر کیا گیا' تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ کسریٰ اور قیصر کی طرح کے بادشاہ نہیں ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عدی بن حاتم کیا تم یہ کہنے سے بھاگ رہے ہو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود ہے کیا تم یہ کہنے سے بھاگ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' تو کیا کوئی ایسی چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ بڑی ہو۔ راوی کہتے ہیں' تو میں نے اسلام قبول کر لیا میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرے کو دیکھا کہ آپ کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک وہ لوگ جن پر غضب کیا گیا اس سے مراد یہودی ہیں اور وہ لوگ جو گمراہ ہیں اس سے مراد عیسائی ہیں۔

ذِكْرُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عوف بن مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7207 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

7207–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بقية فمن رجال مسلم. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، وخالد الآخر: هو ابن مهران الحذاء، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وهو ثقة فاضل، لكنه كثير الإرسال، وأخطأ من رماه بالتدليس ممن ينتحل صناعة الحديث في عصرنا، اعتماداً على قول الذهبي في "الميزان" الذي لم يأثره عن أحد ممن تقدمه، بل جاء التصريح بنفي ذلك عنه، فقد نقل ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 5/58" عن أبيه قوله: "لايعرف لأبي قلابة تدليس"، وقال الذهبي في "السير 4/473": معنى هذا أنه إذا روى شيئاً عن عمر أو أبي هريرة مثلاً مرسلاً لايدرى من الذي حدثه به، بخلاف تدليس الحسن البصري، فإنه كان يأخذ عن كل ضرب، ثم يسقطهم. .... وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "819" من طريق وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 267، والحاكم 1/67 من طريق خالد الواسطي، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين. !وأخرجه عبد الرزاق "20865" عن معمر، عن قتادة وعاصم، عن أبي قلابة، عن عوف بن مالك، به. وقد تقدم برقم "6463" و "6470" والجران: مُقدَّم عنق البعير من مذبحه إلى منحره، فإذا برك البعير، ومدَّ عُنقه على الأرض، قيل: ألقى جِرانه بالأرض. وهزيز الوحي: صوت دورانها.

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَانْتَهَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَكَانِهِ، وَإِذَا أَصْحَابُهُ كَأَنَّ عَلٰى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، وَإِذَا الْإِبِلُ قَدْ وَضَعَتْ جِرَانَهَا، قَالَ: فَنَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِخَيَالٍ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَدْ تَصَدّٰى لِي، فَقُلْتُ: أَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَرَائِي، وَإِذَا أَنَا بِخَيَالٍ، فَإِذَا هُوَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، فَقُلْتُ: أَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَرَائِي، فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَسَمِعْتُ خَلْفَ أَبِي مُوسٰى هَزِيزًا كَهَزِيزِ الرَّحٰى، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ كَانَ عَلَيْهِ حَرَسٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي آتٍ، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالَ مُعَاذٌ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلِي، فَاجْعَلْنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ، قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، وَأَبُو مُوسٰى: يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْتَ أَنَّا تَرَكْنَا أَمْوَالَنَا وَأَهْلِينَا، وَذَرَارِيَّنَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتُمَا مِنْهُمْ، قَالَ: فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ، وَقَدْ ثَارُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اجْعَلْنَا مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْصِتُوا، فَنَصَتُوا حَتّٰى كَأَنَّ أَحَدًا لَمْ يَتَكَلَّمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے ایک رات میں آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رہائش کی جگہ پر مجھے نظر نہیں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا معاملہ یوں ہوتا تھا جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں جب کہ اونٹوں نے گردنیں جھکا دی تھیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا ابھی میں اسی پریشانی میں تھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ میرے سامنے آئے میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میرے پیچھے ہیں میں ابھی اسی حالت میں تھا کہ وہ ابوموسیٰ اشعری تھے میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کہاں ہیں انہوں نے کہا: میرے پیچھے ہیں۔

حمید بن ہلال نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے اپنے پیچھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی آواز یوں سنی' جس طرح چکی پینے کی آواز ہوتی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی سرزمین پر ہوں' تو آپ کا کوئی محافظ ہونا چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک شخص (یعنی فرشتہ) آیا اس نے مجھے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا' یا یہ میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا پھر شفاعت (کے نتیجے میں بے شمار لوگ جنت میں داخل ہوں) تو میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ میری حیثیت سے واقف ہیں مجھے بھی ان میں شامل کر لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے ایک ہو۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ بات جانتے ہیں' کہ ہم نے اپنی زمین اور بال بچے چھوڑ دیئے ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں بھی ان میں شامل ہو۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگوں کے پاس آئے جو بیدار ہو چکے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے ایک شخص (یعنی فرشتہ) آیا' تو اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا پھر شفاعت ہو' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ حاضرین نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں بھی ان میں شامل کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ خاموش رہو۔ وہ لوگ خاموش ہو گئے' یہاں تک کہ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے کوئی بات نہیں کرنی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہو گی' جو ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

ذِكْرُ اَبِىْ قُحَافَةَ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوقحافہ عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7208 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدَّتِهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ،

(متن حدیث): قَالَتْ: لَمَّا وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِىْ طُوًى، قَالَ اَبُوْ قُحَافَةَ لِابْنَةٍ لَهٗ مِنْ اَصْغَرِ وَلَدِهٖ: اَىْ بُنَيَّةُ اَظْهِرِيْنِىْ عَلٰى اَبِىْ قُبَيْسٍ، قَالَتْ: وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهٗ، فَاَشْرَفْتُ بِهٖ عَلَيْهِ، قَالَ: يَا بُنَيَّةُ، مَاذَا تَرَيْنَ؟ قَالَتْ: اَرٰى سَوَادًا مُجْتَمِعًا، قَالَ: تِلْكَ الْخَيْلُ، قَالَتْ: وَاَرٰى رَجُلًا يَسْعٰى بَيْنَ يَدَىْ ذٰلِكَ السَّوَادِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا، قَالَ: ذَاكَ يَا بُنَيَّةُ الْوَازِعُ الَّذِىْ يَاْمُرُ الْخَيْلَ، وَيَتَقَدَّمُ اِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: قَدْ وَاللّٰهِ انْتَشَرَ السَّوَادُ، فَقَالَ: قَدْ وَاللّٰهِ دُفِعَتِ الْخَيْلُ، فَاَسْرِعِىْ بِىْ اِلٰى بَيْتِىْ، فَانْحَطَّتْ بِهٖ، فَتَلَقَّاهُ الْخَيْلُ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلٰى بَيْتِهٖ، وَفِىْ عُنُقِ الْجَارِيَةِ طَوْقٌ لَهَا مِنْ وَرِقٍ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ، فَاقْتَلَعَهٗ مِنْ عُنُقِهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

7208- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن إسحاق، ويحيى بن عباد، فروى لهما أصحاب السنن، والأول صدوق، وقد صرح بالتحديث، وثاني ثقة، وأخرجة أحمد350-6/349 عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "236"/24 من طريق أحمد بن محمد بن أيوب، عن إبراهيم بن سعد، به، وهو في "سيرة ابن هشام"4/84، ومن طريق ابن اسحاق أخرجه: ابن سعد 5/451، والطبراني "237"/24، والحاكم 3/46، والبيهقي في "دلائل النبوة"96-5/95، وابن الأثير ... .. في "أسد الغابة". 3/582 وذكره الهيثمي في "المجمع"174-6/173 وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجالهما ثقات. وأخرج الطبراني "238"/24 من طريق يونس بن بكير، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن أسماء، قالت: لما كان يوم الفتح، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي قحافة: "أسلم تسلم." وذو طوى: موضع بمكة، وأبو قبيس: جبل مشرف على مكة، والوازع: هو الذي يرتب الجيش ويصفه ويحبس أوله على آخره، فكأنه يكفهم عن التفرق والإنتشار. والشغامة: نبت أبيض الثمر والزهر يشبه بياض الشيب به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ اَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِيْهِ يَقُوْدُهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ فِيْ بَيْتِهِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا آتِيهِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ اَحَقُّ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَيْكَ مِنْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَيْهِ، قَالَ: فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اَسْلِمْ، فَاَسْلَمَ، قَالَتْ: وَدَخَلَ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ رَاْسَهُ ثَغَامَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوْا هٰذَا مِنْ شَعْرِهِ، ثُمَّ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَخَذَ بِيَدِ اُخْتِهِ، فَقَالَ: اَنْشُدُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ طَوْقَ اُخْتِي، فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، فَقَالَ: يَا اُخَيَّةُ احْتَسِبِيْ طَوْقَكِ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ الْاَمَانَةَ الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَقَلِيْلٌ

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذی طویٰ کے مقام پر ٹھہرے' تو حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحب زادی سے کہا: جوان کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھی اے میری بیٹی مجھے جبل ابوقبیس پر چڑھا دو۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس وقت ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی وہ خاتون بیان کرتی ہیں میں نے اس پہاڑ پر سے جھانک کر دیکھا' تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بیٹی تم کیا دیکھ رہی ہو۔ اس لڑکی نے جواب دیا: مجھے بہت سے لوگوں کا مجمع نظر آ رہا ہے۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ گھڑ سوار ہوں گے۔ اس خاتون نے کہا: مجھے ایک شخص نظر آ رہا ہے' جوان کے آگے آ رہا ہے اور جا رہا ہے۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میری بیٹی یہ ان کا نگران ہے' جو گھوڑوں کو حکم دے رہا ہے پھر اس لڑکی نے بتایا: اللہ کی قسم اب وہ سیاہی منتشر ہونے لگی ہے' تو حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اب یہ گھوڑے روانہ ہو جائیں گے' تو مجھے جلدی میرے گھر لے جاؤ وہ خاتون انہیں ساتھ لے کر نیچے اتری ان کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی گھڑ سواروں سے ان کا سامنا ہو گیا اس لڑکی کی گردن میں چاندی کا بنا ہوا ہار تھا ایک شخص اس لڑکی کے سامنے آیا اس نے اس لڑکی کی گردن سے ہار اتار لیا۔ وہ لڑکی بیان کرتی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ کے اندر) داخل ہوئے اور آپ مسجد کے اندر آئے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے والد کو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان بزرگوار کو اپنے گھر میں ہی کیوں نہیں رہنے دیا تاکہ میں خود ان کے پاس آ جاتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں' کہ چل کر آپ کی طرف آئیں' بجائے اس کے کہ آپ چل کر ان کی طرف تشریف لے جائیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو سامنے بٹھا دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آپ اسلام قبول کر لیں' تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ وہ لڑکی بیان کرتی ہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا سر ثغامہ (نامی سفید پھول کی طرح سفید) تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے بالوں کی رنگت تبدیل کر دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنی بہن کا ہاتھ پکڑا اور بولے میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ میری بہن کا ہار کس کے پاس ہے۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بہن تم اپنے ہار کے حوالے سے ثواب کی امید رکھو اللہ کی قسم آج لوگوں میں امانت (واپس کرنے کا جذبہ) کم ہے۔

ذِكْرُ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7209 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّرْقِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِیُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ سِمَاكٌ الْحَنَفِیُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰی اَبِیْ سُفْيَانَ، وَلَا يُجَالِسُوْنَهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ثَلَاثُ خِصَالٍ اَسْاَلُكَ اَنْ تُعْطِيَنِيهِنَّ، قَالَ: وَمَا هِیَ؟ قَالَ: عِنْدِیْ اَجْمَلُ الْعَرَبِ وَاَحْسَنُهَا اُمُّ حَبِيْبَةَ اُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِیْ حَتّٰی اُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ كَمَا كُنْتُ

7209– هذا الحدث مع إخراج مسلم إياه في "صحيحه"قد اعلع بعضهم بعكرمة بن ..... عمار، فقد قال يحيى بن سعيد الأنصاري: ليست أحاديثه بصحاح، وقال الإمام أحمد: أحاديثه ضعاف، وقال أبو حاتم: عكرمة هذا صدوق وربما وهم وربما دلس .وأعله الآخرون بنكارة متنه، فقالوا: أم حبيبة تزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي بالحبشة ,أصدقها النجاشي، والقصة مشهورة، ثم قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل أن يسلم أبوها، فكيف يقول بعد الفتح: أُوجك أم حبيبة، واما إمارة أبي سفيان، فقد قال الحفاظ: إنهم لايعرفونها .وقال أبو الفرج ابن الجوزى فيما نقله عنه ابن القيم في "جلاء الأفهام" ص132: هذا الحديث وهم من بعض الرواة لاشكفيه ولاتردد، وقد اتهموا به عكرمة بن عمار راوى الحديث قال: وإنما قلنا: إن هذا وهم، لان أهل التاريخ أجمعوا على أن أم حبيبة كانت تحت عبيد الله بن جحش، وولدت له، وهاجر بها وهما مسلمان إلى أرض الحبشة، ثم تنصر، وثبتت أم حبيبة على دينها، فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى النجاشي يخطبها عليه، فزوجه إياها وأصدقها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعة آلاف درهم، وذلك في سنة سبع من الهجرة، وجاء أبو سفيان في زمن الهدنة، فدخل عليها، فثنت بساط رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى لايجلس عليه . ولاخلاف أن أبا سفيان ومعاوية اسلما في فتح مكة سنة ثمان، ولايعرف أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أبا سفيان .وقال ابن الأثير في "أسد الغابة "7/116 في ترجمة رملة بنت أبي سفيان: وهذا مما يعد من أوهام مسلم، لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان قد تزوجها وهي بالحبشة قبل إسلام أبي سفيان، لم يختلف أهل السير في ذلك، ولما جاء أبو سفيان إلى المدينة قبل الفتح لما أوقعت قريش بخزاعة، ونقضوا عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فخاف فجاء على المدينة ليجدد العهد، فدخل على ابنته أم حبيبة، فلم تتركه يجلس على فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقالت: أنت مشرك . .... وقال أيضاً 7/316 في ترجمة أم حبيبة: لا اختلاف بين اهل السير وغيرهم في أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج أم حبيبة وهي بالحبشة إلا ماورواه مسلم بن الحجاج في "صحيح" أن أبا سفيان لما أسلم طلب من رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتزوجها، فأجابه إلى ذلك، وهو وهم من بعض رواته .وقال أبو محمد بن حزم: هذا الحديث وهم من بعض الرواة، لأنه لاخلاف بين الناس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج أم حبيبة قبل الفتح بدهر وهي بأرض الحبشة وابوها كافر .وقال القاضي عياض: والذى وقع في مسلم من هذا غريب جداً عند أهل الخبر، وخبرها مع أبي سفيان عند وروده المدينة بسبب تجديد الصلح في حال كفره مشهور .وقال ابن القيم في "جلاء الأفهام " ص 135 بعد أن فصل القول فيه: والصواب أن الحديث غير محفوظ، بل وقع فيه تخليط.وقال الذهبي في "الميزان"3/93: وفي صحيح مسلم قد ساق له أصلاً منكراً عن سماك الحنفي عن ابن عباس في الثلاثة التي طلبها أبو سفيان .وأخرجه مسلم "2501" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي سفيان بن حرب رضي الله عنه، والطبراني "12885"، والبيهقي 7/140 من طرق عن النضر بن محمد، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 7/140 من طريق موسى بن مسعود، عن عكرمة بن عمار، به .قلت: ولايبرأ عكرمة من عهدة التفرد بمتابعة أبي زميل له عند الطبراني "12886" لأن في السند مجاهيل.

أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: نَعَمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے مسلمان ابوسفیان کی طرف دیکھتے نہیں تھے اس کی ہم نشینی اختیار نہیں کرتے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تین چیزوں کے بارے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے وہ عطا کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: میری بیٹی عرب کی خوبصورت اور حسین و جمیل لڑکی ہے ام حبیبہ میں اس کی شادی آپ کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ابوسفیان نے عرض کی: معاویہ کو آپ اپنا معتمد مقرر کرلیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ابوسفیان نے عرض کی: آپ مجھے یہ حکم دیں میں مشرکین کے ساتھ جنگ کرتا رہوں، جس طرح پہلے میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتا رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7210 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي رُهْمٍ السَّمَعِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

7210- إسناده ضعيف، الحارث بن زياد لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَرو عنه غير يونس بن سيف، وجهله ابن عبد البر والذهبي. ومعاوية بن صالح، قال ابن عدى: يقع في حديثه إفرادات، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير يونس بن سيف وأبي رهم السمعي واسمه احزاب بن أسيد - فقد روى لهما أصحابالسنن، وهما ثقتان .وأخرجه أحمد 4/127 عن عبد الرحمن بن مهدى، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن عدى في الكامل 6/2406، والبزار "2723"، وابن الجوزى في "العلل المتناهية" "437" من طريق معاوية بن صالح، وابن الجوزى أيضاً "438" من طريق أبي صالح عبد الله بن صالح، كلاهما عن يونس بن سيف، به .وقال البزار: لانعلمه يروى عن العرباض إلا بهذا الإسناد وفيه الحارث بن زياد .وقال ابن الجوزى: وأما حديث العرباض، ففي الطريق الأول معاوية بن صالح، قال الرازى: لايحتج به، وفي الطريق الثاني عبد الله بن صالح قال أحمد: ليس هو بشيء .وذكره الهيثمي في "المجمع"9/356 وقال: رواه البزار وأحمد والطبراني وفيه الحارث بن زياد، ولم أجد من وثقه، ولم يرو عنه غير يونس بن سيف، وبقية رجاله ثقات، وفي بعضهم خلاف .وأخرجه ابن عدى5/1810، ومن طريقه ابن الجوزى "436" من.... طريق إسحاق بن كعب، عن عثمان بن عبد الرحمن الجمحي، قال أبو حاتم: لايحتج به، وقال ابن عدى: مكنر الحديث، وساق هذا الحديث من منكراته .وأخرجه ابن الجوزى "440" من طريق محمد بن يزيد وهو مجهول .وأخرجه الطبراني"1065"/19 و "1066"، وابن الجوزى "439" من طريق أبي هلال الراسبي، عن جبلة بن عطية، عن سلمة بن مخلد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاوية: "اللهم علمه الكتاب والحساب ومكن له في البلاد."وذكره الهيثمي في "المجمع"357-9/356 وقال: وجبلة لم يسمع من سلمة، فهو مرسل، ورجاله وثقوا وفيهم خلاف.قال ابن الجوزى بعد أن ذكر هذه الطرق للحديث: هذه الأحاديث ليس منها ما يصح .وذكر الذهبي في " السير "3/124 شاهداً آخر، وقواه عن أبي مسهر، حدثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ... فذكر الحديث . ونسبه السيوطي إلى الطبراني وتمام .قلت: ورجاله ثقات إلا أن سعيد بن عبد العزيز قد اختلط.

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے اللہ معاویہ کو کتاب (یعنی قرآن مجید) اور حساب کا علم عطا کر اور اسے عذاب سے بچانا''۔

ذِكْرُ تَعْظِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ وَرِعَايَتِهِ حَقَّهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم کرنے اور ان کے حق کا خیال رکھنے کا تذکرہ

7211 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ، قَالَتْ لَهَا: ابْنَةُ يَهُودِيٍّ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُبْكِيكِ؟، قَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ اِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ، وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ، وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَبِمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی کہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں یہ کہا ہے: وہ ایک یہودی کی بیٹی ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو۔ انہوں نے عرض کی: حفصہ نے میرے بارے میں یہ کہا ہے: میں یہودی کی بیٹی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک نبی کی اولاد ہو اور تمہارے (آباؤ اجداد میں) ایک چچا نبی تھے اور تم ایک نبی کی بیوی ہو تو پھر حفصہ کس بات پر تمہارے سامنے فخر کر سکتی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا: اے حفصہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَخْذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ مِنَ الصَّفِيِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو (امیر کے لیے) مخصوص حصے سے حاصل کرنے کا تذکرہ

7212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

7211– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الملك، فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة . وهو فى "مسند ابى يعلى" "3437" و "مصنف عبد الرزاق" ."20921"وأخرجه من طريق عبد الرزاق: أحمد 136-3/135، والترمذى "3894" فى المناقب: باب فضل أزواج النبى صلى الله عليه وسلم، والنسائى فى "عشرة النساء" "33"، والطبرانى "186"/24، وقال الترمذى: هذاحديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

7212– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . وقد تقدم برقم"4745" و "4746" وانظر الحديث الآتى. وأخرجه أبو يعلى "3777" عن وهب، عن خالد، عن حميد، عن أنس .والأنطاع جمع نطع: بساط من الجلد، والحيس: تمر وأقط وسمن تخلط وتعجن، وتسوى كالثريد. وقوله: "أوضع وأوضع الناس" أى: أغذوا السير وأسرعوا، يقال: وضع البعير يضع وضعاً، وأوضعه راكبه إيضاعاً: إذا حمله على سرعة السير.

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَدِيفَ اَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَاِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِمَسَاحِيهِمْ وَفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، وَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ، فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَزَمَهُمْ، فَلَمَّا قُسِمَتِ الْمَغَانِمُ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ وَقَعَ فِي سَهْمِ دَحْيَةَ الْكَلْبِيِّ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ اَرْؤُسٍ، ثُمَّ دَفَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تُهَيِّئُهَا، وَكَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ تَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا بِالْاَنْطَاعِ، فَاُحْضِرَتْ، فَوَضَعَ الْاَنْطَاعَ وَجِيءَ بِالتَّمْرِ وَالسَّمْنِ، فَاَوْسَعَهُمْ حَيْسًا، فَاَكَلَ النَّاسُ حَتّٰى شَبِعُوا، فَقَالَ النَّاسُ: تَزَوَّجَهَا اَمِ اتَّخَذَهَا اُمَّ وَلَدٍ؟ فَقَالُوا: اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَاَتُهُ، وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ، فَلَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَرْكَبَ حَجَبَهَا حَتّٰى قَعَدَتْ عَلٰى عَجُزِ الْبَعِيرِ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكِبَتْ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ اَوْضَعَ، وَاَوْضَعَ النَّاسُ، وَاَشْرَفَتِ النِّسَاءُ يَنْظُرْنَ، فَعَثَرَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتُهُ، فَوَقَعَ وَوَقَعَتْ صَفِيَّةُ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَبَهَا، فَقَالَتِ النِّسَاءُ: اَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُودِيَّةَ، وَشَمِتْنَ بِهَا، قَالَ ثَابِتٌ: فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: يَا اَبَا حَمْزَةَ اَوَقَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَاحِلَتِهِ؟ فَقَالَ: اِي وَاللّٰهِ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے پاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو چھو رہے تھے ہم لوگ خیبر آ گئے وہ لوگ اپنی کدالیں اور بیلچے اور ٹوکریاں لے کر (قلعے سے) باہر نکلے انہوں نے کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر آ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی حالت بری ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ لڑائی کر کے انہیں پسپاء کر دیا جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں ایک حسین و جمیل کنیز آئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات غلاموں (یا کنیزوں) کے عوض میں اس کو خرید لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا تاکہ وہ انہیں تیار کر دیں۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوتی تھیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دستر خوان منگوایا اسے پیش کیا گیا اس دستر خوان کو بچھایا گیا پھر کھجوریں اور گھی لایا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے لئے حیس تیار کروایا۔ لوگوں نے اسے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ لوگوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے) دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے ساتھ شادی کی ہے یا اسے ام ولد بنایا ہے تو دوسروں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو پردہ کروایا تو وہ آپ کی اہلیہ ہوں گی اگر انہیں پردہ نہیں کرواتے تو پھر ام ولد شمار ہوں گی۔ جب سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سواری پر سوار ہونے لگیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پردہ کروالیا یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونٹ پر بیٹھ گئیں پھر جب یہ لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو تیز کر لیا لوگوں نے بھی سواری کو تیز کر لیا۔ خواتین جھانک کر دیکھنے لگیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو

ٹھوکر لگی' تو نبی اکرم ﷺ اور سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا گر گئے پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے اس خاتون کا پردہ کروایا' تو خواتین نے کہا: اللہ تعالیٰ اس یہودی عورت کو دور ہی رکھے۔ انہوں نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہا۔

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابوحمزہ! کیا نبی اکرم ﷺ اپنی سواری سے نیچے گر پڑے تھے' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ اپنی سواری سے گر گئے تھے: اے ابومحمد!

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا امہات المومنین میں سے ایک ہیں

7213 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا يَبْنِيْ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ، فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ، وَلَا لَحْمٍ اَمَرَنَا بِالْاَنْطَاعِ، فَاُلْقِيَ فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ هِيَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ، وَقَالُوْا: اِنْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا مِنْ خَلْفِهٖ، وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان کسی جگہ پر تین دن تک قیام کیا آپ نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کی رخصتی کروائی تھی میں اہل ایمان کو نبی اکرم ﷺ کے ولیمے کے لئے بلا کر لایا تھا اس میں روٹی یا گوشت نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دستر خوان لانے کا حکم دیا' تو اس دستر خوان پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا یہ نبی اکرم ﷺ کا ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے کہا: یہ امہات المومنین میں سے ایک شمار ہوں گی یا نبی اکرم ﷺ کی کنیز شمار ہوں گی' تو دوسروں نے جواب دیا: اگر نبی اکرم ﷺ نے ان کا پردہ کروایا' تو یہ امہات المومنین میں شمار ہوں گی اگر پردہ نہ کروایا' تو یہ آپ کی کنیز شمار ہوں گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہونے لگے' تو آپ نے اس خاتون کے لئے اپنے پیچھے جگہ بنائی اور اس خاتون کے اور لوگوں کے درمیان پردہ کھینچ دیا۔

7213- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب الغافقي، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "3/264"، والبخاري "5085" في النكاح: باب اتخاذ السراري ومن أعتق جارية ثم تزوجها، والنسائي 6/134 في النكاح: باب البناء في السفر، من طرق عن اسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. ... وأخرجه البخاري "4213" في المغازي: باب غزوة خيبر، والبيهقي 7/259 من طريق محمد بن جعفر، والبخاري ""4212ن والنسائي 6/134 من طريق يحيى ى، كلاهما عن حميد الطويل، به. ولفظ يحيى مختصر. وانظر الحديث السابق.

بَابٌ فَضْلُ الْاُمَّةِ

باب! اس امت کی فضیلت کا تذکرہ

7214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فِيلٍ الْبَالِسِيُّ اَبُو الطَّاهِرِ بِاَنْطَاكِيَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا حَظُّكُمْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَنْتُمْ حَظِّي مِنَ الْاُمَمِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انبیاء میں سے ''میں'' تمہارا حصہ ہوں اور امتوں میں سے ''تم'' میرا حصہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ قَبَضَ نَبِيَّهُ قَبْلَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ فَرَطًا لَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس امت کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے ان کے نبی کو ان سے پہلے قبض کر لیتا ہے' تا کہ وہ نبی ان کے لیے پیش رو بن جائے

7215 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَجَرِيُّ بِالْاُبُلَّةِ، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بِدِمَشْقَ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا

7214- إسناده ضعيف. أبو حبيبة الطائى لم يوثقه غير المؤلف، ولم يروا عنه غير ابى إسحاق، وباقى رجاله ثقات غير زيد بن الحباب، فإنه يخطىء فى روايته عن سفيان الثورى . وأخرجه البزار "2847" عن أبى كريب، بهذا الإسناد . وقال: لانعلمأحداً رواه عن النبى صلى الله عليه وسلم إلا أبو الدرداء، ولا عنه إلا أبو حبيبة، ولا عنه إلا أبو إسحاق، ولا عنه إلا الثورى، ولا عنه إلا زيد، ولاعنه.................... إلا أبو كريب، ولانعلم أحداً تابعه على هذا الحديث. وذكره الهيثمى فى "المجمع"10/68 وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح غير أبى حبيبة الطائى، وقد صحح له الترمذى حديثاً، وذكره ابن حبان فى "الثقات."واورده الهيثمى 1/174 فى حديث طويل فيه: "والذى نفس محمد بيده لو كان موسى بين أظهركم ثم اتبعتموه وتركتمونى، لضللتم ضلالاً بعيداً، أنتم حظى من الأمم وأنا حظكم من النبيين" وقال: رواه الطبرانى فى "الكبير" وفيه ابو عامر القاسم بن محمد الأسدين ولم أر من ترجمه، وبقية رجاله موثقون. وأخرجه بهذا الزيادة من حديث عبد الله بن ثابت احمد 3/470-471، و4/265-266 عن عبد الرزاق، عن سفيان، عن جابر، عن الشعبى، عنه . وذكره الهيثمى 1/173، وقال: رواه احمد والطبرانى، ورجاله رجال الصحيح إلا أن فيه جابراً الجعفى، وهو ضعيف.

قَبْلَهَا، فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ، فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلْكِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ، وَعَصَوْا أَمْرَهُ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جب کسی امت پر رحمت کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس امت سے پہلے اس کے نبی کی روح کو قبض کر لیتا ہے اور اس نبی کو ان لوگوں کے لیے پیش رو اور آگے جانے والا بنا دیتا ہے' جب وہ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کے نبی کی زندگی میں ہی ان لوگوں کو عذاب دے دیتا ہے اور ان کو ہلاک کر کے اس نبی کی آنکھوں کو ٹھنڈک دیتا ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے' جب وہ لوگ نبی کو تکلیف دیتے ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ هِيَ مِنْ أَعْدَلِ الْأُمَمِ أَسْبَابًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اپنے معاملات کے اعتبار سے یہ امت تمام امتوں میں زیادہ عادل ہے

7216 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا) (البقرة: 143)، قَالَ: عَدْلًا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا

7215- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجوهري، فمن رجال مسلم. وهو مكرر الحديث. "6647"

7216- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، وهو في "مسند أبي يعلى". "1207" وأخرجه أحمد 3/9 و58، والترمذي "2961" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/346، وابن ماجة "4284" في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم، من طرق عن أبي معاوية بهذا الإسناد مختصراً ومطولاً . وأخرجه أحمد 3/32، والبخاري "3339" في الأنبياء : باب قول الله عزوجل: (وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ) ، و "4487" في تفسير سورة البقرة: باب: (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً) ، و "7349" في الاعتصام: باب: (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً) ، والترمذي عقب حديث رقم "2965"، وأبو يعلى "1173" والطبري "2165" و...."2166" و"2167" و "2179" و "2180"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 216 من طريق عن الأعمش به، مختصراً ومطولاً . وذكره السيوطي في "الدر المنثور "1/348 و 349 وزاد نسبته إلى سعيد بن منصور، وابن أبي حاتم، والإسماعيلي، والحاكم، وابن المنذر . وانظر الحديث المتقدم برقم "6477" وقوله: "عدلاً" مصدر وصف به، يستوي فيه المذكر والمؤنث والمثنى والجمع، وفي بعض الروايات "عدولاً" بلفظ الجمع قال في "اللسان": فإن رأيته مجموعاً أو مثنى أو مؤنثاً فعلى أنه قد أجرى مجرى الوصف الذي ليس بمصدر.

ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اسی طرح ہم نے تمہیں وسط امت بنایا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: (وسط سے مراد) عادل ہونا ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلَ هٰـذِهِ الْاُمَّةِ فِيْ آجَالِ مَنْ خَلَا قَبْلَهَا مِنَ الْاُمَمِ

دیگر تمام امتوں کے مقابلے میں اس امت کی مدت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا مثال بیان کرنے کا تذکرہ

7217 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ، وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ؟ ثُمَّ قَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ، قَالَ: فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، وَقَالُوْا: نَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا وَاَقَلَّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ عَمَلِكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاِنَّهُ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دیگر امتوں کے مقابلے میں تمہاری مدت اس طرح ہے' جس طرح عصر سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہوتا ہے تمہاری، یہودیوں کی اور عیسائیوں کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک شخص کچھ مزدوروں کو کام کے لیے رکھتا ہے وہ شخص یہ کہتا ہے کون میرے لیے ایک قیراط کے عوض میں دوپہر تک کام کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو یہودیوں نے ایک' ایک قیراط کے عوض میں دوپہر تک کام کیا پھر وہ شخص کہتا ہے کون میرے لیے دوپہر سے لے کر عصر تک ایک' ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو عیسائیوں نے دوپہر سے لے کر عصر کے وقت تک کام کیا پھر وہ شخص کہتا ہے کون میرے لیے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک دو' دو قیراط کے عوض میں کام کرے گا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وہ لوگ ہو جو عصر سے لے کے سورج غروب

7217- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه برقم. "6639"

ہونے تک دو دو قیراط کے عوض میں کام کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس بات پر یہودی اور عیسائی غصے میں آ گئے انہوں نے کہا: ہم نے زیادہ کام کیا ہے اور ہمیں تھوڑا معاوضہ ملا ہے۔ پروردگار نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے کام کے حوالے سے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں، تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں عطا کروں گا"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے)، یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

7218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا يَوْمًا اِلَى اللَّيْلِ عَلٰى اَجْرٍ اِلَى اللَّيْلِ، فَعَمِلُوْا لَهٗ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ، ثُمَّ قَالُوْا: لَا حَاجَةَ لَنَا فِىْ اَجْرِكَ الَّذِىْ اشْتَرَطْتَ لَنَا، وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، قَالَ لَهُمْ: لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ، وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ كَامِلًا، فَاَبَوْا وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ بَعْدَهُمْ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِىْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْاَجْرِ، فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ، قَالُوْا: الَّذِىْ عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ الْاَجْرُ الَّذِىْ جَعَلْتَ لَنَا لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ، قَالَ: اعْمَلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ، فَاِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَىْءٌ يَسِيْرٌ اَحْسَبُهٗ، قَالَ: فَاَبَوْا، قَالَ: ثُمَّ عَمِلْتُمْ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ، فَذٰلِكَ مَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالَّذِيْنَ تَرَكُوْا مَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ قَبِلُوْا هُدَى اللّٰهِ، وَمَا جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے، جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے کہ وہ سارا دن رات تک اس کے لیے کام کریں گے اور انہیں رات تک کام کرنے کا معاوضہ ملے گا انہوں نے دوپہر تک اس کے لیے کام کیا پھر ان مزدوروں نے کہا: ہمیں تمہارے اس معاوضے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جو تم نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا اور ہم نے جو کام کیا ہے وہ رائیگاں گیا، تو اس شخص نے ان سے کہا: تم ایسا نہ کرو تم اپنا بقیہ دن کو مکمل کر لو اور اپنا مکمل

7218- إسناده صحيح على شرط الشيخين . بُريد: هو ابن عبد الله بن أبي بردة . وأخرجه البيهقي 6/119 من طريق أبي يعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "558" في مواقيت الصلاة: باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغرب، . و "2271" في الإجارة: باب الإجارة من العصر إلى الليل، ومن طريقه البغوي "4018" عن محمد بن العلاء بن كريب، به. وأخرجه البيهقي 6/119 من طرق عن أبي أسامة حماد بن اسامة، به.

معاوضہ وصول کرلولیکن انہوں نے اس چیز کو نہیں مانا اور انہوں نے اس کام کو چھوڑ دیا' تو اس شخص نے دوسرے لوگوں کو ان کے بعد مزدور رکھا اور کہا: تم بقیہ دن کام کرو تا ہم میں تمہیں وہی اجر دوں گا' جو میں نے ان لوگوں کے لئے معاوضہ مقرر کیا تھا'' تو ان لوگوں نے کام کیا' یہاں تک کہ جب عصر کا وقت ہوا' تو انہوں نے کہا: ہم نے جو کام کیا تھا وہ رائیگاں جاتا ہے تمہارا اجر تمہیں ملے جسے تم نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے' تو وہ شخص کہتا ہے تم اپنا بقیہ کام پورا کرلو کیونکہ اب دن ختم ہونے میں تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو ان لوگوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے عصر سے لے کر رات تک کام کیا (یعنی سورج غروب ہونے تک کام کیا)''

یہ یہودیوں، عیسائیوں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جس حکم کو چھوڑا اس کی مثال ہے اور مسلمانوں کی مثال ہے' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول کیا اور اللہ کے رسول جو لے کر آئے تھے اسے قبول کیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ بِفَضْلِهِ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت اس امت کی کون سی چیزوں کو معاف کیا ہے

7219 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا وَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاَ، وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ

7219–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن بكر، فمن رجال البخاري .وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/95، والطبراني "الصغير" 1/270، والدارقطني 171-170/4، والبيهقي 7/356، .... وابن حزم في "الإحكام في أصول الأحكام" 5/149 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، بهذا الإسناد. وقال الطبراني: "لم يروه عن الأوزاعي إلا بشر، تفرد به الربيع بن سليمان ."وأخرجه الحاكم 2/198 من طريق بحر بن نصر بن سابق الخولاني، عن بشر بن بكر، ومن طرق الربيع بن سليمان، عن أيوب بن سويد، كلاهما عن الأوزاعي، به. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه ابن ماجه "2045" في الطلاق: باب طلاق المكره والناسي، والبيهقي 357-7/356 من طريق محمد بن المصفى، عن الوليد بن مسلم، حدثنا الأوزاعي، عن ابن عباس، قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 2/130: "هذا إسناد صحيح إن سلم من الانقطاع، والظاهر أنه منقطع"، قال المزي في "الأطراف" 5/85 رواه بشر بن بكر التنيسي عن الأوزاعي، عن عطاء، عن عبيد بن عمير، عن ابن عباس .قال البوصيري: "وليس ببعيد أن يكون السقط من صنعة الوليد بن مسلم فإنه كان يدلس تدليس التسوية.وفي الباب عن عبد الله بن عمر، وعقبة بن عامر، وأبي ذر، وأبي الدرداء وثوبان، وهي مخرجة في "العواصم والقواصم".198-1/192 وانظر شرح هذا الحديث في "جامع العلوم والحكم" ص356-350 لابن رجب.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاء' نسیان اور جس چیز پر انہیں مجبور کیا گیا ہو' ان تمام چیزوں سے درگزر کیا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا ابْتَلَى اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِمَا دَفَعَ عَنْهُمْ بِهٖ تَعْجِيلَ الْعَذَابِ فِي الدُّنْيَا

اس چیز کی صفت کا تذکرہ' جس میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مبتلا کرنا ہے اس کے عوض میں ان سے دنیا میں جلدی عذاب کو دور کر دیا ہے

7220 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو، جَابِرًا، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا اُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ) (الأنعام: 65)، قَالَ: اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ، (اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ) (الأنعام: 65)، قَالَ: اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ، (اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ) (الأنعام: 65)، قَالَ: هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ اَيْسَرُ

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم یہ فرما دو! وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ وہ تمہارے اوپر سے تم پر عذاب بھیج دے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا: میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''یا تمہارے نیچے سے بھیج دے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

7220- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وسفيان هو ابن عيينة. وعمرو: هو ابن دينار. وهو في "مسند أبي يعلى". "1829" وأخرجه الحميدي "1259"، والإمام أحمد 3/309، والبخاري "7313" في الاعتصام: باب قوله تعالى: (أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعاً)، والترمذي "3065" في التفسير: باب ومن سورة الأنعام، وأبو يعلى "1967"، والطبري "13365" و"13366"، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 11، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 302 وفي "الاعتقاد" ص89 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4628" في تفسير سورة الأنعام: باب قوله تعالى: (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً مِنْ فَوْقِكُمْ)، و "7406" في التوحيد: باب قول الله عزوجل: (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/251، وأبو يعلى "1982" و "1983"، وابن أبي عاصم في "السنة" "300"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 2/26 من طريقين عن عمرو بن دينار، به. وذكره السيوطي في " الدر المنثور "284-3/283 وزاد نسبته إلى .... عبد الرزاق، وعبد بن حميد، ونعيم بن حماد في "الفتن"، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وأبي الشيخ، وابن مردويه.

''یا تمہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کردے یوں کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں زیادہ ہلکی اور زیادہ آسان ہیں۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الثَّوَابَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى يَسِيْرِ الْعَمَلِ اَضْعَافَ مَا يُعْطِي عَلٰى كَثِيْرِهِ لِغَيْرِهَا مِنَ الْاُمَمِ

اللہ تعالیٰ کا اس امت کو تھوڑے عمل کے نتیجے میں اس سے کئی گنا زیادہ ثواب عطا کرنے کا تذکرہ' جو دوسری امتوں کو زیادہ کام کرنے پر عطا کرے گا

7221 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ:

اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَنْ سَلَفَ قَبْلَكُمْ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُعْطِيَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا عَنْهَا، فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا، وَاُعْطِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ، فَعَمِلُوْا بِهٖ حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا صَلَاةَ الْعَصْرِ عَجَزُوْا، فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا، وَاُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ، فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ اُعْطِيتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ، قَالَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ: رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ اَقَلُّ عَمَلًا مِنَّا وَاَكْثَرُ اَجْرًا، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: هَلْ ظَلَمْتُمْ مِنْ اَجْرِكُمْ شَيْئًا؟ فَقَالُوْا: لَا، فَقَالَ: فَضْلِي اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ اس وقت منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔

''تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان کے مقابلے میں تمہاری بقایوں ہے' جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہوتا ہے اہل تورات کو تورات دی گئی' انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ جب نصف دن گزر گیا تو وہ اس کے حوالے سے عاجز آ گئے' تو انہیں ایک' ایک قیراط دے دیا گیا' اہل انجیل کو انجیل دی گئی' انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ جب وہ عصر کے وقت تک پہنچے تو عاجز آ گئے اور انہیں ایک' ایک قیراط دے دیا گیا۔ تمہیں قرآن دیا گیا تم نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو تمہیں دو' دو قیراط دیئے گئے۔ اہل تورات اور اہل انجیل نے کہا: اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں نے ہم سے کم کام کیا ہے اور انہیں زیادہ اجر ملا ہے' تو اللہ تعالیٰ

7221- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وقد تقدم برقم "6639" و. "7218"

نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے اجر کے حوالے سے کوئی زیادتی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں یہ عطا کردوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الصَّحَابَةُ ثُمَّ التَّابِعُوْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس امت میں سب سے بہتر صحابہ کرام ہیں اور تابعین ہیں

7222 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والا ہے پھر اس کے بعد والا ہے پھر وہ لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک شخص کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہوگی' اور اس کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ اَرَادَ بِهِ الصَّحَابَةَ الَّذِيْنَ كَانُوْا قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے'' اس کے ذریعے صحابہ کرام مراد ہیں خواہ وہ آپ کے پہلے کے ہوں یا بعد کے ہوں

7223 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ

7222– إسناده صحيح على شرط الشيخين. منصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعبيدة: هو ابن عمرو السلماني. وأخرجه أحمد 1/434، ومسلم "2533" "211" في فضائل الصحابة: باب فضل الصحابة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/92 من طريقين عن سفيان بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "7223" و "7227" و. "7228"

7223– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي. وأخرجه مسلم "2533" "210"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/92 عن قتيبة بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2533" "210" عن هناد بن السري، عن أبي الأحوص، به. وانظر الحديث رقم "4328" و "7222" و "7227" و. "7228"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے' جو میرے بعد والا ہے۔ پھر ان کے بعد والا ہے۔ پھر ان کے بعد والا ہے۔ پھر وہ لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہوگی' اور اس کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَهْلَ بَدْرٍ هُمْ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ وَخَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' صحابہ کرام میں اہل بدر سب سے افضل ہیں اور اس امت میں سب سے بہتر ہیں

7224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ اَوْ مَلَكٌ، فَقَالَ: كَيْفَ اَهْلُ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ عِنْدَنَا اَفَاضِلُ النَّاسِ، قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ عِنْدَنَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ اَبُوْهُ وَجَدُّهُ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ، قَالَ: اَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ. عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، وَسُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنْ جَرِيْرٍ وَّاَتْقَنُ، وَاَفْقَهُ كَانَ اِذَا حَفِظَ الشَّيْءَ لَمْ يُبَالِ بِمَنْ خَالَفَهُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک فرشتہ

7224- حديث صحيح . علي بن قادم وثقه المؤلف والعجلي، وقال أبو حاتم: "محله الصدق، وضعفه ابن معين وغيره"، وقال ابن عدي: "نقموا عليه أحاديث رواها عن الثوري غير محفوظة، قال الحافظ في "التقريب": صدوق.قلت: وقدتوبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن معدان فقد روى له النسائي وهو ثقة .وأخرجه أحمد 3/465، وابن ماجة "160" في المقدمة: باب في فضائل أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والطبراني "4412" من طريق وكيع، عن سفياء بهذا الإسناد.

أخرجه البخاري "3992" في المغازي: باب شهود الملائكة بدراً، ومن طريقه البغوي "3993" عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به. ... ورفاعة بت رافع: هو ابن مالك بن العجلان.وأخرجه البخاري"3993" عن سليمان بن حرب، حدثنا حماد - وهو ابن زيد - عن يحيى - وهو الأنصاري - عن معاذ بن رفاعة بن رافع، وكان رفاعة من أهل بدر، وكان رافع من أهل العقبةن فكان يقول لابنه: "....." قال الحافظ: "وهذا صورته مرسل، ولكن عند التأمل يظهر أن فيه رواية لمعاذ بن رفاعة بن رافع، عن ابيه، عن جده.وأخرجه البخاري"3994" عن إسحاق بن منصور، أخبرنا يزيد وهو ابن هارون-أخبرنا يحيى ى، سمع معاذ بن رفاعة أن ملكاً سال النبي صلى الله عليه وسلم . وعن يحيى أن يزيد الهاد أخبره أنه كان معه يوم حدثه معاذ هذا الحديث، فقال يزيد: فقال معاوية: "إن السائل هو جبريل عليه السلام ." وأخرجه الطبراني "4455" من طريق ابن لهيعة، عن عمارة بن غزية، عن يحيى بن سعيد، عن رفاعة بن رافع بن ملك قال: "سمعت أبي يقول"....

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ کے درمیان اہل بدر کی کیا حیثیت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے لوگ ہیں تو اس نے عرض کی: جو فرشتے اس میں شریک ہوئے تھے۔ وہ ہمارے نزدیک یہی حیثیت رکھتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت جریر بن عبدالحمید نے یحیٰی بن سعید کے حوالے سے معاذ بن رفاعہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔ ان کے والد اور ان کے دادا دونوں کو بیعت عقبہ میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

سفیان ثوری نے یہ روایت یحیٰی بن سعید کے حوالے سے عبایہ بن رفاعہ کے حوالے سے اور ان کے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سفیان جریر کے مقابلے میں زیادہ بڑے حافظ الحدیث زیادہ متقن اور زیادہ بڑے فقیہہ ہیں اور جب وہ کسی چیز کو یاد رکھتے ہوں تو وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے برخلاف الفاظ کس نے نقل کیے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ مَضَى مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَانَ الْخَيِّرَ فَالْخَيِّرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس امت کا جو حصہ گزر جائے گا وہ درجہ بدرجہ زیادہ بہتر ہوگا

7225 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ سُحَيْمًا حَدَّثَهُ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ وَّرُطَبٌ، فَاَكَلُوْا مِنْهُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُ شَيْءٌ، اِلَّا نَوَاةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَذْهَبُوْنَ الْخَيِّرَ فَالْخَيِّرَ حَتّٰى لَا يَبْقَى مِنْكُمْ اِلَّا مِثْلُ هٰذَا

❁❁ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تازہ اور خشک کھجوریں پیش کی

7225- حديث حسن لغيره، سحيم لم يرو عنه غير بكر بن سوادة، وذكره البخارى 4/193، وابن أبى حاتم 4/303، فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً، ولم يوثقه غير المؤلف 4/343، وباقى رجاله ثقات رجال مسلم غير صحابيه، فمن رجال أصحاب السنن. وأخرجه الطبرانى "4492" من طريق حرملة بن يحيى ى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى فى "التاريخ الكبير "3/338، والطبرانى "4492"، والحاكم 4/434 من طرق عن ابن وهب، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. ! وله شاهد من حديث أبى هريرة عند البخارى فى "تاريخه" فى "الكنى" ص25، وابن ماجه "4038"، والحاكم 4/316 و434 من طريق يونس، عن الزهرى، عن أبى حميد مولى مسافع، عن أبى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لَتُنْتَقَنَّ كما ينتقى التمر من أغفاله "أى مما لاخير فيه"، فليذهبن خياركم، وليبقين شراركم، فموتوا إن استطعتم" وصححه الحاكم ووافقه الذهبى مع أن أبا حميد مولى مسافع لايعرف بجرح ولا تعديل. وله طريق آخر عند المؤلف تقدم برقم "6851"

گئیں۔ لوگوں نے انہیں کھالیا' یہاں تک کہ ان میں سے ایک گٹھلی باقی رہ گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے لوگ ایک' ایک کر کے رخصت ہو جائیں گے' یہاں تک کہ تم میں سے صرف اس کی مانند (بیکار لوگ) باقی رہ جائیں گے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ آخِرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْفَضْلِ كَاَوَّلِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) اس امت کا آخری حصہ فضیلت میں پہلے والے حصے کی مانند ہوگا)

7226 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ اُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرَى اَوَّلُهُ خَيْرٌ اَوْ آخِرُهُ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے۔ یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بہتر ہے یا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمُوْمَ هٰذَا الْخِطَابِ اُرِيْدَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَّةِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ان الفاظ میں عموم سے مراد امت کا بعض حصہ ہے تمام امت مراد نہیں ہے

7227 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

7226– حديث حسن بشواهد . الفضل بن سليمان قال الساجي: كان صدوقاً وعنده مناكير، وقال ابن معين: "ليس بثقة"، وقال أبو زرعة: "لين الحديث، وروى عنه علي بن المديني وكان من المتشددين"، وقال أبو حاتم: "يكتب حديثه وليس بالقوي"، وقال النسائي: "ليس بالقوي روى له الجماعة، إلا أن البخاري روى له بضعة أحاديث قد توبع عليها. وعبيد بن سليمان الأغر: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أبو حاتم: "لاأعلم في حديثه إنكاراً، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن المبارك، فمن رجال البخاري . وأخرجه الرامهرمزي في "أمثال الحديث" ص 109 من طريق عبد الرحمن بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار "2843" عن الحسن بن قزعة، عن الفُضيل بن سليمان، به. وأخرجه أحمد 4/319 عن عبد الرحمن، حدثنا زياد أبو عمر، عن الحسن، عن عمار. وأخرجه الطيالسي "647" عن عمران، عن قتادة، عن صاحب لنا، عن عمار . وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/68 وقال: "رواه أحمد، والبزار، والطبراني، ورجال البزار رجال الصحيح غير الحسن بنت قزعة، وعبيد بن سلمان الأغر، وهما ثقتان، وفي عبيد خلاف لايضر.

7227– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف ابنابي شيبة". 12/175 وانظر الحديث رقم "4328" و "7223" و. "7228"

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے' جو میرے بعد آئے گا پھر اس کے بعد والا ہے۔ پھر اس کے بعد والا ہے۔ پھر اس کے بعد والا ہے۔ پھر وہ لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہوگی اور اس کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَوَوْا فِي الْفَضِيلَةِ بَعْدَ التَّابِعِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: تابعین کے بعد تمام لوگ فضیلت میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں

7228 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ وَاَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ پھر اس کے بعد والا ہے پھر اس کے بعد والا ہے پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے پہلے ہوگی' اور ان کی قسم ان کی گواہی سے پہلے ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ اَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ تَبَعُ الْاَتْبَاعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' تبع تابعین کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ان کے پیروکار ہیں

7229 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا

7228- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. وانظر الحديث رقم "4328" و "7222" و "7223" و. "7227"

7229- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هلال بن ياف، فمن رجال مسلم. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة". 12/176 وأخرجه من طريق ابن أبي شيبة: الطبراني. "585"/18 وأخرجه الترمذي بإثر حديث "2221" في الفتن: باب ماجاء في القرن الثالث، والطبراني "585"/18 من طريقين عن وكيع، به. .... وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 3/176-177، والطبراني "584"/18 و "586"، والحاكم 3/471 من طريق عن الأعمش، به. وأخرجه الترمذي "2221"، والطبراني "583"/18 من طريقين عن الأعمش، عن علي بن مدرك، عن هلال بن يساف، به. وذكر الترمذي أن حديث وكيع أصح.

الْاَعْمَشُ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والا ہے پھر اس کے بعد والا ہے۔ پھر اس کے بعد والا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ قَدْ آمَنَ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ رَوِيَّةٍ، وَتَلَكُّؤٍ قَدْ يَكُوْنُ اَفْضَلَ مِمَّنْ آمَنَ بِهٖ بَعْدَ تَلَكُّؤٍ وَّرَوِيَّةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دیکھے بغیر ایمان لائے وہ بعض اوقات اس شخص سے افضل ہوگا' جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا ہو (اور پھر آپ پر ایمان لایا ہو)

7230 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رُجُلًا قَالَ لَهٗ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: طُوْبٰى لِمَنْ رَآكَ وَآمَنَ بِكَ، قَالَ: طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِیْ وَآمَنَ بِیْ وَطُوْبٰى، ثُمَّ طُوْبٰى لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَلَمْ يَرَنِیْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ یارسول اللہ! اس شخص کے لیے مبارک ہے جس نے آپ کی زیارت کی اور آپ پر ایمان لایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو مبارک ہو جس

7230- حديث حسن لغيره. إسناده ضعيف دراج ضعيف في روايته عن ابي الهيثم. وأخرجه أحمد 3/71، وأبو يعلى "1374"، والخطيب 4/91 من طريق ابن لهيعة، عن دراج، بهذا الإسناد . وفيه زيادة: "فقال رجل: "وماطوبى؟ قال: "شجرة في الجنة مسيرة مئة، ثياب أهل الجنة تخرج من أكمامها ." ولـه شاهد من حديث أنس عند أحمد 3/155، وابي يعلى "3391"، وابن عدى 6/977، والخطب في "تاريخه"3/306 و6/200 و13/127 ولفظه: "طوبى لمن رآني وآمن بي - مرة - وطوبى لمن لم يرني، وآمن بي -سبع مرات...."- وأخرجه من حديث ابن عمر عند الطيالسي "1845" عن العمري، وابن عدى 4/1427 من طريق طلحة بن عمرو، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر . وذكره الهيثمي 10/67 وقال: رواه الطبراني، وفيه محمد بن القاسم الأسدى الكوفي، وهو مجمع على ضعفه. قلت: والعمرى وطلحة بن عمرو ضعيفان أيضا . وثالث عن أبي عبد الرحمن الجهني عند أحمد 4/152 من طريق ابن إسحاق، حدثني يزيد بن أبي حبيب، عن مرثد بن عبد الله اليزني، عن أبي عبد الرحمن الجهني، وقال الهيثمي 10/67: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن إسحاق وقد صرح بالسماع . ورابع عن واثلة بن الأسقع عند ابن عدى 6/2327. وخامس عن عبد الله بن بسر عند الحاكم 4/86 من طريق جميع بن ثوب، عن عبد الله بن بسر . وجميع هذا: واهٍ كما ذكر الذهبي. وسادس عن علي عند الخطيب 3/49. وسابع عن أبي عمرة عند الطبراني . قال الهيثمي 10/67: رواه الطبراني في "الأوسط" و "الكبير" بنحوه وفيه بيهس الثقفي ولم أعرفه، وابن لهيعة فيه ضعف، وبيقة رجال الكبير رجال الصحيح. وانظر حديث أبي هريرة وأبي أمامة برقم "7232" و "7233".

نے میری زیارت کی ہو اور مجھ پر ایمان لایا ہو اور اس شخص کو مبارک ہو اور مزید مبارک ہو جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھے دیکھا نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ قَدْ آمَنَ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ قَدْ يَكُوْنُ اَشَدُّ حُبًّا لَهُ مِنْ اَقْوَامٍ رَاَوْهُ وَصَحِبُوْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص نبی اکرم ﷺ پر ایمان لے آئے حالانکہ اس نے آپ کو

نہ دیکھا ہو وہ ان لوگوں سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہو جنہوں نے آپ کی زیارت کی ہو اور آپ کے ساتھ رہے ہوں

7231 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ، يَوَدُّ اَحَدُهُمْ اَنْ لَوْ رَآنِيْ بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ شدید محبت وہ لوگ کرتے ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے۔ ان میں سے کسی ایک شخص کی خواہش ہوگی کاش اس نے اپنے اہل خانہ اور مال کے عوض میں میری زیارت کی ہوتی''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

7232 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ

7231– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل وهو ابن أبي صالح فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2832" في الجنة: باب فيمن يود رؤية النبي صلى الله عليه وسلم بأهله وماله، ومن طريقه البغوي "3843" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.

7232– إسناده حسن في الشواهد، أيمن لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف ولم يَرْوِ عنه غير قتادة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو. وأخرجه الطيالسي "1132"، وأحمد 5/248 و 257 و 264، والطبراني "8009" من طرق عن همام، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "8010" من طريق هدبة بن خالد، عن حماد بن الجعد، عن قتادة، به. وانظر "7230"

الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَيْمَنٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):قَالَ: طُوبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَ آمَنَ بِيْ، وَطُوبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَلَمْ يَرَنِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کے لیے مبارک باد ہے' جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا' اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ مبارک باد ہے' جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھے دیکھا نہیں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7233 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَيْمَنَ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: طُوبٰى لِمَنْ رَآنِيْ ثُمَّ آمَنَ بِيْ، وَطُوبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ آمَنَ بِيْ، وَلَمْ يَرَنِي

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَيْمَنُ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِىْ اُمَامَةَ مَعًا، وَاَيْمَنُ هٰذَا هُوَ اَيْمَنُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کے لیے مبارک باد ہے جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا' اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ مبارک باد ہے' جو مجھ پر ایمان لایا۔ حالانکہ اس نے میری زیارت نہیں کی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایمن نامی راوی نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ دونوں سے سنی ہے۔ ایمن نامی یہ راوی ایمن بن مالک اشعری ہے۔

ذِكْرُ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْضِيَهٗ فِىْ اُمَّتِهٖ وَلَا يَسُوْءَهٗ فِيْهِمْ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ان کی امت کے حوالے سے راضی کر دے گا' اور امت کے بارے میں انہیں رسوا نہیں کرے گا

7234 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهٗ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

7233- إسناده حسن في الشواهد كالذي قبله . وذكره السيوطي في "الجامع الصغير" ونسبه إلى ابن النجار، وانظر "7230".

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ فِیْ اِبْرَاهِیْمَ: (رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهُ مِنِّیْ) (ابراهيم: 36) الْاٰيَةَ، وَقَالَ عِيْسَى: (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ) (المائدة: 118) ، اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ، قَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، وَقُلْ لَهُ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِیْ اُمَّتِكَ، وَلَا نَسُوْؤُكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی (ارشاد باری تعالیٰ ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا:)

''اے میرے پروردگار! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا' تو جو شخص میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہو گا''۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا۔

''اگر تو انہیں عذاب دیتا ہے' تو یہ تیرے بندے ہیں'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد کے پاس جاؤ اور ان سے یہ کہہ دو کہ ہم تمہاری امت کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے۔ ہم تمہیں رسوا نہیں کریں گے۔

ذِكْرُ وَعْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْضِيَهُ فِیْ اُمَّتِهٖ وَلَا يَسُوْؤُهُ فِيْهِمْ

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول سے یہ وعدہ کرنے کا تذکرہ' وہ آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کر دے گا' اور ان کے بارے میں آپ کو رسوا نہیں کرے گا

7235 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِیْ اِبْرَاهِيْمَ: (اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهُ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ) (ابراهيم: 36) ، وَقَالَ عِيْسَى: (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ) (المائدة: 118) فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ، وَبَكٰى، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيْلُ، اذْهَبْ اِلٰى

7234- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير يزيد - وهو ابن خالد بن يزيد بن موهب - فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. ابن وهب: هو عبد الله. وأخرجه مسلم "202" في "الإيمان" باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لأمته، والطبري في "تفسيره" 13/229، وابن منده في "الإيمان" "924"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 2/341-342، والبغوي "4337" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي.

7235- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن منده "924" من طريق حرملة، بهذا الإسناد .. وانظر الحديث السابق.

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ، فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَاَلَهُ، فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِيكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْؤُكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: تلاوت کیا۔

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا تھا:)

''اے میرے پروردگار! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا جو شخص میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہوگا' اور جو میری نافرمانی کرے' تو بے شک' تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا۔

''اگر تو انہیں عذاب دے' تو یہ تیرے بندے ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی: اے اللہ میری امت (کی مغفرت کر دے) میری امت (کی مغفرت کردے) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد کے پاس جاؤ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تمہارا پروردگار زیادہ علم رکھتا ہے (لیکن پھر بھی اس نے یہ ارشاد فرمایا) تم اس سے دریافت کرو کہ تم کیوں رو رہے ہو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب اللہ تعالیٰ کو بتایا حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد کے پاس جاؤ اور یہ کہو ہم تمہاری امت کے بارے میں تمہیں راضی کردیں گے۔ ہم تمہیں رسوا نہیں کریں گے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتَهُ بِمَا اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَمَ قَبْلَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے یہ سوال کرنے کا تذکرہ' وہ آپ کی امت کو اس طرح سے ہلاکت کا شکار نہیں کرے گا' جس طرح سے اس نے پہلے کی امتوں کو ہلاکت کا شکار کیا تھا

7236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ،

(متن حدیث): اَنَّ خَبَّابًا، قَالَ: رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا حَتّٰى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ جَاءَهُ خَبَّابٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلَاةً مَا رَاَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا، قَالَ: اَجَلْ اِنَّهَا صَلَاةُ رَغَبٍ وَّرَهَبٍ سَاَلْتُ رَبِّيْ فِيهَا

ثَلَاثَ خِصَالٍ، فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُهُ اَنْ لَا یُهْلِكَنَا بِمَا اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَمَ قَبْلَهَا، فَاَعْطَانِیهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا یُظْهِرَ عَلَیْنَا عَدُوًّا مِنْ غَیْرِنَا، فَاَعْطَانِیهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا یَلْبِسَنَا شِیَعًا، فَمَنَعَنِیهَا

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لیتا رہا' جو آپ ادا کرتے رہے تھے' یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت قریب آ گیا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کا سلام پھیرا' تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اورانہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آج رات آپ نے ایسی نماز ادا کی ہے کہ میں نے آپ کو اس کی مانند نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں یہ ایک ایسی نماز تھی جس میں رغبت اور ہیبت دونوں چیزیں پائی جاتی تھیں۔ میں نے اس کے دوران اپنے پروردگار سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کیا' تو اس نے دو چیزیں مجھے عطا کردیں اور ایک چیز عطا نہیں کی۔ میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ہمیں اس طرح ہلاکت کا شکار نہ کرے' جس طرح اس نے پہلے کی امتوں کو ہلاکت کا شکار کیا تھا' تو اس نے مجھے یہ چیز عطا کردی۔ میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ ہم پر ایسے دشمن کو غالب نہ کرے' جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو' تو اس نے مجھے یہ چیز بھی عطا کردی۔ میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ ہمیں گروہوں میں تقسیم نہ کرے' تو اس نے اس چیز کو قبول نہیں کیا۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتَهُ بِالسَّنَةِ وَالْغَرَقِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنے کا تذکرہ' وہ آپ کی امت کو قحط سالی یا ڈوبنے کے ذریعے ہلاک نہ کرے

7237 - وَاَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الطُّوسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِیْمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِیْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ یَوْمٍ مِنَ الْعَالِیَةِ حَتّٰی اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَةَ دَخَلَ، فَرَكَعَ فِیْهِ رَكْعَتَیْنِ، وَصَلَّیْنَا مَعَهُ، فَدَعَا رَبَّهُ طَوِیْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَیْنَا، فَقَالَ: سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَا

7236- إسناده صحيح، عبد الله بن خباب: روى له الترمذي والنسائي وهو ثقة،.... وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحي الذهلي، فمن رجال البخاري. عبيد الله بن عبد الله بن الحارث: يقال فيه: "عبد الله وعبيد الله مكبراً ومصغراً، ووقع في الترمذي: عبد الله بن الحارث بن نوفل . صالح: هو ابن كيسان. وأخرجه أحمد 5/109، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/115-116، والطبراني "3622" من طريق محمد بن يحيى ي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/108-109، والترمذي "2175" في الفتن: باب ماجاء في سؤال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثاً في أمته، والنسائي 3/216-217 في قيام الليل: باب إحياء الليل، والطبراني "3621" و "3623" و "3624" و "3626"، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عبد الله بن خباب 14/447-448 من طرق عن الزهري، به، وقال الترمذي: "هذا حديث حسن غريب صحيح." وأخرجه الطبراني "3625" من طريق عبد الله بن سالم، عن الزبيدي، عن عبد الله بن عبد الله بن الحارث بن نوفل، به.

يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَمَنَعَنِيهَا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالائی علاقے کی طرف سے تشریف لا رہے تھے' یہاں تک کہ آپ کا گزر بنو معاویہ کی مسجد سے ہوا تھا۔ آپ اس کے اندر آئے دو رکعت ادا کیں' اور ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے پروردگار سے طویل دعا مانگی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ وہ میری امت کو قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کرے گا' تو اس نے مجھے یہ چیز عطا کر دی میں نے اس سے درخواست کی کہ یہ لوگ آپس میں نہ لڑیں' تو اس نے یہ چیز قبول نہیں کی۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِأُمَّتِهِ بِأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لیے یہ دعا مانگنے کا تذکرہ وہ ان پر اس دشمن کو مسلط نہیں کرے گا' جو دوسری (قوموں سے تعلق رکھتا) ہو

7238 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، فَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، فَإِنَّ رَبِّي، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أُعْطِيكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا

7237- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن هاشم وعثمان بن حكيم، فمن رجال مسلم. ابن نمير: هو عبد الله. وأخرجه ابن ابى شيبة 10/320، وأحمد 1/181-182، ومسلم "2890" "20" فى الفتن: باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، من طريق ابن نمير، بهذا الإسناد ولفظه: "سألت ربى ثلاثاً فأعطانى ثنتين ومنعنى واحدة، سألت ربى أن لايهلك أمتى بالسّنة فأعطانيها، وسألته أن لايهلك أمتى بالغرق فأعطانيها، وسألته أن لايجعل بأسهم بينهم فمنعنيها." وأخرجه أحمد 1/175، ومسلم "2890" "21"، والدورقى فى "مسند سعد بن أبى وقاص " "39"، وعمر بن شبة مختصراً فى "تاريخ المدينة" 1/68، وأبو يعلى "734"، والبيهقى فى "الدلائل" 6/526، والبغوى "4014" عن طرق عثمان بن حكيم، به.

7238- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى أسماء الرحبى -وهو عمرو بن مرثد الرحبى- فمن رجال مسلم، وكذا صحابيه ثوبان. أيوب: هو ابن أبى تميمة السختيانى، وأبو قلابة:..........

..... هو عبد الله بن زيد الجرمى. وأخرجه مسلم "2889" "19" فى الفتن: باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، والترمذى "2176" فى الفتن: باب ما جاء فى سؤال النبى صلى الله عليه وسلم ثلاثاً فى أمته، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/278 و284، ومسلم "2889" "19"، وأبو داود "4252" فى الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، والبيهقى فى "الدلائل" 6/526-527 والبغوى "4015" من طرق عن حماد بن زيد، به. وقد تقدم من طريق أخرى برقم "6714" وانظر ."4551"

أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا، أَوْ قَالَ: مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتّٰى تُعْبَدَ الْأَوْثَانُ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ يَخْذُلُهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا' تو میں نے اس کے مشرقی اور مغربی حصوں کو دیکھ لیا۔ میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچ جائے گی' یہاں تک میرے لیے زمین کو لپیٹا گیا تھا' اور مجھے دو خزانے عطا کیے گئے تھے سرخ اور سفید۔ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لیے دعا مانگی کہ وہ انہیں عمومی قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کرے گا' اور ان پر ایسا دشمن مسلط نہیں کرے گا' جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو' جو ان کا قتل عام کر دے' تو میرے پروردگار نے کہا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کرلوں' تو پھر اس میں تبدیلی نہیں کی جاتی۔ تمہاری امت کے بارے میں' میں تمہیں یہ چیز عطا کرتا ہوں۔ میں انہیں عمومی قحط سالی کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہیں کروں گا' اور میں ان پر ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا' جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو' اور جو ان کا قتل عام کرے۔ خواہ وہ دشمن ان کے خلاف زمین کے کونے کونے سے اکٹھا ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) البتہ وہ لوگ خود ایک دوسرے کو ہلاکت کا شکار کریں گے' اور ایک دوسرے کو قیدی بنالیں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا اندیشہ ہے' جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی' تو پھر قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے نہیں ملیں گے' یہاں تک کہ بتوں کی عبادت نہیں کی جانے لگے گی۔ میری امت میں **30** کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک اس بات کا دعویدار ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے گا' اور وہ لوگ غالب رہیں گے' جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (یعنی قیامت) آجائے گی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ وُرُودِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ حَوْضَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس امت کے نبی اکرم ﷺ کے حوض پر وارد ہونے کے بارے میں ہے

7239 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتَزْدَحِمَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلَى الْحَوْضِ ازْدِحَامَ اِبِلٍ وَّرَدَتْ لِخَمْسٍ

❁❁ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت کا حوض کوثر پر اس طرح ہجوم ہوگا' جس طرح اونٹوں کا ہجوم ہوتا ہے' جو پانی پینے آتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِي بِهَا يَعْرِفُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ عِنْدَ وُرُودِهِمْ عَلَى الْحَوْضِ

اس علامت کا تذکرہ' جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ دیگر تمام امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لیں گے جب وہ لوگ حوض پر آئیں گے

7240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ،

7239- إسناده محتمل للتحسين. إسحاق بن إبراهيم بن العلاء الزبيدى أثنى عليه ابن معين خيراً، وقال: "لاباس به ولكنهم يحسدونه"، وقال أبو حاتم: "شيخ"، وذكره المؤلف فى "الثقات" 8/113، ووثقه مسلمة، ونقل ابن عساكر 2/410"ت" عن النسائى: إسحاق ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، وعمرو بن الحارث هو ابن الضحاك الزبيدى الحمصى روى عنه غير إسحاق مولاته علوة وذكره المؤلف فى "الثقات" 8/480، وقال: مستقيم الحديث روى له البخارى فى "الأدب المفرد" وأبوداود فى "سننه"، وسويد بن جبلة ذكره المؤلف فى "الثقات" 4/325، وروى عنه جمع، وباقى رجاله ثقات، والزبيدى: هو محمد بن الوليد بن عامر . واخرجه الطبرانى "632"/18 من طريقين عن إسحاق بن إبرهيم، بهذا الإسناد.. وذكره الهيثمى فى "المجمع" 10/365 وقال: رواه الطبرانى بإسنادين وأحدهما حسن.

7240- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم "1047" و ."3171" .... قال ابن عبد البر فيما نقله عن الزرقانى فى "شرح الموطأ" 1/65: كل من أحدث فى الدين مالا يرضاه الله، فهو من المطرودين عن الحوض، وأشدهم من خالف جماعة المسلمين كالخوارج والروافض وأصحاب الأهواء وكذلك الظلمة المسرفون فى الجور وطمس الحق، والمعلنون بالكبائر، فكل هؤلاء يخاف عليهم أن يكونوا ممن عنوا بهذا الخبر.

عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبُرَةِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُ اَنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ اِخْوَانَنَا، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ، قَالَ: بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ، وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوا بَعْدُ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِیْ بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِیْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، اُنَادِيْهِمْ اَلَا هَلُمَّ اَلَا هَلُمَّ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَاَقُوْلُ: فَسُحْقًا فَسُحْقًا فَسُحْقًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا۔

''اے اہل ایمان کی قوم کی بستی والو! تم پر سلام ہو۔ اگر اللہ نے چاہا' تو ہم بھی تم سے آملیں گے''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میری یہ خواہش تھی کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تم میرے اصحاب ہو۔ میرے بھائی وہ لوگ ہیں' جو بعد میں آئیں گے۔ میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو ہوں گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی امت کے جو لوگ آپ کے بعد آئیں گے۔ آپ ان کو کیسے پہچانیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر کسی شخص کے پاس ایسا گھوڑا ہو جس کی پیشانی پر سفید نشان ہو اور وہ گھوڑا سیاہ گھوڑوں کے درمیان موجود ہو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو جب وہ لوگ بھی قیامت کے دن آئیں گے' تو وضو کرنے کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی' اور حوض کوثر پر میں ان کا پیش رو ہوں گا' اور کچھ لوگوں کو میرے حوض سے یوں پرے کیا جائے گا' جس طرح گمشدہ اونٹ کو پرے کیا جاتا ہے۔ میں انہیں پکاروں گا ادھر آؤ ادھر آؤ' تو یہ کہا جائے گا: ان لوگوں نے آپ کے بعد (دین کے احکام میں) تبدیلی کر دی تھی' تو میں کہوں گا: پرے ہو جاؤ پرے ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْعَلَامَةَ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا هِیَ لِاُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' وہ علامت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ مخصوص ہے دیگر امتوں میں یہ نہیں ہوگی

7241 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ حَوْضِى لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ اِلٰى عَدْنَ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ، وَلَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، اِنِّىْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ، فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَرِدُوْنَ عَلَىَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ اِلٰى عَدْنَ تَاْكِيْدٌ فِى الْقَصْدِ لَا اَنَّهٗ اَبْعَدُ مِنْهُمَا.

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرا حوض اس سے زیادہ بڑا ہے جتنا ایلہ سے لے کر عدن تک کا فاصلہ ہے' اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اس حوض کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں' اور اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس حوض سے کچھ لوگوں کو پرے کیا جائے گا' جس طرح کوئی شخص اپنے حوض سے اجنبی اونٹوں کو پرے کرتا ہے' تو عرض کی گئی یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ تم میرے پاس چمکدار پیشانیوں کے ساتھ آؤ گے جو وضو کرنے کی وجہ سے ہوگی (یہ علامت) تمہارے علاوہ کسی کی نہیں ہوگی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس سے زیادہ دور ہے جتنا ایلہ سے لے کر عدن تک کا فاصلہ ہے'' یہاں مقصود میں تاکید پیدا کرنا مراد ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان دونوں سے زیادہ دور ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِى الْقِيَامَةِ بِآثَارِ وُضُوْئِهِمْ فِى الدُّنْيَا

قیامت کے دن اس امت کی اس صفت کا تذکرہ' جو دنیا میں ان کی وضو کے نشانات کی وجہ سے ہوگی

7242 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ بُلْقٌ مِّنْ آثَارِ الطُّهُوْرِ

7241- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعد بن طارق، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "248" في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، وابن ماجه "4302" في الزهد: باب ذكر الحوض، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد.

7242- إسناده حسن، عاصم: هو ابن بهدلة، وزر: هو ابن حبيش. وهو في "مسند أبي يعلى" "5048"، وهو "1048" ....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے۔جن کا تعلق آپ کی امت سے ہے اور آپ نے انہیں دیکھا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وضو کے آثار کی وجہ سے چمکدار پیشانیوں والے ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّحْجِيلَ بِالْوُضُوءِ فِي الْقِيَامَةِ اِنَّمَا هُوَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَطْ، وَاِنْ كَانَتِ الْاُمَمُ قَبْلَهَا تَتَوَضَّأُ لِصَلَاتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن وضو کی وجہ سے اعضاء کا چمکنا صرف اس امت کی خصوصیت ہے' اگرچہ پہلے کی امتیں بھی نماز کے لیے وضو کیا کرتی تھیں

7243 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِدُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ سِيمَا اُمَّتِيْ لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ وضو کی وجہ سے چمکدار پیشانیوں کے ساتھ (میرے حوض پر) آؤ گے۔ یہ میری امت کا مخصوص علامتی نشان ہے' جو ان کے علاوہ اور کسی کا نہیں ہوگا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ دُخُوْلِ اَقْوَامٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت کے کچھ لوگ جنت میں کسی حساب کے بغیر داخل ہوں گے

7244 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا

7243– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي مالك الأشجعي - وهو سعد بن طارق - فمن رجال مسلم. أبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وهو مكرر الحديث رقم "1049".

7244– إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد بن زياد: هو الجمحي. وأخرجه أحمد 2/456، ومسلم "216" و "368" في الإيمان: باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، وابن منده في "الإيمان" "973" من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/328، وابن منده "973" من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/302، ومسلم "216" "367"، وابن منده "974" و "975" من طرق عن محمد بن زياد، به . وأخرجه أحمد 2/400-401، والبخاري "5811" في اللباس: باب البرود والحبرة والشملة، و "216" "369"، وابن منده "970" و "971"، والبيهقي في "السنن" 10/139، والبغوي "4323" من طريقين عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن ابي هريرة . وأخرجه أحمد 2/502 عن يزيد، عن محمد، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، به .وأخرجه بطوله أحمد 2/351 من طريق ابن لهيعة، عن أبي يونس. عن ابي هريرة. وأخرجه مسلم "217"، وابن منده "972"

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، قَالَ: فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ اٰخَرُ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مَاضٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ اُطْلِقَ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا لِعُكَّاشَةَ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ الْاٰخَرُ فَلَوْ دَعَا لَهُ لَقَامَ الثَّالِثُ وَالرَّابِعُ، وَخَرَجَ الْاَمْرُ اِلٰى مَا لَا نِهَايَةَ لَهُ وَلَبَطَلَ وَعِيْدُ اللّٰهِ جَلَّ، وَعَلَا لِمَنِ ارْتَكَبَ الْمَزْجُوْرَاتِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّدْخِلَهُمُ النَّارَ، فَحَسَمَهُمْ ذٰلِكَ عَنْ نَفْسِهِ بِلَفْظَةِ اِخْبَارٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے ستر ہزار لوگ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ' تو اسے ان میں شامل کرلے۔ ایک اور صاحب نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حوالے سے عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس حوالے سے عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے'' اس میں لفظی طور پر گزرے ہوئے زمانے سے متعلق ایک فعل کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے۔ لیکن اس کے ذریعے مراد اس چیز سے منع کرنا ہے جس کے ذریعے یہ الفاظ مطلق طور پر استعمال ہوئے ہیں' اور وہ یہ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعا کردی اور یہ کہہ دیا کہ اے اللہ' تو اسے ان میں شامل کردے' تو دوسرے صاحب کا کھڑے ہونا (مناسب نہیں ہے) کیونکہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا کردیتے' تو پھر کوئی تیسرا اور چوتھا شخص بھی کھڑا ہو جاتا' اور معاملہ ایک ایسی صورت کی طرف چلا جاتا' جس کی کوئی انتہا نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی وعید جو ان لوگوں کے لیے ہے۔ جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہوگا' اور وہ ممنوعہ چیزوں کے مرتکب ہوں گے وہ باطل ہو جاتی (وہ وعید یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گا' تو اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظی طور پر اطلاع کے ذریعے اپنے آپ کو اس طرح کی چیزوں سے روک لیا' اور اس سے مراد اس سے منع کرنا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عَدَدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس امت سے تعلق رکھنے والے اہل جنت کی تعداد کے بارے میں ہے

7245 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا هُوَ ذَاتُ يَوْمٍ فِیْ بَيْتِ الْمَالِ، اِذْ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ قُبَّةٍ لَهُ مِنْ اَدَمٍ، فَقَالَ: اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: وَثُلُثُ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ ، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ، اِنِّی لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِنَّ مَثَلَ الْمُسْلِمِيْنَ فِی الْكُفَّارِ كَالْبَقَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْهَا الشَّعْرَةُ السَّوْدَاءُ، اَوْ كَالْبَقَرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْهَا الشَّعْرَةُ الْبَيْضَاءُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بیت المال میں موجود تھے' تو انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چمڑے سے بنے ہوئے خیمے سے باہر نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یا اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے اس بات کی امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ کفار کے درمیان مسلمانوں کی مثال اس طرح ہے' جس طرح کوئی سفید گائے ہو جس میں ایک سیاہ بال موجود ہو۔ یا سیاہ گائے ہو جس میں ایک سفید بال موجود ہو۔

7245– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن وهب بن أبي كريمة، فقد روى له النسائي وهو صدوق. محمد بن سلمة: هو ابن عبد الله الباهلي الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن يزيد بن سماك الحراني، وأبو إسحاق: هو السبيعي. وأخرجه الطيالسي "324"، وأحمد 1/386 و 437 و 438، والبخاري "6528" في الرقاق: باب كيف الحشر، ومسلم "221" "377" في الإيمان: باب كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، والترمذي "2547" في صفة الجنة: باب ماجاء في كم صف أهل الجنة، وابن ماجة "4283" في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم، وأبو عوانة في "المسند" 1/87-88، والطبري في "تهذيب الآثار" في مسند ابن عباس "705"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "361" و"362" وابن منده في "الإيمان" "985"، وأبو نعيم في "الحلية" 4/152، وفي "صفة الجنة" "64" من طريق شعبة، والبخاري "6642" في الإيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، من طريق يوف بن إسحاق بن أبي إسحاق، ومسلم "221" "376"، والطحاوي "364"، وهناد بن السري في "الزهد" "195"، وابن منده "987" من طريق أبي الأحوص، وأحمد 1/445، والطحاوي "360" من طريق إسرائيل، ومسلم "221" "378"، وأبو عوانة 1/88، وابن منده "986" من طريق مالك بن مغول، وأبو يعلى "5386" من طريق عمار بن رزيق، والطبري في "تفسيره" 7/112، وفي "مسند ابن عباس" "704" من طريق معمر، سبعتهم عن أبي إسحاق السبيعي، به. وسيأتي برقم "7458".

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ عَدَدِ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو ان لوگوں کی تعداد کے بارے میں ہے جو اس امت سے تعلق رکھتے ہوں گے اور حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے

7246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، وَاَبِي الْيَمَانِ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ اَنْ يُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ: يَزِيْدُ بْنُ الْاَخْنَسِ السُّلَمِيُّ: وَاللّٰهِ مَا اُولٰئِكَ فِيْ اُمَّتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا كَالذُّبَابِ الْاَصْهَبِ فِي الذِّبَّانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَبِّي قَدْ وَعَدَنِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَزَادَنِيْ حَثَيَاتٍ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ اس پر حضرت یزید بن اخنس سلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اللہ کی قسم یارسول اللہ! آپ کی امت میں (یہ ستر ہزار لوگ) اس طرح ہوں گے، جس طرح ٹیلے کے مقابلے میں مٹھی بھر ریت ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرے پروردگار نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ستر ہزار لوگ ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے اور اس کے ہمراہ مزید کچھ مزید لپ ہوں گے (یعنی پروردگار بے حد وشمار لوگوں کو جہنم سے آزاد کرے گا۔)

7246- إسناده صحيح. عمرو الحمصي روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقة، وثقه النسائي وأبو داود، والمؤلف، ومسلمة بن القاسم، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير أبي اليمان الهوزني متابع سليم بن عامر، فقد روى له أبو داود في "المراسيل" وذكره المؤلف في "الثقات" 5/188، وقال: من أهل الشام يروي عن سلمان وصفوان بن أمية، روى عنه أبو عبد الرحمن الحبلي والشاميون. اخرجه أحمد 5/250، والطبراني "7672" من طريقين عن صفوان بن عمرو، بهذا الإسناد مطولاً، ولفظهما: "وزادني ثلاث حثيات." وذكره ابن كثير في "نهاية البداية" 2/91، وقال: قال الضياء: رجاله رجال الصحيح إلا الهوزني، واسمه عامر بن عبد الله بن لحي، وما علمت فيه جرحاً...........

... قلت: لايضر هذا، فإنه لم ينفرد به، بل تابعه سليم بن عامر بهذا السند، وهو ثقة رجال مسلم. وقال الهيثمي في "المجمع" 10/362-363: رواه أحمد والطبراني، ورجال أحمد وبعض أسانيد الطبراني رجال الصحيح. وأخرجه الطبراني "7665"، والبيهقي في "البعث والنشور" "134" من طريقين عن عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، عن سليم بن عامر، عن أبي أمامة. وأخرجه أحمد 5/268، والترمذي "2437" في صفة القيامة: باب "12"، وابن ماجة "4286" في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم، والطبراني "7520"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 329، من طرق عن إسماعيل بن عياش، والطبراني "7521" من طريق بقية من طرق عن إسماعيل بن عياش، والطبراني "7521"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ وَصَفْنَا نَعْتَهُ مِنَ السَّبْعِيْنَ اَلْفًا يَشْفَعُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ اَقَارِبِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جن ستر ہزار لوگوں کی صفت ہم نے بیان کی ہے وہ قیامت کے دن اپنے قریبی رشتے داروں کی شفاعت کریں گے

7247 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَخِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ زَيْدٍ الْبِكَالِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَبِّي وَعَدَنِيْ اَنْ يُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ يُتْبِعُ كُلَّ اَلْفٍ بِسَبْعِيْنَ اَلْفًا، ثُمَّ يَحْثِي بِكَفِّهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، فَكَبَّرَ عُمَرُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ السَّبْعِيْنَ اَلْفًا الْاُوَلَ يُشَفِّعُهُمُ اللّٰهُ فِيْ آبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، وَاَرْجُو اَنْ يَّجْعَلَ اُمَّتِيْ اَدْنَى الْحَثَوَاتِ الْاَوَاخِرِ

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے' وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا' اور پھر ان میں سے ہر ایک ہزار کے ہمراہ ستر ہزار لوگ جائیں گے۔ پھر وہ اپنے دست قدرت کے ذریعے تین مرتبہ لپ بھرے گا' اور اتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک پہلے والے ستر ہزار لوگ اپنے آباؤ اجداد، اپنی امہات، اور اپنے رشتہ داروں کی شفاعت کریں گے اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ میری امت کو آخری لپوں میں سب سے زیادہ قریب کر

7247- حديث صحيح لغيره. مكحول: هو محمد بن عبد السلام البيروتي، ومحمد بن خلف الداري: هو محمد بن خلف بن طارق بن كيسان الداري، أبو عبد الله الشامي، سكن بيروت. روى عنه أبو داود، وأبو مسهر، وأبو حاتم الرازي، وأبو بكر بن أبي داود، وابن جوصا، وذكره القاضي عبد الجبار الخولاني في "تاريخ داريا"، ومعمر بن يعمر ذكره المؤلف في "ثقاته" 9/192 وقال: يغرب، وروى عنه جمع، وقد توبع هو ومحمد بن خلف، وعامر بن زيد البكالي ذكره المؤلف في "الثقات" 5/191، وقال: يروى عن عتبة بن عبد، وروى عنه أبو سلام، ويحيى بن أبي كثير، عداده في أهل الشام. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "312"/17، و "الأوسط" "404"، والفسوي في "المعرفة والتاريخ " 342-2/341، والبيهقي في "البعث" "274"، من طريق أبي توبة الربيع بن نافع، حدثنا معاوية بن سلام، بهذا الإسناد. وأخرجه عثمان بن سعيد الدارمي في "الرد على بشر المريسي " ص 395 عن أبي توبة الربيع بن نافع، به. وأخرجه الدارمي ص 395، والطبراني في "الكبير" "771"/22، وفي "الأوسط" "406"، وأبو أحمد الحاكم فيما قاله الحافظ في "الإصابة" 4/89، وابن الأثير في "أسد الغابة" 138-6/137 من طرق........

.... عن أبي توبة الربيع بن نافع، عن معاوية بن سلام، عن زيد بن سلام، عن أبي سلام، عن عبد الله بن عامر اليحصبي، عن قيس بن الحارث الكندي، عن أبي سعد الخير الأنماري، وهذا سند صحيح رجاله رجال الصحيح غير قيس بن الحارث، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. وحديث أبي أمامة المتقدم يشهد له. وذكر ابن كثير في "النهاية" 2/29، وقال: قال الضياء: لا أعلم لهذا الإسناد علة. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/409 و414، قال: رواه الطبراني في "الأوسط" و"الكبير" من طريق عامر بن زيد البكالي، وقد ذكره ابن أبي حاتم، ولم يجرحه ولم يوثقه، وبقية رجاله ثقات.

دے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ الزُّمْرَةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ‘ اس امت میں کون شخص سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا جو اس گروہ کے بعد ہوگا‘ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

7248 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ يَّحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَامِرٌ الْعُقَيْلِیُّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: الشَّهِيْدُ، وَعَبْدٌ مَمْلُوْكٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ غِنًی اَوْ مَالٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میرے سامنے وہ تین لوگ پیش کئے گئے جو پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شہید دوسرا وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کا خیر خواہ ہو اور تیسرا وہ شخص جو خوشحال ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مالدار ہو“۔ اور حرام سے‘ اور لوگوں کے پاس موجود مال (کو ہتھیانے) سے بچے۔

7248- إسناده ضعيفن عامر العقيلي لم يوثقه غير المؤلف 7/250 ولم يروعنه غير يحيى بن أبى كثير، وقال الذهبى فى "الميزان" و "المغنى": لايعرف وأبوه كذلك لايعرف، وقد اختلف فى أسمه . فقال البخارى والمؤلف فى ترجمة ابنه عامر من "الثقات": عقبة، وسماه المؤلف فى موضع آخر 5/10 عبد اللّٰه بن شقيق العقيلى، وقال الحاكم: اسم أبيه شبيب، قال فى "التهذيب": ولعله تصحيف من شقيق وقد تقدم الحديث برقم "4312"، ونزيد هنا فى تخريجه: وأخرجه أبو نعيم فى "صفة الجنة" 86 . والمزى فى "تهذيب الكمال"، فى ترجمة عامر العقيلى.

بَابُ فَضْلُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب! صحابہ کرام اور تابعین کی فضیلت کا تذکرہ

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَنَةَ اَصْحَابِهٖ وَاَصْحَابَهُ اَمَنَةَ اُمَّتِهٖ

اس بارے میں بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنے اصحاب کے لیے امن کا ذریعہ اور ان کے اصحاب کو ان کی امت کے لیے امن کا ذریعہ بنایا ہے

7249 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيٰى، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى،

(متن حدیث): قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: لَوِ انْتَظَرْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، فَانْتَظَرْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ، نُصَلِّيْ مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: اَحْسَنْتُمْ، اَوْ قَالَ: اَصَبْتُمْ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: النُّجُوْمُ اَمَنَةُ السَّمَاءِ، فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ، فَاِذَا اَنَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوعَدُوْنَ، وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ، فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوعَدُوْنَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ النُّجُوْمَ عَلَامَةً لِبَقَاءِ السَّمَاءِ وَاَمَنَةً لَهَا عَنِ الْفَنَاءِ، فَاِذَا غَارَتْ وَاضْمَحَلَّتْ اَتَى السَّمَاءَ الْفَنَاءُ الَّذِيْ كُتِبَ عَلَيْهَا، وَجَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمُصْطَفٰى اَمَنَةَ اَصْحَابِهٖ مِنْ وُقُوْعِ الْفِتَنِ، فَلَمَّا قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِلٰى جَنَّتِهٖ اَتٰى اَصْحَابَهُ الْفِتَنُ الَّتِيْ اُوعِدُوْا وَجَعَلَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ اَمَنَةَ اُمَّتِهٖ مِنْ ظُهُوْرِ الْجَوْرِ فِيْهَا، فَاِذَا مَضٰى اَصْحَابُهُ اَتَاهُمْ مَا يُوعَدُوْنَ مِنْ ظُهُوْرِ غَيْرِ الْحَقِّ مِنَ الْجَوْرِ وَالْاَبَاطِيْلِ

7249- إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني فمن رجال البخاري، ومجمع بن يحيى ى، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 399-2/398 عن علي بن عبد الله وهو ابن المديني - بهذا الإسناد. واخرجه مسلم "2531" في فضائل الصحابة: باب بيان أن بقاء النبي صلى الله عليه وسلم أمان لأصحابه، وبقاء أصحابه أمان للأمة، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 319-318 من طرق عن الحسين بن علي الجعفي، به.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی تو ہم نے کہا: اگر ہم انتظار کرلیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کی اقتداء میں ادا کریں (تو یہ مناسب ہوگا) تو ہم لوگ انتظار کرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ اس وقت سے یہاں ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں ہم آپ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم نے ٹھیک کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ستارے آسمان کے امین (یا محافظ ہیں) جب یہ ستارے رخصت ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ چیز آجائے گی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے ساتھیوں کا محافظ ہوں۔ جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے ساتھیوں پر وہ چیز آئے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے ساتھی میری امت کے لیے محافظ ہیں۔ جب میرے ساتھی رخصت ہو جائیں گے تو میری امت پر وہ چیز آجائے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس روایت کا مطلب یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو آسمانوں کی بقاء کی نشانی اور آسمان کو فنا ہونے سے بچنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ جب یہ غارت ہو جائیں گے اور مضمحل ہو جائیں گے اور آسمان پر فنا طاری ہو جائے گی جو اس کے نصیب میں لکھی گئی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اپنے ساتھیوں کے لیے فتنوں سے محفوظ ہونے کا ذریعہ بنایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آپ کو قبض کر کے اپنی جنت کی طرف لے جائے گا تو آپ کے اصحاب تک وہ فتنے آئیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو آپ کی امت کے لیے محافظ قرار دیا ہے جو امت میں ظلم وستم کے ظہور سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔ جب آپ کے اصحاب رخصت ہو جائیں گے تو پھر امت تک وہ چیز آجائے گی جن کا ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے جو ناحق چیزوں کے ظہور سے متعلق ہوگی جس کا تعلق ظلم اور باطل چیزوں سے ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَقْوَامٍ كَانُوا يُفَضَّلُوْنَ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان لوگوں کی صفت کا تذکرہ جنہیں نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں افضل قرار دیا جاتا تھا

7250 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَقِيَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لِسَانِهٖ ثِقَلٌ مَا يُبِيْنُ الْكَلَامَ، فَذَكَرَ عُثْمَانَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يَقُوْلُ غَيْرَ اَنَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ يَا مَعْشَرَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اَنَّا كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَقُوْلُ: اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَاِنَّمَا هُوَ هٰذَا الْمَالُ، فَاِنْ اَعْطَاهُ رَضِيْتُمْ

7250- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داود "4628" في السنة: باب في التفضيل، وابن ابي عاصم في السنة "1190" و "1191"، والطبراني "13232" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "13181" من طريق عبد الله بن يسار، عن سالم، به. وانظر الحديث الآتي.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا رَوَاهُ عَنِ الْوَلِيْدِ، اِلَّا اِسْحَاقُ، وَلَيْسَ لِثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَمَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْحَاقَ، اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شِيْرَوَيْهِ، وَهُوَ غَرِيْبٌ جِدًّا

27

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ ان کی زبان میں کچھ لکنت تھی۔ ان کی بات نمایاں نہیں ہوتی تھی۔ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا کہتے ہیں: البتہ اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے گروہ! آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں' کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے کہا: تم نے جس معاملے کا ذکر کیا ہے) وہ' تو صرف مال سے متعلق ہے' اگر انہوں نے وہ مال اس شخص کو دے دیا ہے' تو تم اس سے راضی رہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو ولید کے حوالے سے صرف اسحاق نے نقل کیا ہے اور ثور بن یزید نے زہری کے حوالے سے صرف یہ روایت نقل کی ہے۔ اسحاق کے حوالے سے یہ روایت صرف عبداللہ بن محمد نے نقل کی ہے اور یہ روایت انتہائی غریب ہے۔

7251 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):كُنَّا نُفَاضِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ نَسْكُتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو (دیگر تمام صحابہ کرام سے) افضل قرار دیتے تھے اور پھر ہم سکوت اختیار کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْقَصْدِ بِالتَّخْصِيْصِ فِي الْفَضِيْلَةِ لِاَقْوَامٍ بِاَعْيَانِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' کچھ متعین لوگوں کی فضیلت کے بارے میں تخصیص سے مراد کیا ہے

7252 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

7251– حديث صحيح . محمد بن المتوكل بن أبي السرى قد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين غير سهيل، فمن رجال مسلم. أبو معاوية الضرير: هو محمد بن خازم . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/9، وأحمد 2/14، وابن أبي عاصم "1195"، والطبراني "13301" من طريق أبي معاوية الضرير، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي عاصم "1196"، وخيثمة بن سليمان في "فضائل الصحابة" كما ذكر الحافظ في "الفتح" 7/16 من طريق سهيلن به. وأخرجه البخاري "3655" في فضائل الصحابة: باب فضل أبي بعد النبي صلى الله عليه وسلم، و "3697" باب مناقب عثمان بن عفان، وابو داود "4627"، والترمذي "3707" في المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، وابن أبي عاصم "1192" و "1193" و "1194" من طرق عن نافع، به.

عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا اَلَا، وَاِنَّ اَمِيْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں میری امت کے بارے میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے۔ حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے۔ اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم ابی بن کعب ہے۔ علم وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے۔ حلال اور حرام کا سب سے بڑا عالم معاذ بن جبل ہے۔ خبردار ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ عُدُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ ثقہ اور عادل ہیں

7253 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا، مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهٗ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے اصحاب کو برا نہ کہو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے پھر بھی وہ ان (صحابہ کرام) میں سے کسی ایک کے ایک ''مد'' بلکہ اس کا نصف خرچ (کرنے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا)''

7252- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وهو مكرر الحديث رقم "7131" و "7137".

7253- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن مروان، فقد روى عنه جمع، وحديثه عند أهل السنن، ذكره المؤلف في "الثقات" وقد توبع. وأخرجه ابن أبي شيبة 175-12/174، وأحمد في "المسند" 3/54، وفي "فضائل الصحابة" "5" و "1735"، والقطيعي في زياداته على فضائل الصحابة: باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، وابن ماجة "161" في المقدمة: باب فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 10/209، والبغوي "3859" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. إلا أن رواية ابن ماحة: عن أبي هريرة بدل "أبي سعيد." وانظر الحديث "6884" و ."7255"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرَ بِالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ بَعْدَهُ

صحابہ کرام اوران کے بعد تابعین کے ساتھ بھلائی کی نبی اکرم ﷺ کی وصیت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7254 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

7254- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد 1/18، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 151-4/150، والحاكم 1/114، والبيهقی فی "السنن" 7/91 من طرق عن عبد الله، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فإني لاأعلم خلافاً بين أصحاب عبد الله بن المبارك فی إقامة هذا الإسناد عنه ولم يخرجاه، ووفقه فی تصحيحه الذهبی. وأخرجه الترمذی "2165" فی الفتن: باب ماجاء فی لزوم الجماعة، والنسائی فی "عشرة النساء" "343"، وابن أبی عاصم فی "السنة" "88" و "898"، والحاكم 1/114 من طريق حسن بن صالح والنضر بن إسماعيل، كلاهما عن محمد بن سوقة، به، وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، وقد رواه ابن المبارك عن محمد بن سوقة، وقد روی هذا الحديث من غير وجه عن عمر، عن النبی صلى الله عليه وسلم. وأخرجه النسائی فی "عشرة النساء" "342"ن والبخاری فی "تاريخه" 1/102 من طريق يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد، عن عبد الله بن دينار، عن ابن شهاب الزهری أن عمر ... وأخرجه النسائی "344" من طريق عطاء بن مسلم، عن محمد بن سوقة، عن أبی صالح قال: قدم عمر ... وأخرجه أحمد 1/26، والنسائی "227"، وابن ماجة "2363" فی الأحكام: باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، وأبو يعلى "143"، وابن منده"1087" من طريق جرير بن عبد الحميد، عن عبد الملك بن عمير، عن جابر بن سمرة، قال: خطبنا عمر ... وهذا سند صحيح. . . . . وأخرجه النسائی "338" و "339"، وأبو يعلى "142"، وابن أبی عاصم فی "السنة" "902" و "1489"، وابن منده "1086"، والطيالسی ص7، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 4/150، والخطيب فی "تاريخه" 2/187 من طريق جرير بن حازم، عن عبد الملك، عن جابر بن سمرة قال: خطبنا عمر ... وهذا إسناده صحيح. وأخرجه الطحاوی 4/150 من طريق إسرائيل، والخطيب 2/187 من طريق شعبة، كلاهما عن عبد الملك، به. وأخرجه عبد الرزاق "20710" ومن طريقه عبد بن حميد "23" عن معمر، والنسائی "340" من طريق الحسين بن واقد، و "341" من طريق يونس بن ابی إسحاق، وأبو يعلى "201" و "202" من طريق عبد الله بن المختار، أربعتهم عن عبد الملك بن عمير، عن عبد الله بن الزبيرن عن عمر. وأخرجه ابن أبی عاصم "899" من طريق عمران بن عيينة، عن عبد الملك بن عمير، عن ربعی بن حراش، عن عمر مختصراً. وأخرجه أيضاً "1490" عن أبی بكر يحيى بن ليلى، عن عبد الملك بن عمير، عن قبيصة بن جابر قال: خطبنا عمر ... فذكره مختصراً. قلت: وذكره الدارقطنی فی "العلل" 125-2/112 من طرق أخرى، وقال: ويشبه أن يكون الاضطراب فی هذا الإسناد. والله اعلم. وأخرجه ابن أبی عاصم "86" و "896"، والحاكم 115-1/114 من طريق مهاجر بن مسمار، عن عامر بن سعد بن أبی وقاص، عن أبيه، عن همر، وصححه الحاكم. وأخرجه ابن أبی عاصم ط "87 و "898" من طريق أبی بكر بن عياش، عن عاصم، عن زر، عن عمر مختصراً. وأخرجه الشافعی فی "الرسالة" "1315"، والحميدی"32" عن سفيان، عن عبد الله بن أبی لبيد، عن عبد الله بن يسار، أن عمر خطب الناس ... واخرجه الطحاوی 4/150 من طريق الطيالسی، عن حماد بن زيد، عن معاوية بن قرة المزنی، عن كهمس يقول: سمعت عمر يقول ... وانظر الحديث رقم "4576" و "5559" و ."6728"

مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِءُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، وَبِالْيَمِينِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ، فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اس طرح کھڑے ہوئے' جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو پھر اس کے بعد والے لوگوں کے بارے میں پھر اس کے بعد والے لوگوں کے بارے میں (بھلائی کی تلقین کو قبول کرو) پھر جھوٹ پھیل جائے گا' یہاں تک کہ آدمی شہادت کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے ہی گواہی دے گا' اور قسم کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے ہی قسم اٹھائے گا' تو جو شخص جنت کے درمیان میں جانا چاہتا ہو وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم نہ کرے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے' اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے کوئی بھی شخص کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا' اور جس شخص کو نیکی اچھی لگے اور برائی بری لگے وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب کو برا کہا جائے جن کے لیے دعائے مغفرت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

7255 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا

7255- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. وهو في "مسند علي بن الجعد" "760" و ."2553" وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "3859" من طريق علي بن الجعد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "2183"، وأحمد في "المسند" 3/54 و55، وفي "فضائل الصحابة " "7"، والبخاري "3673" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذاً خليلاً"، ومسلم "2541" في فضائل الصحابة: باب تحريم سب الصحابة رضي الله ... عنهم، والترمذي "3861" في المناقب: باب 59، والنسائي في "فضائل الصحابة" "203"، وابن أبي عاصم في "السنة" "989" من طريق شعبة، به . وأخرجه البخاري "3673" تعليقاً، ووصله ابن أبي شيبة 175-12/174، وأحمد 3/11، وفي "فضائل الصحابة" "6"، ومسلم "2540" وأبو داود "4658" في السنة: باب النهي عن سب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والترمذي "3861"، وابن ماجة "161" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأبو يعلى "1198"، وابن أبي عاصم في "السنة" "990" و "991" من طريق أبي معاوية به إلا أن مسلماً وابن ماجه قالا: عن أبي هريرة. وهو وهم، كما جزم به خلف، وأبو مسعود، وأبو علي الجياني، وغيرهم.

شُعْبَةُ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِىْ، فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا، مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے' تو وہ پھر بھی ان (صحابہ کرام) میں سے کسی ایک کے ایک ''مد'' یا اس کے نصف کو (خیرات کرنے کے) برابر نہیں ہوسکتا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَضًا بِالتَّنَقُّصِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تنقید کا نشانہ بنائے

7256 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عُبَيْدَةُ بْنُ اَبِىْ رَائِطَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِىْ اَصْحَابِىْ، لَا تَتَّخِذُوا اَصْحَابِىْ غَرَضًا مَنْ اَحَبَّهُمْ، فَبِحُبِّىْ اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِىْ اَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِىْ، وَمَنْ آذَانِىْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوْمِيُّ بَصْرِيٌّ، رَوَى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ مَاتَ قَبْلَ اَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيِّ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

7256- إسناده ضعيف. عبد الله بن عبد الرحمن، ويقال: عبد الرحمن بن زياد، ويقال عبد الرحمن بن عبد الله، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف 5/46، ولم يَرو عنه غير عبيدة بن أبي رائطة، وذكره البخاري في "تاريخه" 5/131، وابن أبي حاتم 5/94، ولم يأثرا عنه جرحاً ولا تعديلاً، وقال الذهبي: لا يعرف. وجاء في "التهذيب" في ترجمة عبد الرحمن بن زياد: قيل إنه أخو عبيد الله بن زياد بن أبيه، وقيل: عبد الله بن عبد الرحمن، وقيل:.......................... عبد الرحمن بن عبد الله ... روى عن عبد الله بن مغفل حديث "الله الله في اصحابي" وعنه عبيدة بن أبي رائطة، قال المفضل الغلابي عن يحيى بن معين: لا أعرفه .... وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد "فضائل الصحابة" "4"، وابن أبي عاصم في "السنة" "992" عن زكريا بن يحيى ى، بهذا الإسناد . وأخرجه احمد في "المسند" 4/87، وفي "الفضائل" "3"، وعبد الله في زوائد "الفضائل" "2" و "4"، وابو نعيم في "الحلية" 8/287 من طرقعن أبي إبراهيم بن سعد، به. وأخرجه الترمذي "3862" في المناقب، والبغوى "3860"، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 321 من طريق يعقوب بن إبراهيم، عن عبيدة بن ابى رائطة ... لكن وقع عندهم عبد الرحمن بن زياد . واخرجه احمد 5/54 و 57، وفي "الفضائل" "1"، والخطيب 9/123 من طريق سعد بن إبراهيم بن سعد، عن عبيدة بن أبي رائطة، فقالوا: عن عبد الرحمن بن زياد، أو عبد الرحمن بن عبد الله.

''میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے (ڈرتے رہو) میرے اصحاب کونشانہ نہ بناؤ' جو شخص ان سے محبت کرے گا۔ وہ مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا' اور جو شخص ان سے بغض رکھے۔ وہ شخص میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھے گا' جو شخص انہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا' اور جو شخص مجھے اذیت پہنچائے گا اس نے گویا اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا' تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس پر گرفت کرلے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی یہ راوی رومی بصری ہے جس کے حوالے سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال ایوب سختیانی سے پہلے ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّحْبَةِ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ، ثُمَّ اَسْلَمُ وَغِفَارُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ساتھ کے اعتبار سے' نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب مہاجرین اور انصار تھے' پھر اسلم اور غفار قبیلے کے لوگ تھے

7257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَخِي اَبِي رُهْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رُهْمٍ الْغِفَارِيَّ، يَقُوْلُ،

(متن حدیث): وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ، فَلَمَّا قَفَلَ سِرْنَا لَيْلَةً، فَسِرْتُ قَرِيبًا مِنْهُ وَاُلْقِيَ عَلَيَّ النُّعَاسُ، فَطَفِقْتُ اَسْتَيْقِظُ، وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَيُفْزِعُنِي دُنُوُّهَا خَشْيَةَ اَنْ اُصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَاَزْجُرُ رَاحِلَتِي حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، فَزَحَمَتْ رَاحِلَتِي رَاحِلَتَهُ وَرِجْلُهُ فِي الْغَرْزِ، فَاَصَبْتُ رِجْلَهُ، فَلَمْ اَسْتَيْقِظْ

7257- إسناده ضعيف . ابن أخي رهم لا يعرف، وأبو رهم الغفاري: اسمه كلثوم بن الحصين، قيل: ابن حصن بن عبيد، وقيل: ابن عتبة بن خلف بن بدر بن أحميس بن غفار، أسلم بَعْدَ قُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى المدينة، وشهد أحداً، فرمي بسهم في نحره، فسمي المنحور، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فبصق عليه، فبرأ، واستخلفه النبي صلى الله عليه وسلم على المدينة مرتين: مرة في عمرة القضاء، ومرة عام الفتح، فلم يزل عليها حتى انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الطائف، وشهد بيعة الرضوان، وبايع تحت الشجرة. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "19882"، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/349، والطبراني 19/"415"، والحاكم 594-3/593 وابن الأثير في "أسد الغابة" 6/117. وأخرجه أحمد 350-4/349، والبخاري في "الأدب المفرد" "754"، والطبراني 19/"416"، "417" والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 395-1/394، والخطيب في "الكفاية" ص 41-40 من طرق عن الزهري . وأخرجه ابن إسحاق في "السيرة" 173-4/172، ومن طريقه أحمد 4/350، والطبراني "418"، وأخرجه البزار "1842" من طريق ابن أخي الزهري، كلاهما "ابن إسحاق وابن أخي الزهري" عن الزهري، عن ابن أكيمة الليثي، عن ابن أخي أبي رهم، عن عمه أبي رهم كلثوم بن......

اِلَّا بِقَوْلِهٖ: حَسَّ ، فَرَفَعْتُ رَاْسِی، فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: سِرْ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُنِیْ عَمَّنْ تَخَلَّفَ مِنْ بَنِیْ غِفَارَ، فَاَخْبَرْتُهٗ، فَاِذَا هُوَ قَالَ: مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الثِّطَاطُ ، فَحَدَّثْتُهٗ بِتَخَلُّفِهِمْ، قَالَ: مَا فَعَلَ النَّفَرُ السُّوْدُ الْجِعَادُ الْقِطَاطُ اَوِ الْقِصَارُ الَّذِیْنَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرْخٍ؟ فَتَذَكَّرْتُهُمْ فِیْ بَنِیْ غِفَارَ، فَلَمْ اَذْكُرْهُمْ حَتّٰی ذَكَرْتُ رَهْطًا مِنْ اَسْلَمَ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اُولٰئِكَ رَهْطٌ مِّنْ اَسْلَمَ وَقَدْ تَخَلَّفُوا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا یَمْنَعُ اُولٰئِكَ حِیْنَ تَخَلَّفَ اَحَدُهُمْ اَنْ یَّحْمِلَ عَلٰی بَعْضِ اِبِلِهٖ امْرَاً نَشِیْطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اِنَّ اَعَزَّ اَهْلِی عَلَیَّ اَنْ یَّتَخَلَّفَ عَنِّی الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ.

حضرت ابورہم غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے (بیعت رضوان کے موقع پر) درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ جب ہم واپس آرہے تھے تو ہم رات بھر چلتے رہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی سفر کرتا رہا۔ مجھے اونگھ آ گئی۔ میں خود کو بیدار رکھنے کی کوشش کررہا تھا۔ میری سواری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے قریب ہوئی۔ اس کے قریب آنے کی وجہ سے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں رکاب میں موجود آپ کے پاؤں کو نقصان نہ پہنچاؤں' تو میں نے اپنی سواری کو جھڑکا لیکن پھر رات کے کسی حصے میں میری آنکھ لگ گئی۔ پھر میری سواری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے ساتھ لگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں اس وقت رکاب میں تھا۔ میری ٹکر آپ کے پاؤں سے ہوئی۔ میں اس وقت بیدار ہوا۔ جب آپ نے یہ فرمایا دھیان کرو۔ میں نے اپنا سر اٹھایا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چلتے رہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کرنا شروع کیا کہ میں اپنے پیچھے بنوغفار کو کس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس گروہ کی کیا حالت ہے' جو سرخ رنگ کے تھے' اور ان کے چہرے پر بال نہیں ہوتے صرف ٹھوڑی پر تھوڑے سے بال ہوتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پیچھے رہنے کے بارے میں بتایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس گروہ کا کیا حال ہے جس کا رنگ سیاہ تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ میں نے بنوغفار میں ان کے ہونے کا ذکر کیا۔ میں نے ان کا ذکر نہیں کیا' یہاں تک کہ میں نے ایک گروہ کا ذکر کیا جس کا تعلق اسلم قبیلے سے تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلم قبیلے کا ایک گروہ ہے وہ لوگ پیچھے رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ پیچھے کیوں رہ گئے۔ جب ان میں سے کوئی شخص پیچھے رہ گیا تھا'' تو پھر کسی دوسرے کو اپنا اونٹ اسے دے دینا چاہئے تھا تا کہ وہ اللہ کی راہ میں (اپنا سفر کرتا رہتا) میرے نزدیک یہ بات سب سے ناپسندیدہ ہے کہ مہاجرین، انصار یا اسلم قبیلے کے لوگ یا غفار قبیلے کے لوگ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔

ذِكْرُ مَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلِیَهٗ فِی الْاَحْوَالِ الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کو پسند کرنا کہ معاملات میں مہاجرین اور انصار آپ کے قریب رہے

7258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ حُمَیْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوا عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مہاجرین اور انصار آپ کے قریب رہیں' تاکہ آپ سے (شرعی احکام سیکھ کر) انہیں محفوظ رکھیں۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ، وَالْمُهَاجِرِيْنَ بِالْمَغْفِرَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7259 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقُوْلُوْنَ وَهُمْ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا عَلٰى الْقِتَالِ مَا بَقِيْنَا اَبَدَا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب خندق کھود رہے تھے۔ ساتھ' ساتھ یہ کہہ رہے تھے۔

''ہم وہ لوگ ہیں' جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر بیعت کی ہے کہ جب تک ہم باقی رہیں گے ہمیشہ جنگ کرتے رہیں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات کو یہ جواب دے رہے تھے۔

''اے اللہ! بے شک زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے''۔

7258- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي بشر بكر بن خلف، فقد روى له أبو داود وابن ماجة، وهو ثقة. ابن أبي عدى: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدى. .... واخرجه أحمد 3/205 عن ابن أبي عدى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/100 و199 و263، وابن ماجة "977" في إقامة الصلاة: باب يستحب أن يلي الإمام، وأبو يعلى "3816"، والحاكم 1/218 من طرق عن حميد، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 1/332: هذا إسناد رجاله ثقات.

7259- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وهو في مسند أبي يعلى" "3324"، وقد تقدم برقم. "5789"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُولٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مہاجرین اور انصار آخرت اور دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں

7260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيْفٍ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہاجرین اور انصار دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ قریش سے تعلق رکھنے والے طلقاء اور ثقیف سے تعلق رکھنے والے عتقاء ایک دوسرے کے دنیا اور آخرت میں دوست ہیں''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ بِالْهِجْرَةِ وَاِمْضَائِهَا لَهُمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب کے لیے ہجرت کرنے اور ان کے لیے ہجرت کے باقی رہنے کی دعا کرنے کا تذکرہ

7261 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ

7260- إسناده حسن. عاصم - وهو ابن بهدلة - صدوق، حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه الطبراني "2310"، والخطيب في "تاريخه" 3/44 من طريق أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "671"، والطبراني "2311" من طريقين عن عاصم، به. وأخرجه الطبراني "2302" و "2314" من طريقين عن أبي وائل، به. وأخرجه الطبراني "2438"، والحاكم 4/80-81 من طريق سفيان الثوري، عن الأعمش، عن موسى بن عبد الله بن يزيد الخطمي، عن عبد الرحمن بن هلال، عن جرير، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. واخرجه أحمد 4/363 من طريق سفيان، عن الأعمش، عن موسى بن عبد الله بن هلال العبسي، عن جرير. قال الهيثمي في "مجمع الزوائد" 10/15: رواه أحمد والطبراني بأسانيد واحد أسانيد الطبراني .... رجاله رجال الصحيح، وقد جوده رضي الله عنه وعنا، فإنه رواه عن الأعمش، عن موسى بن عبد الله بن يزيد، عن عبد الرحمن بن هلال العبسي، عن جرير على الصواب. وقد وقع في "المسند": عن موسى بن عبد الله بن هلال العبسي، عن جرير، وفيه وهم. انظر "تعجيل المنفعة" ص.414 واخرجه الطبراني "2456" من طريق شريك، عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، عن عبد الرحمن بن هلال، عن جرير. وأخرجه الطبراني "2284" من طريق قيس بن الربيع، عن إسماعيل، عن قيس، عن جرير. وفي الباب عن ابن مسعود عند أبي يعلى "5033"، والطبراني "10408" من طريق عكرمة بن إبراهيم الأزدي، والبزار "2813" من طريق إسرائيل كلاهما عن عاصم، عن شقيق، عنه. قال البزار: أحسب أن إسرائيل أخطأ فيه، إذ رواه عن عاصم، عن أبي وائل، عن عبد الله، لأن أصحاب عاصم يروونه عن عاصم، عن ابي وائل، عن جرير. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/15 وقال: رواه الطبراني وأبو يعلى والبزار، وفيه عاصم ابن بهدلة وفيه خلاف، وبقية رجال البزار رجال الصحيح!

الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمَرِضْتُ مَرَضًا اَشْفٰى عَلَى الْمَوْتِ، فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا، وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ اَفَاُوْصِيْ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِشَطْرِ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِثُلُثِهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، اِنَّكَ يَا سَعْدُ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ بِخَيْرٍ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، اِنَّكَ يَا سَعْدُ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ، اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيِّ امْرَاَتِكَ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اُخَلَّفُ عَنْ اَصْحَابِيْ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ، فَيَنْفَعَ اللّٰهُ بِكَ اَقْوَامًا وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ مَاتَ بِمَكَّةَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں بیمار ہو گیا' یہاں تک کہ موت کے کنارے تک پہنچ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے میری وارث بس ایک بیٹی ہے' تو کیا میں اپنے دو تہائی مال (کو صدقہ کرنے) کی وصیت کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف مال کی کر دوں۔ آپ نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کر دو۔ ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے اے سعد تم اپنے ورثاء کو اچھی طرح سے خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں تنگدست چھوڑ کر جاؤ' اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ اے سعد! تم جو بھی چیز اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرو گے تم کو اس کا اجر ملے گا' یہاں تک کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (اس کا بھی اجر ملے گا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد بھی زندہ رہو گے اور ایسا عمل کرو گے جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا چاہو گے' تو اس کے نتیجے میں تمہارے درجے اور قدر و منزلت میں اضافہ ہو گا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ تم میرے بعد بھی زندہ رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کچھ لوگوں کو نفع دے اور تمہاری وجہ سے دوسرے لوگوں کو نقصان ہو۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو جاری رہنے دینا اور انہیں ایڑیوں کے بل لوٹا نہ دینا۔ البتہ سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے کیا کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔

7261- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "16357" وقد تقدم برقم "4249" و "6026"

ذِكْرُ وَصْفِ مَنَازِلِ الْمُهَاجِرِيْنَ فِي الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن مہاجرین کے مقامات کی صفت کا تذکرہ

7262 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُهَاجِرِيْنَ مَنَابِرَ مِنْ ذَهَبٍ يَّجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ اَمِنُوا مِنَ الْفَزَعِ ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ: وَاللّٰهِ لَوْ حَبَوْتُ بِهَا اَحَدًا لَحَبَوْتُ بِهَا قَوْمِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہاجرین کے لیے سونے سے بنے ہوئے منبر ہوں گے۔ جن پر وہ قیامت کے دن بیٹھیں گے۔ وہ گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم اگر میں یہ چیز کسی کو دیتا' تو یہ چیز اپنی قوم کو دیتا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقُرَّاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ

انصار سے تعلق رکھنے والے قاری صاحبان کی صفت کا تذکرہ

7263 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ يَكُوْنُوْنَ فِيْ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يَحْسَبُ اَهْلُوهُمْ اَنَّهُمْ فِي الْمَسْجِدِ، وَيُحْسَبُ اَهْلُ الْمَسْجِدِ اَنَّهُمْ فِيْ اَهْلِيهِمْ، فَيُصَلُّونَ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى اِذَا تَقَارَبَ الصُّبْحُ

7262- كثير بن زيد-هو الأسلمي- مختلف فيه، قال احمد: ماارى به بأساً، وقال ابن معين فى رواية عبد الله بن الدورقى " ليس به بأس، وقال معاوية بن صالح وغيره عن ابن معين: صالح، وقال ابن أبى خيثمة عن ابن معين: ليس بذاك، وقال ابن عمار الموصلى: ثقة، وقال يعقوب بن شيبة: ليس بذاك الساقط وغلى الضعف ماهو، وقال أبو زرعة: صدوق فيه لين، وقال أبو حاتم: صالح الحديث ليس بالقوى، يكتب حديثه، قال النسائى: ضعيف، وقال ابن عدى: تروى عنه نسخ، ولم أر به بأساً، وارجو أنه لاباس به، وذكره المؤلف فى "الثقات." وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد العزيز بن أبى حازم فهو صدوق . ابن أبى سعيد الخدرى: هو عبد الرحمن. وأخرجه الحاكم 77-4/76 من طريق أحمد بن عبد الرحمن بن وهب، حدثنى عمى، أخبرنى سليمان بن بلال، عن كثير بن زيد، بهذا الإسناد. وصححه، وتعقبه الذهبى بقوله: أحمد واهٍ. قلت لكنه متابع.

7263- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيو ب المقابرين فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/235 من طريق عبيدة بن حميد، والبيهقى 2/199 من طريق محمد بن جعفر، كلاهما عن حميد الطويل، بهذا الإسناد . وفى آخره " "فدعا النبى صلى الله عليه وسلم على قتلتهم خمسة عشر يوماً " وزاد أحمد " فى "صلاة الغداة." وانظر الأحاديث "1964" و "1973" و "1976" وتخريجها.

احْتَطَبُوا الْحَطَبَ، وَاسْتَعْذَبُوا مِنَ الْمَاءِ، فَوَضَعُوهُ عَلٰى اَبْوَابِ حُجَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَبَعَثَهُمْ جَمِيعًا اِلٰى بِئْرِ مَعُوْنَةَ، فَاسْتُشْهِدُوا، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتَلَتِهِمْ اَيَّامًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوان جنہیں قاری صاحبان کہا جاتا تھا وہ مدینہ منورہ کے کنارے پر رہتے تھے۔ ان کے گھر والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ مسجد میں ہوں گے' اور مسجد والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ گھر پر ہوں گے۔ وہ لوگ رات کے وقت نوافل ادا کرتے رہتے تھے' اور جب صبح قریب آتی تھی' تو وہ لکڑیاں چنا کرتے تھے' اور میٹھا پانی حاصل کرتے تھے' اور یہ چیزیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں کے دروازوں پر رکھ دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو بئر معونہ کی طرف بھیجا تھا' تو وہ وہاں سب شہید ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قاتلوں کے خلاف کئی دن تک دعائے ضرر کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ) (الحشر: 9) نَزَلَ فِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''اور وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں'' یہ آیت بنو ہاشم کے بارے میں نازل ہوئی تھی

7264 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَابَنِي الْجَهْدُ، فَاَرْسَلَ اِلٰى نِسَائِهِ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ: اَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ؟، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِي عَنْهُ شَيْئًا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدِيْ اِلَّا قُوْتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَاِذَا اَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ، وَتَعَالَى، فَاَطْفِئِي السِّرَاجَ، وَنَطْوِيْ بُطُوْنَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ، اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) (الحشر: 9)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے بھوک لاحق ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف پیغام بھیجا' تو ان کے ہاں کچھ بھی موجود نہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص آج کی رات اس کو اپنا مہمان بنائے گا' تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے

7264- إسناده على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجوهري ويزيد بن كيسان، فمن رجال مسلم. أبو أسامة" هو حماد بن أسامة، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وقد تقدم برقم ."5286"

عرض کی: یارسول اللہ! میں (اسے اپنا مہمان بناؤں گا) وہ شخص اپنی بیوی کے پاس گیا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: یہ نبی اکرم ﷺ کا مہمان ہے۔ تم اس کے حوالے سے کوئی چیز چھپا کر نہ رکھنا۔ اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم میرے پاس صرف بچوں کی خوراک جتنی چیز ہے۔ انصاری نے کہا: جب بچے رات کا کھانا کھانا چاہیں' تو تم ان کو سلا دینا۔ پھر تم چراغ بجھا دینا۔ آج رات ہم اپنا پیٹ لپیٹ لیں گے۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ اگلے دن وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو فلاں مرد اور فلاں عورت کا طرز عمل اچھا لگا۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

''اور وہ لوگ اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں' خواہ ان کو خود شدید ضرورت لاحق ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْصَارَ كَانَتْ كِرْشَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْبَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' انصار نبی اکرم ﷺ کے انتہائی قریبی ہیں

7265 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْجَرَادِيُّ بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک انصار میرے انتہائی قریبی ہیں۔ لوگ زیادہ ہوتے چلے جائیں گے اور یہ کم ہوتے چلے جائیں گے۔ تم ان میں سے اچھے لوگوں کی اچھائی کو قبول کرنا' اور ان کے برے شخص کی برائی سے درگزر کرنا''۔

ذِكْرُ قَضَاءِ الْاَنْصَارِ مَا كَانَ عَلَيْهِمْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انصار کا اس چیز کو ادا کر دینے کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ان کے ذمے لازم تھی

7265- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2510" في فضائل الصحابة: باب من فضائل الأنصار رضي الله عنهم، وأبو يعلى "2994" عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه احمد 3/176و272، والبخاري "3801" في مناقب الأنصار: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "أقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم"، ومسلم "2510"، والترمذي "3907" في المناقب: باب مناقب الأنصار وقريش، والنسائي في "فضائل الصحابة" "220"، والبغوي "3972" من طريق محمد بن جعفر، به. ... وأخرجه أحمد 3/176 و 272، وأبو يعلى "3208" من طريق حجاج، والنسائي في "فضائل الصحابة" "219"، عن شعبة، به وانظر الحديث رقم "7266" "7268" وط."7271 وقوله: "كرشي وعيبتي" أي: جماعتي وخاصتي الذين أثق بهم واعتمدهم في أموري، قال الخطابي: ضرب مثلاً بالكرش، لأنه مستقر غذاء الحوان الذي يكون به بقاؤه، والعيبة: وعاء معروف أكبر من المخلاة يحفظ الإنسان فيها ثيابه، وفاخر متاعه، ويصونانه، ضرب بها مثلاً، لأنهم أهل سره وخفي أحواله. "النووي."

7266 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا عَاصِبًا رَاْسَهُ، فَتَلَقَّاهُ ذَرَارِيُّ الْاَنْصَارِ وَخَدَمُهُمْ مَا هُمْ بِوُجُوهِ الْاَنْصَارِ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَاُحِبُّكُمْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ قَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي عَلَيْكُمْ، فَاَحْسِنُوا اِلَى مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ نے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ کے سامنے انصار کے کچھ بچے اور خدمت گزار آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک انصار نے اس چیز کو ادا کر دیا ہے جو ان کے ذمے لازم تھا اور اب وہ چیز باقی رہ گئی ہے جو تمہارے ذمے لازم ہے تو تم ان میں سے اچھے شخص کے ساتھ اچھائی کرنا اور ان کے برے شخص سے درگزر کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَحَنُّنَ الْاَنْصَارِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَاَوْلَادِهِمْ كَتَحَنُّنِ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ انصار مسلمانوں اور ان کی اولاد پر اس طرح شفقت کرتے ہیں جس طرح باپ اپنی اولاد پر شفقت کرتا ہے

7267 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، وَعِدَّةٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا ضَرَّ امْرَاَةً نَزَلَتْ بَيْنَ بَيْتَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ، اَوْ نَزَلَتْ بَيْنَ اَبَوَيْهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی عورت کو کوئی نقصان لاحق نہیں ہوتا جو انصار کے دو گھرانوں کے درمیان ٹھہرتی ہے یا اپنے ماں باپ کے ہاں ٹھہرتی ہے۔

7266- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين فهو يحيى بن أيوب المقابرين فمن رجال مسلم. واخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "223"، والبغوي "3977" من طريق علي بن حجر، عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "3770" من طريق وهب، عن خالد، عن حميد، به. وأخرج قوله: "والله إني لأحبكم": أحمد 3/150 و285 وأبو يعلى "3517" من طريق ثابت، عن أنس. وانظر الحديث السابق والحديث رقم "7271"

7267- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن حبيب فمن رجال مسلم. واخرجه البزار 2806"ط عن يحيى بن حبيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/257، والحاكم 4/83، من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد وصححه على شرط الشيخين. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/40، وقال: رواه أحمد والبزار، رجالهما رجال الصحيح.

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعُدَّ نَفْسَهٗ مِنَ الْاَنْصَارِ لَوْلَا الْهِجْرَةُ

نبی اکرم ﷺ کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو آپ اپنا شمار انصار میں کرتے

7268 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَعُيَيْنَةَ بْنَ بَدْرٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَذَكَرَ نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تُعْطِي غَنَائِمَنَا قَوْمًا تَقْطُرُ سُيُوْفُنَا مِنْ دِمَائِهِمْ، اَوْ تَقْطُرُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ سُيُوْفِنَا، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَجَمَعَ الْاَنْصَارَ، فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ غَيْرُكُمْ؟ فَقَالُوْا: لَا، غَيْرَ ابْنِ اُخْتِنَا، قَالَ: ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَمَا تَرْغَبُوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا اَوْ بِالشَّاءِ وَالْاِبِلِ، وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ اِلٰى دِيَارِكُمْ؟، قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوْ اَخَذَ النَّاسُ وَادِيًا وَاَخَذَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا، لَاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ، الْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا۔ آپ نے اقرع بن حابس کو ایک سو اونٹ دیئے، عیینہ بن بدر کو ایک سو اونٹ دیئے پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انصار کے ایک گروہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہمارا مال غنیمت ان لوگوں کو دے دیا جن کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کا خون ہماری تلواروں میں ٹپک رہا ہے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے انصار کو اکٹھا کیا' آپ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں صرف ہمارا ایک بھانجا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قوم کا بھانجا ان کا حصہ ہوتا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ کیا تم اس بات میں دلچسپی نہیں رکھتے کہ لوگ دنیاوی چیزیں بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم حضرت محمد ﷺ کو اپنے علاقے میں لے جاؤ۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں جائیں' تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔ انصار میرے انتہائی قریبی ہیں اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

7268– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائى فى "فضائل الصحابة" "221"، والبغوى "3976" من طريق على بن حجر، عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 12/160، وأحمد 3/188 و 201 من طريقين عن حميد، به. وأخرجه أحمد 3/246 عن عفان، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ. وأخرجه أبو يعلى "3229" من طريق سليمان بن حرب، عن شعبة، عن أبى التياح، عن أنس. وأخرج القسم الأخير منه: الحميدى "1201" من طريق على بن زيد جدعان، وأحمد 3/156 من طريق النضر بن أنس، والترمذى "3901" من طريق قتادة، ثلاثتهم عن أنس. وانظر الحديث رقم "4769" و "7278" و "7265" و "7266" و ."7271"

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكَانَ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اگر ہجرت نہ ہوتی' تو آپ انصار کے ایک فرد ہوتے''

7269 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْ يَنْدَفِعُ النَّاسُ شِعْبًا وَالْاَنْصَارُ فِيْ شِعْبِهِمْ، لَانْدَفَعْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِعْبِهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک گھاٹی میں ہوں اور انصار دوسری گھاٹی میں ہوں' تو میں انصار کے ساتھ ان کی گھاٹی میں ہوں گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ انصار سے محبت کرتے تھے

7270 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

7269– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو فى "صحيفة همام" "57"، و"مصنف عبد الرزاق" ."19907" وأخرجه أحمد 2/315 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/410 و 414 و 469، والبخارى"3779" فى مناقب الأنصار: باب قول النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امرأً من الأنصار"، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "214" من طرق عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وأخرجه البخارى "7244" فى التمنى: باب مايجوز من اللو، عن أبى اليمان، عن شعيب، عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة. واخرجه أحمد 2/419، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "218" عن قتيبة بن سعيد، عن يعقوب بن عبد الرحمن، عن سهيل بن أبى صالح، عن ابيه، عن أبى هريرة. وأخرجج ابن أبى شيبة 12/157، وأحمد 2/501، والزبير "2792" و "2793"، والبغوى"3970" من طريق محمد بن عمير، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة.

7270– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة " .12/166 وأخرجه مسلم "2509" فى "فضائل الصحابة": باب من فضائل الأنصار رضى الله عنهم، عن أبى بكر بن أبى شيبة، بهذا الإسناد بلفظ: جاء ت امرأة من الأنصار إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فخلا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال: "والذى نفسى بيده، إنكم لأحب الناس إلى،" ثلاث مرات. وأخرجه مسلم "2509"، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "225"عن أبى كريب محمد بن العلاء ، عن عبد الله بن إدريس، به . واخرجه الطيالسى "2066"، وأحمد 3/129 و258، والبخرى "3789" فى مناقب الأنصار: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم للأنصار: "أنتم أحب الناس إلى" و"5234" فى النكاح: باب مايجوز أن يخلو الرجل بالمرأة عند الناس، و "6645" فى الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2509"، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "224" من طرق عن شعبة، به . واخرجه ابن أبى شيبة 12/156، وأحمد 176-3/175، ومسلم.... "2508" من طريق إسماعيل بن علية، والبخارى "3785" و "5180" فى النكاح: باب ذهاب النساء والصبيان إلى العرس، من طريق عبد الوارث، كلاهما عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس بلفظ حديث الباب.

اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مِنَ الْاَنْصَارِ مُقْبِلِينَ مِنَ الْعُرْسِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ: اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مُعَوَّلُ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ كُلِّهَا عَلٰى مِنْ فَحُذِفَ مِنْ مِنْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی کچھ خواتین اور بچوں کو شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا' تو آپ نے ان سے فرمایا: تم میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان تمام روایات میں لفظ ''منہا'' محذوف شمار ہوگا۔

ذِكْرُ اِقْسَامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَحَبَّةِ الْاَنْصَارِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے محبت کی ہدایت دینے کا تذکرہ

7271 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، وَذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ، فَتَلَقَّتْهُ الْاَنْصَارُ بِوُجُوهِهِمْ وَفِتْيَانِهِمْ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، اِنِّي لَاُحِبُّكُمْ، اِنَّ الْاَنْصَارَ قَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي عَلَيْكُمْ، فَاَحْسِنُوا اِلٰى مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ نے کچھ انصار کو اور ان کے نوجوانوں کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے میں تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں۔ بے شک انصار نے اس چیز کو ادا کر دیا جو ان کے ذمے لازم تھی۔ اب وہ چیز باقی رہ گئی ہے' جو تم لوگوں کے ذمے لازم ہے' تو تم ان کے اچھے شخص کے ساتھ اچھائی کرو اور ان کے برے شخص سے درگزر کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَحَبَّةَ الْاَنْصَارِ مِنَ الْاِيمَانِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: انصار سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے

7272 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَالْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

7271- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مسند أبو يعلى" ."3798" وانظر الحديث رقم "7265" و "7266".

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ الْاَنْصَارَ فَقَدْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ الْاَنْصَارَ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص انصار سے محبت کرے گا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں گے' اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ اور اس کا رسول اس سے بغض رکھیں گے۔ ان سے محبت صرف مومن کرے گا' اور ان سے بغض صرف منافق رکھے گا''۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ اَبْغَضَ اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص سے بغض رکھتا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار سے بغض رکھتا ہے

7273 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ زِيَادٍ، صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ الْاَنْصَارَ اَحَبَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ الْاَنْصَارَ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص انصار سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس دن اس شخص سے محبت کرے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس دن اس شخص سے ناراض ہوگا' جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

7272- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الحوضي: هو حفص بن عمر بن الحارث. وأخرجه ابن الجعد في "مسنده" "493"، وابن شيبة 12/157، واحمد 4/283 و292، والبخاري "3783" في مناقب الأنصار: باب جب الأنصار من الإيمان، ومسلم "75" في الإيمان: باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي رضي الله عنهم من الإيمان، والترمذي "3900" في المناقب: باب في فضل الأنصار وقريش، والنسائي في "فضائل الصحابة" "229"، وابن ماجة "163" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبغوي "3967" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

7273- إسناده صحيح. سعد بن المنذر بن أبي حميد: روى عنه جمع، وذكره.... المؤلف في "الثقات" 6/378، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حمزة بن أبي أسيد، فمن رجال البخاري، وصحابيه روى له أبو داود في فضائل الأنصار هذا الحديث الواحد. وأخرجه أحمد 4/221، والطبراني 3358"ط، ومن طريقه المزي في "تهذيب لكمال" 5/229 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/158، ومن طريقه الطبراني "3357" عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه أحمد 3/429، والطبراني "3356" و "3601"، وابن الأثير في "أسد الغابة " 393-1/392، من طريق عبد الرحمن بن الغسيل، عن جمزة بن أبي أسيد، عن الحارث بن زياد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/38 وقال: رواه أحمد والطبراني بأسانيد، ورجال بعضها رجال الصحيح غير محمد بن عمرو، وهو حسن الحديث.

میں حاضر ہوگا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْإِيمَانِ عَنْ مُبْغِضِ الْاَنْصَارِ

انصار سے بغض رکھنے والے سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

7274 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص انصار سے بغض نہیں رکھے گا''۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبْرِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْاَثَرَةِ بَعْدَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بعد ترجیحی سلوک کے وقت صبر کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

7275 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ لِلْاَنْصَارِ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوْا: لَا، حَتّٰى تَكْتُبَ لِاَصْحَابِنَا مِنْ قُرَيْشٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِىْ اَثَرَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ عَلَى الْحَوْضِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بحرین کی جاگیریں عطا کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا: جی نہیں جب تک آپ قریش سے تعلق رکھنے والے ہمارے ساتھیوں کو اس کی مانند عطا نہیں کرتے (ہم اسے قبول

7274- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسمة: هو حماد بن أسامة. وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة" 12/163-164. وأخرجه مسلم "77" فى الإيمان: باب الدليل على أن حب الأنصار وعلى رضى الله عنهم من الإيمان وعلاماته، وأبو يعلى "1007" عن أبى بكر بن أبى شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى "2182"، وأحمد 3/43 و 45 و 72 و 93، ومسلم "77" من طرق عن الأعمش، به.

7275- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى "2377" تعليقاً فى المساقاة: باب كتابة القطائع، و"3163" فى الجزية والموادعة: باب ما أقطع النبى صلى الله عليه وسلم من البحرين وما وعد من مال البحرين والجزية، و "3794" فى مناقب الأنصار: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم للأنصار: "اصبروا حتى تلقونى على الحوض" والحميدى "1195"، وأحمد 3/111 و 183-182، وأبو يعلى "3649"، والغوى "2192" من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصارى، بهذا الإسناد. وأخرجه دون ذكر البحرين: أحمد 3/224 من طريق يونس، عن الزهرى، عن أنس. وأخرجه كذلك أحمد 3/171، والبخارى"3793" من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن هشام، عن أنس. وأخرجه الطيالسى "1969" من طريق شعبة، عن قتادة، عن أنس. وانظر الحديث الآتى والحديث رقم "4769" و "7278".

نہیں کریں گے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک پاؤ گے تو تم صبر سے کام لینا' یہاں تک حوض کوثر پر تمہاری ملاقات مجھ سے ہو جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَنَسٍ: اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اَنْ يَّقْطَعَ الْبَحْرَيْنِ لِلْاَنْصَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: ''آپ نے یہ ارادہ کیا کہ آپ انصار کے لیے بحرین کی جاگیریں لکھ دیں''

7276 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الْاَنْصَارَ الْبَحْرَيْنِ، اَوْ قَالَ: طَائِفَةً مِنْهَا، فَقَالُوْا: لَا، حَتّٰى تُقْطِعَ اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِيْ اَقْطَعْتَنَا، قَالَ: اَمَا اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار کو بحرین میں جاگیریں عطا کیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انصار میں سے کچھ افراد کو جاگیریں عطا کیں۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو اسی کی مانند عطا نہیں کرتے' جس طرح آپ نے ہمیں عطا کیا ہے۔ ہم اس وقت تک اسے قبول نہیں کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک کا سامنا کرو گے' تو تم لوگ صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَثَرَةِ الَّتِيْ اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ وُجُوْدِهَا بَعْدَهُ

اس ترجیحی سلوک کی صفت کا تذکرہ' جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے انصار کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ پایا جائے' تو وہ صبر سے کام لیں

7277 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَتٰى اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْاَشْهَلِيُّ النَّقِيْبُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ لَهُ

7276- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبيد بن حساب، فمن رجال مسلم. وأخرجه البخاري "2376" في المساقاة: باب القطائع، والبيهقي 6/143-144 من طريق سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث السابق.

اَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيهِمْ حَاجَةٌ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ قَسَمَ طَعَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَكْتَنَا حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْ اَيْدِيْنَا، فَاِذَا سَمِعْتَ بِشَيْءٍ، قَدْ جَاءَنَا فَاذْكُرْ لِي اَهْلَ الْبَيْتِ، قَالَ: فَجَاءَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ طَعَامٌ مِنْ خَيْبَرَ شَعِيرٌ وَتَمْرٌ، قَالَ: وَجُلُّ اَهْلِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ نِسْوَةٌ، قَالَ: فَقَسَمَ فِي النَّاسِ، وَقَسَمَ فِي الْاَنْصَارِ، فَاَجْزَلَ وَقَسَمَ فِيْ اَهْلِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ، فَاَجْزَلَ، فَقَالَ لَهُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ يَشْكُرُ لَهُ: جَزَاكَ اللّٰهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَنَّا اَطْيَبَ الْجَزَاءِ - اَوْ قَالَ: خَيْرًا - فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنْتُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ اَطْيَبَ الْجَزَاءِ - اَوْ قَالَ: خَيْرًا - مَا عَلِمْتُكُمْ، اَعِفَّةٌ صُبُرٌ، وَسَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فِي الْاَمْرِ وَالْعَيْشِ، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر اشہلی رضی اللہ عنہ (جو اپنے قبیلے) کے سردار تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے انصار کے کچھ گھرانوں کے ضرورت مند ہونے کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے کچھ اناج تقسیم کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس وقت ہمیں ذکر نہیں کیا' یہاں تک کہ ہمارے پاس موجود سب کچھ ختم ہو گیا جب تمہیں اطلاع ملے کہ ہمارے پاس کچھ چیز آئی ہے تم پھر ان گھرانوں کے بارے میں مجھے یاد کرا دینا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر سے کچھ اناج آیا جس میں' جو اور کھجوریں بھی تھیں۔ راوی بیان کرتا ہے: اس گھرانے میں زیادہ تر خواتین تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اناج لوگوں میں تقسیم کیا۔ آپ نے وہ اناج انصار میں تقسیم کیا اچھی طرح تقسیم کیا۔ آپ نے اس گھرانے کے لوگوں میں اسے تقسیم کیا انہیں اچھی طرح دیا' تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے پاکیزہ ترین (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سب سے بہتر جزا عطا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی سب سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر جزا عطا کرے مجھے تمہارے بارے میں یہ بات پتہ ہے تم مانگنے سے بچتے ہو اور صبر سے کام لیتے ہو۔ عنقریب تم میرے بعد حکومت اور زندگی کے دیگر معاملات میں اپنے ساتھ ترجیحی سلوک دیکھو گے' تو تم صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ حوض کوثر پر تمہاری ملاقات مجھ سے ہو۔

ذِكْرُ قَبُولِ الْاَنْصَارِ هٰذِهِ الْوَصِيَّةَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انصار کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کو قبول کرنے کا تذکرہ

7277– إسناده حسن. عاصم بن سويد: هو ابن عامر بن زيد-ويقال: زياد، ويقال: يزيد-بن جارية الأنصاري روى له النسائي، ووثقه المؤلف وقال أبو حاتم: شيخ محله الصدق، وقال ابن معين: لا أعرفه، قال ابن عدي: إنما لم يعرفه. لأنه قليل الرواية جداً، لعله لم يرو غير خمسة أحاديث. محمد بن الصباح: هو الجرجرائي، روى له أبو داود وابن ماجة، وهو ثقة، وباقي رجاله رجال الشيخين. قلت: وللحديث شاهد يقوية سيأتي برقم "7279" وأخرجه ابن عدي 5/1879-1880، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عاصم بن سويد، من طريق محمد بن الصباح، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "240" عن علي بن حجر، والحاكم 4/79 من طريق عبد الله بن عبد الوهاب، كلاهما عن عاصم بن سويد، به. وصححه ووافقه الذهبي.

7278 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِئَةَ مِنَ الْاِبِلِ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ اَنَسٌ: فَحَدَّثْتُ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ، فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟ فَقَالَ لَهٗ قَوْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَمَّا ذَوُو اَسْنَانِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلَمْ يَقُوْلُوا شَيْئًا، وَاَمَّا نَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ يُعْطِي اُنَاسًا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ اُعْطِي رِجَالًا حَدِيْثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ اَتَاَلَّفُهُمْ، اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ، وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ، فَقَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِينَا، قَالَ: فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَةً شَدِيْدَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا: سَنَصْبِرُ.

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر کچھ انصاریوں نے یہ کہا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کے مال میں سے مال فیء عطا کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کچھ لوگوں کو ایک سو اونٹ دیئے۔ انصاریوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مغفرت کرے انہوں نے قریش کو دے دیا ہے ہمیں نہیں دیا۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو پیغام بھجوایا آپ نے انہیں چمڑے سے بنے ہوئے خیمے میں اکٹھا کیا' جب وہ سب اکٹھے ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے حوالے سے یہ کیا بات ہے' جو مجھ تک پہنچی ہے۔ انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! ہمارے عمر رسیدہ افراد میں سے کسی نے یہ بات نہیں کی۔ البتہ ہمارے کچھ کم عمر لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مغفرت کرے انہوں نے کچھ لوگوں کو عطیات دے دیئے ہیں حالانکہ ان لوگوں کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایسے لوگوں کو عطیات دیئے ہیں' جو زمانہ کفر سے قریب ترین ہیں' تاکہ میں ان کی تالیف قلب کروں کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ اموال لے جائیں اور تم اپنے رہائش کی جگہ پر اللہ کے رسول کو لے جاؤ۔ اللہ کی قسم تم لوگ جس چیز کو لے کر واپس جاؤ گے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جسے وہ لے کر واپس جائیں گے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! ہم اس سے راضی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عنقریب انتہائی شدید

7278- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى ى، فمن رجال مسلم. وهو مكرر الحديث رقم "4769"، وانظر الحديث. "7268"

ترجیحی سلوک پاؤ گے' تو تم صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حوض کوثر پر آ جاؤ' تو ان لوگوں نے عرض کی: ہم صبر سے کام لیں گے۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ بِالْعِفَّةِ وَالصَّبْرِ

نبی اکرم ﷺ کا انصار کے لیے (مانگنے سے) بچنے اور صبر سے کام لینے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7279 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنِ ابْنِ شَفِيْعٍ، - وَكَانَ طَبِيْبًا - قَالَ:

(متن حدیث): دَعَانِىْ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، فَقَطَعْتُ لَهٗ عِرْقَ النَّسَا، فَحَدَّثَنِىْ بِحَدِيْثَيْنِ، قَالَ: اَتَانِىْ اَهْلُ بَيْتَيْنِ مِنْ قَوْمِىْ: اَهْلُ بَيْتٍ مِنْ بَنِىْ ظَفَرٍ، وَاَهْلُ بَيْتٍ مِنْ بَنِىْ مُعَاوِيَةَ، فَقَالُوْا: كَلِّمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَنَا اَوْ يُعْطِيْنَا، فَكَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَعَمْ اَقْسِمُ لِاَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ مِنْهُمْ شَطْرًا، وَاِنْ عَادَ اللّٰهُ عَلَيْنَا عُدْنَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَاَنْتُمْ فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا، فَاِنَّكُمْ مَا عَلِمْتُكُمْ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ اَثَرَةً بَعْدِىْ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ حُلَلًا بَيْنَ النَّاسِ، فَبَعَثَ اِلَيَّ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَاسْتَصْغَرْتُهَا، فَاَعْطَيْتُهَا اَبِىْ، فَبَيْنَا اَنَا اُصَلِّىْ اِذْ مَرَّ بِىْ شَابٌّ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَيْهِ حُلَّةٌ مِّنْ تِلْكَ الْحُلَلِ يَجُرُّهَا، فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِىْ اَثَرَةً، فَقُلْتُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ، فَاَخْبَرَهٗ، فَجَاءَ وَاَنَا اُصَلِّىْ، فَقَالَ: يَا اُسَيْدُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِىْ قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَخْبَرْتُهٗ، قَالَ: تِلْكَ حُلَّةٌ بَعَثْتُ بِهَا اِلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَّهُوَ بَدْرِيٌّ اُحُدِيٌّ عَقَبِيٌّ، فَاَتَاهُ هٰذَا الْفَتَى، فَابْتَاعَهَا مِنْهُ فَلَبِسَهَا، اَفَظَنَنْتَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ فِىْ زَمَانِىْ؟ قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ظَنَنْتُ اَنَّ ذَاكَ لَا يَكُوْنُ فِىْ زَمَانِكَ.

✿✿ محمود بن لبید' ابن شفیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو ایک طبیب تھے' وہ کہتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر نے مجھے بلوایا۔ میں نے عرق النساء کا علاج کیا' تو انہوں نے مجھے دو حدیثیں سنائیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ایک مرتبہ میری قوم کے دو گھرانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ میرے پاس آئے۔ ایک گھرانے کا تعلق بنو ظفر سے تھا' اور ایک گھرانے کا تعلق بنو معاویہ سے تھا۔ انہوں نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں بات چیت کیجئے۔ کیا نبی اکرم ﷺ ہمیں بھی تقسیم میں سے کچھ دیں (راوی کو شک

7279- ابن شفيع لم يرو عنه غير محمود بن لبيد، ولم يذكر فيه جرح ولا تعديل وابن إسحاق مدلس وقد عنعن وباقي رجاله ثقات. حصين بن عبد الرحمن: هو الأشهلي، وهو في "مسند أبي يعلى" "945" وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 8/439، والطبراني "568" من طريق يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/33 وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات إلا أن أبي إسحاق مدلس وهو ثقة. قلت: يغلب على ظني أن الهيثمي رحمه الله وهو في نسبته إلى أحمد، لأنه لم يخرجه.

ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کہ ہمیں کچھ عطا کریں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں بات کی' تو آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ میں ان میں سے ہر ایک گھرانے کو ایک' ایک حصہ دے دوں گا۔ اگر اللہ نے ہمیں دوبارہ فتوحات دیں' تو ہم انہیں عطیات دیں گے۔ اس پر میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو بھی جزائے خیر دے۔ کیونکہ تم لوگوں کے بارے میں مجھے علم ہے کہ تم مانگنے سے بچتے ہو صبر سے کام لیتے ہو۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک پاؤ گے۔

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو انہوں نے کچھ حلے لوگوں کے درمیان تقسیم کیے انہوں نے ان میں سے ایک حلہ مجھے بھی بھجوایا۔ مجھے وہ چھوٹا محسوس ہوا' تو وہ میں نے اپنے والد کو دے دیا۔ ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میرے پاس سے قریش سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان گزرا جس نے اسی قسم کا ایک حلہ پہنا ہوا تھا' اور وہ اسے زمین پر گھسیٹ رہا تھا (یعنی اس کے پاس کپڑا زیادہ تھا) تو مجھے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد آ گیا' عنقریب تم میرے بعد ترجیحی سلوک پاؤ گے' تو میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے۔ پھر ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہیں اس بارے میں بتایا وہ تشریف لائے میں اس وقت نماز ادا کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اے اسید! جب میں نے نماز مکمل کر لی' تو انہوں نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا۔ میں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسا حلہ تھا' جو میں نے فلاں بن فلاں کی طرف بھیجا تھا' جس نے غزوہ احد میں بھی شرکت کی ہے، غزوہ بدر میں بھی شرکت کی ہے اور بیعت عقبہ میں بھی شرکت کی ہے۔ پھر وہ نوجوان ان صاحب کے پاس گیا اور اس نے ان صاحب سے وہ حلہ خرید کر پہن لیا کیا تم یہ گمان کر رہے تھے کہ ایسا میرے زمانے میں ہوگا (یعنی میرے زمانے میں انصار سے ترجیحی سلوک ہوگا؟) تو میں نے کہا: اللہ کی قسم اے امیر المومنین میرا' تو یہ گمان تھا کہ یہ آپ کے زمانے میں نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْاَنْصَارِ وَاَبْنَائِهِمْ

نبی اکرم ﷺ کا انصار اور ان کے بچوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7280 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ الْاَصَمُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

7280- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي في "فضائل الصحابة" "245" عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19913"، ومن طريقه أحمد 3/162، وأبو يعلى "3032" عن معمر، عن قتادة، به. وأخرجه عبد الرزاق "19914"، ومن طريقه أحمد 3/162 عن معمر، عن أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/139، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "3316"، والبغوي في "شرح السنة" "3968" من طرق عن المبارك بن فضالة، عن ثابت، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/156 من طريق النضر بن أنس، و 213 من طريق موسى بن أنس، و 217-216 من طريق أبي بكر بن أنس، و 217 من طريق أم الحكم بنت النعمان بن صهباء، والترمذي "3909" في المناقب: باب في فضل الأنصار وقريش، من طريق عطاء بن السائب، جميعهم عن أنس. وانظر الحديثين الآتيين.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے اللہ! انصار کی، انصار کے بچوں کی، انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کردے''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ لِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ اَبْنَائِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کی بیویوں اور ان کے بچوں کی بیویوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7281 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَتَبَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيهِ بِوَلَدِهٖ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ اُصِيْبُوْا يَوْمَ الْحَرَّةِ، فَكَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ: وَاِنِّيْ مُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ اَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ

ابوبکر بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں ان کی اس اولاد اور اہل خانہ کے بارے میں تعزیت کی جو واقعہ حرہ میں شہید ہو گئے تھے انہوں نے اپنے خط میں یہ بات تحریر کی میں آپ کو اس چیز کی بشارت دیتا ہوں' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! انصار کی، انصار کے بیٹوں کی، انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی، انصار کی خواتین (بیویوں) کی، انصار کے بیٹوں کی خواتین (بیویوں) کی، انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی خواتین (بیویوں) کی مغفرت کردے''۔

7281- إسناده صحيح على شرط مسلم، حماد بن سلمة وأبو بكر بن أنس من رجال مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 12/160. وأخرجه من طريق ابن أبي شيبة: الطبراني "5104" وأخرجه أحمد 4/374، والطبراني "5105" و "5106" من طريقين عن حماد بن سلمة، عن علي بن يزيد، عن أبي بكر بن أنس، به. وأخرجه البخاري "4906" في تفسير المنافقين: باب قوله: (هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لا تُنفِقُوا عَلَى مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنفَضُّوا)، والطبراني "4972"، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/57 من طريقين عن موسى بن عقبة، عن عبد الله بن الفضل، عن أنس، عن زيد بن أرقم. وأخرجه الطيالسي "680"، وأحمد 4/369، ومسلم "2506" في فضائل الصحابة: باب فضائل الأنصار رضي الله عنهم، والطبراني "5101" من طريق شعبة، و "5102" من طريق حجاج بن الحجاج، كلاهما عن قتادة، عن النضر بن أنس، عن زيد بن أرقم. وأخرجه الطيالسي "683"، وأحمد 4/370 و 374-373، والترمذي "3902" في المناقب: باب فضل الأنصار وقريش، والطبراني "5103" من طريق علي بن زيد بن جدعان، عن النضر بن أنس، عن زيد. انظر الحديث السابق والآتي.

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ لِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِيهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے بچوں اور ان کے غلاموں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7282 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ، وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! انصار کی، انصار کے بچوں کی، انصار کے بچوں کے بچوں کی، انصار کے غلاموں کی مغفرت کردے''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ لِجِيرَانِ الْاَنْصَارِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے پڑوسیوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

7283 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَارُونَ الْاَنْصَارِيِّ، حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ، وَلِمَوَالِيهِمْ وَلِجِيرَانِهِمْ

❁❁ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! انصار کی، انصار کے بچوں کی، انصار کے بچوں کے بچوں کی، ان کے غلاموں کی اور ان کے پڑوسیوں کی مغفرت کردے''۔

7282- إسناده حسن على شرط مسلم . عبد الله بن الرومي - وهو عبد الله بن محمد اليماني - وعكرمة بن عمار من رجال مسلم، وباقي رجال الشيخين . النضر بن محمد: هو الجرشي اليماني . وأخرجه مسلم "2507" عن أبي معن الرقاشي، عن عمر بن يونس، عن عكرمة، بهذا الإسناد.

7283- حديث حسن لغيره. هشام بن هارون، ذكره المؤلف في "الثقات"، وقد توبع، وباقي رجاله رجال الصحيح، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة ....." 12/165، ومن طريقه أخرجه الطبراني "4534" وأخرجه البزار "2810"، والطبراني "4534"، والمزي في "تهذيب الكمال " في ترجمة هشام بن الوليد، من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/40 وقال: رواه البزار والطبراني، ورجالهما رجال الصحيح غير هشام بن هارون وهو ثقة! وأخرجه الطبراني "4533" عن العباس بن الفضل الأسفاطي، حدثنا إبراهيم بن يحيى الشجري، حدثنا ابي، عن عبيد بن يحيى ى، عن معاذ بن رفاعة، عن أبيه. وهذا سند حسن في المتابعات.

ذِكْرُ وَصْفِ خَيْرِ دُورِ الْاَنْصَارِ

انصار کے بہترین گھرانوں کی صفت کا تذکرہ

7284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دِيَارِ الْاَنْصَارِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: دِيَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دِيَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ دِيَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دِيَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، ثُمَّ فِي كُلِّ دِيَارِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تم کو انصار کے سب سے بہتر گھرانے کے بارے میں نہ بتاؤں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو نجار کا گھرانہ پھر بنو عبداشہل کا گھرانہ پھر بنو حارث بن خزرج کا گھرانہ پھر بنو ساعدہ کا گھرانہ وایسے انصار کے ہر گھرانے میں بھلائی موجود ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7285 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

7284– إسناده صحيح على شرط البخاري 0 رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/105، وأبو يعلى "3855" و "3650" من طريق يزيد بن هارون عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1197"، وأحمد 3/202، ومسلم "2511" "177" في فضائل الصحابة: باب في خير دور الأنصار رضي الله عنهم، والترمذي "3910" في المناقب: باب في أي دور الأنصار خير، والنسائي . . . . في "فضائل الصحابة" "231" و "232"، وأبو يعلى "3650" و "3855" من طرق عن يحيى بن سعيد، عن أنس. وأخرجه الطيالسي "1355"، وأحمد 3/496، والبخاري "3789" في مناقب الأنصار: باب فضل دور الأنصار، و "3807" باب منقبة سعد بن عبادة رضي الله عنه، ومسلم "2511" "177"، والترمذي "3911"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "234"، والطبراني "579"/19، والبيهقي في "السنن" 6/371 من طرق عن شعبة، عن قتادة، عن أنس، عن أبي أسيد . وأخرجه من طرق عن أبي أسيد: أحمد 3/496 و 497، والبخاري "3790"، و "6053" في الأدب: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "خير دور الأنصار"، ومسلم "2511" "178" و "179"، والنسائي في "فضائل الصحابة" "235" و "236"، والطبراني "19/588" و "589" و "590"، والحاكم 3/516. وانظر الحديث الآتي. قلت: وبنو النجار: هم من الخزرج، وكذلك بنو الحارث وبنو ساعدة، أما بنو الأشهل، فهو من الأوس، وهو عبد الأشهل بن جشم بن الحارث، وبنو النجار: هم أخوال رسول الله صلى الله عليه وسلم، لأن والده عبد المطلب منهم، وعليهم نزل لما قدم المدينة.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ دُورِ الْاَنْصَارِ؟ قَالُوْا: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: دَارُ بَنِی النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِی عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِی سَاعِدَةَ، وَفِیْ کُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھرانے کے بارے میں نہ بتاؤں۔لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنونجار کا گھرانہ پھر بنوعبدالاشہل کا گھرانہ پھر بنوحارث بن خزرج کا گھرانہ پھر بنوساعدہ کا گھرانہ ویسے انصار کے ہر گھرانے میں بھلائی موجود ہے''۔

ذِکْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو صرف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے

7286 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، وَعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ دُورِ الْاَنْصَارِ؟، قَالُوْا: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: دَارُ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، وَهُمْ رَهْطُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ، قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فِیْ کُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقَالَ: ذَکَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ اَرْبَعَةِ اَدْوُرٍ لَاُکَلِّمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اَمَا تَرْضٰی اَنْ یَّذْکُرَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الْاَرْبَعَةِ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ

7285- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم . وأخرجه النسائى فى "فضائل الصحابة" "233"، والبغوى "3979" من طريق على بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد . وانظر الحديث السابق.

7286- حديث صحيح . ابن أبى السرى - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، وباقى رجاله ثقات على شرط الشيخين . أبو سلمة: هو ابن عبد الرحمن، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلى. وهو فى "مصنف عبد الوزاق " ."19910" وأخرجه أحمد 2/267 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2512" فى فضائل الصحابة: باب فى خير دور الأنصار رضى الله عنهم، والنسائى فى "فضائل الصحابة" "238" من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عن أبيه عن صالح، عن ابن شهاب، به.

اَكْثَرَ مِمَّنْ ذَكَرَ، قَالَ: فَرَجَعَ سَعْدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تم لوگوں کو انصار کے بہترین گھرانوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنوعبداشہل کا گھرانہ یہ لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا خاندان تھے۔لوگوں نے عرض کی: پھر کون ہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنونجار ہیں۔لوگوں نے عرض کی: پھر کون ہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنوحارث بن خزرج ہیں۔لوگوں نے دریافت کیا: پھر کون ہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنوساعدہ ہیں۔لوگوں نے دریافت کیا: پھر کون ہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے تمام گھرانوں میں بھلائی موجود ہے"۔

اس بات کی اطلاع حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو ملی' تو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول نے ہمارا ذکر کرتے ہوئے چار گھرانوں میں سب سے آخر میں ذکر کیا ہے میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ضرور بات کروں گا' تو ایک شخص نے ان سے کہا: کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ذکر چار گھرانوں کے آخر میں ہی کر دیا ہے۔حالانکہ اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے جتنے گھرانوں کا ذکر کیا ہے۔ان سے زیادہ گھرانوں کا ذکر ترک کیا ہے۔اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ باز آ گئے۔

ذِكْرُ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَفْوِ عَنْ مُسِيءِ الْاَنْصَارِ وَالْاِحْسَانِ اِلٰى مُحْسِنِهِمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے برے فرد کو معاف کرنے اور اچھے فرد کے ساتھ اچھائی کرنے کی وصیت کرنے کا تذکرہ

7287 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُصْعَبٍ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

7287- إسناده حسن . عبد اللّه بن مصعب الزبيري: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الخطيب في "تاريخه" 10/173: ولاه . . . . الرشيد إمارة المدينة واليمن، وكان محموداً في ولايته، جميل السيرة مع جلالة قدره، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطبراني "6082" عن أحمد بن يحيى الحلواني، عن مصعب بن عبد الله، بهذا الإسناد . وزاد في آخره: "فأرسله." وأخرجه أيضاً دون قصة الحجاج "5719" عن عبدان بن لأحمد، عن أبي مصعب، عن عبد المهيمن بن عباس بن سهل، عن أبيه، عن جده سهل بن سعد . وقال الهيثمي في "المجمع" 10/36: رواه أبو يعلى والطبراني في "الأوسط" و "الكبير" بأسانيد في أحدها عبد الله بن مصعب، وفي الآخر عبد المهيمن بن عباس، وكلاهما ضعيف. وللحديث شواهد تقدم منها أنس برقم "7265" و "726" و ."7271"

(متن حدیث): رَاَيْتُ الْحَجَّاجَ يَضْرِبُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ فِي اِمْرَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَاَتَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَهُ ضَفِيرَتَانِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اِزَارٌ وَّرِدَاءٌ، فَوَقَفَ بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ، فَقَالَ: يَا حَجَّاجُ، اَلَا تَحْفَظُ فِينَا وَصِيَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَمَا اَوْصَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ قَالَ: اَوْصَى اَنْ يُّحْسَنَ اِلَى مُحْسِنِ الْاَنْصَارِ، وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ

❁❁ قدامہ بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے حجاج کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد حکومت میں عباس بن سہل کی پٹائی کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھے۔ انہوں نے لمبی زلفیں رکھی ہوئی تھیں۔ تہبند اوڑھا ہوا تھا' اور ایک چادر لی ہوئی تھی۔ وہ دو صفوں کے درمیان آ کر ٹھہر گئے اور بولے: اے حجاج کیا تمہیں ہمارے بارے میں اللہ کے رسول کی وصیت یاد نہیں ہے؟ حجاج نے دریافت کیا: اللہ کے رسول نے آپ کے بارے میں کیا وصیت کی تھی؟ تو انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلقین کی تھی کہ انصار کے اچھے فرد کے ساتھ اچھائی کی جائے اور ان کے برے شخص سے درگزر کیا جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلِيُّ بَنِي سَلِمَةَ، وَبَنِي حَارِثَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

اللہ تعالیٰ بنوسلمہ اور بنو حارثہ کا نگران ہے (یا مددگار ہے)

7288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْبَلْخِيِّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): فِينَا نَزَلَتْ: (اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا) (آل عمران: **122**)، بَنُو سَلِمَةَ، وَبَنُو حَارِثَةَ، قَالَ عَمْرٌو: قَالَ جَابِرٌ: وَمَا اُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ: (وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا) (آل عمران: **122**)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمارے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''جب تم میں سے دو گروہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ سستی دکھا جائیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کا مددگار تھا''۔

(راوی کہتے ہیں) اس سے مراد بنوسلمہ اور بنو حارثہ تھے۔

7288- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حامد بن يحيى البلخي، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة. وأخرجه البخاري "4051" في المغازي: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا)، و "4558" في تفسير سورة آل عمران: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ ...)، ومسلم "2505" في فضائل الصحابة: باب من فضائل الأنصار، والطبري "7728" و "7729"، والبيهقي في "الدلائل" 3/221، والبغوي في "تفسيره" 1/347 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 2/305، وزاد نسبته إلى سعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبي حاتم. والفشل: الجبن، وقيل: الفشل في الرأي: العجز، وفي البدن: الإعياء، وفي الحرب: الجبن، والولي: الناصر. وقول جابر: "فينا نزلت" أي: في قومه بني سلمة وهم من الخزرج، وفي أقاربهم بني حارثة وهم من الأوس.

عمرو نامی راوی کہتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ بھی فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ ان دونوں کا مددگار ہے"۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِغِفَارٍ حَيْثُ نَصَرَتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا غفار قبیلے کی مغفرت کرنے کا تذکرہ' کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی

7289 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغِفَارٍ: غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غفار قبیلے سے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مغفرت کرے اور اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور عصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَسْلَمَ، وَغِفَارَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ، وَغَطَفَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسلم اور غفار قبیلے' اسد اور غطفان قبیلوں سے بہتر ہیں

7290 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، وَاَسَدٍ، وَغَطَفَانَ، وَبَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ سَيِّدُ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الضَّبِّيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ

7289- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2518" في فضائل الصحابة: باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لغفار وأسلم، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2518"، والترمذي "3941" في المناقب: باب مناقب لغفار وأسلم، والبغوي "3851" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/20 و 50 و 60 و 107 و 116 و 136 و 153، والدارمي 2/243، والترمذي "3948" و "3949"، والبغوي "3852" من طرق عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه الطيالسي "1854"، وأحمد 2/130، وأحمد 2/130، والبخاري "3513" في المناقب: باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع، ومسلم "2518" من طرق عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه الطيالسي "1915"، ومن طريقه مسلم "2518" عن حرب بن شداد، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن ابن عمر. وأخرجه الطيالسي "1953" من طريق سعيد بن العاص، وأحمد 2/126 من طريق بشر بن حرب، كلاهما عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/117 عن الطيالسي، عن شعبة، عن سعيد بن عمرو، قال: انتهيت إلى ابن عمر وقد حدث الحديث، فقلت: ماحدث؟ فقالوا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فذكره.

بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَتْ اَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاَسَدٍ، وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اسلم' غفار' جہینہ اور مزینہ، بنوتمیم، اسد، غطفان اور بنوعامر بن صعصعہ (نامی قبیلوں) سے بہتر ہیں''۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں: بنوتمیم کے سردار محمد بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا:

''تمہاری کیا رائے ہے' اسلم، غفار، جہینہ اور مزینہ قبیلے کے لوگ بنوتمیم، بنوعامر بن صعصعہ، بنواسد اور بنوغطفان سے بہتر ہوں' تو کیا وہ (یعنی بنوتمیم وغیرہ) رسوا ہو جائیں گے اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ ان سے بہتر ہیں''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا فَضَّلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ عَلٰى بَنِي تَمِيمٍ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قبیلوں کو بنوتمیم پر فضیلت عطا کی

7291 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

7290– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعبد الصمد: هو ابن عبد الوارث، وأبو بشر: جهفر بن إياس او بشر بن ابى وحشية . وأخرجه مسلم "2522" في فضائل الصحابة: باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع ... ، من طريقين عن عبد الصمد، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوى "3854" عن طريق وهب بن جريرن عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/48، ومسلم "2522" من طرق عن شعبة، عن أبي بشر، به. وأخرجه البخارى "3516" في المناقب: باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع، و "6635" في الإيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم؟ ومسلم "2522" من طريقين عن شعبة، عن محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب، به. وأخرجه البخارى "3515"، ومسلم "2522" "1954"، والترمذى "3952"في المناقب: باب مناقب في ثقيف وبنى حنيفة, من طريق عبد الملك بن عمير, عن عبد الرحمن بن أبى بكرة, به.

7291– إسناده حسن. محمد بن عمرو- وهو ابنُ عَلقمه الليثيُّ_ صدوق حسن الحديث, وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية, فمن رجال مسلم. خالد: هو ابن عبد الله بن عبد الرحمن الواسطي. وأخرجه أحمد 2/450 عن يزيد بن هارون, عن محمد بن عمرو, بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/468, ومسلم "2521" "190" في فضائل الصحابة: باب من فضائل غفار وأسلم ... , من طريقين عن شعبة, عن سعد بن إبراهيم, عن أبى سلمة, به. وأخرجه عبد الرزاق "19877" وأحمد 2/420 و 422, والبخارى "3523" في المناقب: باب ذكر أسلم وغفار ومزينة ... , وباب قصة زمزم وجهل العرب, ومسلم "2521" ,"192" والبغوى "3855"من طرق عن أيوب, عن ابن سيرين, عن أبى هريرة . وأخرجه مسلم "2521" ,"191" والترمذى "3950" في المناقب: باب مناقب في ثقيف وبنى حنيفة, من طريقين عن الأعرج, عن أبى هريرة.

(متن حدیث): قَالَ: غِفَارُ، وَاَسْلَمُ، وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِّنَ الْحَلِيفَيْنِ غَطْفَانَ، وَاَسَدٍ، وَهَوَازِنُ، وَتَمِيمٌ دُوْنَهُمْ، فَإِنَّهُمْ اَهْلُ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ قبیلے سے جو بھی تعلق رکھتا ہو یہ لوگ دو حریف قبیلوں غطفان اور بنو اسد سے بہتر ہیں جبکہ ہوازن اور تمیم ان سے کم درجے کے ہیں کیونکہ وہ لوگ گھوڑے پالتے ہیں اور ویرانوں میں رہتے ہیں''۔

ذِكْرُ بُشْرَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيمًا بِمَا بَشَّرَهَا بِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمیم قبیلے کو اس خوش خبری کو دینے کا تذکرہ 'جو آپ نے انہیں دی تھی

7292 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: اَبْشِرُوْا يَا بَنِي تَمِيمٍ، قَالُوْا: بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ وَفْدُ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُمْ: اَبْشِرُوْا يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلِ الْبُشْرَى بَنُو تَمِيمٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو تمیم کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے بنو تمیم تم خوش خبری قبول کرو۔ ان لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں خوش خبری دے چکے ہیں اب آپ ہمیں (مال و دولت) دیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تبدیل ہو گیا پھر اہل یمن کا وفد آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل یمن تم لوگ خوش خبری قبول کرو کیونکہ بنو تمیم نے اس خوش خبری کو قبول نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَدْحِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَامِرٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنو عامر کی تعریف کرنے کا تذکرہ

7293 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا

7292- إسناده حسن. مؤمل بن إسماعيل - وإن كان سيء الحفظ قد توبع, وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب, فقد روى له أبو داود والنسائي, وهو ثقة. وتقدم برقم "6142"

7293- إسناده صحيح على شرط البخاري, رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن موسى- وهو ابن راشد الكوفي- فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني "21"/22 من طريق يحيى الحماني, عن قيس بن الربيع, عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيفة, عَنْ أَبِيهِ. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/199 وابن سعد 1/311, وأبو يعلى "893", والطبراني "264"/22 و"265" و"266" من طرق عن حجاج بن أرطاة, عن عون, به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/51 وقال: رواه كله الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" باختصار عنه, وأبو يعلى أيضاً, وفيه الحجاج بن أرطاة وهو مدلس, وبقية رجاله رجال الصحيح.

مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَوْنِ بْنُ اَبِیْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَقُلْنَا: مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ مِنِّی

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ بنو عامر سے تعلق رکھنے والے دو افراد بھی تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم بنو عامر سے تعلق رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو خوش آمدید! تم مجھ سے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ الْقَيْسِ مِنْ خَيْرِ اَهْلِ الْمَشْرِقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ عبدالقیس قبیلے کے لوگ اہل مشرق میں سب سے بہتر ہیں

7294 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زِمَامٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا شُبَيْلُ بْنُ عَزْرَةَ، عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اَهْلِ الْمَشْرِقِ عَبْدُ الْقَيْسِ، اَسْلَمَ النَّاسُ كَرْهًا، وَاَسْلَمُوا طَائِعِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اہل مشرق میں سب سے بہتر عبدالقیس قبیلے کے لوگ ہیں۔ دوسرے لوگوں نے زبردستی اسلام قبول کیا اور ان لوگوں نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِزْیَ وَالنَّدَامَةَ عَنْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَدِمُوا عَلَيْهِ

نبی اکرم ﷺ کا عبدالقیس قبیلے کے وفد سے ندامت اور رسوائی کی نفی کرنے کا تذکرہ

7294– حديث صحيح. رجاله ثقات غير وهب بن يحيى بن زمام, فلم أقف له على ترجمة, وذكره المزي في "تهذيبه" في شيوخ محمد بن سواء . أبو جمرة: هو نصر بن عمران الضبعي. وأخرجه البزار, "2821" والطبراني "12970" من طريق وهب بن يحيى بن زمام العلاف, بهذا الإسناد دون قوله: "أسلم الناس كرهاً وأسلموا طائعين ." وقال البزار: لم نعلم أحداً رواه بهذا اللفظ إلا ابن عباس, ولا عنه إلا أبو حمزة, ولا عنه ألا شبيل, وشبيل بصرى مشهور, ولا رواه عنه إلا ابن سواء . وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/49 وقال: رواه البزار والطبراني وفيه وهب بن يحيى بن زمام ولم أعرفه, وبقية رجاله ثقات. وله شاهد عند أحمد4/206 من طريقين عن عوف, عن أبي القموص زيد بن علي "تحرف في "المسند"إلى: عدى," وقال: حدثني أحد الوفد الذين وفدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم. وهذا إسناده صحيح. وللقسم الأول شاهد آخر من حديث أبي هريرة عند الطبراني في "الأوسط" ,"1638" قال الهيثمي: ورجاله ثقات.

جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے

7295 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ، وَاِنَّا لَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِی الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَحَدِّثْنَا عَمَلًا مِنَ الْاَجْرِ اِذَا اَخَذْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنْ وَرَاءِنَا، فَقَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، قَالَ: وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ فِی الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس وفد کو خوش آمدید جو کسی رسوائی اور ندامت کے بغیر ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے سے تعلق رکھنے والے مشرکین رہتے ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ اجر کے حوالے سے ہمیں کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے کہ جب ہم اسے اختیار کریں' تو ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور ہم اپنے پیچھے لوگوں کو بھی اس کی طرف دعوت دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں' اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا' اور میں تمہیں دباء میں نبیذ تیار کرنے، نقیر، حنتم، مزفت (میں نبیذ تیار کرنے یا ان برتنوں کو استعمال کرنے سے) منع کرتا ہوں۔

7295- إسناده صحيح على شرط الشيخين, أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدي. وقد تقدم برقم."157"

بَابُ الْحِجَازِ، وَالْيَمَنِ، وَالشَّامِ، وَفَارِسٍ، وَعُمَانَ ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْاِيْمَانِ عَلٰى اَهْلِ الْحِجَازِ

باب! حجاز، یمن، شام، فارس اور عمان کا تذکرہ' اور اہل حجاز کے لیے لفظ ایمان کے اطلاق کا تذکرہ

7296 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِى الْمَشْرِقِ، وَالْاِيْمَانُ فِىْ اَرْضِ الْحِجَازِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دل کی سختی اور وعدہ خلافی مشرق میں پائی جاتی ہے' جبکہ ایمان حجاز کی سرزمین پر پایا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ اِضَافَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانَ، وَالْفِقْهَ، وَالْحِكْمَةَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان، فقہ اور دانائی کی اہل یمن کی طرف نسبت کرنے کا تذکرہ

7297 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً، الْاِيْمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْفَخْرُ، وَالْخُيَلَاءُ فِىْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ، وَالْوَقَارُ فِىْ اَصْحَابِ الْغَنَمِ

7296– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير - وهو محمد بن مسلم بن تدرس - فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/335، وفي "فضائل الصحابة" "1611"، ومسلم "53" من طريقن عن ابن جريج، بهذا الإسناد. واخرجه أحمد 3/345 من طريق موسى بن داود، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، به . واخرجه أحمد 3/332 عن يحيى بن آدم، عن أبي عوانة، عن أبي بشر، عن سليمان، عن جابر . .... وقوله: "غلظ القلوب والجفاء في أهل المشرق"، قال القرطبي فيما نقله عنه المناوي في "فيض القدير " 4/407: شيئان لمسمى واحد، كقوله: (إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ) ، ويحتمل أن المراد بالجفاء : أن القلب لايميل لموعظة، ولا يخشع لتذكرة، والمراد بالغلظ: أنها لاتفهم المراد، ولاتعقل المعنى.

7297– إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن عدي: هو محمد بن إبراهيم، وسليمان: هو ابن مهران الأعمش، وذكوان: هو أبو صالح السمان . وأخرجه البخاري: "4388" في المغازي: باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "52" "91" في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان فيه، عن مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وعن بشر بن خالد، خدثنا محمد "يعني ابن جعفر"، قالا: حدثنا شعبة، به. وانظر الحديث رقم"5744" و "7299" و ."7300"

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں وہ نرم دلوں کے مالک ہیں۔ ایمان یمانی ہیں۔ سمجھ بوجھ یمانی ہے۔ حکمت (دانائی) یمانی ہے جبکہ اونٹ پالنے والوں میں فخر اور تکبر کے جذبات پائے جاتے ہیں جبکہ بکریاں پالنے والوں میں وقار پایا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ اِضَافَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِكْمَةَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانائی کی اہل یمن کی طرف نسبت کرنے کا تذکرہ

7298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادٍ بِبُسْتٍ اَبُوْ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اِذْ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ، وَجَاءَ الْفَتْحُ، وَجَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ قَوْمٌ نَقِيَّةٌ قُلُوْبُهُمْ لَيِّنَةٌ طَاعَتُهُمْ، الْاِيْمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں موجود تھے اسی دوران آپ نے فرمایا: اللہ اکبر اللہ اکبر' اللہ کی مدد آ گئی ہے فتح آ گئی ہے۔ اہل یمن آ گئے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں جن کے دل صاف ستھرے ہیں ان کی فرمانبرداری نرم ہے ایمان یمانی ہے سمجھ بوجھ یمانی ہے اور دانائی یمانی ہے۔

7299 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ

7298– حديث صحيح لغيره إسناده ضعيف . الحسين بن عيسى الحنفي ضعيف، وأبو حازم: هو نبتل، وثقة المؤلف 5/481، وأحمد فيما ذكر ابن أبي حاتم في "الجرح" 8/508، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو سعيد الأشج: هو عبد اله بن سعيد بن حصين. .....وأخرجه الطبري 30/332 عن إسماعيل بن موسى، عن الحسين بن عيسى الحنفي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "11903" و "11904"، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 173-5/172 من طريقين عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابن عباس . وأخرجه الطبري 30/333 من طريق ابن ثور، عن معمر، عن عكرمة مرسلاً. وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/23، وقال: رواه الطبراني في "الكبير" و "الأوسط" بأسانيده رجاله رجال الصحيح. وذكره بنحوه السيوطي في "الدر المنثور" 8/664 ونسبه إلى ابن عساكر. وفي الباب عند أحمد2/277

7299– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن شيبة 12/182، وأحمد في "المسند" 2/252، وفي "فضائل الصحابة" "1661"، ومسلم "52" "90" في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان فيه، من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/252، وفي "الفضائل" "1658" من طريق ... يعلى، ومسلم "52" "90" من طريق جرير، كلاهما عن الأعمش، به. وانظر الحديث رقم "5744" و "7297" و ."7300" وقوله: "وراس الكفر قبل المشرق ," قال المناوي: أي أكثر الكفر من جهة المشرق، وأعظم أسباب الكفر منشؤه منه، والمراد كفر النعمة، لأن أكثر فتن الإسلام ظهرت من تلك الجهة، كفتنة الجمل وصفين والنهروان وقتل الحسين، وفتنة مصعب والجماجم، قيل: قتل فيها خمس مئة من كبار التابعين، وإثارة الفتن وغراقة الدماء كفران نعمة الإسلام . ويحتمل أن المراد كفر الجحود، ويكون إشارة إلى وقعة التتار التي وقع الاتفاق على أنه يقع له في الإسلام نظير، وخروج الدجال، ففي خبر أنه يخرج من المشرق. وقال الحافظ في "الفتح" 6/405:

اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَرَاْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایمان یمانی ہے، دانائی یمانی ہے اور کفر کا سرا مشرک کی طرف ہے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا اُطْلِقَ اسْمُ الْإِيمَانِ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اہل یمن کے لیے لفظ ایمان کا اطلاق کیا گیا ہے

7300 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل یمن آ گئے ہیں' جو انتہائی نرم دل رکھتے ہیں۔ ایمان یمانی ہے، سمجھ بوجھ یمانی ہے اور دانائی یمانی ہے''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ لِلشَّامِ وَالْيَمَنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شام اور یمن کے لیے دعائے برکت کرنے کا تذکرہ

7301 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ جَدِّىْ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ شَامِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ يَمَنِنَا ، قَالُوْا: وَفِىْ نَجْدِنَا، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ شَامِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ يَمَنِنَا ، قَالُوْا: وَفِىْ نَجْدِنَا، قَالَ:

7300– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، ومحمد: هو ابن سيرين . .... وأخرجه مسلم "52" "82" في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان فيه، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "19888"، ومن طريقه أخرجه أحمد في "المسند" 2/267، وفي "الفضائل" "1618" عن معمر، عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 2/235 و .474 في "الفضائل" "1609"، ومسلم "52" "83" من طريق ابن عون، عن محمد بن سيرين، به . وأخرجه أحمد 2/277 و 488 من طريق هشام بن حسان، وأبو نعيم في "الحلية" 3/60 من طريق منصور، كلاهما عن محمد بن سيرين، به. واخرجه أحمد في "الفضائل" "1656"، والبخاري "4390" في المغازي: باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن، من طريق ابى الزناد، ومسلم "52" "84" من طريق صالح، كلاهما عن الأعرج، عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم "5744" و "7297" و ."7299"

هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا، اَوْ قَالَ: مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت نصیب کر، ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت نصیب کر۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارے نجد کے بارے میں بھی (دعا کیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت رکھ دے، ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت رکھ دے۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارے نجد کے بارے میں (بھی دعا کیجئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس جگہ سے شیطان کا سینگ نکلے گا''۔

ذِكْرُ ابْتِغَاءِ الْفَضْلِ وَالصَّلَاحِ لِمُسْتَوْطِنِ الشَّامِ

شام میں سکونت اختیار کرنے والے سے فضیلت اور صالح ہونے کی امید کا تذکرہ

7302 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

7301- حديث صحيح . بشر بن آدم: قال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال مسلمة بن قاسم: صالح، وقال الذهبي في "الكاشف": صدوق، وقال أبو حاتم والدارقطني: ليس بقوي، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق فيه لين، قلت: وقد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. جد بشر: هو أزهر بن سعد السمان، وابن عون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان. وأخرجه الترمذي "3953" في المناقب: باب في فضائل الشام واليمن، عن بشر بن آدم، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 2/118، وفي "فضائل الصحابة" "1724"، والبخاري "7094" في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "القتنة من قبل المشرق"، والبغوي "4006" من طريق أزهر بن سعد، به. وأخرجه الطبراني "13422" من طريق عبيد الله بن عبد اللهبن عون، عن أبيه، به . وفيه: "في عراقنا " بدل: "في نجدنا ." واخرجه أحمد 2/90 من طريق عبد الرحمن بن عطاء ، عن نافع، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "اللهم بارك لنا في شامنا ويمننا " مرتين، فقال رجال: وفي مشرقنا يارسول، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من هنالك يطلع قرن الشيطان ولها تسعة أعشار الشر ." وقال الهيثمي في "المجمع" 10/75: ورجال أحمد رجال الصحيح غير عبد الرحمن بن عطاء وهو ثقة، وفيه خلاف لايضر . وأخرجه أحمد 2/124 و 126 عن يونس، عن حماد بن زيد، عن بشر بن حرب، عن ابن عمير . وأخرجه البخاري "1037" في الأستسقاء : باب ماقيل في الزلازل والآياتمن طريق حسين بن الحسنن عن ابن عون، عن نافعن عن ابن عمر موقوفاً.

7302- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن: المقدمي: هو محمد بن أبي بكر بن علي، ويحيى ى: هو ابن سعيد القطان . وأخرجه احمد 5/34 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . واخرجه الطيالسي "1076"، وأحمد في "المسند" 5/34، وفي "فضائل الصحابة " "1722"، والترمذي"2192" في الفتن: باب ماجاء في الشام، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/295، والطبراني "56"/19، والخطيب في "تاريخه" 418-8/417 و 10/182 من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 7/230 من طرق إياس بن معاوية، عن أبيه، عن جده. وانظر الحديث الآتي.

(متن حدیث): اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ

❀❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل شام خراب ہو جائیں گے تو تمہارے درمیان بھلائی نہیں رہے گی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَلٰى اَنَّ الْفَسَادَ اِذَا عَمَّ فِي الشَّامِ يَعُمُّ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْمُدُنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جب شام میں فساد عام ہو جائے گا تو تمام علاقوں میں یہ عام ہو جائے گا

7303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ

❀❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل شام خراب ہو جائیں گے تو تمہارے درمیان بھلائی نہیں رہے گی''۔

ذِكْرُ بَسْطِ الْمَلَائِكَةِ اَجْنِحَتَهَا عَلَى الشَّامِ لِسَاكِنِيهَا

اس بات کا تذکرہ فرشتوں نے شام پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں جو وہاں رہنے والوں پر ہیں

7304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَهُ: طُوْبٰى لِلشَّامِ، قَالَ: اِنَّ مَلَائِكَةَ

7303- إسناده صحيح وهو مكرر ماقبله، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة " .12/190 وأخرجه أحمد 5/436 و 5/35 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد.

7304- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وابن شماسة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني "4935" من طريق حرملة، بهذا الإسناد. وفي لفظه: "إن الرحمن لباسط رحمته عليه ." وأخرجه الفسوي في "المعرفة والتاريخ " 2/301 من طريق ابن وهب، عن ابن لهيعة وعمرو بن الحارث، عن يزيد، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 192-12/191، وأحمد 5/185، والترمذي "3954" في المناقب: باب فضائل الشام واليمن، والطبراني ....

..... "4933"، والحاكم 2/229 من طريقين عن يحيى بن أيوب، وأحمد 5/184، والطبراني "4934" من طريق ابن لهيعة، كلاهما عن يزيد، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من حديث يحيى بن أيوب، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/60 وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.

الرَّحْمَنِ لَبَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: ابْنُ شِمَاسَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اس وقت آپ کے پاس موجود تھے "شام کے لئے مبارکباد ہے"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رحمان کے فرشتوں نے اپنے پر اس پر پھیلائے ہوئے ہیں"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن شماسہ نامی راوی عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری ہے اور یہ اہل مصر کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُكُوْنِ الشَّامِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ اِذْ هِيَ مَرْكَزُ الْاَنْبِيَاءِ

آخری زمانے میں شام میں سکونت اختیار کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ وہ انبیاء کا مرکز رہا ہے

7305 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَخْرُجُ عَلَيْكُمْ نَارٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ، قَالَ: قُلْنَا: بِمَا تَاْمُرُنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَوَّلُ الشَّامِ بَالِسُ، وَآخِرُهُ عَرِيْشُ مِصْرَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "آخری زمانے میں حضر موت سے ایک آگ تم پر نکلے گی' جو لوگوں کو اکٹھا کرلے گی۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شام میں رہنا"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شام کا آغاز بالس ہے' اور اس کا اختتام عریش مصر ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ سُكْنَى الشَّامِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ بِالْمُسْلِمِيْنَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمانوں میں فتنوں کے ظہور کے وقت

7305- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم - وهو الملقب بدحيم- فمن رجال البخاري . وقد صرح يحيى بن أبي كثير ومن فوقه بالتحديث عن أحمد وغيره . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي . وأخرجه أحمد 2/8، والفسوي في "المعرفة والتاريخ " 2/303 من طريق الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/53، والفسوي 2/302-303، والبغوي "4007" من طرق عن الأوزاعي، به . وأخرجه أحمد 2/69 و 99 و119، والترمذي "2217" في الفتن: باب ما جاء لاتقوم الساعة حتى تخرج نار من قبل الحجاز، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب صحيح.

آدمی کے لیے شام میں رہائش اختیار کرنا مستحب ہے

7306 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَكْحُولٌ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّكُمْ سَتُجَنَّدُوْنَ اَجْنَادًا: جُنْدًا بِالشَّامِ، وَجُنْدًا بِالْعِرَاقِ، وَجُنْدًا بِالْيَمَنِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، خِرْ لِى؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَمَنْ اَبَى فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهِ وَلْيَسْقِ مِنْ غُدُرِهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَكَفَّلَ لِى بِالشَّامِ وَاَهْلِهِ

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم عنقریب کچھ لشکروں کو پاؤ گے۔ایک لشکر شام میں ہوگا۔ایک لشکر عراق میں ہوگا۔ایک لشکر یمن میں ہوگا۔راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے کسی ایک کو اختیار کر لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر شام کو اختیار کرنا لازم ہے' جو شخص نہیں مانتا وہ (لوگوں کی آبادی سے ہٹ کر ویرانوں میں) اپنی بھیڑ بکریوں کے ساتھ رہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے لیے مجھے ضمانت دی ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّامَ هِيَ عُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آخری زمانے میں شام مسلمانوں کا آخری ٹھکانہ ہوگا

7307 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

7306– إسناده صحيح. سعيد بن عبد العزيز - وإن اختلط بأخرة - قد توبع. ... أبو إدريس الخولاني: هو عائذ الله بن عبد الله. وأخرجه الحاكم 4/510 من طريق بشر بن بكر، عن سعيد بن عبد العزيز، بهذا الإسناد، ووافقه الذهبي. وأخرجه الفسوي 2/302 عن صفوان، عن الوليد بن مزيد، عن مكحول وربيعه بن يزيد، عن عبد الله بن حوالة. وأخرجه أحمد 4/110، وأبو داود "2483" في الجهاد: باب في سكنى الشام، من طريقين عن بقية، عن بحير، عن خالد بن معدان، عن أبي قتيلة، عن ابن حوالة. والأخرجه الفسوي 2/288 من طريق معاوية بن صالح، عن أبيه، عن جبير بن نفير، عن عبد الله بن حوالة. وأخرجه مطولاً الفسوي 2/288-289، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/35-36 من طريق نصر بن علقمة، عن جبير، عن عبد الله بن حوالة. وأخرجه أحمد 5/288 من طريق حريز، عن سليمان بن شمير، عن عبد الله بن حوالة.

7307– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم وهو مدلس، وقد رواه غير المصنف، فصرح فيه بالتحديث، وجعله من مسند سلمه بن نفيل السكوني وهو الصحيح، فقد جاء من غير طريق الوليد كذلك. وأخرجه ابن سعد 7/427-428، والطبراني مختصراً "6359" من طريقين عن الوليد بن مسلم. بهذا الإسناد فقالا: عن سلمة بن نفيل. وصرح الوليد بن مسلم ومن فوقه بالتحديث. وأخرجه النسائي 6/214-215 في أول الخيل، والطبراني "6357" من طريقين عن عبلة، عن الوليد بن عبد الرحمن، عن جبير، عن سلمة بن نفيل، بنحوه. وأخرجه أحمد 4/104، والطبراني "6358" من طريقين عن إبراهيم عن سليمان الأفطس، عن الوليد بن عبد الرحمن، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/54، والطبراني "3660" من طريقين عن يحيى بن حمزة الدمشقي.

مُهَاجِرٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ:

(متن حدیث): فُتِحَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحٌ فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، سُيِّبَتِ الْخَيْلُ، وَوَضَعُوا السِّلَاحَ، فَقَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا، وَقَالُوْا: لَا قِتَالَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبُوا، الْاٰنَ جَاءَ الْقِتَالُ، الْاٰنَ جَاءَ الْقِتَالُ، اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُزِيغُ قُلُوْبَ اَقْوَامٍ يُقَاتِلُوْنَهُمْ، وَيَرْزُقُهُمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ، وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّامُ

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح نصیب ہوئی' تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! گھوڑوں کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے اور ہتھیار رکھ دیئے گئے ہیں اور جنگ ختم ہوچکی ہے' اور لوگ یہ کہہ رہے ہیں' کہ اب لڑائی نہیں ہوگی' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ غلط کہہ رہے ہیں۔ اب' تو لڑائی کا وقت آیا ہے اب' تو لڑائی کا وقت آیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کے دلوں کو ٹیڑھا کردے گا' جوان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو رزق عطا کرتا رہے گا' یہاں تک کہ ایسی صورت پر اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا' اور اہل ایمان کا ٹھکانہ اس وقت شام ہوگا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ فَارِسٍ بِقَوْلِ الْاِيْمَانِ وَالْحَقِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل فارس کے لیے ایمان اور حق کے ہمراہ بات کہنے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ: (وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ) (الجمعة: 3)، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَعَادَ وَمَضٰى سَلْمَانُ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِهٖ، وَقَالَ: لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور ان میں سے بعد میں آنے والے لوگ بھی ہیں' جو ان سے نہیں ملے ہیں''۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس شخص نے دوبارہ سوال

7308- إسناده صحيح . يعقوب بن حميد بن كاسب صدوق روى له ابن ماجة والبخاري تعليقاً، والدراوردي - وهو عبد العزيز بن محمد -احتج به مسلم، وروى له البخاري مقروناً وتعليقاً، فقد توبعا، وباقي رجاله على شرط الشيخين . واخرجه أحمد 2/417، والبخاري "4898" في تفسير سورة الجمعة: باب قوله: (وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) ، ومسلم "2546" "231" في فضائل الصحابة: باب فضل فارس، والنسائي في "فضائل الصحابة" "173"، وأبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان" 1/2 من طرق عن الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4897"، وأبو نعيم 1/2 من طريق سليمان بن بلال، والترمذي "3310" في التفسير: باب ومن سورة الجمعة، و "3933" في المناقب: باب فضل العجم، وأبو نعيم 1/2من طريق عبد الله بن جعفر، كلاهما عن ثوربن زيد الديلي، به. وانظر الحديث رقم"7123" والحديث الآتي.

دوہرایا اس دوران حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر ایمان ثریا (ستارے) پر لٹکا ہوا ہو تو اس کی قوم کے کچھ لوگ وہاں سے بھی اسے حاصل کرلیں گے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالْمَعْنَى الَّذِىْ اَوْمَانَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

7309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ بِسْطَامٍ بِمَرْوٍ، حَدَّثَنَا حِصْنُ بْنُ عَبْدِ الْحَلِيْمِ الْمَرْوَزِىُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر علم ثریا (ستارے) پر ہو تو فارس کے کچھ لوگ وہاں تک بھی پہنچ جائیں گے"۔ (یا وہاں سے بھی اسے حاصل کر لیں گے)

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ عُمَانَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل عمان کے لیے اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی گواہی دینے کا تذکرہ

7310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِىُّ، حَدَّثَنَا مَهْدِىُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَازِعِ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِىِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِىْ شَىْءٍ لَا

7309- حصن بن عبد الحليم المرزوى لم يوثقه غير المؤلف 8/215، يحيى بن أبى الحجاج لين الحديث . عوف: هو ابن أبى جميلة العبدى. وأخرجه أبو نعيم فى "ذكر أخبار أصبهان" 1/5 من طريق رزق الله بن موسى، عن يحيى بن أبى الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/296-297 و420 و422 و 469، وأبو نعيم فى "الحلية" .6/46 وفى "تاريخ أصبهان" 1/4 من طرق عوفن عن شهر بن حوشب، عن أبى هريرة. وأخرجه أبو نعيم 1/4 من طريق محمد بن إسحاق، حدثنا على بن مسلم، عن عبيد الله بن موسى، عن شيبان، عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى هريرة، وأخرجه أيضاً 1/6 من طريق احمد بن يوسف بن إسحاق المنبجى، عن سهل بن صالح الأنطاكى، عن أبى عامر العقدى، عن مالك، عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر، عن جبير، عن أبى هريرة . وله شاهد من حديث عائشة عند ابى نعيم 1/7-8 رواه من طريق يعقوب بن غيلان، عن محمد بن الصباح، عن سفيان بن عيينة، عن عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة.

7310- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جابر بن عمرو، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2544" فى فضائل الصحابة: باب فضل أهل عمان، وأحمد فى "المسند" 4/420، وفى "فضائل الصحابة "1516"" من طرق عن مهدى بن ميمون، بهذا الإسناد.

اَدْرِی مَا قَالَ، فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ، فَرَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: لٰكِنْ اَهْلُ عُمَانَ لَوْ اَتَاهُمْ رَسُوْلِي مَا سَبُّوهُ وَلَا ضَرَبُوهُ

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک شخص کو عرب قبیلے کی طرف بھیجا مجھے نہیں پتہ کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اس شخص کو برا بھلا کہا اور پٹائی کی۔ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا اور آپ کے سامنے شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اہل عمان کے پاس میرا پیغام رساں آتا' تو وہ اسے برا نہ کہتے اور اس کی پٹائی نہ کرتے۔

بَابُ اِخْبَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَعْثِ وَاَحْوَالِ النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے اوران کے حالات کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

7311 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَالَّذِىْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَلَطَمَهُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ قَالَ:

7311– إسناده حسن، محمد بن عمرو بن علقمة روى له البخارى مقرونا، ومسلم متابعة وهو صدوق، وباقى رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم. خالد: هو ابن عبد الله بن عبد الرحمن الطحان الواسطى. وأخرجه أحمد 2/450-451، والترمذى "3245" فى التفسير: باب ومن سورة الزمر، وابن ماجة "4274" فى الزهد: باب ذكر البعث،..... وابن جرير الطبرى فى "جامع البيان " 24/31 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة" 3/314: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات. وعلقمه مختصراً البخارى "7428" عن الماجثون عبد العزيز بن أبى سلمة، عن عبد الله بن الفضل، أبى سلمة، عن أبى هريرة، وأخرجه الطيالسى "2366" عنه به. وانظر "تعليق" 5/345-347. وأخرجه أحمد 2/264، والبخارى "7428" فى الخصومات: باب مايذكر فى الأشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، و "6517" فى الرقاق: باب نفخ الصور، و "7472" فى التوحيد: باب فى المشيئة والإرادة، ومسلم "2373" "160" فى الفضائل: باب من فضائل موسى صلى الله عليه وسلم، وابو داود "4671" فى السنة: باب فى التخيير بين النبياء عليهم الصلاة والسلام، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 10/216، والبغوى "4671" من طرق عن إبراهيم بن سعد، عن ابن شهاب، عن أبى سلمة وعبد الرحمن الأعرج، عن أبى هريرة. واخرجه البخارى "3408" فى الأنبياء: باب وفاة موسى وذكره بعدهن ومسلم "2373" "161"، والبيهقى فى "السماء والصفات" ص 150-149 من طريق أبى اليمان، عن شعيب، عن الزهرى، عن أبى سلمة وسعيد بن المسيب، عن أبى هريرة. واخرجه البخارى "3414" فى الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ) ، ومسلم "2373" "159"، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 10/211، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 4/315 من طرق عن عبد العزيز بن أبى سلمة، عن عبد الله بن الفضل، عن الأعرج، عن أبى هريرة ... وأخرجه البخارى 6518"ط فى الرقاق: باب نفخ الصورن عن أبى اليمان، عن شعيب، عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة. وأخرجه "4813"فى تفسير سورة الزمر: باب (وَنُفِخَ فِى الصُّورِ) ، من طريق زكريا بن أبى زائدةن عن عامر الشعبى، عن أبى هريرة. وذكره السيوطى فى "الدر المنثور " 7/249 وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن مردويه. وقد تقدم طرف من الحديث برقم. "6238"

وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْبَشَرِ وَاَنْتَ نَبِیُّنَا، فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ، فَیَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ، وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ اُخْرٰی، فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَاِذَا مُوْسٰی آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا اَدْرِی اَكَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ اَمْ رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلِی، وَمَنْ قَالَ: اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ كَذَبَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک یہودی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے۔ اس انصاری نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس شخص کو طمانچہ رسید کر دیا۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو اس انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے یہ کہا تھا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے حالانکہ آپ ہمارے نبی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔ ماسوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ چاہے (کہ وہ بے ہوش نہ ہو) پھر اس میں دوسری مرتبہ پھونک ماری جائے گی تو سب سے پہلے میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت عرش کے پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ کیا وہ ان افراد میں شامل ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے استثنیٰ کیا تھا یا مجھ سے پہلے انہوں نے اپنا سر اٹھا لیا اور جو شخص یہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے غلط کہا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الصُّوْرِ الَّذِیْ یُنْفَخُ فِیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

اس صور کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ جس میں قیامت کے دن پھونک ماری جائے گی

7312 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ، عَنْ اَسْلَمَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا الصُّوْرُ؟ قَالَ: قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مَشْهُوْرٌ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ، وَذَكَرَ اَبُوْ یَعْلٰی

7312- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أسلم -وهو العجلي الربعي -وبشر بن شغاف، فقد روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان. ابو الربيع الزهراني: هو سليمانبن داود العتكي. وأخرجه أحمد 2/162 و 192، والدارمي 2/325، والترمذي "430 في صفةالقيامة: باب ماجاء في شأن الصور، و "3244" في التفسير: باب ومن سورة زمر، وأبو داود "4742" في السنة: باب في ذكر البعث والصور، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/282، والحاكم 2/436 و 506 و 4/560، وأبو نعيم في "الحلية7/243"، والمزي في "تهذيب الكمال" 4/130 من طرق عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وحسنه الترمذي، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي ... وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 7/252 وزاد نسبته إلى ابن المبارك في "الزهد" وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه، والبيهقي في "البعث." وفي الباب عن أبي هريرة عند ابن أبي داود في "البعث" 42"طن وابن منده "811" و "812" من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، عنه، ولفظه: "ينفخ في الصور والصور كهيئة القرن ... ." وعن ابن مسعود موقوفاً عند الطبراني "9755" بلفظ: "الصور كهيئة القرن ينفخ فيه"، وذكره السيوطي في "الدر المنثور" ونسبه إلى مسدد، وعبد بن حميد، وابن المنذر.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: صور کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(امام ابن حبان فرماتے ہیں:) یہ روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مشہور ہے لیکن ابویعلیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيْهِ مِمَّا انْعَقَدَتْ عَلَيْهِ ضَمَائِرُهُمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے جس پر لوگوں کا حشر کیا جائے گا' جو ان کی پوشیدہ کیفیت کے مطابق ہوگا

7313 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ، الْمُؤْمِنُ عَلٰى اِيمَانِهِ، وَالْمُنَافِقُ عَلٰى نِفَاقِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر بندے کو اسی حالت پر زندہ کیا جائے گا' جس حالت پر وہ مرا تھا مومن کو اس کے ایمان پر اور منافق کو اس کے نفاق پر (زندہ کیا جائے گا)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَلْقَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن مخلوق کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا

7314 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْزَلَ سَطْوَتَهُ بِاَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيهِمُ الصَّالِحُونَ فَيَهْلِكُونَ بِهَلَاكِهِمْ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْزَلَ سَطْوَتَهُ بِاَهْلِ نِقْمَتِهِ وَفِيهِمُ الصَّالِحُونَ، فَيُصَابُونَ مَعَهُمْ،

7313– إسناده قوى . وأخرجه البغوى "4207" من طريق أحمد بن محمد بن عيسى البرتى، عن أبى حذيفة، عن سفيان الثورى، عن الأعمش، عن ابى سفيان، عن جابر، إلا أنه قال: "المؤمن على إيمانه والكافر على كفره ." وسيأتى مختصراً برقم "7319".

ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ وَاَعْمَالِهِمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ اہل زمین پر اپنا عذاب نازل کرتا ہے تو اگر ان کے درمیان نیک لوگ ہوں تو کیا وہ بھی ان کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ جب اللہ تعالیٰ اپنے عذاب یافتہ لوگوں پر عذاب نازل کرے گا اور ان کے درمیان نیک لوگ بھی ہوں تو وہ عذاب انہیں بھی لاحق ہو جاتا ہے لیکن پھر ان کی نیتوں اور ان کے عمل کے حساب سے (قیامت کے دن) انہیں زندہ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِذَا اَرَادَ عَذَابًا بِقَوْمٍ نَالَ عَذَابُهُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ الْبَعْثُ عَلٰى حَسَبِ النِّيَّاتِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے

تو اس کا عذاب ان میں موجود تمام لوگوں تک پہنچتا ہے لیکن پھر (قیامت کے دن) ان لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق زندہ کیا جائے گا

7315 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

7314- حديث صحيح لغيره، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو بن عثمان الرقي، فقد روى له ابن ماجة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن عدي: له أحاديث صالحة عن زهير وغيره، وقد روى عنه ناس من الثقات، وهو ممن يكتب حديثه، وقال النسائي: متروك الحديث، ولينه العقيلي، وقال أبو حاتم يتكلمون فيه يحدث من حفظه بمناكير. وأخرجه البخاري "2118"ط في البيوع: باب ماذكر في الأسواق، .... ومن طريقه البغوي "4205" عن محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، عن محمد بن سوقة، عن نافع بن جبير بن مطعم، عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يغزو جيش الكعبة، فإذا كانوا ببيداء من الأرض يخسف بأولهم وآخرهم." قالت: قلت: يارسول الله، كيف يخسف بأولهم وآخرهم، وفيهم أسواقهم ومن ليس منهم؟ قال: "يخسف بأولهم وآخرهم، ثم يبعثون على نياتهم." واخرجه أحمد 6/105، ومسلم "2884" من طريق القاسم بن الفضل الحداني، عن محمد بن زياد، عن عبد الله بن الزبير، عن عائشة، بنحوه، وفي آخره: "فيهم المستبصر، والمجبور، وابن السبيل يهلكون مهلكاً واحداً، ويصدرون مصادر شتى، يبعثهم الله على نياتهم." وللحديث شواهد، منها حديث ابن عمر الآتي.

7315- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة - وهو ابن يحيى - فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2879" في الجنة: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، عن حرمة. وأخرجه أحمد 2/40، والبخاري "7108" في الفتن: باب إذا أنزل الله بقوم عذاباً، والخطيب في "تاريخه" 89-6/88، والبغوي "4204" من طريق يونس، به.

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو وہ عذاب ان میں موجود ہر شخص تک پہنچ جاتا ہے لیکن پھر انہیں ان کے اعمال کے حساب سے (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ حُكْمَ بَاطِنِهٖ حُكْمُ ظَاهِرِهٖ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ باطن کا وہی حکم ہے، جو ظاہر کا ہے

7316 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِیْ ثِيَابِهِ الَّتِیْ قُبِضَ فِيْهَا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِیْ ثِيَابِهِ الَّتِیْ قُبِضَ فِيْهَا ، اَرَادَ بِهٖ فِیْ اَعْمَالِهٖ كَقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) (المدثر: 4) يُرِيْدُ بِهٖ: وَاَعْمَالَكَ فَاَصْلِحْهَا لَا اَنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِیْ ثِيَابِهِ الَّتِیْ قُبِضَ فِيْهَا، اِذِ الْاَخْبَارُ الْجَمَّةُ تُصَرِّحُ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میت کو اس کے انہی کپڑوں میں زندہ کیا جائے گا، جس میں انتقال ہوا تھا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: میت کو اس کے انہی کپڑوں میں زندہ کیا جائے گا، جس میں انتقال ہوا تھا۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد میت کے اعمال ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''اور تم اپنے کپڑوں کو پاک کرو'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ اپنے اعمال کو پاک کرو اور اسے ٹھیک کرو۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ میت کو انہی کپڑوں میں زندہ کیا جائے گا، جن کپڑوں میں اس کا انتقال ہوا تھا۔ کیونکہ تمام تر روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس بات کی صراحت موجود ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن برہنہ پاؤں اور برہنہ جسم اور ختنوں کے بغیر اٹھایا جائے گا۔

7316- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب وهو الغافقي المصري، فقد احتج به مسلم، وروى له البخاري في الشواهد، ثم هو مختلف فيه، فقال ابن معين: صالح، وقال مرة: ثقة، وكذا قال الترمذي عن البخاري، وقال يعقوب بن سفيان: كان ثقة حافظاً، وقال أحمد بن صالح المصري: له أشياء يخالف فيها، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال مرة: ليس به بأس، وقال أبو حاتم: محله الصدق ..... يكتب حديثه، ولايحتج به، قال أحمد: كان سيء الحفظ، وقال الساجي: صدوق يهم، وقال الحاكم أبو احمد: كان إذا حدث من حفظه يخطيء ، وماحدث من كتابه، فلا باس به . ابن أبي مريم: هو سعيد بن الحكم بن محمد الجمحي المصري، وابن الهاد: يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، وابو سلمة هو ابن عبد الرحمن. واخرجه أبو داود"3114" في الجنائز: باب مايستحب من تطهير ثياب الميت عن الموت، والحاكم 1/340، والبيهقي 3/384 من طريقين عن ابن أبي مريم، بهذا الإسناد، ولفظه: عن أبي سعيد الخدري أنه لما حضره الموت دعا بثياب جدد، فلبسها، ثم قال: فذكره، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.!

7317 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ مِنْ لَفْظِهِ بِبُسْتٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) (المدثر: 4)، قَالَ: وَعَمَلَكَ فَاَصْلِحْ

ابراہیم فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اور تم اپنے کپڑے کو پاک کرو'' وہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے عمل کو ٹھیک کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ حُفَاةً، وَاَنَّ مَعْنٰى خَبَرِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ غَيْرُ اللَّفْظَةِ الظَّاهِرَةِ فِي الْخِطَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں کو برہنہ پاؤں اٹھایا جائے گا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا مطلب وہ نہیں ہے' جو روایت کے الفاظ سے ظاہر ہے

7318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''لوگوں کو (قیامت کے دن) برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور ختنوں کے بغیر اٹھایا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهٖ اَرَادَ بِهٖ: فِيْ عَمَلِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جس کی طرف ہم گئے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''انہیں ان کے کپڑوں میں اٹھایا جائے گا'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ ان کے عمل کے

7317- إسناده صحيح على شرط الشيخين. منصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي. وأخرج الطبرى 29/145-146 من طريقين عن المغيرة عن إبراهيم: (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) قال: من الذنوبن وفي إحدى روايتيه: من الإثم. واخرجه الطبرى فى "جامع البيان" 29/146 عن يحيى بن طلحة اليربوعي، قال: حدثنا فضيل بن عياض، عن منصور، عن مجاهد فى قوله: (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) قال: عملك فأصلح. وذكره السيوطي فى "الدر المنثور" 8/326، وزاد نسبته على سعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وابن المنذر. وأخرج ابن أبى شيبة وعبد بن حميد وابن المنذر فيما ذكره السيوطي فى "الدر المنثور" عن أبى رزين فى هذه الآيةك قال عملك اصلحه، كان من أهل الجاهلية إذا كان الرجل حسن العمل قالوا: فلان طاهر الثياب.

7318- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير زيد بن الحباب فمن رجال مسلم. واخرجه الطبرانى "12550" من طريق سعيد بن أبى مريم، عن نافع بن عمر، بهذا الإسناد، وسيأتي برقم "7321" وسيأتي من حديث ابن عباس "7322" و "7347"، ومن حديث ابن مسعود. "7328"

حساب سے اٹھایا جائے گا

7319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر شخص کو اسی حالت میں زندہ کیا جائے گا' جس حالت میں وہ مرا تھا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْاَرْضِ الَّتِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيْهَا

اس زمین کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس پر لوگوں کا حشر ہوگا

7320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کو (قیامت کے دن) ایسی زمین پر جمع کیا جائے گا' جو سفید ہوگی۔ جس پر چلا نہ گیا ہو' جیسے چھنے ہوئے سفید آٹے کی روٹی ہوتی ہے جس میں کسی کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا''۔

7319- إسناده صحيح عليشرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان -وهو طلحة بن نافع- فمن رجال مسلم، روى عنه الأعمش أحاديث مستقيمة. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وهو في "مسند أبي يعلى" "1901". وأخرجه مسلم "2878" في الجنة وصفة نعيمها: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، والحاكم 1/340 من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/331 و 336، ومسلم "2878"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "255"، والحاكم 2/452، وأبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان" 2/49، والبغوي "4207" من طريق سفيان الثوري، وأبو يعلى "2269"، والبغوي "4206" من طريق أبي معاوية، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجة ابن ماجة "4230" في الزهد: باب الثناء الحسن، من طريق شريك عن الأعمش، به، ولفظه: "يحشر الناس على نياتهم."

7320- إسناده صحيح. محمد بن الوليد الزبيري: ذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل " 8/112-113، وقال: روى عن عبد العزيز بن أبي حازم، ومحمد بن طلحة التيمي، وعبد العزيز الدراوردي، وأبي ضمرة أنس بن عياض، روى عنه موسى بن سهل الرملي وأبي، سألت أبي عنه، فقال: شيخ كتبت عنه بالمدينة، وما رأينا به بأساً، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. واخرجه الطبراني "5908" من طريق إبراهيم بن محمد الشافعي، عن ابن أبي حازم، بهذا الإسناد. واخرجه البخاري "6521" في الرقاق: باب يقبض الله الأرض يوم القيامة، ومسلم "2790" في صفات المنافقين: باب في البعث والنشور وصفة الأرض يوم القيامة، والطبراني "5831"، والبغوي "4305"، من طريقين عن محمد بن جعفر بن أبي كثير، عن أبي حازم، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْوَصْفِ الَّذِي بِهِ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن لوگوں کا حشر کس طرح ہوگا

7321 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لوگوں کو (قیامت کے دن) برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور ختنوں کے بغیر اٹھایا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ النَّاسَ يَلْقَوْنَ اللَّهَ عُرَاةً مُشَاةً بِالْخِصَالِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ جسم پیدل چلتے ہوئے حاضر ہوں گے جو اس صفت کے مطابق ہوگا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

7322 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

7321– إسناده صحيح ومكرر. "7318" وانظر الحديث الآتي. "7347"

7322– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وابن عيينة: هو سفيان. وهو في "مسند أبي يعلى" . "2396" واخرجه مسلم "2860" "57" في الجنة وصفة نعيمها: باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "483"، وا؛ مد 1/220، والبخاري "6542" و "6525" في الرقاق: باب الحشر، ومسلم "2860" "57"، والنسائي 4/114 في الجنائز: باب البعث، من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه الطبراني "12439" من طريق عبد الله بن معاوية الجمحي، عن ثابت بن يزيد، عن هلال بن خباب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . واخرجه الترمذي "3329" في تفسير القران: باب ومن سورة عبس، من طريق محمد بن الفضل، عن ثابت بن يزيد، عن هلال بن.... خباب، عن عكرمة، عن ابن عباس. وانظر الحديث رقم "7318" و "7321" و . "7347" وفي الباب عن عائشة عند البخاري "6527"، ومسلم "2859"، والنسائي 4/114: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "يحشر الناس حفاة عراة غرلاً" قالت عائشة: فقلت: الرجال والنساء جميعاً ينظر بعضهم إلى بعض؟ قال: "الأمر أشد من أن يهمهم ذلك" وفي رواية: "من أن ينظر بعضهم إلى بعض."

''تم لوگ برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، پیدل اور ختنوں کے بغیر، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُحْشَرُ الْكُفَّارُ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' کفار کا حشر کیسے ہوگا

7323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكَوْسَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ؟ قَالَ: اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کافر شخص کو چہرے کے بل (کیسے) اٹھایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ذات نے اسے دونوں پاؤں پر چلایا ہے۔ وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ اسے چہرے کے بل چلائے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِالسَّمَاوَاتِ وَالْاَرَضِينَ فِي الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کے ساتھ کیا کرے گا

7324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَاْخُذُ اللّٰهُ سَمَاوَاتِهٖ وَاَرَضِيهِ بِيَدِهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا اللّٰهُ - وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا - اَنَا الرَّحْمٰنُ اَنَا الْمَلِكُ، حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ: اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ؟

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ يَقْبِضُ اَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا يُرِيْدُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

7323- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الحسين بن محمد: هو ابن بهرام المروذي، وشيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوي. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 19/12، وأبو نعيم في "الحلية" 2/343، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/337 من طرق عن الحسين بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/229، والبخاري "4760" في تفسير سورة الفرقان: باب قوله: (الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ)، و "6523" في الرقاق: باب الحشر، ومسلم "2806" في المنافقين: باب يحشر الكافر على وجهه، وأبو يعلى "3046"، والبيهقي في.... "الأسماء والصفات"، من طريق يونس بن محمد البغدادي، عن شيبان، به. وأخرجه الطبري 19/12، والحاكم 2/402 من طريقين عن سفيان الثوري، عن إسماعيل بن أبي خالد، أخبرني من سمع أنس بن مالك، فذكره. وأخرجه الطبري والحاكم من طريق يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن ابي داود السبيعي، عن أنس. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد إذا جمع بن الإسنادين. يعني هذا الإسناد والذي قبله. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 5/341، وزاد نسبته إلى ابن أبي حاتم، وأبي نعيم في "المعرفة"، وابن مردوية.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دست قدرت میں پکڑے گا پھر فرمائے گا میں اللہ ہوں پھر وہ اپنی انگلیوں کو بند کرے گا پھر انہیں کھولے گا پھر فرمائے گا میں رحمٰن ہوں میں بادشاہ ہوں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ میں نے منبر کی طرف دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے ڈول رہا تھا' یہاں تک کہ میں سوچنے لگا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت گر تو نہیں جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ''وہ اپنی انگلیوں کو بند کر رہے تھے اور کھول رہے تھے''۔ اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اللہ تعالیٰ مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ فِى الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی تمام مخلوق کے ساتھ کیا کرے گا

7325 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ

7324– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. واخرجه النسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 6/5 عن قتيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2788" "25"ط فى صفة القيامة والجنة والنار: فى ..... أوله، وابن خزيمة فى "التوحيد" ص73-72، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص 339 من طريق سعيد بن منصور، عن يعقوب بن عبد الرحمن، به . وأخرجه مسلم "2788" "26"، وابن ماجة "198" فى المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، و "4275" فى الزهد: باب ذكر البعث، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 6/5 والطبرى فى "جامع البيان" 24/27، والطبرانى "13327"، وأبو الشيخ فى العظمة"131"، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص340-339 من طريق عبد العزيز بن أبى حازم، عن أبيه، به. وأخرجه الطبرى 24/27، والطبرانى "13437" من طريقين عن عبد العزيز بن أبى حازم، عن أبيه، عن عبيد بن عمر، عن عبد الله بن عمر. وأخرجه الطبرى 24/26، وابن منده فى "الرد الجهمية" ص 81 من طريق ابن وهب، عن اسامة بن زيد-وهو الليثى-عن أبى حازم، به. بنحوه. وأخرجه البخارى"7413" فى التوحيد: باب قوله الله تعالى: (لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ) ، تعليقاً عن عمر بن حمزة، عن سالم، عن ابن عمر، ووصله مسلم "2788" ط"24"، وأبو داود "4732" فى السنة: باب فى الرد على الجهمية، وابن أبى عاصم فى "السنة" "547"، وأبو يعلى "5558"، والطبرب 24/28، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص 323 و 324-323،

7325– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميدن وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعى، وعلقمة: هو ابن قيس النخعى . وهو فى "مسند ابى يعلى " ."5160" .....وأخرجه مسلم 2786"ط "22" فى صفة القيامة والجنة والنار، وابن خزيمة فى "لتوحيد"ص76، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص 334 من طريقين، بهذا الإسناد . واخرجه البخارى "7451" فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ) ، ومسلم "2786" "21"، والبيهقى ص 334 من طريق عمر بن حفص بن غياث، عن أبيه، والبخارى "7451" فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولا) ، وابن خزيمة ص 77، وابن أبى عاصم فى "السنة" "544" من طريق أبى عوانة، ومسلم "2786" "22"، وابن أبى عاصم "543"، والطبرى فى "جامع البيان " 27-24/26، وابن خزيمة ص 76، واللالكائى فى "شرح اصول الإعتقاد " "707" و "708"، والبهقى ص333 من طريق أبى معاوية، مسلم "2786" "22"، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 7/100

الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلٰى اِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اپنی ایک انگلی میں پکڑے گا۔ پانی کو اور زمین کو اپنی ایک انگلی پر رکھے گا' اور تمام مخلوقات کو اپنی ایک انگلی پر رکھے گا' اور پھر یہ فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی قیامت کے دن تمام زمین اس کے قبضہ قدرت میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اس کی ذات اس چیز سے پاک ہے اور بلند و برتر ہے' جو وہ شرک کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَرْكِ اِنْكَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَائِلٍ مَا وَصَفْنَا مَقَالَتَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قائل پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ' جس کی بات ہم نے ذکر کی ہے

7326 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذَا كَانَ

7326– إسناده صحيح على شرط الشيخين . منصور: هو ابن المعتمر , وعبيدة: هو ابن عمرو السلماني. وأخرجه مسلم "20""2786" في صفة القيامة والجنة والنار , والنسائي في " الكبرى" كما في "التحفة7/92" عن إسحاق بن إبراهيم - وهو ابن راهوية - بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7513" في التوحيد: باب كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم , ومسلم"2786" ,"20" والنسائي في " الكبرى" كما في " التحفة,7/92 وابن أبي عاصم ,"541" والآجري في"الشريعة" ص,318 وابن خزيمة ص ,78 واللالكائي ,"706" والبيهقي ص 335 من طرق عن جرير , به. وأخرجه البخاري "7414" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ) , والترمذي "3238" في التفسير: باب ومن سورة الزمر, والنسائي في " الكبرى: كما في" التحفة ,7/92" وابن أبي عاصم ,"542" والطبري ,24/26 وابن خزيمة ص ,77 والآجري ص 319 من طريق سفيان الثوري , عن منصور وسليمان الأعمش, عن إبراهيم, به. وأخرجه أحمد,1/457 والبخاري"4811" في تفسير سورة الزمر باب قوله تعالى: (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) , والآجري ص ,319 والبيهقي ص ,334 والبغوي في "تفسيره" 4/87 من طريق شيبان ومسلم "2786" ,"19" والترمذي"3239" والطبري 24/26 وابن خزيمة ص 77 من طريق فضيل بن عياض , والبيهقي ص 335 من طريق عمار بن محمد.

يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْاَرَضِينَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلٰى اِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا لَمَّا قَالَ الْيَهُوْدِيُّ تَصْدِيقًا لَهٗ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (الزمر: 67)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا ایک عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جب قیامت کا دن آئے گا' تو اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو اپنی ایک انگلی پر رکھے گا' اور تمام زمینوں کو اپنی ایک انگلی پر رکھے گا' اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا' اور پھر انہیں ہلائے گا' اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔

(راوی کہتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نمایاں ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے اس قول پر خوش ہو کر اس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے (مسکرائے تھے) آپ نے یہ آیت تلاوت کی ''لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صحیح طرح سے قدر نہیں کی تمام زمین قیامت کے دن اس کے قبضہ قدرت میں ہوگی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَمْجِيدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا نَفْسَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی کا اظہار کرے گا

7327 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ: (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهٖ)، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ: هٰكَذَا بِاِصْبَعِهٖ يُحَرِّكُهَا يُمَجِّدُ الرَّبَّ جَلَّ وَعَلَا نَفْسَهٗ، اَنَا الْجَبَّارُ، اَنَا الْمُتَكَبِّرُ، اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا الْعَزِيزُ، اَنَا الْكَرِيمُ،

7327– إسناده صحيح . الحسن بن محمد بن الصباح من رجال البخاري، وحماد بن سلمة من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، وهو في "التوحيد" لابن خزيمة ص 72. وأخرجه أحمد 2/72، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/5 من طريق عفان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/88، والنسائي كما في "التحفة" 6/5، وابن أبي عاصم "546"، وابن خزيمة ص 72 من طرق عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه أبو الشيخ في "العظمة" "137" و "141" من طريق ..... أبي كريب، عن سويد الكلبي، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طلحة، به . وأخرجه الطبراني "13321"، وابن عدي في "الكامل" 4/1647، وأبو الشيخ في "العظمة" "130" من طرق عن عبادة بن ميسرة المنقري، عن محمد بن المنكدر، عن عبد الله بن عمر، ولفظه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ هذه الآية وهو على المنبر: (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) إلى آخر الآية فقال: المنبر هكذا وهكذا، يعني ارتج المنبر. لفظ الطبراني. وانظر الحديث المتقدم برقم "7324".

فَرَجَفَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَرُ، حَتّٰى قُلْنَا: لَيَخِرَّنَّ بِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن منبر پر یہ آیت تلاوت کی۔

''ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح سے قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق تھا' اور تمام زمین قیامت کے دن اس کے قبضہ قدرت میں ہوگی' اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح آپ نے اپنی انگلی کو حرکت دی کہ پروردگار اپنی ذات کی بزرگی بیان کرتے ہوئے فرمائے گا۔ ''میں زبردست ہوں میں بڑائی والا ہوں میں بادشاہ ہوں میں غالب ہوں میں معزز ہوں''۔

یہاں تک کہ منبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے ہلنے لگا' تو ہم نے یہ سوچا کہ کہیں یہ گر نہ پڑے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ أَوَّلِ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّاسِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن سب سے پہلے کسے لباس پہنایا جائے گا

7328 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْجَرَادِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، وَأَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں کو برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، ختنوں کے بغیر (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا۔ قیامت کے دن مخلوق میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ تَبَايُنِ النَّاسِ فِي الْعَرَقِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن پسینے کے حوالے سے لوگوں کی کیفیت ایک دوسرے سے مختلف ہوگی

7328- رجاله ثقات رجال مسلم غير عمر بن شبة، فقد روى له ابن ماجة، وهو ثقة إلا أنه أخطأ فيه، فدخل له حديث في حديث، وهذا مشهور عن المغيرة، عن الثوري، عن المغيرة بن النعمان، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كما تقدم برقم: "7318" و "7321" و "7322". نبه على ذلك الحافظ الثبت ابو الحسن على بن سلم الأصبهاني المتوفى سنة 309. نقله عنه ابن حجر فى "التهذيب" فى ترجمة عمر بن شبة. .... وأخرجه البزار فى "مسنده" "428" عن عمر بن شبة، بهذا الإسناد. وقال: لانعلمه يروى عن عبد الله إلا من هذا الوجه، وأحسب أن عمر بن شبة أخطأ فيه، لأنه لم تابعه عليه أحمد، وإنما روى الثورى هذا عن المغيرة بن النعمان، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . فأحسب دخل له متن حديث فى إسناد غيره، ولم يرو الثورى عن زبيد، عن مرة حديثاً مسنداً. وذكره الهيثمي فى "المجمع" 10/332

7329 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ حَدَّثَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْاَرْضِ، فَيَعْرَقُ النَّاسُ، فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّبْلُغُ عَرَقُهٗ كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ اِلَى الْعَجُزِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ اِلَى الْخَاصِرَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ عُنُقَهٗ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ وَسَطَ فِيْهِ، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ، فَاَلْجَمَ فَاهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ هٰكَذَا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّغَطِّيْهِ عَرَقُهٗ، وَضَرَبَ بِيَدِهٖ اِشَارَةً.

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یہ ارشاد فرما رہے تھے۔
"(قیامت کے دن) سورج زمین کے قریب ہو جائے گا' اور لوگ پسینے میں ڈوب جائیں گے۔ کچھ لوگوں کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آ رہا ہوگا۔ کچھ کا نصف پنڈلی تک آ رہا ہوگا۔ کچھ کا گھٹنوں تک آ رہا ہوگا۔ کچھ کا پیٹ کے نچلے حصے تک آ رہا ہوگا۔ کچھ کا پہلو تک آ رہا ہوگا' اور کچھ کا گردن تک آ رہا ہوگا۔ کچھ کا اس کے درمیان تک آ رہا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو منہ کی طرف لے جا کر اشارہ کر کے بتایا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس طرح اشارہ کیا۔ ان میں سے کچھ لوگوں کا پسینہ انہیں ڈبو چکا ہوگا۔ اسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِیْ تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس مقدار کا تذکرہ' جس مقدار میں قیامت کے دن سورج لوگوں کے قریب ہوگا

7330 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی الْمِقْدَادُ، صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

7329– إسناده صحيح. رجاله ثقات، أبو عشانة - واسمه حي بن مؤمن. روى له أصحاب السنن، وهو قة، وحرملة من رجال مسلم، وباقي السند من رجال الشيخين . ..... وأخرجه الطبراني "834"/17، والحاكم 4/571 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 4/154، والطبراني "844"/17 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/335 وقال: رواه أحمد والطبراني، وإسناده الطبراني جيد.

7330– إسناده صحيح. عبد الوارث بن عبيد الله: روى له الترمذي وهو ثقة، وباقي..... رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليم بن عامر، فمن رجال مسلم . عبد اللّٰهك هو ابن المبارك . وأخرجه أحمد 4-6/3، والترمذي "2421" في صفة القيامة: باب ماجاء في شأن الحساب والقصاص، والطبراني "602"/20، والبغوي "4317" وفي "التفسير" 4/458 من طرق عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2864" في الجنة وصفة نعيمها: باب في صفة يوم القيامة، والطبراني "602"/20 من طريق الحكم بن موسى، عن يحيى بن حمزة، عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، به.

(متن حدیث): اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُوْنَ قِيدَ مِيلٍ اَوْ مِيلَيْنِ ، قَالَ سُلَيْمٌ: لَا اَدْرِى اَىَّ الْمِيلَيْنِ، يَعْنِىْ اَمَسَافَةُ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيلَ الَّذِى تُكَحَّلُ بِهِ الْعَيْنُ؟ قَالَ: فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ، فَيَكُوْنُوْنَ فِى الْعَرَقِ كَقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى عَقِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ اِلْجَامًا ، قَالَ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ، يَقُوْلُ: يُلْجِمُهُمْ اِلْجَامًا

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو سورج لوگوں کے قریب ہو جائے گا' یہاں تک کہ وہ ایک میل یا دو میل جتنا دور ہوگا۔

سلیم نامی راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم اس سے مراد کون سا میل ہے؟ کیا میل کی مسافت مراد ہے؟ یا وہ سلائی مراد ہے جس کے ذریعے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج ان کے قریب ترین ہوگا' اور وہ لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے جو اپنے اعمال کے حساب سے ہوں گے ان میں سے کچھ کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا گھٹنوں تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا پیٹ کے نچلے حصے تک آرہا ہوگا۔ کچھ کا منہ تک آرہا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرکے یہ فرمایا: اس کی لگام اس کے منہ میں ڈالی جائے گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ طُوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کا دن کتنا طویل ہوگا

ہم اللہ تعالیٰ سے اس دن کی برکت کا سوال کرتے ہیں

7331 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَخْرُ

7331– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك . وأخرجه احمد 2/105، والبغوى "4316" عن صخر بن جويرية، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى "4938" فى تفسير سورة (وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ) ، ومسلم "2862" فى الجنة: باب صفة يوم القيامة، والبغوى فى "تفسيره" 4/458 من طريق معن، والطبرانى 30/94 عن أحمد بن عبد الرحمن، ...... عن عمه، كلاهما عن مالك، عن نافع، به . واخرجه أحمد 2/125، وابن أبى شيبة 13/233، والبخارى "6531" فى الرقاق: باب قول الله تعالى: (أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ليوم عظيم) ، ومسلم "2862"، والترمذى "2422" فى صفة القيامة: باب ماجاء فى شأن الحساب والقصاص، وابن ماجة "4278" فى الزهد: باب ذكر البعث، وهناد بن السرى فى "الزهد" "326"، والبغوى "4316"، والطبرى 30/92 و94 من طرق عن ابن عون، عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/70، مسلم "2862"، والطبرى 30/92 من طريق حماد بن سلمة، وأحمد 2/64 و 112 و 126 والترمذى "2422" و "3335" فى التفسير: باب ومن سورة المطففين، من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن أيوب، عن نافع، به. وأخرجه مسلم "2862"

بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:
(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (المطففين: 6)، فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ يَتَغَيَّبُ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)
''اس دن لوگ' تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے''۔
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ ایک ایسا دن ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' یہاں تک کہ کوئی شخص اپنے کانوں کے نصف حصے تک اپنے پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ اِلَيْهِ اَنَّ طُوْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَى الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ سَوَاءً

اس روایت کا تذکرہ' جس نے بعض سننے والوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ قیامت کا دن کافر اور مسلمان کے لیے ایک جتنا طویل ہوگا

7332 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:
(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (المطففين: 6)، حَتّٰى يَقُوْمَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اس دن تمام لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے''۔
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہاں تک کہ کوئی شخص اپنے نصف کان تک پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ يُهَوِّنُ طُوْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى لَا يُحِسُّوْا مِنْهُ اِلَّا بِشَيْءٍ يَّسِيْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت قیامت کے طویل دن کو

7332- إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وعبيد الله بن عمر: هو ابن حفص بن عاصم العمري. وأخرجه أحمد 2/13 و 19، ومسلم "2862"، والطبري في "جامع البيان" 30/93 من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري 30/94 من طريق مهرانن عن عبيد الله العمري، به. وانظر الحديث السابق.

مومنوں کے لیے آسان کر دے گا' یہاں تک کہ وہ انہیں تھوڑا سا محسوس ہوگا

7333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ مِقْدَارَ نِصْفِ يَوْمٍ مِنْ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ يُهَوَّنُ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كَتَدَلِّي الشَّمْسِ لِلْغُرُوْبِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اور لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں اتنی دیر تک کھڑے ہوں گے جو اس دن کی نصف مقدار جتنا ہوگا' جو دن پچاس ہزار سال کا ہوگا یہ مسلمانوں کے لیے اتنا آسان ہوگا' جتنا وقت سورج کے طلوع ہونے کے قریب سے لے کر غروب ہونے تک کے درمیان کا ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُخَفَّفُ بِهٖ طُوْلُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ قیامت کے دن کی طوالت مومنوں کے لیے کتنی مختصر کی جائے گی

7334 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ: (يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ) (المعارج: 4)، فَقِيْلَ: مَا اَطْوَلَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَخَفَّ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

7333– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري. وأخرجه أبو يعلى "6025" عن إسماعيل بن عبد الله بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/337 وقال: رواه ابويعلى، ورجاله رجال الصحيح غير إسماعيل بن عبد الله بن خالد، وهو ثقة.

7334– إسناده ضعيف . دراج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف. وأخرجه ابن جرير الطبري في "جامع البيان " 29/72 عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/75، وأبو يعلى "1390" من طريق الحسن ابن موسى، عن ابن لهيعة، عن دارج، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/337، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى وإسناده حسن على ضعف في روايه.

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''ایک ایسا دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی''۔
عرض کی گئی یہ دن کتنا طویل ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ مومن کے لیے یہ آسان (یعنی مختصر) ہوگا' یہاں تک کہ یہ اس کے لیے اس سے زیادہ آسان (یعنی مختصر) ہوگا۔ جتنی دیر میں وہ دنیا میں فرض نماز ادا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ طَلَبِ الْكَافِرِ الرَّاحَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِمَّا يُقَاسِيْ مِنْ اَلَمِ عَرَقِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن کافر شخص راحت طلب کرے گا اس چیز سے' جو اسے اپنے پسینے کی وجہ سے تکلیف لاحق ہوگی

7335 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): اِنَّ الْكَافِرَ لَيُلْجِمُهُ الْعَرَقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ: اَرِحْنِيْ وَلَوْ اِلَى النَّارِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''قیامت کے دن کافر شخص کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی۔ وہ یہ کہے گا: مجھے آرام دلواؤ خواہ جہنم میں ہی لے جاؤ''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الطَّرَائِقِ الَّتِيْ يَكُوْنُ حَشْرُ النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِهَا

قیامت کے دن لوگوں کا حشر جن صورتوں میں ہوگا ان کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنّٰى الْمَدِيْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

7335– إسناده ضعيف. شريك سيء الحفظ وسماعه من أبى إسحاق بأخرة. بشر بن الوليد: هو الكندى، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة، وهو فى مسند ابى يعلى. "4982" وأخرجه الطبرانى "10083" من طريق بشر بن الوليد الكندى، وأبى بكر بن أبى شيبة كلاهما عن شرك، بهذا الإسناد. ولفظه: "إن الرجل.... ." وأخرجه "10112" من طريق محمد بن إسحاق، عن إبراهيم بن المهاجر البجلى، عن أبى الأحوص، به . ابن إسحاق مدلس، وقد عنعن وإبراهيم بن المهاجر: لين الحفظ. وأخرجه "8779" من طريق زائدة، عن إبراهيم البجلى "تحرفت فى المطبوع إلى: البحرى "، عن أبى الأحوص، عن عبدد الله، موقوفاً. وذكره الهيثمى فى "المجمع" 10/336 وقال: رواه الطبرانى فى "الكبير" بإسنادين، ورواه فى "الأوسط"، ورجال الكبير رجال الصحيح، وفى رجال "الأوسط" محمد بن إسحاق هو ثقة ولكنه مدلس، ورواه أبو يعلى مرفوعاً بنحو "الكبير."

7336– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن معاوية، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة. وهيب: ابن خالد، وابن طاووس: هو عبد الله بن طاووس بن كيسان . واخرجه البخارى "6522" فى الرقاق: باب كيف الحشر، ومسلم "2861" فى الجنة وصفة نعيمها: باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، والنسائى 116-4/115 فى الجنائز: باب البعث، والبغوى "4314" من طرق عن وهيب، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ اثْنَانِ عَلٰى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ، وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُمَا قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُمَا بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کو تین طرح سے (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا۔ کچھ لوگ رغبت کرنے والے ہوں گے اور کچھ لوگ ڈرنے والے ہوں گے۔ دو آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ تین آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ چار آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ دس آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے اور باقی رہنے والے لوگوں کو آگ اکٹھا کر لے گی وہ جہاں بھی رکیں گے وہ آگ ان کے ساتھ رکے گی۔ وہ جہاں بھی رات بسر کریں گے آگ ان کے ساتھ رات بسر کرے گی۔ وہ جہاں بھی صبح کریں گے آگ ان کے ساتھ صبح کرے گی۔ وہ جہاں بھی شام کریں گے آگ ان کے ساتھ شام کرے گی''۔

ذِكْرُ نَفْيِ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَنْفُسٍ مِنْ عِبَادِهٖ

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اپنے بندوں میں سے تین لوگوں کی طرف نظر نہ کرنے کا تذکرہ

7337 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْاِمَامُ الْكَذَّابُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا۔ جھوٹا حکمران، بوڑھا زانی اور متکبر غریب''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي يُرْتَجٰى لِمَنْ فَعَلَهَا، اَوْ اَخَذَ بِهَا اَنْ يُظِلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ عَرْشِهٖ

ان خصائل کا تذکرہ' جنہیں کرنے والے شخص کے بارے میں' یا جنہیں اختیار کرنے والے شخص کے بارے میں امید کی جا سکتی ہے کہ قیامت والے دن' اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا

7337- إسناده قوی، إسماعيل بن مسعود الجحدری: روى له النسائی وهو ثقة ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إسحاق، فمن رجال مسلم، وقد توبع. وقد تقدم الحديث من طريق أخرى برقم."4413"

7338 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَوْ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِىْ عُبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ، فَقَالَ: اِنِّىْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا خاص سایہ نصیب کرے گا۔ جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل حکمران اور وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی۔ وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہے۔ اس وقت جب وہ مسجد سے نکلتا ہے' یہاں تک کہ وہ واپس مسجد کی طرف آجائے۔ دو ایسے آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اسی محبت پر وہ اکٹھے ہوتے ہوں اسی پر جدا ہوتے ہوں۔ ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کررہا ہو' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجائیں۔ ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوب صورت عورت (گناہ کی) دعوت دے' تو وہ شخص یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ ایک وہ شخص جو کوئی صدقہ دے' تو اسے اتنا خفیہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَقْوَامٍ يَّكُوْنُ خَصْمَهُمْ فِى الْقِيَامَةِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان لوگوں کی صفت کا تذکرہ' قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مقابل فریق ہوں گے

7339 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اُمَيَّةَ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ فِى الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهٗ اَخْصِمُهٗ: رَجُلٌ اَعْطٰى بِىْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُوْفِهٖ اَجْرَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

7338- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/952 في الشعر: باب ماجاء في المتحابين في الله، ومن طريقه أخرجه مسلم "1031" في الزكاة: باب فضل إخفاء الصدقة، والترمذي "2391" في الزهد: باب ماجاء في الحب في الله، والبغوي "407" وقد تقدم من طريق آخرى برقم "4486".

"تین لوگ ایسے ہیں جن کا قیامت کے دن میں مقابل فریق ہوگا' اور جس کا میں مقابل فریق ہوں گا ان کا میں مقابلہ کرلوں گا۔ ایک وہ شخص جو میرے نام پر (کسی کو پناہ دے) اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے۔ ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھا جائے اور ایک وہ شخص جو کسی کو مزدور رکھے اس سے کام پورا لے لیکن اس کا معاوضہ پورا نہ دے"۔

ذِكْرُ نَفْيِ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ اِلٰى اَقْوَامٍ مِنْ اَجْلِ اَفْعَالٍ ارْتَكَبُوْهَا

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا (کچھ) لوگوں کی طرف نظر نہ کرنے کا تذکرہ جو ان کے کچھ افعال کے ارتکاب کی وجہ سے ہوگا

7340 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

7339- إسناده حسن. يحيى بن سليم- وهو الطائفي- مختلف فيه، فقد وثقه ابن معين في رواية الدوري، وقال ابن سعد: كان ثقة كثير الحديث، وقال..... النسائي: ليس به بأس وهو منكر الحديث عن عبيد اله بن عمر، وذكره العجلي والمؤلف في "الثقات" وقال الشانيطيخطيء، وقال أبو حاتم: شيخ صالح محله الصدق ولم يكن بالحافظ، يكتب حديثه، ولا يحتج به، وقال يعقوب بن سفيان: سني رجال صالح، وكتابه لاباس به. فإذا حدث من كتابه، فحديثه حسن، وإذا حفظاً، فتعرف وتنكر. وقال الساجي: صدوق يهم في الحديث، وأخطا في احاديث رواها عن عبيد الله بن عمر، وقال الدارقطني: سيء الحفظ، وقال البخاري في "تاريخه" في ترجمة عبد الرحمن بن نافع: ماحدث الحميدي عن يحيى بن سليم، فهو صحيح، قلت: أخرج له البخاري في "صحيحه"هذا الحديث الواحد، واحتج به مسلم واصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن أبي عمر العدني-وهو محمد بن يحيى ى-فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/358، والبخاري "2227" في البيوع: باب إثم من با ع حرا، و "2270" في الإجارة: باب غثم من منع أجر الأجير، وابن ماجة "2442" في الرهون: باب أجر الأجراء، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار " 4/142، وابن الجارود "579"، وأبو يعلي في "مسنده" ورقة 306/2، والبيهقي 6/14 و 121 من طرق عن يحيى بن سليم، بهذا الإسناد. واخرجه البيهقي 6/14 من طريق أبي جعفر النفيلي، عن يحيى بن سليمن عن إسماعيل بن أمية، عن سعيد، عن ابيه، عن ابي هريرة. قال الحافظ في "الفتح" 4/418: والمحفوظ قول الجماعة. أي: بإسقاط "عن أبيه."

7340- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب-وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب -فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة، وعبد الله بن يسار-وهو المكي الأعرج-فقد روى عنه جمع، وروى له النسائين وذكره المؤلف في "الثقات." عمر بن محمد: هو ابن زيد بن عبد الله بن عمر. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 364، والبيهقي في "السنن" 8/288 من طريقين عن ابن وهبن بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/134، والنسائي 5/70 في الزكاة: باب المنان بما أعطى، والطبراني "13180"، والمزي في ترجمة عبد يسار، من طرق عن عمر بن محمد، به. وفي أوله زيادة. واخرجه ابن خزيمة ص 363-364، والحاكم 147-4/146 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أخيه، عن سليمان بن بلال، عن عبد الله بن يسار، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه البزار"1875" من طريق عمران القطان، عن محمد بن عمرو، عن سالم بن عبد الله، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/148 وقال: رواه البزار بإسنادين ورجالهما ثقات. وأخرجه الطبراني "13442" من طريق الحسين بن واقد، عن صالح مولى مازن، عن عبيد بن عمير، عن ابن عمر. إلا أن فيه "والمسبل إزاره ......" مكان: "والعاق لوالديه." وأخرجه أحمد 2/69 و128 من طريق قطن بن وهب بن عمير بن الأجدع عمن حدثه، عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ثلاث قد حرم الله تبارك وتعالى عليهم الجنة: مدمن الخمر، والعاق، والديوث الذي يقر في أهله الخبث" وفيه راو لم يسم كما قال في "المجمع" 4/327 و 8/147.

وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں کرے گا۔ والدین کا نافرمان، باقاعدگی سے شراب پینے والا اور کچھ دے کر احسان جتانے والا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ كُلَّ غَادِرٍ يُنْصَبُ لَهٗ فِي الْقِيَامَةِ لِوَاءٌ يُعْرَفُ بِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے ایک مخصوص جھنڈا نصب کیا جائے گا' جس کے ذریعے اس کی شناخت ہوگی

7341 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے جھنڈا نصب کیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی معاہدے کی خلاف ورزی ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7342 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا السَّامِیُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اَلَا

7341- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو وائل: هو شقيق سلمة . وأخرجه البيهقي 8/160 من طريق أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "3186" في الجزية والموادعة: باب إثم الغادر للبر والفاجر وابن ماجة " "2872 في الجهاد: باب الوفاء بالبيعة، من طريق أبي الوليد، به . وأخرجه احمد 1/411 و417 و441، والطيالسي "254"، والدارمي 2/248 ومسلم "1736" "12" في الجهاد والسير: باب تحريم الغدر، وابن ماجه "2872"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/39، والبيهقي 9/142 من طرق عن شعبة، به . وأخرجه مسلم "1736" "13" من طريق يزيد بن عبد العزيز، عن سليمان الأعمش، به.

هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک (معاہدے کی) خلاف ورزی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن جھنڈا نصب کیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی غداری ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِوَاءُ غَدْرٍ يُعْرَفُ بِهَا مِنْ بَيْنِ ذٰلِكَ الْجَمْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لیے عہد شکنی کا جھنڈا نصب کیا جائے گا' جس کے ذریعے وہ تمام ہجوم میں پہچانا جائے گا

7343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اسْتِهٖ، فَيُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک (معاہدے کی) خلاف ورزی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن اس کی سرین کے نزدیک جھنڈا نصب کیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی (معاہدے کی) خلاف ورزی ہے''۔

7342- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحي بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "1735" "10"فى الجهاد: باب تحريم الغدر، عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد . واخرجه مسلم "1735" "10"، والبيهقى 9/230، والبغوى "2480" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه البخارى "6178" فى الأدب: باب مايدعى الناس بآبائهم، وأبو داود "2756" فى الجهاد: باب الوفاء بالعهد، والبيهقى 9/230 من طريق عبد الله بن مسلمة بن قعنب، عن مالك، عن عبد الله بن دينار، به. وذكره ابن عبد البر فى "التجريد" ص268 عن مالك به قال" هو عند ابن بكير، ومعن بن عيسى جميعاً فى "الموطأ" ورواه فى غير "الموطأ" جماعة. وأخرجه البخارى "6966" فى الحيل: باب إذا غصب جاريته فزعم أنها ماتت، وأحمد 2/56 و 116، والبغوى "2479" من طريق سفيان الثورى، وأحمد 2/103 و 123 و 156 من طريق عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، به. .... واخرجه مسلم، "1735" "11" من طريق ابن شهاب، عن حمزة وسالم ابنى عبد الله، عن عبد الله بن عمر. وأخرجه أحمد 2/49 من طريق أنس بن سيرين، و70و126 من طريق بشر بن حرب، و 57 من طريق يحيى عن رجل، ثلاثتهم عن ابن عمر. وانظر الحديث الآتى.

7343- إسناده صحيح على شرط الشيخين. جويرية: هو ابن أسماء بن عبيد الضبعى . وأخرجه أحمد 2/16 و 29 و48 و96 و112 و142، والبخارى "3188" فى الجزية والموادعة: باب إثم الغادر للبر وللفاجر، و "6177" فى الأدب: باب مايدعى الناس بآبائهم، و "7111" فى الفتن: باب إذا قال عند قوم شيئاً ثم خرج فقال بخلافه، ومسلم "1735" "9"، والترمذى "1581" فى السير: باب ماجاء أن لكل غادر لواء يوم القيامة، والبيهقى 8/159و160-159 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِي أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کے بارے میں ہے' جس کے بارے میں قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوگا

7344 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): أَوَّلُ مَا يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں (یعنی قتل کے مقدمات) کا فیصلہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تُقْبَلُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَّا مِمَّنْ كَانَ مُخْلِصًا فِي إِتْيَانِهَا فِي الدُّنْيَا

7344– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، وأبو شهاب: هو عبد ربه بن نافع الكناني أبو شهاب الحناط، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة . وهو في "مسند أبي يعلى " ."5099" وأخرجه الطيالسي "269"، وأحمد 441-1/440و442، ومسلم"1678" في القسامة: باب المجازاة في الآخرة، والترمذي "1396"في الديات: باب الحكم في الدماء ، والنسائي 7/83 في تحريم الدم: باب تعظيم الدم، والقضاعي في "مسند الشهاب" "212" من طريق شعبة، عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 9/426و14/100، واحمد 1/442، ومسلم "1678"، والترمذي "1397"، وابن ماجة "2615" في الديات: باب التغليظ في قتل مسلم ظلماً، وابن أبي عاصم في "الأوئل"34""، وفي "الديات" ص16، وأبو يعلى "5215"، والقضاعي في "مسند الشهاب " "212" من طريق وكيع، عن الأعمش، به . وأخرجه مسلم "1678"، وابن أبي عاصم في "الأوائل" "34"، وفي "الديات" ص26، والطبراني في "الأوئل" "24" من طريق عبدة بن سليمان، عن الأعمش، به . وأخرجه البخاري "6864" في الديات" باب قوله تعالى: (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) ، والبيهقي 8/21، والبغوي "2520" من طريق عبيد الله بن موسى، عن الأعمش، به . وأخرجه البخاري "6533" في الرقاق: باب القصاص يوم القيامة، .... من طريق حفص بن غياث، وابن المبارك في "الزهد" "1358"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "212" من طريق محمد بن عبدة، وأحمد 1/388 من طريق محمد بن عبيد الطنافسي، و 442 من طريق حميد الرؤاسي، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/37، وأبو نعيم في "الحلية7/87" و127 من طريق سفيان الثوري، خمستهم عن الأعمش، به . وأخرجه النسائي 7/83، وابن ماجة "2617"، وابن أبي عاصم في "الأوئل" "23"، وفي "الديات" ص 27، والطبراني في "الكبير" "10425"، والقضاعي "213" من طريق شريك، عن عاصم، عن أبي وائل، به . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية7/88" من طريق الثوري، عن منصور، عن أبي وائل، به . وأخرجه 7/88 من طريق محمد بن عصام، عن أبيه الأعمش، عن أبي وائل، به. وأخرجه عبد الرزاق "19717" عن معمر، والنسائي 7/83 من طريق أبي داود عن سفيان، و 7/84 من طريق أبي معاوية، ثلاثتهم عن الأعمش، به. موقوفاً . وأخرجه النسائي 84-7/83 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن الأعمش، عن شقيق، عن عمرو بن شرحبيل، عن عبد الله موقوفاً أيضاً.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اعمال قبول نہیں کیے جائیں گے صرف اس شخص کے (اعمال قبول) کیے جائینگے جس نے دنیا میں اخلاص کے ساتھ انہیں سرانجام دیا ہوگا

7345 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِيْنَاءٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ بْنِ اَبِي فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ فِي يَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ اَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصَّحِيحُ هُوَ اَبُوْ سَعْدِ بْنُ اَبِي فَضَالَةَ

حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ انصاری رضی اللہ عنہ جو صحابہ کرام میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ اس دن' تمام پہلے اور بعد والے لوگوں کو اکٹھا کرلے گا' جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے' ایک منادی یہ اعلان کرے گا' جس شخص نے کسی ایسے عمل میں' جو اسے اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا چاہئے تھا اس میں کسی دوسرے کو شریک کیا ہو' تو وہ اپنا ثواب اللہ تعالیٰ کی بجائے اس دوسرے سے لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) صحیح یہ ہے کہ راوی کا نام حضرت ابوسعد بن ابوفضالہ ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَنْبِيَاءِ وَاُمَمِهِمْ فِي الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن انبیاء اور ان کی امتوں کی صفت کا تذکرہ

7346 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

7345– إسناده حسن وقد تقدم برقم ."404" ونزيد في تخريجه: أخرجه الطبراني "778"/22 من طريق إسحاق بن منصور، عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد. 4 انظر التعليق على ."404"

7346– حديث صحيح . رجاله ثقات رجال الشيخين، والحسن قد توبع عليه، وقد تقدم برقم "6397" من طريق آخر عن قتادة. وأخرجه أحمد 1/420، والطبراني "9767" من طريقين عن هشام، بهذا الإسناد. ... وأخرجه عبد الرزاق "19519" ومن طريقه أحمد 1/401، والطبراني "9766" عن معمر، وأبو يعلى "5339" من طريق شيبان، كلاهما عن قتادة، به . وأخرجه الطبراني "9765" و "9770"، من طرق قتادة، عن الحسن والعلاء بن زياد، عن عمران، عن ابن مسعود . وذكره الهيثمي مختصراً في "المجمع" 9/304وقال: رواه أحمد مطولاً ومختصراً، ورواه أبو يعلى ورجالهما في المطول رجال الصحيح، وذكره في موضع آخر 10/406 مطولاً، وقال: رواه أحمد بأسانيد والبزار بأتم منه، والطبراني، وأبو يعلى باختصار كثير -قلت: ورواياه مطولاً -وأحد أسانيد أحمد والبزار رجاله رجال الصحيح، وصححه ابن كثير في "تفسيره.1/400" وانظر الحديث رقم "6052" و "6057" و ."6440" وله شواهد منها حديث ابن عباس وقد مر برقم ."6396"

قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):تَحَدَّثْنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى اَكْرَيْنَا الْحَدِيْثَ، ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَنَازِلِنَا، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا غَدَوْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ الْاَنْبِيَاءُ وَاُمَمُهُمْ وَاَتْبَاعُهَا مِنْ اُمَمِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ، وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ مِنْ اُمَّتِهِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ، وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ مِنْ اُمَّتِهِ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اِلَّا الْوَاحِدُ مِنْ اُمَّتِهِ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِهِ، حَتّٰى مَرَّ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ اَعْجَبُوْنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اَخُوْكَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ، وَمَنْ تَبِعَهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قُلْتُ: يَا رَبِّ، فَاَيْنَ اُمَّتِيْ؟ قَالَ: انْظُرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ، فَنَظَرْتُ، فَاِذَا الظِّرَابُ ظِرَابُ مَكَّةَ، قَدِ اسْوَدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ، اَرَضِيْتَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، قَدْ رَضِيْتُ، قَالَ: انْظُرْ عَنْ يَّسَارِكَ، فَنَظَرْتُ، فَاِذَا الْاُفُقُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ، اَرَضِيْتَ؟ فَقُلْتُ: رَبِّ رَضِيْتُ، قِيْلَ: فَاِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِلَا حِسَابٍ، قَالَ: فَاَنْشَاَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَحَدُ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: فَاِنَّكَ مِنْهُمْ، قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ اٰخَرُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے یہاں تک کہ ہم نے گفتگو ختم کی اور ہم اپنے گھروں کی طرف واپس لوٹ آئے اگلے دن صبح ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات میرے سامنے انبیاء کرام ان کی امتوں اور ان کی امت سے تعلق رکھنے والے ان کے پیروکاروں کو پیش کیا گیا تو کوئی نبی گزرا تو اس کے ساتھ اس کی امت کے تین آدمی تھے۔کوئی نبی گزرا تو اس کے ساتھ اس کی امت کے کچھ لوگ تھے۔کوئی نبی گزرا تو اس کے ساتھ اس کی امت کا صرف ایک آدمی تھا۔کوئی نبی گزرا اس کے ساتھ اس کی امت کا کوئی بھی فرد نہیں تھا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک بڑے گروہ کے درمیان گزرے جب میں نے انہیں دیکھا تو وہ مجھے پسند آئے میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہارے بھائی موسیٰ بن عمران اور بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ان کے پیروکار لوگ ہیں۔میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میری امت کہاں ہے؟ پروردگار نے فرمایا: اپنی دائیں طرف دیکھو۔میں نے دیکھا تو وہاں مکہ کا ایک پہاڑ لوگوں کے چہروں سے سیاہ ہو چکا تھا۔میں نے عرض کی: میرے پروردگار یہ کون لوگ ہیں؟ پروردگار نے فرمایا: تمہاری امت ہے تو کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں۔پروردگار نے فرمایا: اپنے بائیں طرف دیکھو۔میں نے اس طرف دیکھا تو افق کو لوگوں کے چہروں نے بھر دیا تھا۔میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون لوگ ہیں؟ پروردگار نے

فرمایا: یہ تمہاری امت ہے کیا تم راضی ہو۔ میں نے عرض کی: میرے پروردگار میں راضی ہوں۔

تو یہ کہا گیا: ان لوگوں کے ہمراہ ستر ہزار ایسے لوگ بھی ہیں' جو کسی حساب کے بغیر (جنت میں) داخل ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو اسد بن خزیمہ سے تھا وہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے ایک ہو۔ ایک اور صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنْ كَانَ مَغْفُورًا لَهٗ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اُخِذَ بِهٖ فِي الْقِيَامَةِ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَمَنْ سُخِطَ عَلَيْهِ اُخِذَ بِهٖ ذَاتَ الشِّمَالِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اس امت کا وہ شخص

جس کی مغفرت ہو چکی ہوا سے قیامت کے دن دائیں طرف لے جایا جائے گا' اور جس شخص پر ناراضگی کی گئی ہوگی اسے بائیں طرف لے جایا جائے گا

7347 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ، فَقَالَ: يَآاَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ عُرَاةً حُفَاةً غُرْلًا، (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ) (الأنبياء: 104) اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلْقِ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ، اَلَا وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ، فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا

7347– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري "6526" في الرقاق: باب الحشر، ومسلم "2860" "58" في الجنة وصفة نعيمها: باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/235و253، ومسلم "2860" "58" من طريق محمد بن جعفر، به . وأخرجه أحمد 1/235 و 253، والدارمي 2/326، والبخاري "4625" في تفسير سورة المائدة: باب قوله تعالى: (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً مَا دُمْتُ فِيهِمْ) ، و "4740" في تفسير سورة الأنبياء : باب (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ) ، ومسلم "2860" "58"، والنسائي 4/117 في الجنائز: باب ذكر أول من يكسى، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 2/138 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/223، و229، والبخاري "3349" في الأنبياء باب قوله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً) ، و "3447" باب قوله تعالى: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَاناً شَرْقِيّاً) ، و "4626"، والترمذي "2423" في صفة القيامة: باب ماجاء في شأن الحشر، والنسائي 4/114 في الجنائز: باب البعث، والطبراني "12312"، والبيهقي في "الأسماء والصفات 2/273" من طريق سفيان الثوري، عن المغيرة بن النعمان، به. وانظر الحديث رقم "7318" و "7321" و 0"7322"

دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ) (المائدة: 117) ، اِلٰى قَوْلِهٖ: (الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (المائدة: 118) ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان وعظ کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کو برہنہ جسم، برہنہ پاؤں، ختنوں کے بغیر (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جس طرح ہم نے پہلے تخلیق کیا تھا اس طرح ہم دوبارہ تخلیق کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ ہم ایسا ضرور کریں گے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) خبردار مخلوق میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ خبردار میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا' اور انہیں پکڑ کر بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں یہ کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں یہ میرے ساتھی ہیں' تو یہ کہا جائے گا: تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا تھا' تو میں وہی کہوں گا' جو ایک نیک بندے نے کہا تھا (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''جب تک میں ان کے درمیان رہا میں ان پر گواہ تھا اور جب' تو نے مجھے موت دے دی تو' تو ان کا نگران تھا اور' تو ہر چیز پر گواہ ہے''۔

یہ آیت' یہاں تک ہے ''غالب اور حکمت والا ہے''۔

تو یہ کہا جائے گا: یہ ایڑیوں کے بل مرتد ہو گئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ فِي الْقِيَامَةِ يَكُونُ مَعَ مَنْ اَحَبَّهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا جن سے وہ دنیا میں محبت کرتا تھا

7348 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ؟ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ، وَلَا صَوْمٍ، اِلَّا اِنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ، وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ، فَقَالَ اَنَسٌ: مَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ مِثْلَ فَرَحِهِمْ بِهَا.

7348- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري، فمن رجال مسلم . وقد تقدم برقم "8" و "105" و "563" و"564" و ."565"

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اس کے لیے زیادہ روزے اور زیادہ نمازیں تیار نہیں کیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے تم بھی اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی کسی چیز سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ إِذَا أُعْطِيَا كِتَابَيْهِمَا

مسلمان اور کافر کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب ان کا نامہ اعمال انہیں دیا جائے گا

7349 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي قَوْلِهِ: (يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ) (الإسراء: 71)، قَالَ: يُدْعٰى أَحَدُهُمْ، فَيُعْطٰى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا وَيُبَيَّضُ وَجْهُهُ، وَيُجْعَلُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ إِلٰى أَصْحَابِهِ، فَيَرَوْنَهُ مِنْ بَعِيدٍ، فَيَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي هٰذَا حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ، فَيَقُولُ: أَبْشِرُوا، فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا، وَأَمَّا الْكَافِرُ، فَيُعْطٰى كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ مُسْوَدًّا وَجْهُهُ، وَيُزَادُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا عَلٰى صُورَةِ آدَمَ، وَيَلْبَسُ تَاجًا مِنْ نَارٍ، فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ، فَيَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ أَخْزِهِ، فَيَقُولُ: أَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ، فَإِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بعد نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کی نسبت سے بلائیں گے''۔

7349- إسناده ضعيف . عبد الرحمن - وهو ابن أبي كريمة - لم يرو عنه غير ابنه إسماعيل، ولم يوثقه غير المؤلف . وباقي رجاله رجال الصحيح . وأخرجه الترمذي "3136" في التفسير: باب ومن سورة الإسراء ، والبزار فيما ذكر ابن كثير في "تفسيره" 3/56، والحاكم 2/242 243 من طرق عن عبيد الله بن موسى، عن إسرائيل، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، وقال البزار: لايروى إلا من هذا الوجهن وصححه الحاكم على شرط مسلم! وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 5/317 وزاد نسبته إلى ابن أبي حاتم وابن مردويه.

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: کسی شخص کو بلایا جائے گا اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور اس کا جسم ستر گز تک لمبا کر دیا جائے گا۔ اس کا چہرہ سفید کر دیا جائے گا' اور اس کے سر پر ہیروں سے بنا تاج رکھا جائے گا' جو جھلملا رہا ہوگا۔ جب وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس واپس جائے گا۔ وہ لوگ دور سے اسے دیکھیں گے' تو کہیں گے اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت رکھ دے یہاں تک کہ وہ شخص ان کے پاس آئے گا تو کہے گا تم لوگ خوش خبری قبول کرو کیونکہ تم میں سے ہر شخص کو اس کی مانند (اجرو ثواب) ملے گا لیکن جہاں تک کافر شخص کا تعلق ہے' تو اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔ اس کا جسم ساٹھ گز ہو جائے گا' جو حضرت آدم علیہ السلام کے قد جتنا تھا۔ اسے آگ سے بنا ہوا تاج پہنایا جائے گا اس کے ساتھی اسے دیکھیں گے' تو یہ کہیں گے اے اللہ اسے رسوا کر' تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو بھی دور کرے تم میں سے ہر ایک کو اس کی مانند (عذاب ملے گا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَقْرِيعِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْكَافِرَ فِي الْعُقْبَى بِثَمَرِهِ الَّذِي كَانَ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخرت میں اللہ تعالیٰ کافر شخص کے دنیا میں کیے گئے اس کے اعمال کا بدلہ دے گا

7350 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُؤْتٰى بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُ لَهٗ: يَا ابْنَ آدَمَ، كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، شَرَّ مَنْزِلٍ، فَيَقُوْلُ: اَتَفْتَدِيْ مِنْهُ بِطِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ اَيْ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَهْوَنُ مِنْ ذٰلِكَ، فَيُرَدُّ اِلَى النَّارِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا' تو پروردگار اسے فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے تم نے اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا۔ وہ کہے گا: اے پروردگار سب سے برا ٹھکانہ ہے۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تم اس کے عوض میں

7350- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم، عبد الواحد بن غياث المقترن بهدبة بن خالد في هذا السند: روى له أبو داود وهو صدوق. وأخرجه أحمد 3/239، والنسائي 6/36 في الجهاد: باب مايتمنى أهل الجنة، والحاكم 2/75 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. ولفظه: "يؤتى برجل يوم القيامة من أهل الجنة، فيقول الله عزوجل: يَا ابْنَ آدَمَ، كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُولُ: اى رب خير منزل، فيقول له: سل وتمنه، فيقول: مااسأل وأتمنى إلا أن تردني إلى الدنيا، فأقتل لما أرى من فضائل الشهادة، ثم يؤتى برجل من أهل النار فيقول له".... فذكره وصححه الحاكم على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/127 و129، والبخاري "3334" في الأنبياء: .....باب خلق آدم وذريته، و "6557" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "2805" "51" في صفات المنافقين: باب طلب الكافر الفداء بملء الأرض ذهباً، وأبو يعلى "4186"، وابن أبي عاصم في "السنة"، وأبو نعيم في "الحلية" 2/315 من طرق عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أنس. وانظر الحديث الآتي.

تمام روئے زمین جتنا سونا فدیے کے طور پر دینے کے لیے تیار ہو۔ وہ کہے گا: جی ہاں میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم سے اس سے آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا (لیکن تم نے اس پر عمل نہیں کیا) پھر اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

7351 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهِ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ: قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہارے پاس زمین جتنا سونا ہوتا تو کیا تم فدیے کے طور پر وہ دے دیتے؟ وہ جواب دے گا جی ہاں' تو اسے کہا جائے گا: تم سے اس سے زیادہ آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا' لیکن تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَسَافَةِ الَّتِيْ يَرَى الْكَافِرُ فِي الْقِيَامَةِ نَارَ جَهَنَّمَ مِنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس مسافت کے بارے میں ہے جو کافر شخص قیامت کے دن جہنم میں دیکھے گا

7352 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: يُنْصَبُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِقْدَارُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، وَاِنَّ الْكَافِرَ لَيَرَى جَهَنَّمَ، وَيَظُنُّ اَنَّهَا مُوَاقِعَتُهُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن کافر کے لیے پچاس ہزار سال جتنا دن ہوگا' اور کافر شخص جہنم کو دیکھ لے گا' اور یہ گمان کرے گا کہ وہ

7351– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2805" "52" عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6538" في الرقاق: باب من نوقش الحساب عذب، ومسلم "2805" "52"، وأبو يعلى "2926" و "2976" و "3021" من طرق عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه أحمد 3/218، والخاري "6538"، ومسلم "2805" "53"، والطبري في "جامع البيان" "7384" من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، به.

7352– إسناده حسن. رجاله ثقات رجال مسلم غير أبي السمح -وهو دارج بن سمعان- فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق. ابن حجيرة: هو عبد الرحمن. وأخرجه الحاكم 4/597 من طريق عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، وأحمد 3/75، وأبو يعلى "1385" من طريق حسن بن موسى، عن ابن لهيعة كلاهما عن دارج أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سعيد، وصححه الحاكم، وقال الهيثمي 10/336: وإسناده حسن على مافيه من ضعف. قلت: قد ذكرت في أكثر من موضع: أن دراجاً أبا السمح يضعف في روايته عن أبي الهيثم فقط.

اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مَنْ يُبْعَثُ لِلنَّارِ مِنَ الْكُفَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن کفار میں سے کتنے لوگوں کو جہنم میں بھیجا جائے گا

7353 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: إِنَّكَ تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي، فَيَمْكُثُ فِيهِمْ أَرْبَعِينَ، لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا، أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَهُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ، إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ كَانَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَأْمُرُهُمْ بِالْأَوْثَانِ فَيَعْبُدُونَهَا وَفِي ذٰلِكَ دَارَّةٌ أَرْزَاقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى، ثُمَّ لَا يَبْقَى أَحَدٌ، إِلَّا صَعِقَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ - النُّعْمَانُ يَشُكُّ - فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ: (وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ) (الصافات: **24**)، ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا مِنْ بَعْثِ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: كَمْ، فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَيَوْمَئِذٍ يُبْعَثُ الْوِلْدَانُ شِيبًا، وَيَوْمَئِذٍ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِرَارًا، وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ.

❀❀ یعقوب بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ آپ یہ کہتے ہیں: قیامت اتنے اتنے عرصے کے لیے قائم ہوگی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں تمہیں

7353- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير النعمان ويعقوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2940" "117" في الفتن: باب خروج الدجال ومكثه في الأرض، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/391، والحاكم 4/550-551، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 213-215 من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/166، عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه مسلم "2940" "116" من طريق معاذ العنبري، والحاكم 4/543 من طريق عبدان بن عثمان، عن أبيه، كلاهما عن شعبة، به.

کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا لیکن پھر میں نے سوچا کہ تم تھوڑے ہی عرصے کے بعد ایک بڑا واقعہ دیکھو گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں دجال نکلے گا وہ لوگوں میں چالیس تک رہے گا (راوی کہتے ہیں:) لیکن مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس دن ہیں یا چالیس سال ہیں یا چالیس راتیں ہیں یا چالیس مہینے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اس کی طرف بھیجے گا۔ ان کی شکل عروہ بن مسعود ثقفی کی طرح ہوگی وہ اسے تلاش کر کے اسے ہلاک کر دیں گے پھر اس کے بعد سات سال تک لوگوں کے درمیان رہیں گے۔ اس دوران دو آدمیوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ہوا بھیجے گا۔ کوئی ایسا شخص زندہ نہیں رہے گا' جس میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہو۔ وہ ہوا اس کی روح کو قبض کر لے گی' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کسی پہاڑ کی غار میں ہوگا' تو ہوا اس تک بھی پہنچ جائے گی۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات بھی سنی ہے پھر برے لوگ پرندے کے ٹھکانوں اور درندوں کی کچھاروں میں باقی رہ جائیں گے وہ نیکی سے واقف نہیں ہوں گے اور برائی کو برائی نہیں سمجھیں گے۔ شیطان ان کے سامنے انسانی شکل میں آئے گا' اور انہیں بتوں کی عبادت کرنے کا حکم دے گا' تو وہ ان کی عبادت شروع کر دیں گے۔ اس وقت میں ان کا رزق عمدہ ہوگا۔ ان کی زندگی بظاہر عمدہ ہوگی پھر صور میں پھونک ماری جائے گی' جو بھی اسے سنے گا وہ گر جائے گا پھر کوئی بھی شخص باقی نہیں رہے گا ہر شخص مر جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش کو بھیجے گا' جو ہلکی ہوگی۔ یہاں پر نعمان نامی راوی کو شک ہے' یا موسلا دھار ہوگی' اس بارش کے ہمراہ لوگوں کے جسم اگنا شروع ہوں گے۔ پھر صور میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی' تو وہ لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر یہ کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف چل پڑو۔

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ان لوگوں کو روک لو ان سے حساب لیا جائے گا''۔

پھر یہ کہا جائے گا: ان میں سے جہنم میں جانے والے لوگوں کو نکال لو۔ پھر دریافت کیا جائے گا: کتنوں کو؟ تو یہ کہا جائے گا: ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے افراد کو۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس دن بچوں کو بزرگوں کی شکل میں زندہ کیا جائے گا' اور اس دن پنڈلی سے پردہ ہٹ جائے گا (یعنی معاملہ سخت ہوگا)

محمد بن جعفر نامی راوی کہتے ہیں: شعبہ نے یہ حدیث کئی مرتبہ ہمیں بیان کی ہے' اور کئی مرتبہ میں نے بھی یہ ان کے سامنے پڑھی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قِلَّةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْ كَثْرَةِ اَهْلِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اہل جہنم کے مقابلے میں اہل جنت کی کمی کے بارے میں ہے' ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7354 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَتْ (يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ) (الحج: 1) عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهٗ، فَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ حَتّٰى ثَابَ اِلَيْهِ اَصْحَابُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَیَّ يَوْمٍ هٰذَا؟ يَوْمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِآدَمَ: يَا آدَمُ، قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَاَبْشِرُوا، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِیْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ، اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ، وَاِنَّ مَعَكُمْ لَخَلِيْقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَمَنْ هَلَكَ مِنْ كَفَرَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت نازل ہوئی:

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو۔ بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے''۔

یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سفر کر رہے تھے۔ آپ نے بلند آواز میں اسے تلاوت کیا' یہاں تک کہ آپ کے اصحاب آپ کے نزدیک آ گئے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ (یعنی قیامت کا دن کون سا دن ہے؟) اس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم اٹھو اور ہر ایک ہزار میں سے نو سے ننانوے لوگ جہنم میں ڈالنے کے لیے نکال لو۔ (راوی کہتے ہیں) مسلمانوں کو یہ بات بہت شاق گزری' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ٹھیک رہو' میانہ روی اختیار کرو' اور یہ خوشخبری حاصل کرو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے لوگوں کے درمیان تمہاری مثال اس طرح ہے' جس طرح اونٹ کے پہلو پر نشان ہوتا ہے۔ یا جس طرح جانور کی ٹانگ پر نشان ہوتا ہے۔ تمہارے ساتھ دو طرح کی مخلوق ہے۔ یہ دونوں جس کے ساتھ بھی مل جائیں گے اس کی تعداد کو زیادہ کر دیں گے وہ یاجوج ماجوج اور ہلاک ہو جانے والے کافر جنات اور انسان ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مُحَاسَبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُخْبِتِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ فِی الْقِيَامَةِ

7354– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو يعلى "3122"، والحاكم 1/29 و 567-4/566 من.... طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبی . وذكره الهيثمی فی "المجمع" 10/394 وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن مهدی وهو ثقة. وأخرجه الطبری فی "جامع البيان17/112"، وابن أبی حاتم فی "تفسيره" فيما ذكره الحافظ ابن كثير فی "تفسيره" -3/214من طريقين عن معمر، به. وذكره السيوطی فی "الدر المنثور " 6/5، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه . وفی الباب عن أبی سعيد الخدری عند البخاری "6530"، ومسلم "222"، وأحمد 33-3/32، وابن جرير الطبری 17/112، والبيهقی فی "الأسماء والصفات " ص219 من طرق عن الأعمش، عن أبی صالح، عن أبی سعيد . وعن عمران بن حصين عند أحمد 4/432، والترمذی "3168" و"3169"، والطبری فی "جامع البيان" 17/111، والحاكم 4/567 من طريق الحسن وغيره عن عمران بن حصين.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے مؤمن اور متواضع بندوں کا محاسبہ کرے گا

7355 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا نَحْنُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَطُوفُ بِالْبَيْتِ، اِذْ عَارَضَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ النَّجْوَى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَدْنُو الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ، ثُمَّ يُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، فَيَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّ اَعْرِفُ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْلُغَ، قَالَ: فَاِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ يُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ، وَاَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ، فَيُنَادَى عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ: (هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ) (هود: 18)

حضرت صفوان بن محرز مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کررہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے سامنے آیا اور بولا: اے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کیا بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن مومن اپنے پروردگار کے قریب ہوگا' یہاں تک کہ وہ اسے پردے میں کرلے گا' اور پھر اس سے اس کے گناہوں کا اعتراف کروائے گا۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم ان سے واقف ہو۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں انہیں پہچانتا ہوں' یہاں تک کہ وہاں تک بات چلی جائے گی' جو اللہ کو منظور ہوگا کہ وہاں تک جائے پھر پروردگار فرمائے

7355– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه البخاري "6070" في الأدب: باب ستر المؤمن على نفسه، و"7514" في التوحيد: باب كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، وفي "خلق أفعال العباد" ص62، وابن منده في "الإيمان" "790" و "1079"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص220-219 من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "605" من طريق أبي كامل، عن أبي عوانة، به. وأخرجه أحمد 2/74 و105، والبخاري "2441" في المظالم: باب قول الله تعالى: (أَلا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ)، و "4685" في تفسيره سورة هود: باب قوله تعالى: (وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ)، وفي "خلق أفعال العباد" ص 61، 62، ومسلم "2768" في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، والنسائي في "الكبرى...." كما في "التحفة" 5/437، وابن ماجة "183" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبي عاصم "604"، والطبري "6497" و "18089" و "18090"، والأجرى في "الشريعة" ص 268، وابن منده "790" و "1077" و "1078" من طرق قتادة، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 4/412 وزاد نسبته إلى ابن المبارك، وابن أبي شيبة، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه، والطبراني، وابي الشيخ. وانظر الحديث الآتي.

گا میں نے دنیا میں تمہارے ان عیوب کی پردہ پوشی کی تھی اور آج میں تمہارے لیے ان کی مغفرت کرتا ہوں۔ پھر اس شخص کو اس کی نیکیوں کا صحیفہ دیا جائے گا''۔

لیکن جہاں تک کافر اور منافق شخص کا تعلق ہے' اسے تمام لوگوں کی موجودگی میں پکارا جائے گا (اور یہ کہا جائے گا: جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اپنے پروردگار کو جھٹلایا۔ خبردار! ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ حِسَابِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْعُقْبٰى يَسْتُرُهُمْ عَنِ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَطَّلِعَ اَحَدٌ عَلٰى عَمَلِ اَحَدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آخرت میں اللہ تعالیٰ کے مومنوں سے حساب لینے کے وقت اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں سے پردے میں رکھے گا' تاکہ کوئی شخص کسی دوسرے کے عمل پر مطلع نہ ہو سکے

7356 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا آخِذٌ بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي النَّجْوَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، حَتّٰى اِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ وَظَنَّ فِي نَفْسِهِ اَنَّهُ قَدِ اسْتَوْجَبَ، قَالَ: قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ مِنَ النَّاسِ، وَاِنِّي اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، وَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ، فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ: (هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ) (هود: 18)

حضرت صفوان بن محرز مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن سرگوشی کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کرے گا' یہاں تک کہ اسے پردے میں کر لے گا' اور اسے لوگوں سے چھپا لے گا۔ پھر وہ فرمائے گا: کیا تم فلاں فلاں گناہ کو پہچانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں میرے پروردگار۔ وہ

7356- إسناده صحيح على شرط الشيخين. واخرجه ابن أبى عاصم فى "السنة" "604" عن هدبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى "2441" فى المظالم: باب قول الله تعالى: (أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) ، وفى "خلق افعال العباد " ص62 عن موسى بن إسماعيل، عن همام، به. وانظر الحديث السابق.

فرمائے گا: کیا تم فلاں فلاں گناہ کو پہچانتے ہو۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں میرے پروردگار یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس کے گناہوں کا اعتراف کروائے گا' اور وہ شخص یہ گمان کرے گا اب اس کے لیے (جہنم) واجب ہو چکی ہے۔ پروردگار فرمائے گا میں نے لوگوں سے تمہیں پردے میں رکھا اور آج میں تمہارے ان گناہوں کی مغفرت کرتا ہوں پھر اس شخص کو اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ جہاں تک کفار اور منافقین کا تعلق ہے' تو انہیں تمام لوگوں کے سامنے کہا جائے گا''۔

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اپنے پروردگار کی طرف جھوٹی بات منسوب کی۔ خبردار! ظالم لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْأَقْوَامِ الَّذِيْنَ يَحْتَجُّونَ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ان لوگوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دلائل پیش کریں گے

7357 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَرْبَعَةٌ يَحْتَجُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ اَصَمُّ، وَرَجُلٌ اَحْمَقُ، وَرَجُلٌ هَرِمٌ، وَرَجُلٌ مَاتَ فِي الْفَتْرَةِ، فَاَمَّا الْاَصَمُّ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، لَقَدْ جَاءَ الْاِسْلَامُ، وَمَا اَسْمَعُ شَيْئًا، وَاَمَّا الْاَحْمَقُ، فَيَقُوْلُ: رَبِّ، قَدْ جَاءَ

7357- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له النسائي وغيره . واخرجه الطبراني "841" عن جعفر بن محمد الفريابي، عن إسحاق بن راهويه بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/24، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 169، والبزار "2174" من طريقين عن معاذ بن هشام، به . وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 5/252، وزاد نسبته إلى إسحاق بن راهويه، وأبي نعيم في "المعرفة"، وابن مردويه . وأخرجه أحمد 4/24 والبيهقي ص 169، والبزار "2175" من طريقين عن أبيه، عن قتادة، عن الحسن، عن أبي رافع، عن أبي هريرة، وإسناده صحيح كما قال البيهقي . وأخرجه ابن أبي عاصم "404" من طريق علي بن زيد-وهو ابن جدعان-عن أبي رافع، عن أبي هريرة. وذكره الهيثمي في "المجمع" 7/216 وقال: رجال أحمد في طريق الأسود بن سريع وأبي هريرة رجال الصحيح، وكذلك رجال البزار فيهما . واخرجه ابن جرير الطبري في "جامع البيان" 15/45 من طريقين عن معمر، عن همام عن أبي هريرة موقوفاً بلفظ: "إذ كان يوم القيامة، جمع الله تبارك وتعالى نسم الذين ماتوا في الفترة والمعتوه والأصم والأبكم والشيوخ الذين جاء الإسلام قد خرفوا ... ," فذكر نحوه، وفي آخره: قال.................... أبو هريرة: اقرؤوا إن شئتم: (وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولاً) . وذكره السيوطي في "الدر" وزاد نسبته إلى عبد الرزاق، وابن المنذر، وابن أبي حاتم. وفي الباب أيضاً عن أبي سعيد الخدري عند أبي القاسم البغوي في "الجعديات" "2126"، والبزار "2176" بلفظ: "يؤتى بالهالك في الفترة والمعتوه والمولد، فيقول الهالك في الفترة ".... فذكره نحوه . وذكره الهيثمي في "المجمع" 7/216، وقال: رواه البزار وفيه عطية وهو ضعيف، قلت: وحديثه حسن في الشواهد، وهذا منها . وعن أنس عند البزار "2177"، وأبي يعلى -"4224" فيما ذكر الحافظ ابن كثير في "تفسيره" -3/32 من طريق ليث بن أبي سليم، عن عبد الوارث، عنه، وليث ضعيف.

الْإِسْلَامُ وَالصِّبْيَانُ يَحْذِفُوْنَنِي بِالْبَعَرِ، وَاَمَّا الْهَرِمُ، فَيَقُوْلُ: رَبِّ، لَقَدْ جَاءَ الْإِسْلَامُ وَمَا اَعْقِلُ، وَاَمَّا الَّذِيْ مَاتَ فِي الْفَتْرَةِ، فَيَقُوْلُ: رَبِّ، مَا اَتَانِيْ لَكَ رَسُوْلٌ، فَيَاْخُذُ مَوَاثِيقَهُمْ لَيُطِيعُنَّهُ، فَيُرْسِلُ اِلَيْهِمْ رَسُوْلًا اَنِ ادْخُلُوا النَّارَ، قَالَ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ دَخَلُوْهَا كَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: چار طرح کے لوگ قیامت کے دن حجت پیش کریں گے احمق شخص بے عقل شخص اور وہ شخص جو زمانہ فترت میں فوت ہو گیا تھا۔ جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے تو وہ یہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار! اسلام آیا لیکن میں نے کسی چیز کے بارے میں نہیں سنا۔ احمق شخص یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اسلام آیا اور اس وقت بچے مجھے مینگنیوں سے مارتے تھے (یعنی میرا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا) جہاں تک بے عقل شخص کا تعلق ہے وہ یہ کہے گا' جب اسلام آیا مجھے کسی چیز کی سمجھ بوجھ نہیں تھی۔ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جو زمانہ فترت میں فوت ہو گیا تھا'' تو وہ یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تیرا کوئی رسول میرے پاس نہیں آیا۔ پھر پروردگار ان لوگوں سے یہ عہد لے گا کہ وہ اس کی فرمانبرداری ضرور کریں گے۔ پھر پروردگار ان کی طرف ایک پیغام رساں بھیجے گا تم لوگ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر وہ اس میں داخل ہو جائیں' تو وہ ان کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اَعْضَاءَ الْمَرْءِ فِي الْقِيَامَةِ تَشْهَدُ عَلَيْهِ بِمَا عَمِلَ فِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن آدمی کے اعضاء اس کے خلاف' اس بارے میں گواہی دیں گے جو وہ دنیا میں عمل کرتا تھا

7358 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: بَلٰى، قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اُجِيزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ، فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ

7358- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو بكر: هو ابن النضر بن أبي النضر، وأبو النضر: هو هاشم بن القاسم بن مسلم، والأشجعي: هو عبيد الله بن عبيد الرحمن، وسفيان: هو الثوري، وعبيد: هو ابن مهران، والشعبي: هو عامر بن شراحيل. وأخرجه مسلم "2969" في الزهد، وأبو يعلى "3977"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص218-217 من طريق أبي بكر بن النضر، عن أبي النضر هاشم بن القاسم، عن عبيد الله الأشجعي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "3975" من طريق شريك عن عبيد المكتب،

عَلَيْكَ شَهِيدًا، فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لِاَرْكَانِهِ: انْطِقِي فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ، ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ، فَيَقُولُ: بُعْدًا لَكُنَّ، وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ مسکرا دیئے آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں کس بات پر مسکرایا ہوں۔ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بندے کے اپنے پروردگار سے گفتگو کرنے پر (مجھے ہنسی آ گئی) وہ بندہ یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیا' تو نے مجھے ظلم سے نہیں بچایا۔ پروردگار فرمائے گا جی ہاں۔ بندہ عرض کرے گا' تو پھر میں اپنے خلاف کسی بھی شخص کی گواہی کو قبول نہیں کروں گا۔ کوئی ایسا گواہ ہونا چاہئے جو میری طرف سے ہو' تو پروردگار فرمائے گا آج کے دن تمہارا اپنا وجود تمہارے خلاف گواہ ہونے کے لیے کافی ہے' اور معزز فرشتے بھی تمہارے خلاف گواہ ہیں۔ پھر اس شخص کے منہ پر مہر لگائی جائے گی اور اس کے اعضاء سے یہ کہا جائے گا: تم کلام کرو۔ پھر وہ اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں کلام کریں گے۔ پھر اسے بولنے کا موقع دیا جائے گا' تو وہ یہ کہے گا تم لوگ دور ہو جاؤ پرے ہو جاؤ۔ میں تو تمہیں بچانے کے لیے (پروردگار سے) گفتگو کر رہا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَحَدًا فِي الْقِيَامَةِ لَا يَحْمِلُ وِزْرَ اَحَدٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: قیامت کے دن کوئی شخص کسی دوسرے کا وزن نہیں اٹھائے گا

7359 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ، وَلَا مَتَاعَ لَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِي يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَزَكَاتِهِ، فَيَاْتِي وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا، فَيَقْعُدُ، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُعْطِيَ مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ مفلس کون ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درمیان مفلس وہ شخص ہوتا ہے' جس کے پاس درہم نہ ہوں اور ساز و سامان نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والا وہ شخص مفلس ہوگا' جو قیامت کے دن اپنی نمازیں، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا۔ جب وہ آئے گا' تو اس نے کسی کو برا کہا ہوگا۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا۔ کسی کو مارا ہوگا' تو وہ شخص بیٹھ

7359- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم برقم. "4411"

جائے گا۔ پھر اس کی نیکیوں میں سے کسی کو کچھ دے دیا جائے گا۔ کسی کو اس کی کچھ نیکیاں دے دی جائیں گی۔ پھر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی' اور اس کے ذمے ادائیگی ابھی باقی ہوگی' تو دوسرے لوگوں کی خطائیں لی جائیں گی (اور اس کے نامہ اعمال میں ڈال دی جائیں گی) پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْاَرْضِ فِي الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُسْلِمِ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا

قیامت کے دن زمین کا مسلمان کے خلاف اس بات کی گواہی دینا جو آدمی زمین کی پشت پر (عمل وغیرہ) کیا کرتا تھا

7360 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) (الزلزلة: 4)، قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ، وَاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، اَنْ تَقُوْلَ: عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ اَخْبَارُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اس دن (زمین) اپنے حالات بیان کرے گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کا اطلاع دینا کیا ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا اطلاع دینا یہ ہے کہ یہ ہر بندے کے خلاف اور ہر کنیز کے خلاف گواہی

7360- إسناده ضعيف . يحيى بن أبي سليمان: وهو أبو صالح المدني - قال البخاري: منكر الحديث، وقال أبو حاتم: مضطرب الحديث ليس بالقوي يكتب حديثه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الوارث بن عبيد الله، فقد روى له الترمذي . وأخرجه أحمد 2/374، والترمذي 3353"ط في تفسير القران: باب ومن سورة: (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ) ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/502، والبغوي في "شرح السنة" "4308"، وفي "تفسيره" 4/515 من طريقين عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن غريب صحيح .... وأخرجه الحاكم 2/532 من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء ، عن سعيد بن أبي أيوب، به. وصححه، وتعقبه الذهبي بقوله: يحي هذا منكر الحديث قاله البخاري. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 8/592، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه، والبيهقي في "الشعب" كما ذكر السيوطي في "الدر المنثور ." وحديث ربيعة بن الغز الجرشي عند الطبراني "4596" من طريق ابن لهيعة، حدثني، الحارث بن يزيد أنه سمع ربيعة الجرشي يقول: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "استقيموا ونعما إن استقمتم، وحافظوا على الوضوء ، فإن خير عملكم الصلاة، وتحفظوا من الأرض، فإنها أمكم، وإنه ليس من أحد عامل عليها خيراً وشراً إلا وهي مخبرة" قال الهيثمي في "المجمع" 1/241: وفيه ابن لهيعة وهو ضعيف . قلت: وربيعة الجرشي مختلف في صحبته، قتل يوم مرج راهط سنة أربع وستين وكان فقيهاً، وثقه الدارقطني وغيره.

دے گی۔ اس چیز کے بارے میں جو وہ لوگ اس کی پشت پر کرتے رہے ہیں۔ وہ یہ کہے گی کہ اس شخص نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔

ذِكْرُ اَخْذِ الْمَظْلُومِ فِي الْقِيَامَةِ حَسَنَاتِ مَنْ ظَلَمَهُ فِي الدُّنْيَا

قیامت کے دن مظلوم کا اس شخص کی نیکیاں حاصل کرنے کا تذکرہ جس نے دنیا میں اس پر ظلم کیا تھا

7361 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِاَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَمَالِهِ، فَلْيَسْتَحِلَّهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَهُ بِهِ حِيْنَ لَا دِيْنَارَ وَلَا دِرْهَمَ، فَاِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَجُعِلَتْ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص نے اپنے کسی بھائی کے ساتھ اس کی عزت یا مال کے حوالے سے کوئی زیادتی کی ہو تو وہ آج ہی اسے معاف کروالے اس سے پہلے کہ اس کی اس دن پکڑ ہو جب کوئی دینار یا درہم کام نہیں آئے گا۔ اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو اس کی زیادتی کے حساب سے اس کے نیک اعمال وصول کر لیے جائیں گے اور اگر یہ نہیں ہوگا تو پھر اس کے ساتھیوں کے گناہ لے کر اس کے نامہ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو مقبری کے حوالے سے نقل کرنے میں ابن ابوذئب نامی راوی منفرد ہے

7362 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

7361- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة. وأخرجه الطيالسي "2318"، وعلي بن الجعد "2868"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "2943"، وأحمد 2/435 و506، والبخاري "2449" في المظالم: باب من كانت له مظلمة عند الرجل فحللها له يبين مظلمته؟ والبيهقي 3/369 و6/83، والبغوي في "شرح السنة" "4163" من طريق ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي. وقوله: "فليستحله" قال البغوي: أي: ليسأله أن يجعله في حل من قبله، يقال: تحللته: إذا سالته أن يجعلك في حل، ومعناه: أن يقطع دعواه، ويترك مظلمته.

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِي نَفْسٍ اَوْ مَالٍ فَاَتَاهُ، فَاسْتَحَلَّ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ، فَتُوضَعُ فِي سَيِّئَاتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنے کسی بھائی کے ساتھ اس کی جان یا مال کے حوالے سے کوئی زیادتی کی ہو۔ پھر وہ بھائی کے پاس آئے اور اس سے اپنی زیادتی کو معاف کروا لے اس سے پہلے کہ اس کی نیکیاں لی جائیں اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں تو اس کے ساتھی کے گناہ لیے جائیں اور اس کے گناہوں میں شامل کر دیئے جائیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَدَاءِ الْحُقُوقِ اِلٰى اَهْلِهَا فِي الْقِيَامَةِ حَتَّى الْبَهَائِمِ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ قیامت کے دن حقداروں کو حق ادا کیا جائے گا یہاں تک کہ جانوروں کو بھی ایک دوسرے سے حق دلوایا جائے گا

7363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي خِيَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

7362- إسناده قوي. رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن الحارث الحراني، فقد روى له النسائي في "مسند مالك"، وهو صدوق. محمد بن سلمة: هو ابن عبد الله الحراني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد بن سماك الحراني. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 6/343 من طريقين عن الحسين بن محمد بن حماد، عن محمد بن الحارث، بهذا الإسناد، ولم يذكر: "عن أبيه"، وقال: صحيح في "الموطأ"، غريب من حديث زيد، عن مالك. ورواه إبراهيم بن طهمان، عن يحيى بن سعيد، عن مالك مثله، وخالف إسحاق بن محمد الفروي وأصحاب مالك فيه، فقال: عن سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة. حدثنا أبو بكر بن خلاد، حدثنا إسماعيل بن إسحاق القاضي، حدثنا إسحاق الفروي، حدثنا مالك، به. وأخرجه البخاري "6534" في الرقاق: باب القصاص يوم القيامة، والبيهقي 6/56 من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن مالك، عن سعيد، عن أبي هريرة. وأخرجه الترمذي "2419" في صفة القيامة: باب ماجاء في شأن الحساب والقصاص، من طريق أبي خالد يزيد بن عبد الرحمن، عن زيد أبي أنيسة، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي "2327" عن العمري، عن سعيج المقبري، عن أبي هريرة وأنظر الحديث السابق.

7363- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن هشام بن أبي خيرة فقد روى له النسائي وأبو داود، وهو ثقة. ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، والعلاء: هو ابن عبد الرحمن بن يعقوب الحرقي. وأخرجه أحمد 2/235 عن ابن أبي عدي، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً 2/235 و301 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/323 و372 و411، والبخاري في "الأدب المفرد" "183"، ومسلم"2582" في البر والصلة: باب تحريم الظلم، والترمذي "2420" في صفة القيامة: باب ماجاء في شأن الحساب والقصاص، من طرق عن العلاء، به.

(متن حدیث): لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ اِلَى اَهْلِهَا حَتّٰى يُقْتَصَّ لِلشَّاةِ الْجَمَّاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ نَطَحَتْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(قیامت کے دن) حقوق ان کے اہل افراد کو ضرور ادا کیے جائیں گے' یہاں تک کہ سینگ کے بغیر بکری کو سینگ والی بکری سے قصاص دلوایا جائے گا' جس نے اسے سینگ مارا تھا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا عَبْدَهُ فِي الْقِيَامَةِ عَنْ صِحَّةِ جِسْمِهِ فِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس بارے میں حساب لے گا کہ اس نے دنیا میں اسے جسم کی تندرستی عطا کی تھی

7364 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَشْعَرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَا يُقَالُ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلَمْ اُصَحِّحْ جِسْمَكَ، وَاُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے یہ کہا جائے گا: کیا میں نے تمہارے جسم کو صحیح نہیں کیا تھا۔ کیا میں نے تمہیں ٹھنڈے پانی کے ذریعے سیراب نہیں کیا تھا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا عَبْدَهُ فِي الْقِيَامَةِ عَنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس کی سماعت اور اس کی بصارت، اس کے مال، اس کی اولاد کے بارے میں حساب لے گا

7365 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

7364– حديث صحيح . الوليد بن مسلم- وإن عنعن -قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال البخاري غير الضحاك بن عبد الرحمن، فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة . وأخرجه الرامهرمزي في "المحدث الفاصل " "566"من طريق محمد بن إبراهيم الشامي، عن الوليد، بهذا الإسناد. قلت: ومحمد بن إبراهيم- وهو ابن العلا الشامي الدمشقي - قال ابن عدي: منكر الحديث، وعامة أحاديثه غير محفوظة . وأخرجه الترمذي "3358" في تفسير القران: باب ومن سورة التكاثر، عبد الله بن أحمد في زوائد "الزهد" ص31، وابن جرير في "جامع البيان " 30/288، والخرائطي في "فضيلة الشكر " "54"، والحاكم في "المستدرك" 4/138، وفي "معرفة علوم الحديث" ص187 من طريقين عن عبد الله بن العلاء بن زبر، به، وقال الترمذي: هذا حديث غريب! وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 8/613-614

7365– حديث صحيح. عباد بن حبيش: لم يوثقه غير المؤلف 5/142، ولم يرو عنهسماك، وباقي رجاله رجال الشيخين غير سماك، فمن رجال مسلم، وهو صدوق، وانظر ماقبله و"473" و ."3300"

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا، فَقَائِلٌ مَا اَقُوْلُ: اَلَمْ اَجْعَلْكَ سَمِيْعًا بَصِيرًا؟ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا؟ فَمَاذَا قَدَّمْتَ؟ فَيَنْظُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، فَلَا يَجِدُ شَيْئًا، فَلَا يَتَّقِي النَّارَ اِلَّا بِوَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کوئی ایک شخص جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو ایک کہنے والا یہ کہے گا: کیا میں نے تمہارے لیے سماعت اور بصارت نہیں بنائی تھی۔ کیا میں نے تمہیں مال اور اولاد عطا نہیں کیا تھا' تو پھر تم نے کیا عمل کیا۔ وہ شخص اپنے آگے اپنے پیچھے اپنے دائیں اپنے بائیں دیکھے گا' تو اسے کوئی چیز نہیں ملے گی۔ وہ صرف اپنے چہرے کے ذریعے جہنم سے بچ سکے گا' تو تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو۔ خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' اور اگر یہ بھی نہیں پاتے تو پاکیزہ بات کے ذریعے جہنم سے بچنے کی کوشش کرو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ عَبْدَهُ فِي الْقِيَامَةِ عَنْ بَذْلِهِ الْمَاكُولَ وَالْمَشْرُوبَ لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس بارے میں حساب لے گا کہ اس نے دنیا میں کھانے پینے کی چیزیں دوسرے لوگوں پر کس حد تک خرچ کی تھیں

7366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اسْتَطْعَمْتَنِيْ وَلَمْ اُطْعِمْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيَ فُلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ، فَلَمْ تَعُدْنِيْ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ

7366– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. أبو رافع: هو نفيع الصائغ. وقد تقدم برقم 269"ط و ."945"

رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَوْ كُنْتَ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

''اے آدم کے بیٹے میں نے تم سے کھانے کے لیے مانگا تھا' تو نے مجھے کھلایا نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بندہ عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار' تو مجھ سے کیسے کھانا مانگ سکتا ہے' اور میں تجھے کیسے کھانا کھلا سکتا ہوں جبکہ' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لیے مانگا تھا۔ تم نے اسے کھلایا نہیں تھا۔ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ اگر تم اسے کھلا دیتے (اس کا اجر وثواب) میرے پاس پالیتے۔ اے آدم کے بیٹے میں نے تم سے پینے کے لیے مانگا تھا تم نے مجھے پلایا نہیں تھا۔ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں جبکہ' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو پروردگار فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لیے مانگا تھا۔ تم نے اسے پلایا نہیں تھا۔ کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر میرے فلاں بندے کو تم نے پلا دیا ہوتا' تو (اس کا اجر وثواب) میرے پاس پالیتے۔ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا' لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کر سکتا ہوں جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو پروردگار فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو (اس کا اجر وثواب) میرے پاس پالیتے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا عَبْدَهٗ فِي الْقِيَامَةِ عَنْ تَمْكِينِهٖ مِنَ الشَّهَوَاتِ فِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' پروردگار قیامت کے دن اپنے بندے سے اس بارے میں حساب لے گا' جو اس نے اس بندے کو دنیا میں اپنی خواہشات کے حوالے سے موقع دیا تھا

7367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ

7367– حديث صحيح. محمد بن ميمون الخياط ذكره المؤلف في "الثقات" وقال: ربما أخطأ، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال في "مشيخته": أرجو أن لايكون به بأس، وقال مسلمة في "الصلة": لابأس به وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل، فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص154 عن محمد بن ميمون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/492 من طريقين عن حماد عن إسحاق بن عبد الله، عن أبي صالح، عن أبي هريرة بنحوه . وفي آخره: "فأين شكر ذلك." وأخرجه الترمذي "2428" في صفة القيامة: باب 6، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 155 عن عبد الله بن محمد الزهري، عن مالك بن سعير، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة وعن أبي سعيد قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يؤتى بالعبد يوم القيامة، فيقول الله له: ألم أجعل لك سمعاً وبصراً ومالاً وولداً، وسخرت لك الأنعام والحرث وتركتك ترأس وتربع، فكنت تظن أنك ملاقي يومك هذا؟ ! قال: فيقول له: اليوم أنساك كما نسيتني." قال الترمذي: حديث صحيح غريب . وقد تقدم برقم "4642"، وسيأتي برقم "7445" مطولاً.

الْخَيَّاطُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَلْقَيَنَّ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ؟ اَلَمْ اَذَرْكَ تَرَاَسُ وَتَرْبَعُ؟ اَلَمْ اُزَوِّجْكَ فُلَانَةَ خَطَبَهَا الْخُطَّابُ، فَمَنَعْتُهُمْ وَزَوَّجْتُكَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایک شخص قیامت کے دن ضرور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو پروردگار اسے فرمائے گا کیا میں نے تمہارے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے تھے کیا میں نے تمہیں صاحب حیثیت نہیں بنایا تھا۔ کیا میں نے تمہاری فلاں عورت کے ساتھ شادی نہیں کروائی تھی' جسے کئی لوگوں نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ لیکن میں نے ان لوگوں کی شادی اس کے ساتھ نہیں ہونے دی اور تمہاری شادی کروادی تھی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سُؤَالِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا عَبْدَهُ عَنْ تَرْكِهِ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' پروردگار اپنے بندے سے اس بارے میں حساب لے گا جو اس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کیا تھا

7368 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ نَهَارًا الْعَبْدِيَّ وَكَانَ سَاكِنًا فِىْ بَنِى النَّجَّارِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُ، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى اِنَّهُ لَيَقُوْلُ لَهُ: مَا مَنَعَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ اَنْ تُنْكِرَهُ؟ فَاِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، وَثِقْتُ بِكَ وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ اَوْ فَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ وَوَثِقْتُ بِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے سے حساب لے گا' یہاں تک کہ وہ اس سے فرمائے گا۔ جب تم نے ایک

7368- إسناده قوى. رجاله ثقات رجال الشيخين غير نهار بن عبد الله العبدى، فقد روى له ابن ماجة، وهو صدوق. وأخرجه الحميدى "739"، وأحمد 3/77، وابن ماجة "4017" فى الفتن: باب قوله تعالى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ)، والبيهقى 10/90 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصحح إسناده البوصيرى فى "مصباح الزجاجة .3/344" وأخرجه أحمد 3/27 و 29، وأبو يعلى "1089" و "1344" من طرق عن أبى طوالة عبد الله بن عبد الرحمن، به. وقوله: "فرقت من الناس" أى: خفتهم.

منکر چیز کو دیکھا تھا' تو تمہیں کس چیز نے اس کا انکار کرنے سے روکا تھا' تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کی دلیل سکھائے گا' تو وہ عرض کرے گا: اے پروردگار میں نے تجھ پر یقین کیا اور لوگوں سے الگ ہو گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں لوگوں سے الگ ہو گیا اور میں نے تجھ پر یقین کیا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الَّذِیْ يَقَعُ بِهِ الْحِسَابُ بِالْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ فِی الْعُقْبٰی

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے جس کے مطابق آخرت میں مسلمان اور کافر کا حساب واقع ہوگا

7369 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، (فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ، فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا) (الانشقاق: 8)، قَالَ: ذَاكَ الْعَرْضُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے حساب لیا جائے گا۔ اس کو عذاب دیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس شخص سے آسان حساب لیا جائے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد پیشی ہے ورنہ قیامت کے دن جس بھی شخص سے حساب لیا جائے گا۔ وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

7369- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ....

... مؤمل بن هشام، فمن رجال البخارى . إسماعيل: هو ابن إبراهيم بن مقسم . وأخرجه أحمد 6/47، ومسلم "2876" "79" فى الجنة وصفة نعيمها: باب إثبات الحساب، والطبرى فى "تفسيره 30/116" من طرق عن إسماعيلبن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "4939" فى تفسير سورة (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) ، ومسلم "2876" "79"، والترمذى "3337" فى التفسير: باب ومن سورة (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) ، والقضاعى فى "مسند الشهاب" "338" من طرق عن أيوب، به . وأخرجه أحمد 6/127 و206، والبخارى "103" فى العلم: باب من سمع شيئا فراجع حتى يعرفه، و "4939"، و"6537" فى الرقاق: باب من نوقش الحساب عذب، ومسلم "2876" "80"، وأبو داود "3093" فى الجنائز: باب عيادة النساء، والطبرى فى "جامع البيان" 30/116، والبغوى فى "شرح السنة" "4319"، وفى "تفسيره" 4/464 من طرق عن ابن أبى مليكة. وأخرجه أحمد 6/108 من طريق عبيد الله بن أبى زياد، والطبرى 30/116 من طريق مليكة، كلاهما عن القاسم بن محمد، عن عائشة . وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" 8/456، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه. وانظر الأحاديث الثلاثة الآتية.

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْهَلَاكِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

ایسے شخص کے لیے قیامت کے دن ہلاکت کے اثبات کا تذکرہ' جس سے حساب میں مناقشہ کیا جائے گا ہم اللہ سے اس کی پناہ مانگتے ہیں

7370 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (فَاَمَّا مَنْ اُوتِىَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا) (الانشقاق: 8) ، قَالَ: ذَاكَ الْعَرْضُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''جس شخص سے حساب لیا جائے گا۔ وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ' تو یہ فرماتا ہے۔

''جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد پیش کرنا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں عثمان بن اسود نامی راوی منفرد ہے

7371 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، (فَاَمَّا مَنْ اُوتِىَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا) (الانشقاق: 8) ، قَالَ: ذَاكَ الْعَرْضُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

7370- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري "6536"، والترمذي "3337"، والبيهقي في "الاعتقاد" ص210-209 من طريق عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4939"، والترمذي "2426" في صفة القيامة: باب5، والطبري في "جامع البيان" 30/116 من طرق عن عثمان بن الأسود، به. وانظر الحديث السابق والحديثين الآتيين.

7371- إسناده صحيح على شرط البخاري. وهو مكرر الحديث رقم "7369" وانظر "7370" و "7372".

''جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں عطا کیا جائے گا۔ اس سے آسان حساب لیا جائے گا''۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد پیش کرنا ہے۔ ورنہ قیامت کے دن جس شخص سے حساب لیا جائے گا۔ وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَرْضِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ لَمْ يُنَاقَشْ عَلٰى اَعْمَالِهٖ

اس پیشی کا تذکرہ' جو قیامت میں ہوگی اور اس شخص کی ہوگی جس سے اس کے اعمال کے بارے میں مناقشہ نہیں ہوگا

7372 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ سَيِّئَاتِهٖ وَيَتَجَاوَزُ لَهُ عَنْهَا، اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ هَلَكَ، وَكُلُّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهٖ، حَتَّى الشَّوْكَةُ تَشُوْكُهٗ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔
''اے اللہ مجھ سے آسان حساب لینا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آسان حساب سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے) کہ آدمی کے نامہ اعمال کی طرف پروردگار دیکھے اور پھر اس کے گناہوں سے درگزر کرے کیونکہ اس دن جس شخص سے حساب لیا جائے گا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ مومن کو جو بھی مصیبت لاحق ہوتی ہے وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے' یہاں تک کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے (وہ بھی اس کے گناہوں کو ختم کرتا ہے)''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ فِي الْقِيَامَةِ يَتَّقِيْ فِي النَّارِ عَنْ وَجْهِهٖ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا بِالصَّدَقَةِ وَاِنْ قَلَّتْ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا

7372–والحديث إسناده حسن، ورجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن إسحاق - وهو ابن يسار - فروى له مسلم في المتابعات، وأصحاب السنن، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث عند أحمد وغيره، فإنتفت شبهة تدليسه . واخرجه الطبرى 30/115 عن ابن وكيع، عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/48، والطبرى 30/115، والحاكم 1/57 و255 و4/249 و579 من طرق عن محمد بن إسحاق، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 6/185، وابن أبى عاصم فى "السنة" "885" من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، عن عبد الواحد بن حمزة، به . وانظر الأحاديث الثلاثة المتقدمة. والطرف الأخير من الحديث تقدم برقم "2895" ولفظه: "مامن مسلم يشاك شوكة فما فوقها إلا رفعه الله بها درجة وحط بها عنه خطيئة."

اس بات کا تذکرہ' آدمی قیامت کے دن صدقے کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرے گا' اگرچہ اس نے دنیا میں تھوڑا صدقہ دیا ہو' ہم (جہنم سے) اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7373 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بِسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ، اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ، فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْسَرَ مِنْهُ، فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ، وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْاَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، وَسَمِعَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ الْاَعْمَشِ بَعْدَ الثَّوْرِيِّ، وَكَذٰلِكَ وَكِيعٌ فِيْ وَصْلِهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، رَوَى قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ فَالطَّرِيقَانِ جَمِيْعًا صَحِيحَانِ.

✿✿ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام کرے گا' اور اس شخص کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا پھر وہ آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئے گی' جو اس نے آگے بھیجی ہو (یعنی کوئی نیک کام کیا ہو) پھر وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا' تو اسے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی' جو اس نے آگے بھیجی ہو پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا' تو اس کے سامنے آگ ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تم میں سے جو شخص اپنے چہرے کو آگ سے بچا سکتا ہو (اسے بچانے کی بھرپور کوشش کرے) خواہ وہ کھجور کے نصف حصے کے ذریعے ایسا کرے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اعمش نے خیثمہ سے سنی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عمرو بن مرہ کے حوالے سے بھی خیثمہ سے سنی ہے یہ روایت ابومعاویہ نے نقل کی ہے' اور وہ اعمش کی روایات کے بارے میں ثوری کے بعد سب سے زیادہ علم رکھنے والے شخص ہیں۔ اسی طرح وکیع نے بھی اسے موصول روایت کے طور پر اعمش کے حوالے سے خیثمہ سے نقل کیا ہے۔

قطبہ بن عبدالعزیز اور جریر بن عبدالحمید نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے خیثمہ سے نقل کی ہے' تو اس کے دونوں طرق مستند ہیں۔

7373- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم "473" و "3300"، وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَتَّقِي النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ فِي الْقِيَامَةِ بِالْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ فِي الدُّنْيَا، عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی قیامت کے دن دنیا میں کی گئی پاکیزہ بات کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرے گا' جب کہ (وہ دنیا میں) صدقہ کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو

7374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَسْكَرِيُّ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ الْجُهَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُجَاهِدٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ يَشْكُو اَحَدُهُمَا الْعَيْلَةَ، وَيَشْكُو الْاٰخَرُ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ: فَلَا يَاْتِي عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيرُ مِنَ الْحِيرَةِ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَاَمَّا الْعَيْلَةُ: فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِصَدَقَةِ مَالِهٖ، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهٗ، وَبَيْنَهٗ حِجَابٌ يَّحْجُبُهٗ، وَلَا تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ، فَيَقُوْلَنَّ لَهٗ: اَلَمْ اُوْتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُوْلَنَّ: بَلٰى، فَيَقُوْلُ: اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا؟ فَلَيَقُوْلَنَّ: بَلٰى، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهٖ، فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ دو آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے تنگدستی کی شکایت کی اور دوسرے نے لوٹ مار کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک لوٹ مار کا تعلق ہے' تو تھوڑے ہی عرصے کے بعد تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک قافلہ حیرہ سے روانہ ہوگا' اور مکہ تک آ جائے گا' اور اسے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ جہاں تک تنگدستی کا تعلق ہے' تو قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر نکلے گا نہیں اور پھر اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جو اس سے اس زکوٰۃ کو قبول کرلے۔ تم میں سے ہر شخص کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا اس شخص اور اللہ کی بارگاہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگا' جو رکاوٹ بن رہا ہو۔ کوئی ترجمان نہیں ہوگا' جو درمیان میں واسطہ ہو' تو پروردگار اس سے فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال عطا نہیں کیا تھا؟' تو وہ جواب دے گا جی ہاں۔ پروردگار فرمائے گا کیا میں نے تمہاری طرف رسول کو نہیں بھیجا تھا۔ وہ بندہ عرض کرے گا جی ہاں پھر وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے جہنم نظر آئے گی۔ وہ بائیں طرف دیکھے گا' تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی' تو تم میں سے ہر ایک شخص کو جہنم سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے خواہ

7374– حديث صحيح، رجاله رجال البخاري غير عبدان بن محمد الوكيل، فلم أقف له ترجمة. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، وأبو مجاهد الطائي: اسمه سعد، وقد تقدم برقم "473" و "3300" و "7373".

وہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرے اور اگر یہ بھی نہیں ملتی تو پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)

ذِكْرُ اِبْدَالِ اللّٰهِ سَيِّئَاتِ مَنْ اَحَبَّ مِنْ عِبَادِهٖ فِي الْقِيَامَةِ بِالْحَسَنَاتِ

اس بات کا تذکرہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے بارے میں چاہے گا اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا

7375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اِنِّي لَاَعْرِفُ آخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ يُؤْتٰى بِرَجُلٍ، فَيُقَالُ: سَلُوْهُ عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَدَعُوْا كِبَارَهَا، فَيُقَالُ لَهٗ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هَاهُنَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهٗ: فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جنت میں داخل ہونے والے سب سے آخری جنتی سے واقف ہوں اور جہنم سے نکلنے والے سب سے آخری جہنمی سے واقف ہوں۔ ایک شخص کو لایا جائے گا' اور کہا جائے گا: اس سے اس کے چھوٹے گناہوں کے بارے میں حساب لو' اور اس کے بڑے گناہوں کو چھوڑ دو' تو اس شخص سے دریافت کیا جائے گا: تم نے فلاں' فلاں دن یہ عمل کیا تھا۔ فلاں' فلاں دن یہ' یہ عمل کیا تھا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے کچھ اور عمل بھی کیے تھے جو مجھے یہاں نظر نہیں آ رہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے فرمایا جائے گا: تمہیں ہر گناہ کے عوض میں نیکی ملتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّفَاعَةَ فِي الْقِيَامَةِ قَدْ تَكُوْنُ لِغَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن انبیاء کے علاوہ (دیگر لوگوں کو بھی)

7375– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 5/170، ومسلم "190" "315" في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، والترمذي "2596" في صفة جهنم: باب .... 10، وابن منده في "الإيمان" "849" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/157، ومسلم "190" "314" و "315" والترمذي في "الشمائل" "229"، وأبو عوانة في "مسنده" 1/169 و 170، وابن منده "847" و "848"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص54، والبغوي "4360" من طرق عن الأعمش، به.

شفاعت کا موقع دیا جائے گا

7376 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ،

(متن حدیث): قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰى قَوْمٍ اَنَا رَابِعُهُمْ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيمٍ، قَالَ: سِوَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سِوَايَ، قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: ابْنُ الْجَذْعَاءِ، اَوِ ابْنُ اَبِي الْجَذْعَاءِ.

✿✿ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ میں ان میں سے چوتھا فرد تھا (یعنی میرے علاوہ تین افراد اور تھے) ان میں سے ایک نے یہ کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے بنوتمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ سائل نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے علاوہ ہوگا''۔

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا۔ کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو ان صاحب نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب وہ صاحب اٹھ گئے' تو میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب تھے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ابن جذعاء تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابن ابوجذعاء تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَنْ يَّشْفَعُ فِي الْقِيَامَةِ وَمَنْ يُّشْفَعُ لَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس شخص کی صفت کے بارے میں ہے' جو قیامت کے دن شفاعت کرے گا' اور جس کے لیے شفاعت کی جائے گی

7377 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

7376– إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن شقيق فمن رجال مسلم، وصحابيه عبد الله بن أبى الجدعاء: روى له الترمذى وابن ماجة. وأخرجه أحمد 3/469و470 و5/366، والدارمى 2/328، والترمذى "2438" فى صفة القيامة: باب 12، وابن ماجة "4316" فى الزهد: باب ذكر الشفاعة، والبخارى فى "التاريخ الكبير 5/26"، .... وابن خزيمة فى "التوحيد" ص313، والحاكم 1/70 و71، وابن الأثير فى "أسد الغابة 3/196"، والمزى فى "تهذيب الكمال" فى ترجمة عبد الله بن أبى الجدعاء، من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح غريب، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى.

(متن حدیث): قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ اِذَا كَانَ يَوْمَ صَحْوٍ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اِذَا كَانَ صَحْوًا؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَاِنَّكُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، اِلَّا كَمَا لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِمَا يُنَادِيْ مُنَادٍ، فَيَقُوْلُ: لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُوْنَ، قَالَ: فَيَذْهَبُ اَهْلُ الصَّلِيْبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ، وَاَهْلُ الْاَوْثَانِ مَعَ اَوْثَانِهِمْ، وَاَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ، وَيَبْقَى مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَغُبَّرَاتٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَاَنَّهَا سَرَابٌ، فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللّٰهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَةً، وَلَا وَلَدًا مَا تُرِيْدُوْنَ؟ قَالُوْا: نُرِيْدُ اَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِيْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارٰى: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ، وَلَا وَلَدٌ مَاذَا تُرِيْدُوْنَ؟ قَالُوْا: نُرِيْدُ اَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِيْ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ فَارَقْنَاهُمْ، وَاِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُوْنَ، وَاِنَّا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا، قَالَ: فَيَاْتِيْهِمُ الْجَبَّارُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَلَا يُكَلِّمُهُ اِلَّا نَبِيٌّ، فَيُقَالُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُوْنَهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: السَّاقُ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لَهُ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ يَسْجُدُ، فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُؤْتٰى بِ الْجَسْرِ،

7377– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد فمن رجال مسلم. ... وأخرجه البخارى "4919" فى تفسير سورة (نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ) ، و"7439" فى التوحيد: باب قوله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) ، والأجرى فى "الشريعة"ص 261-260، واللالكائى فى "أصول الاعتقاد" "818"، وابن مندة فى "الإيمان" "817"، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص345-344 من طرق عن الليث، عن خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبى هلال، بهذا الإسناد.
وأخرجه عبد الرزاق "20857"، وأحمد 3/16، والبخارى "4581" فى تفسير سورة النساء : باب (إِنَّ اللَّهَ لا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ) ، ومسلم "183" فى الإيمان: باب معرفة طريق الرؤية، والترمذى "2598" فى صفة جهنم: باب 10، والنسائى 8/112فى الإيمان: باب زيادة الإيمان، وابن أبى عاصم "457" و "458"، وأبو عوانة فى "مسنده" 183-1/181 و183، وابن خزيمة فى "التوحيد" ص 173-172 و173 و174، وابن منده "816" و "818" من طرق عن زيد بن أسلم. وأخرجه أحمد 3/16، وابن ماجة "179" فى المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابو يعلى "1006"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "452"، والآجرى فى "الشريعة" ص 261، وابن خزيمة ص 169، وابن مندة "810" من طريق الأعمش، عن أبى صالح السمان، عن أبى سعيد الخدرى مختصراً. وأخرجه أحمد 3/56 والبخارى "22" فى الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان فى الأعمال و"6560" فى الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "184" "305"، وابو يعلى "1219"، وابو عوانة 1/185، والبغوى "4357"، وابن مندة "822" و "823" من طريق عمرو بن يحيى بن عمارة، عن أبيه، عن أبى سعيد الخدرى مختصراً .... وأخرجه أحمد 3/11 من طريق أبى الهيثم سليمان بن عمرو بن عبد العتوارى، عن أبى سعيد الخدرى. ووقع فى المطبوع منه"حدثنى ليث " وهو تحريف والصواب "أحد بنى ليث " كما فى "تعجيل المنفعة" ص .356 وأخرجه مختصراً أحمد 3/90 وأبو يعلى "1254" من طريق روح عن ابن جريج، عن أبى الزبير، عن جابر، عن أبى سعيد. وانظر الحديث المتقدم برقم "182" والحديث الآتى برقم "7379".

فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ جَهَنَّمَ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْجِسْرُ؟ قَالَ: مَدْحَضَةٌ مَزَلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ، وَكَلَالِيبُ، وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكٌ عُقَيْفَاءُ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ، يُقَالُ لَهَا: السَّعْدَانُ، يَجُوزُ الْمُؤْمِنُ كَالطَّرْفِ، وَكَالْبَرْقِ، وَكَالرِّيحِ، وَكَاَجَاوِيدِ الْخَيْلِ، وَكَالرَّاكِبِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَمَخْدُوشٌ مُسَلَّمٌ، وَمَكْدُوسٌ فِيْ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا، وَالْحَقُّ قَدْ تَبَيَّنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِذَا رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا وَبَقِيَ اِخْوَانُهُمْ يَقُوْلُوْنَ: يَا رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُوْنَ مَعَنَا وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ اِيمَانٍ، فَاَخْرِجُوْهُ، وَيُحَرِّمُ اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَاْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ اِلٰى قَدَمَيْهِ وَاِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ ثَانِيَةً، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ اِيمَانٍ، فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ الثَّالِثَةَ، فَيَقَالُ: اذْهَبُوا، فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ حَبَّةً اِيمَانٍ، فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُونَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: وَاِنْ لَّمْ تُصَدِّقُوْنِيْ فَاقْرَؤُوْا قَوْلَ اللّٰهِ: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيمًا) (النساء: **40**). فَتَشْفَعُ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّوْنَ وَالصِّدِّيقُوْنَ، فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ الْجَبَّارُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ اَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرٍ، يُقَالُ لَهٗ: الْحَيَاةُ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيلِ السَّيْلِ هَلْ رَاَيْتُمُوهَا اِلٰى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، اَوْ جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ اِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ اَخْضَرَ، وَمَا كَانَ اِلَى الظِّلِّ كَانَ اَبْيَضَ، فَيَخْرُجُونَ مَثْلَ اللُّؤْلُؤَةِ، فَيُجْعَلُ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ، وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوْهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَاَيْتُمُوْهُ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: بَلَغَنِيْ اَنَّ الْجِسْرَ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ، وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: السَّاقُ الشِّدَّةُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آسمان صاف ہو تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

چودھویں رات میں جب آسمان صاف ہو تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اسی طرح تمہیں اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی' جس طرح ان دونوں کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل نہیں ہوتی ہے۔ ایک منادی یہ اعلان کرے گا: ہر قوم اس کے ساتھ جا کر مل جائے گی' جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے' تو صلیب کی پوجا کرنے والے صلیب کے ساتھ چلے جائیں گے۔ بتوں کی پوجا کرنے والے بتوں کے ساتھ چلے جائیں گے۔ مختلف معبودوں کے پیروکار اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک اور گناہ گار لوگ باقی رہ جائیں گے ان میں سے کچھ لوگوں کا تعلق اہل کتاب سے بھی ہوگا۔ پھر جہنم کو لایا جائے گا' اور اسے یوں

پیش کیا جائے گا جیسے وہ سیراب ہے یہودیوں سے کہا جائے گا: تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ جواب دیں گے ہم اللہ کے بیٹے عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے تو کہا جائے گا تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی اور کوئی اولاد نہیں ہے تم کیا چاہتے ہو۔ وہ یہ کہیں گے ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں سیراب کردے تو ان سے کہا جائے گا: تم (اس سراب میں سے) پی لو تو وہ لوگ جہنم میں گر جائیں گے۔ عیسائیوں سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے تو کہا جائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اس کی تو کوئی بیوی اور کوئی اولاد نہیں ہے۔ تم کیا چاہتے ہو وہ کہیں گے ہم یہ کہتے ہیں تو ہمیں سیراب کردے تو ان سے کہا جائے گا: تم لوگ (اس سراب میں سے) پی لو تو وہ لوگ بھی جہنم میں گر جائیں گے یہاں تک کہ اللہ کی عبادت کرنے والے نیک اور گناہ گار لوگ باقی رہ جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا: تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو۔ دوسرے لوگ تو چلے گئے ہیں تو وہ کہیں گے ہم ان سے الگ ہیں۔ ہم نے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جا کر مل جائے جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے تو ہم لوگ بھی اپنے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ زبردست ذات ان کے پاس آئے گی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں اس کے ساتھ کلام صرف نبی کرے گا۔ پھر یہ کہا جائے گا: کیا تمہارے درمیان اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جس کے ذریعے تم اسے پہچان لو تو مسلمان یہ کہیں گے پنڈلی ہے۔ پھر پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا تو ہر مومن شخص اس کے سامنے سجدے میں چلا جائے گا اور وہ شخص باقی رہ جائے گا جس نے دکھاوے اور ریاکاری کے طور پر اس کے لیے سجدہ کیا تھا وہ شخص سجدے میں جانے لگے گا لیکن اس کی پشت اکڑ جائے گی۔ پھر ایک پل لایا جائے گا اور اسے جہنم کے اوپر لگا دیا جائے گا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ پل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پھسلنے اور گرنے کا مقام ہے۔ اس پر کانٹے، آنکڑے اور نوکیلی چیزیں ہوں گی جیسے نجد میں موجود ایک مخصوص قسم کے پودے پر کانٹے ہوتے ہیں۔ اس پودے کو سعدان کہا جاتا ہے کوئی مومن پلک جھپکنے میں اور کوئی برق کی طرح اور کوئی ہوا کی طرح اور کوئی تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور کوئی سوار شخص کی طرف اس پر سے گزرے گا۔ کچھ لوگ سلامتی سے اس پر سے گزر جائیں گے۔ کچھ مخدوش ہو کر گزریں گے کچھ جہنم کے اثرات سے متاثر ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے آخری شخص گھسٹتا ہوا اس پر سے گزرے گا۔ مومنین کی طرف سے حق اس وقت واضح ہو جائے گا۔ جب وہ یہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں اور ان کے کچھ بھائی باقی رہ گئے ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں اے ہمارے پروردگار یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کرتے تھے تو پروردگار فرمائے گا تم جاؤ اور تمہیں جس کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا ایمان ملتا ہے اسے (جہنم میں سے) نکال لو تو اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو جہنم کے لیے حرام قرار دیدے گا۔ وہ لوگ اپنے بھائیوں کے پاس آئیں گے۔ جن میں سے بعض لوگ جہنم میں پاؤں تک گم ہوں گے بعض نصف پنڈلی تک ہوں گے۔ پھر وہ جہنم سے نکلیں گے۔ پھر وہ دوبارہ اس میں آئیں گے۔ پھر وہ فرمائے گا تم لوگ جاؤ تمہیں جس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنا ایمان ملتا ہے اسے (جہنم سے) باہر نکال لو تو وہ جہنم سے (ایسے لوگوں کو) باہر نکالیں گے پھر وہ تیسری مرتبہ آئیں گے کہا جائے گا تم جاؤ اور جس کے دل میں دانے کے وزن جتنا ایمان تمہیں ملتا ہے اسے (جہنم سے) نکال لو تو وہ لوگ انہیں نکال لیں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم لوگ میری بات کو سچ نہیں سمجھتے تو تم یہ آیت تلاوت کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ ذرے کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرے گا۔ اگر کوئی نیکی ہوگی' تو وہ اسے کئی گنا کر دے گا' اور وہ اپنی طرف سے عظیم اجر بھی عطا کرے گا''۔

فرشتے، انبیاء، صدیقین شفاعت کریں گے۔ پھر زبردست ذات جو برکت والی اور بلند و برتر ہے' اور جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ یہ فرمائے گا اب میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ پھر جبار (اللہ تعالیٰ) ایک مٹھی بھر لوگ جہنم سے نکالے گا وہ ان لوگوں کو نکالے گا' جو جل کر کوئلہ ہو چکے تھے اور انہیں ایک نہر میں ڈالا جائے گا' جس کا نام نہر حیات ہے' تو وہ اس میں یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں دانا پھوٹ پڑتا ہے۔ کیا تم نے چٹان کے کنارے پر یا درخت کے کنارے پر اسے دیکھا ہے' اس کا جو حصہ سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز ہوتا ہے' جو حصہ سائے کی طرف ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے' تو وہ لوگ موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے۔ ان کے گلے میں انگوٹھیاں ڈال دی جائیں گی۔ وہ جنت میں داخل ہوں گے' تو اہل جنت یہ کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں رحمان نے (جہنم سے) آزاد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے کیے ہوئے کسی عمل کے بغیر جنت میں داخل کر دے گا' جو ان کی بھیجی ہوئی کسی چیز کے بغیر ہوگا ان سے کہا جائے گا: تم جو کچھ دیکھ رہے ہو وہ تم کو ملتا ہے اور اس کی مانند مزید ملتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے ''کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ ساق سے مراد شدت ہے (یعنی معاملہ سخت ہو جائے گا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ شَفَاعَةِ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنْ وَلَدِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد میں سے مسلمانوں کے لیے شفاعت کریں گے

7378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا رَبَّاهُ، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا: يَا لَبَّيْكَاهُ، فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: يَا رَبِّ حَرَّقْتَ بَنِيَّ، فَيَقُوْلُ: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٌ اَوْ شَعِيْرَةٌ مِّنْ اِيْمَانٍ

7378– إسناده صحيح على شرط الشخين. ابو مالك الأشجعي: هو سعد بن مالك، وفي الباب حديث أنس وسيأتي برقم "7484".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: میں سن رہا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے پروردگار' تو نے میرے بیٹوں کو جلا دیا ہے' تو پروردگار فرمائے گا تم جہنم میں سے ہر اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں ذرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ جَوَازِ النَّاسِ عَلَى الصِّرَاطِ نَسْأَلُ اللّٰهَ السَّلَامَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو لوگوں کے پل صراط سے گزرنے کی کیفیت کے بارے میں ہے' ہم اس دن کی سلامتی کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں

7379 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيَمُرُّ النَّاسُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَعَلَيْهِ حَسَكٌ، وَكَلَالِيبُ، وَخَطَاطِيفُ تَخْطَفُ النَّاسَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، وَبِجَنْبَتَيْهِ مَلَائِكَةٌ، يَقُوْلُوْنَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّمُرُّ مِثْلَ الرِّيحِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّمُرُّ مِثْلَ الْفَرَسِ الْمُجْرٰى، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّسْعٰى سَعْيًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّمْشِي مَشْيًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّحْبُوْ حَبْوًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّزْحَفُ زَحْفًا، فَاَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا، فَلَا يَمُوْتُوْنَ، وَلَا يَحْيَوْنَ، وَاَمَّا اُنَاسٌ، فَيُؤْخَذُوْنَ بِذُنُوْبٍ وَّخَطَايَا، فَيَحْتَرِقُوْنَ، فَيَكُوْنُوْنَ فَحْمًا، ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي الشَّفَاعَةِ فَيُؤْخَذُوْنَ ضِبَارَاتٍ ضِبَارَاتٍ، فَيُقْذَفُوْنَ عَلٰى نَهَرٍ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيلِ السَّيْلِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا رَاَيْتُمُ الصَّبْغَاءَ شَجَرَةً تَنْبُتُ فِي الْفَضَاءِ؟ فَيَكُوْنُ مِنْ آخِرِ مَنْ اُخْرِجَ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ عَلٰى شَفَتِهَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، صَرِّفْ

7379– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة - وهو المنذر بن قطعة - فمن رجال مسلم. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب 0 وهو في "مسند أبي يعلى. "1253"" وأخرجه أحمد 3/26، وابن منده "827" من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد . ..... وأخرجه أحمد 3/25و26، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/467، وابن مندة "828"من طرق عن عثمان بن غياث، به. وأخرجه أبو يعلى "1255" عن أبي خيثمة زهير، عن روح بن عبادة، عن عوف، عن أبي نضرة، به. وأخرجه من طرق عن أبي نضرة به: أحمد 3/5 و20 و78و90، ومسلم"185" في الإيمان: باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، وابن ماجة "4309" في الزهد: باب ذكر الشفاعة، وأبو يعلى "1097" و"1370"، وأبو عوانة في "مسنده1/186"، وابن مندة"824" و "825" و "826" و "829" و "830" و "831" و "832" و "833" و "834" و ."835" وأخرجه ابن مندة "840" من طريق سهيل بن أبي صالح، عن النعمان بن أبي عياش، عن أبي سعيد الخدري. وقوله: "اختلف أبو سعيد ورجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم" الصحابي هو أبو هريرة لما أخرج عبد الرزاق "2056"، وأحمد 2/275و 293 و 533 و 534، والبخاري "6574" و "7438"، واللالكائي "817"، والبغوي "3346" - وسيأتي عند المؤلف برقم "7386" - من طريق الزهري، عن عطاء بن يزيد الليثي، عن أبي هريرة بنحو حديث أبي سعيد.

وَجْهِي عَنْهَا، فَيَقُوْلُ: عَهْدَكَ وَذِمَّتَكَ لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا، قَالَ: وَعَلَى الصِّرَاطِ ثَلَاثُ شَجَرَاتٍ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، حَوِّلْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ آكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا وَاَكُوْنُ فِيْ ظِلِّهَا، فَيَقُوْلُ: عَهْدَكَ وَذِمَّتَكَ لَا تَسْاَلُنِيْ شَيْئًا غَيْرَهَا، قَالَ: ثُمَّ يَرَى اُخْرَى اَحْسَنَ مِنْهَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، حَوِّلْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ آكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا، وَاَكُوْنُ فِيْ ظِلِّهَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: عَهْدَكَ وَذِمَّتَكَ لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا، ثُمَّ يَرَى اُخْرَى اَحْسَنَ مِنْهَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، حَوِّلْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ آكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَاَكُوْنُ فِيْ ظِلِّهَا، قَالَ: ثُمَّ يَرَى سَوَادَ النَّاسِ وَيَسْمَعُ كَلَامَهُمْ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ: اخْتَلَفَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّرَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ، فَيُعْطَى الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَيُعْطَى الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى وَعَلَى الصِّرَاطِ ثَلَاثُ شَجَرَاتٍ، وَاِنَّمَا هُوَ عَلٰى جَانِبِ الصِّرَاطِ ثَلَاثُ شَجَرَاتٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم کے پل پر سے لوگ گزریں گے۔ اس پر بڑے بڑے کانٹے اور آنکڑے لگے ہوئے ہوں گے' جو لوگوں کو دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے اچک لیں گے۔ اس کے دونوں پہلوؤں پر فرشتے موجود ہوں گے اور وہ یہ کہہ رہے ہوں گے اے اللہ سلامتی عطا کرنا، سلامتی عطا کرنا' تو کچھ لوگ ہوا کی مانند (تیزی سے) گزر جائیں گے۔ کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی طرح، کچھ دوڑنے والے شخص کی طرح، کچھ چلنے والے شخص کی طرح، کچھ لوگ گھسٹ کر گزریں گے' اور کچھ لوگ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے گزریں گے۔ جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے' جو اس کے اہل ہوں گے' تو وہ جہنم میں نہ تو مریں گے اور نہ ہی زندہ رہیں گے۔ البتہ کچھ لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے اور خطاؤں کی وجہ سے ان کی گرفت کی جائے گی اور انہیں جلایا جائے گا۔ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے' تو پھر شفاعت کی اجازت دی جائے گی' تو انہیں گروہ گروہ کر کے لیا جائے گا' اور جنت کی نہر میں ڈالا جائے گا' اور وہ یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلاب کی گزرگاہ میں دانہ پھوٹ پڑتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے وہ درخت نہیں دیکھا جو ایسی کھلی جگہ پر اگتا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جہنم سے نکالا جانے والا آخری شخص وہ ہوگا' جو جہنم کے کنارے پر ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے۔ پروردگار فرمائے گا تم یہ عہد کرو کہ تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پل صراط پر تین درخت ہوں گے وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کی طرف پھیر دے تاکہ میں اس کا پھل کھالوں۔ سائے میں آجاؤں۔ پروردگار فرمائے گا تم یہ عہد کرو تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ شخص دوسرے درخت کو دیکھے گا وہ اس سے زیادہ اچھا ہے' تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس کی طرف پھیر دے تاکہ میں اس کا پھل کھالوں اور اس کے سائے میں آجاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پروردگار یہ فرمائے گا تم یہ عہد کرو کہ تم اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگو گے پھر وہ تیسرے درخت کو دیکھے گا کہ وہ اس سے بھی زیادہ اچھا ہے' تو عرض کرے گا: اے میرے پروردگار' تو مجھے اس درخت کے پاس لے جا' تاکہ میں اس کا پھل کھاؤں اور اس کے سائے میں

آؤں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص (جنت میں) لوگوں کے ہجوم کو دیکھے اور ان کا کلام سنے گا' تو عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے۔

ابونضرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے درمیان (الفاظ کو نقل کرنے) میں اختلاف ہوا۔ ان میں سے ایک کا یہ کہنا تھا: پروردگار اسے جنت میں داخل کر دے گا' اور اسے دنیا اور اس کی مانند مزید (جگہ جنت میں عطا کرے گا) اور دوسرے صحابی نے یہ کہا: پھر وہ شخص جنت میں داخل ہو گا' اور اسے دنیا اور اس کی مانند دس گنا (مزید جگہ) عطا کی جائے گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام ابویعلی نے اسی طرح یہ بیان کیا ہے کہ پل صراط پر تین درخت ہوں گے حالانکہ روایت کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ پل صراط کے ایک طرف (یعنی جنت والی طرف) تین درخت ہوں گے۔

7380 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ) اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الصِّرَاطِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

''جب زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا آسمان کو بھی (تبدیل کر دیا جائے گا) اور سب لوگ ''ایک اور زبردست اللہ'' کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے''۔

تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پل صراط پر ہوں گے۔

7380- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الصحيح غير موسى بن مروان فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة......
وأخرجه أحمد 6/35، ومسلم "2791" في صفة القيامة والجنة والنار، باب في البعث والنشور وصفة الأرض يوم القيامة، والترمذي "3121" في التفسير: باب ومن سورة إبراهيم عليه السلام، وابن ماجة "4279" في الزهد: باب ذكر البعث، والطبري في "جامع البيان" 13/252 و253، والحاكم 2/352، والبغوي في "تفسيره" 3/41 من طرق عن داود بن أبي هند، بهذا الإسناد.
وأخرجه أحمد 6/134 و218، والطبري 252*13 و253 من طرق عن داود بن أبي هند، به، إلا أنهما لم يذكرا "مسروقاً."
وأخرجه أحمد 6/101، والطبري 13/253 من طريقين عن القاسم بن الفضل، عن الحسن، عن عائشة. وأخرج الطبري 13/253 من طريق قتادة، عن حسان بن بلال المزني، عن عائشة. وأخرجه الطبري من طريقين عن قتادة أنه بلغه عن عائشة. وذكر السيوطي في "الدر المنثور" 5/56 وزاد نسبته إلى ابن المنذر وابن أبي حاتم، وابن مردويه.

بَابُ وَصْفِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

جنت اور اہل جنت کی صفت کا تذکرہ

7381 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، وَابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهِ: اَلَا هَلْ مُشَمِّرٍ لِلْجَنَّةِ، فَاِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَاْلَاُ، وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ، وَقَصْرٌ مُشَيَّدٌ، وَنَهْرٌ مُطَّرِدٌ، وَفَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلَلٌ كَثِيْرَةٌ فِيْ مَقَامٍ اَبَدًا فِيْ حَبْرَةٍ وَّنَضْرَةٍ فِيْ دَارٍ عَالِيَةٍ سَلِيْمَةٍ بَهِيَّةٍ، قَالُوْا: نَحْنُ الْمُشَمِّرُوْنَ لَهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: قُوْلُوْا: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا جنت کے لیے تیاری کرنے والا کوئی ہے؟ کیونکہ جنت ایک ایسی چیز ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔

7381- إسناده ضعيف، الضحاك المعافري لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَروِ عنه غير محمد بن المهاجرن وقال الذهبي: لايعرف. وسليمان بن موسى: هو ..... الأموي الدمشقي المعروف بالأشدق مختلف فيه وثقه ابن معين ودحيم والدارقطني وابن سعد، وقال أبو حاتم: محله الصدق وفي حديثه بعض الاضطراب، وقال البخاري: عند مناكير، وقال النسائي: ليس بالقوي في الحديث، وقال ابن المديني: خولط قبل موته بيسير. وقد انفرد بإحاديث لم يروها غيره. وأخرج ابن ماجة "4332" في الزهد: باب صفة الجنة، عن عباس بن عثمان، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 3/325: هذا إسناد فيه مقال، الضحاك المعافري ذكره ابن حبان في "الثقات" وقال الذهبي في "طبقات التهذيب": مجهول، وسليمان بن موسى الأموي مختلف فيه، وباقي رجال الإسناد ثقات. وقال البزار: لانعلم من رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا أسامة بن زيد، ولا نعلم له طريقاً عن أسمة إلا هذا الطريق، ولا نعلم رواه عن الضحاك إلا هذا الرجل محمد بن مهاجر. وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 4/336، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 1/304، والبيهقي في "البعث" "391" وفي "الأسماء والصفات" ص 170، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "24" من طريق الوليد بن مسلم، به. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "388"، والرامهرمزي في "الأمثال" ص 145، وأبو الشيخ في "العظمة" "601"، وأبو نعيم "24" و "25" من طرق عن الوليد بن مسلم، عن محمد بن المهاجر، عن سليمان بن موسى، به، بإسقاط "الضحاك" وهذا من تدليس الوليد بن مسلم، وهومعروف بتدليس التسوية. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "72"، وأبو الشيخ "602"، وأبو نعيم "24"، والبغوي في "شرح السنة" "4386" من طريقين عن. . . . .

. . عثمان بن سعيد بن كثؤي بن دينار، عن محمد بن المهاجر، عن الضحاك المعافري، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 1/91، وزاد نسبته إلى ابن أبي الدنيا في "صفة الجنة"، والبزار، وابن أبي حاتم، وابن مردويه.

رب کعبہ کی قسم وہ ایک ایسا نور ہے' جو جھلملا رہا ہے۔ ایک ایسا پھول ہے' جو لہلہا رہا ہے۔ ایک ایسا محل ہے' جو مربوط ہے۔ ایک ایسی نہر ہے' جو مسلسل بہتی ہے' وہاں پھل ہیں' جو بہت زیادہ ہیں' اور پکے ہوئے ہیں' اور بیویاں ہیں' جو حسین و جمیل ہیں' اور بہت زیادہ عمدہ لباس ہیں۔ وہ ایک ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ وہ جگہ سرسبز ہے' ہری بھری ہے' بلند و برتر ہے' صحیح و سالم ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کہو انشاء اللہ۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے جہاد کا ذکر کیا اور اس کی ترغیب دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْمَسَافَةِ الَّتِي تُوجَدُ مِنْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس مسافت کے بارے میں ہے جس مسافت سے جنت کی خوشبو محسوس ہو جائے گی

7382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِائَةِ عَامٍ

✿✿ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ناحق طور پر کسی ذمی کو قتل کر دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اگرچہ اس کی بو ایک سو میل کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَوْصُوفَ فِي خَبَرِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' یونس بن عبید کے حوالے سے منقول روایت کے بارے میں جو عدد ذکر کیا گیا ہے' اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے علاوہ کی نفی کی ہو

7383 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِي مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ

7382– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عبد الوهاب الحجبي، فمن رجال البخاري. وقد تقدم برقم "4881" و "4882" وانظر الحديث الآتي.

7383– حديث صحيح: مسلم بن أبي مسلم الجرمي: ذكره المؤلف في "الثقات" وقال: ربما أخطأ، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. هشام: هو ابن حسان الأزدي القردوسي، وقد تقدم برقم "4881" و "4882" و "7382".

الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث):مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا فِيْ عَهْدِهٖ لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص معاہدہ ہونے کے باوجود کسی ذمی کو قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اگر چہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوجاتی ہے''۔

ذِكْرُ الِاسْتِدْلَالِ عَلٰى مَعْرِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ بِثَنَاءِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ وَالْعَقْلِ عَلَيْهِمْ

اہل علم، اہل دین اور اہل عقل کی تعریف کے ذریعے' اہل جہنم کے مقابلے میں اہل جنت کی شناخت پر استدلال کرنے کا تذکرہ

7384 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ،
(متن حدیث):قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ بِالنَّبَاءَةِ، اَوِ النَّبَاوَةِ مِنَ الطَّائِفِ: تُوشِكُوْنَ اَنْ تَعْلَمُوا اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اَوْ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ ، وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ: اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ: بِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ، اَنْتُمْ شُهَدَاءُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نباہ یا نباوہ کے مقام پر جس کا تعلق طائف سے ہے، خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

7384– رجاله ثقات رجال مسلم غير أبي بكر بن أبي زهير الثقفين فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 5/562، وروى عنه إسماعيل بن أبي خالد، وأمية بن صفوان، وهو من رجال ابن ماجة، وأبو زهير: والد أبي بكر ذكره المؤلف في الصحابة 3/457، وقال: كان في الوفد، وقال البغوي: سكن الطائف، وقال ابن ماكولا: وفد على النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه البيهقي 10/123، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة أبي بكر بن أبي زهير، من طرق عن داود بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/416 و 6/466، وابن ماجة "4221" في الزهد: باب الثناء الحسن، والحاكم 4/436، والدولابي في "الكنى" 1/32، وابن الأثير في "أسد الغابة" 6/125، والمزي في "تهذيب الكمال" من طرق عن نافع بن عمر، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة " 3/301: وإسناد حديثه صحيح رجاله ثقات، وقال الحافظ في "الإصابة4/77"، وزاد في نسبته الدارقطني في "الأفراد": وسنده حسن غريب، وقال الدارقطني: تفرد به أمية بن صفوان، عن أبي بكر، وتفرد به نافع بن عمر عن أمية.

''عنقریب تم لوگ اہل جہنم کے مقابلے میں اہلِ جنت کو جان لو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) برے لوگوں کے مقابلے میں بہتر لوگوں کو جان لو گے''۔

(راوی کہتے ہیں) میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔

''اہل جہنم کے مقابلے میں اہل جنت کو پہچان لو گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کس چیز کے ذریعے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی تعریف اور بری تعریف کے ذریعے۔ تم لوگ ایک دوسرے کے بارے میں گواہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ بَعْضِ وَصْفِ النِّعَمِ الَّتِىْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ رَفَعَ مَنْزِلَتَهُ فِىْ جَنَّاتِهِ

ان بعض نعمتوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو (نعمتیں) اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کی ہیں جس شخص کے مقام کو وہ اپنی جنتوں میں بلند کرے گا

7385 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ، وَابْنِ اَبْجَرَ، سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ مُوْسٰى اَىْ رَبِّ، مَنْ اَهْلُ الْجَنَّةِ اَرْفَعُ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: سَاُحَدِّثُكَ عَنْهُمْ اَعْدَدْتُّ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِى، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَمِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ: (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِىَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ) الْاٰيَةَ (السجدة: 17).

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اہل جنت میں سب سے بلند مرتبہ کس کا ہوگا' تو پروردگار نے فرمایا: میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں نے اپنے دست قدرت کے ذریعے ان کی عزت افزائی کا سامان تیار کیا ہے' اور میں نے اس پر مہر لگا دی ہے وہ ایک ایسی چیز ہے جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا۔

(راوی کہتے ہیں) اس کا مصداق اللہ کی کتاب میں موجود (یہ آیت ہے)

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے''۔

7385- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حامد بن يحيى البلخي، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة . وابن حجر - وهو عبد الملك بن سعيد بن حيان - روى له مسلم. وقد تقدم برقم "6216" وسيأتي برقم ."7426"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِعْدَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا جِنَانَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْاَوَانِيْ وَالْاٰلَاتِ لِمَنْ اَطَاعَهُ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے سونے اور چاندی کی جنتیں تیار کی ہیں جن میں برتن اور آلات (سونے چاندی کے ہیں) یہ اس شخص کے لیے ہیں' جو دنیا میں اس کی فرمانبرداری کرتا رہا ہو

7386 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بِسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا، وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا، وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ

❁❁ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو جنتیں ایسی ہیں' جو چاندی سے بنی ہوئی ہیں ان کے برتن ان میں موجود تمام چیزیں چاندی سے بنی ہوئی ہیں۔ دو جنتیں ایسی ہیں جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے سے بنی ہوئی ہیں' اور لوگوں اور ان کے پروردگار کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہے' جو جنت عدن میں پروردگار کی ذات پر ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بِنَاءِ الْجَنَّةِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِاَوْلِيَائِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِهٖ

جنت کی بناوٹ کی کیفیت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں اور اپنے فرمانبرداروں کے لیے تیار کیا ہے

7386- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عمران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب، وعبد الله بن قيس: هو الصحابي أبو موسى الأشعري. وأخرجه البخاري "4880" في تفسير سورة الرحمن: باب (حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ)، وابن أبي عاصم "في السنة"613""، والبغوي"4379" عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/411، والبخاري"4878" في تفسير سورة الرحمن: باب (وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ)، و "7444" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ)، ومسلم "180" في الإيمان: باب قوله عليه السلام: "إن الله لاينام"، والترمذي"2582" في صفة الجنة: باب ماجاء في صفة غرف الجنة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/468، وابن ماجة "186" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبي عاصم "613"، والدولابي في "الكنى" 2/71، وابن مندة "780"، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" "831"، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 130، وفي "الأسماء والصفات" ص 302، والبغوي "4380" والذهبي في "تذكرة الحافظ1/270" من طرق عن عبد العزيز بن عبد الصمد، به. واخرجه ابن أبي شيبة13/148، وأحمد 4/416، والدارمي 2/333، والطيالسي "529"، وابن مندة"781"

7387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ رَوَاحَةَ الْمَنْبِجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمُدِلَّةِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا، وَكُنَّا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ، وَاِذَا فَارَقْنَاكَ اَعْجَبَتْنَا الدُّنْيَا، وَشَمَمْنَا النِّسَاءَ وَالْاَوْلَادَ، فَقَالَ: لَوْ تَكُوْنُوْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ عَلَى الْحَالِ الَّذِيْ اَنْتُمْ عَلَيْهِ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَكُفِّكُمْ، وَلَوْ اَنَّكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ كَيْ يَغْفِرَ لَهُمْ، قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ اَوِ الْيَاقُوْتُ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمْ، فَلَا يَبْؤُسُ، وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ، وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ، ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' تو ہمارے دل نرم ہو جاتے ہیں' اور ہمیں آخرت کی فکر ہو جاتی ہے لیکن جب ہم آپ سے جدا ہوتے ہیں' تو ہمیں دنیا اچھی لگنے لگتی ہے' اور ہم اپنے بیوی بچوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مستقل اسی حالت میں رہو جو تمہاری حالت اس وقت ہوتی ہے' جب تم میرے پاس ہوتے ہو' تو فرشتے اپنے ہاتھوں کے ساتھ تمہارے ساتھ مصافحہ کرنے لگ پڑیں اور اگر تم اپنے

7387- حديث صحيح بشواهد. إسناده ضعيف. أبو المدلة: هو مولى عائشة، لم يوثقه غير المؤلف 5/72، وسماه عبيد الله بن عبد الله، وقال ابن المديني: أبو مدلة مولى عائشة لايعرف اسمه مجهول، لم يرو عنه غير أبي ماجاهد الطائي. وفرج بن رواحة المنبجي: ذكره المؤلف في "الثقات" 9/13، وقال: مستقيم الحديث جداً، وباقي رجاله ثقات. وقد تقدم طرف منه "ثلاث لاترد"...... بهذا الإسناد برقم "3428" واخرجه الطيالسي "2583" و"2584"، وأحمد 305-2/340 و305، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "100" و "136" من طريق زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/445، والدارمي 2/333 من طريق سعدان الجهني، عن أبي مجاهد سعد الطائي، به. وأخرجه الترمذي "2526" في صفة الجنة: باب ماجاء في صفة الجنة ونعيمها، عن أبي كريب، حدثنا محمد بن فضيل، عن حمزة الزيات، عن زياد الطائي، عن أبي هريرة، وقال: هذا حديث ليس إسناده بذاك القوى، وليس هو عندي بمتصل، وقد روى هذا الحديث بإسناده آخر عن أبي مدلة، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه ابن المبارك في "الزهد" "1075" عن حمزة الزيات، عن سعد الطائي، عن رجل، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 4/346، ومسلم "2750" في التوبة: باب فضل دوام الذكر والفكر في امور الأخرة، من طرق عن سعيد الجريري، عن أبي عثمان النهدي، عن حنظلة الأسيدي مرفوعاً بلفظ: "والذي نفسي بيده، إن لو تدرون على ما تكونون عندي، وفي الذكر، لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي طركم." وأخرجه الطيالسي "1345"، وأحمد 4/346، والترمذي "2452". . . . .

.في صفة القيامة: باب 20، من طريق عمران القطان، عن قتادة، عن يزيد بن عبد الله بن الشخير، عن حنظلة الأسيدي. ولفظه: "لو أنكم تكونون كما تكونون عندي لأظلتكم الملائكة بأجنحتها."

گھروں میں رہنے کے دوران گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو لے آئے گا' جو گناہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مغفرت کرے۔راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں جنت اور اس کی بناوٹ کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔اس کا گارا مشک اذفر کا ہے۔اس کی کنکریاں موتیوں اور یاقوت کی ہیں۔اس کی مٹی زعفران ہے' جو شخص اس میں داخل ہوگا۔وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا کبھی پریشان نہیں ہوگا' اور ہمیشہ زندہ رہے گا' اسے کبھی موت نہیں آئے گی' اور اس کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی۔تین لوگ ایسے ہیں جن کی دعا مسترد نہیں ہوتی۔عادل حکمران، روزہ دار شخص جب افطاری کرتا ہے اور مظلوم شخص جس کی دعا بادلوں سے اوپر چلی جاتی ہے۔اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار یہ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ عرصے کے بعد کروں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَسَافَةِ الَّتِي بَيْنَ كُلِّ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان مسافت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ سَبْعِ سِنِيْنَ

❁❁ حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کے دو کواڑوں کے درمیان سات برس کی مسافت کا فاصلہ ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

7388- إسناده صحيح . خالد: هو ابن عبد الله الواسطي، والجريري: هو سعيد بن إياس، وأبو حكيم: هو معاوية بن حيدة القشيري. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 6/208 من طريق وهيب، وابن أبي داود في "البعث" "61" من طريق إسحاق بن شاهين، كلاهما عن خالد، بهذا الإسناد. ولفظ أبي نعيم: "مسيرة سبعين عاماً." وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور" "239" وابن عدي في "الكامل" 2/500 من طريق علي بن عاصم، عن الجريري، به . وأخرجه أحمد 5/3 من طريق حماد، عن الجريري، به، بلفظ: "مسيرة أربعين عاماً." وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/29، وأبي يعلى "1275"، والبيهقي في "البعث والنشور" 38 من طريق حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج، عن أبي الهيثم، عنه، بلفظ: "مسيرة أربعين"، وابن لهيعة ضعيف، وكذا دارج في روايته عن أبي الهيثم. وعن عتبة بن غزوان وإسناده صحيح، وقد تقدم برقم "7121" بلفظ: "مسيرة أربعين."

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ معاویہ بن حیدہ کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

7389 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ، اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان فاصلہ ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ دَرَجَاتِ الْجِنَانَ الَّتِیْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اَطَاعَهُ فِیْ حَيَاتِهِ

جنت کے درجات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے' جو دنیا میں اس کی فرمانبرداری کریں گے

7390 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):قَالَ: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِيْلِهِ بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ، فَهُوَ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَهُوَ اَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ الْعَرْشُ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک سو درجے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے۔ جب تم مانگو تو اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس مانگو' کیونکہ وہ جنت کا درمیانی درجہ ہے' اور جنت کا بالائی حصہ ہے اور اس کے اوپر عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں''۔

7389- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن بشر: هو العبدي، وأبو حيان: هو يحيى بن سعيد بن حيان . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 13/128، وقد تقدم برقم ."6465"

7390- هو مكرر الحديث رقم ."4611"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى لَا يَسْكُنُهُ اَحَدٌ خَلَا الْاَنْبِيَاءُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

فردوس اعلیٰ میں انبیاء کے علاوہ اور کوئی سکونت اختیار نہیں کرے گا

7391 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاجِكٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ حَارِثَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمُ غَرْبٍ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِيْ، فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ اَبْكِ عَلَيْهِ، وَاِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا اَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِيَ اِنَّمَا هِيَ جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ، وَاِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام حارثہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں انتقال کر گئے تھے۔ انہیں ایک نامعلوم تیر لگا تھا۔ اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! حارثہ کی میری دل میں' جو جگہ تھی اس سے آپ واقف ہیں۔ اگر وہ جنت میں ہے' تو میں اس پر نہیں روتی۔ ورنہ پھر آپ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: کیا جنت کا ایک درجہ ہے۔ جنت کے کئی درجات ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ كَانَ اَكْثَرَ عَمَلًا فِي الدُّنْيَا كَانَتْ غُرْفَتُهُ فِي الْجَنَّةِ اَعْلَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس شخص کے دنیا میں اعمال زیادہ ہوں گے

اس کا جنت میں بالا خانہ بھی بلند درجے کا ہوگا

7392 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بْنِ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ مِنْ غُرَفِ الْجَنَّةِ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَارِبَ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ

7391- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم. "958"

7392- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن أبي الشوارب: هو محمد بن عبد الملك، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج. وقد تقدم برقم. "209" ونزيد في تخريجه: أخرجه الطبراني في "الكبير" "5762" من طريق مسدد، عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/340، والدرامي 2/336، وابن أبي داود في "البعث" "249" من طرق عن أبي حازم، وبه. وأخرجه ابن أبي داود "74" من طريق أيوب بن سويد، عن مالك بن أنس، عن أبي حازم، به.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت، جنت کے بالا خانوں میں سے ایک دوسرے کو ایسے دیکھیں گے، جس طرح تم مشرقی یا مغربی افق میں غروب ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُرَفَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا نَعْتَهَا هِيَ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، وہ بالا خانے جن کی کیفیت ہم نے ذکر کی ہے، وہ جنت میں (عام) اہل ایمان کے لیے ہوں گے، انبیاء اور مرسلین کے لیے نہیں ہوں گے (کیونکہ ان کا مرتبہ اس سے بلند ہے)

7393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ، اَوِ الْغَائِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اہل جنت اپنے اوپر موجود بالا خانوں میں لوگوں کو ایسے دیکھیں گے، جس طرح تم لوگ مشرق یا مغرب

7393- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني، فن رجال البخاري . ...
وأخرجه مسلم "2831" "11" في الجنة وصفة نعيمها: باب ترائي أهل الغرف كما يرى الكوكب في السماء، عن عبد الله بن جعفر بن يحيى ى، عن معن، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3256" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة. والبيهقي في "البعث والنشور" "248" من طريق عبد العزيز بن عبد الله وعبد الله بن وهب، عن مالك بن أنس، به . وقال الحافظ في "الفتح" 6/327: وهذا من صحيح أحاديث مالك التي ليست في "الموطأ." وأخرجه باثر حديث سهل بن سعد أحمد 5/340، والدرامي 2/336، والبخاري "6556" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "2831" "10" والبيهقي في "البعث" "249" من طريق أبي حازم، عن النعمان بن أبي عايش، عن أبي سعيد الخدري. وأخرجه أحمد 3/27 و50 و72 و93 و98، وأبو داود "3987" في الحروف والقراء ات، والترمذي "3658" في المناقب: باب مناقب أبي بكر الصديق رضى الله عن، وابن ماجة "96" في المقدمة: باب في فضائل أصحاب الرسول صلى الله عليه وسلم، وأبو يعلى "1130"و"1299"، والخطيب في "تاريخه" 3/195 و11/58، و12/124، والبيهقي "البعث" "250" من طرق عن عطية العوفي، عن أبي سعيد الخدري بلفظ: "إن أهل الدرجات العلى ليراهم من تحتهم كما ترون النجم الطالع في أفق السماء، وإن أبا بكر وعمر منهم وأنعما." لفظ الترمذي. وعطية ضعيف. وأخرجه أحمد 2/26 و61، وأبو يعلى "1278" من طريق مجالد، عن أبي الوداك جبر بن نوف، عن أبي سعيد . وانظر حديث سهل بن سعد المتقدم برقم "209" و ."7392"

کے افق میں نمودار ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ انبیاء کے مخصوص مقامات ہوں گے، جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ كَانَّهَا حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ الَّتِىْ اِذَا لَمْ يَصْبِرِ الْمَرْءُ عَلَيْهَا فِى الدُّنْيَا لَا يَكَادُ يَتَمَكَّنُ مِنَ الْجِنَانِ فِى الْعُقْبَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے

جب آدمی دنیا میں ان ناپسندیدہ چیزوں پر صبر سے کام نہیں لے گا' تو پھر ہوسکتا ہے کہ وہ آخرت میں جنت میں بھی داخل نہ ہوسکے

7394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَا جِبْرِيلُ، اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ، اِلَّا دَخَلَهَا، فَحَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَبِّ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ، قَالَ: يَا جِبْرِيلُ، اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَبِّ، وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ، فَيَدْخُلُهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَبِّ، وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَبْقَى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا' تو فرمایا: اے جبرائیل جاؤ اور اس کا جائزہ لو۔ وہ گئے اور انہوں نے اس کا جائزہ لیا' تو عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم اس کے بارے میں' جو بھی سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا تم جاؤ اور اس کا جائزہ لو۔ وہ گئے اور انہوں

7394- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن عمرو - وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ فقد روى له البخارى مقروناً، ومسلم متابعة، وهو صدوق. أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز. وأخرجه البيهقى فى "البعث" "167" من طريق أبى نصر التمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "4744" فى السنة: باب فى خلق الجنة والنار، والحاكم 27-1/26، والبيهقى فى "البعث" "167" من طريقين عن حماد، به. ..... وأخرجه أحمد 333-2/332 و 2/373، والترمذى "2560" فى صفة الجنة: باب ماجاء "حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات"، والنسائى 4-7/3 فى الأيمان: باب الحلف بعزة الله تعالى، وأبو يعلى "5940"، والآجرى فى "الشريعة" ص390-389و390، والبيهقى فى "البعث" "166" و "167"، والبغوى فى "شرح السنة" "4115" من طرق عن محمد بن عمرو، به.

نے اس کا جائزہ لیا' تو عرض کی: اے میرے پروردگار! اب مجھے یہ اندیشہ ہے کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہوگا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا' تو فرمایا: اے جبرائیل! جاؤ اور اس کا جائزہ لو۔ وہ گئے اور انہوں نے اس کا جائزہ لیا' تو عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم اس کے بارے میں' جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر پروردگار نے اسے پسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا پھر فرمایا تم جاؤ اور اس کا جائزہ لو۔ وہ گئے اور انہوں نے اس کا جائزہ لیا تو عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ہر شخص اس میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خِيَمِ الْجَنَّةِ الَّتِي اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اَطَاعَ رَسُوْلَهٗ وَاتَّبَعَ مَا جَاءَ بِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جنت کے خیموں کے بارے میں ہے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے

ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے' جو اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور جو کچھ وہ (رسول) لے کے آئے ہیں' اس کی اتباع کرتے ہیں

7395 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي اِسْرَائِيلَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ خِيَمًا مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ الْمُؤْمِنُ

✿✿ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایسے خیمے ہوں گے جو اندر سے کھوکھلے ہوں گے ان کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور ان کے ہر ایک گوشے میں ایسے رہنے والے ہوں گے جسے دوسرے گوشے والے لوگ نہیں دیکھ سکیں گے' اور مومن شخص ان تمام بیویوں کے پاس چکر لگایا کرے گا''۔

7395- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق - وهو ابن أبي إسرائيل إبراهيم بن كامجرا - فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. أبو عمران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب. وأخرجه أحمد 4/411، والبخاري "4879" في تفسير سورة الرحمن، ومسلم "2838" "24" في الجنة: باب ما جاء في صفة غرف الجنة، والبغوي "4379" من طرق عن عبد العزيز بن عبد الصمد، بهذا الإسناد. .... وأخرجه أحمد 4/400 و419، والدرامي 2/336، والبخاري "3243" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ومسلم "2838" "23" و "25"، وأبو الشيخ في "العظمة" "606"، والبيهقي في "البعث" "303" من طرق عن أبي عمران الجوني، به. ولفظ البخاري: "ثلاثون ميلاً."

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ نِسَاءِ الْجَنَّةِ اللَّاتِي اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُطِيعِيْنَ مِنْ اَوْلِيَائِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جنت کی خواتین کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں میں سے' فرمانبرداروں کے لیے تیار کیا ہے

7396 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ سَبْعِيْنَ حُلَّةِ حَرِيْرٍ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ) (الرحمن: 58)، فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ، فَاِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَهُ سِلْكًا ثُمَّ اطَّلَعْتَ لَرَاَيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت سے تعلق رکھنے والی عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر ریشمی لباسوں کے اندر سے بھی دکھائی دے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے ''وہ گویا یاقوت اور مرجان ہیں''۔

7396– إسناده ضعيف. عطاء بن السائب قد اختلط . عمرو بن ميمون: هو الأودى . وأخرجه هناد فى "الزهد" "11"، والترمذى "2533" فى صفة الجنة: باب فى صفة نساء أهل الجنة "، والطبرى فى "جامع البيان " 27/152، وأبو نعيم فى "صفة الجنة" "379"، وأبو الشيخ فى "العظمة" "584" من طرق عن عبيدة بن حميد، بهذا الإسناد. وذكره السيوطى فى "الدر" 2/712، وزاد إلى ابن أبى الدنيا فى "صفة الجنة "، وابن أبى حاتم، وابن مردويه ...... وأخرجه ابن أبى شيبة فى "المصنف" 13/107، والطبرى 27/152 من طريق ابن فضيل، وهناد فى "الزهد" "10"، والترمذى "2534" من طريق أبى الأحوص، والترمذى أيضاً من طريق جرير، والطبرى 27/152 من طريق ابن علية، أربعتهم عن عطاء بن السائب، عن عمروا بن ميمون، عن ابن مسعود موقوفاً . وقال الترمذى: وهكذا روى جرير وغير واحد عن عطاء بن السائب ولم يرفعوه، وهذا أصح. وذكره السيوطى 7/713، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد. وأخرجه عبد الرزاق "20867"، ونعيم بن حماد فى زيادات "الزهد" لابن المبارك: "260" والطبرانى فى "الكبير" "8864" من طريق معمر، عن أبى إسحاق، عن عمرو بن ميمون، عن ابن مسعود موقوفاً. ولفظه: "إن المرأة من الحور العين ليرى مخ ساقها من وراء اللحم والعظم من تحت سبعين حلة كما يرى الشراب الأحمر فى الزجاجة البيضاء ." وأخرجه هناد "12"، والطبرى 27/152 من طريقين عن أبى إسحاق، وعمرو بن ميمون مقطوعاً. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "10321"، وفى "الأوسط" "919"، والبزار "3536" من طريق فضيل بن مرزوق، عن أبى إسحاق، عن عمرو بن ميمون، عن ابن مسعود مرفوعاً باللفظ السابق. وذكره الهيثمى فى "المجمع" 10/411-412 من حديث أبى سعيد الخدرى وعبد الله بن مسعود 242 وقال: رواه الطبرانى فى "الأوسط" وإسناد ابن مسعود صحيح! وفى الباب حديث أبى هريرة وسيأتى برقم "7420"، وحديث أبى سعيد الخدرى وهو الآتى.

یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر آپ اس میں دھاگہ ڈالیں اور پھر آپ اسے دیکھیں تو وہ آپ کو اس کے پار بھی نظر آجائے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ وَصَفْنَا نَعْتَهَا مِنَ الْمَزِيْدِ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، وَوَعَدَ التَّمَكُّنَ مِنْهُ لِاَوْلِيَائِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ وہ عورت جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے وہ ان مزید

(نعمتوں) سے تعلق رکھتی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور اس نے اپنے دوستوں سے ان نعمتوں کو عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے

7397 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِءُ سَبْعِيْنَ سَنَةً قَبْلَ اَنْ يَّتَحَوَّلَ، ثُمَّ تَاْتِيْهِ الْمَرْاَةُ، فَتَقْرُبُ مِنْهُ، فَيَنْظُرُ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْآةِ، فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَيَرُدُّ السَّلَامَ، وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ، وَاِنَّهٗ يَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا، فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ، وَاِنَّ عَلَيْهِنَّ التِّيْجَانَ، وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں کوئی شخص ستر سال تک پہلو بدلے بغیر ٹیک لگا کر بیٹھا رہا کرے گا' پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی وہ اس کے قریب ہوگی وہ جنتی اس عورت کے رخسار میں (اپنی شکل کو) شیشے سے زیادہ صاف دیکھ لے گا۔ وہ عورت اسے سلام کرے گی وہ اس کے سلام کا جواب دے گا وہ اس عورت سے دریافت کرے گا تم کون ہو۔ وہ یہ کہے گی میں اضافی نعمتوں میں سے ہوں۔ اس عورت نے ستر قسم کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے جب وہ جنتی اس عورت پر نظر ڈالے گا'

7397– إسناده ضعيف، دارج ضعيف فی حديثه عن أبی الهيثم. وأخرجه ابن أبی داود فی "البعث" "81"، والحاكم 2/475، والبيهقی فی "البعث" "339" من طريق عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، وتعقبه الذهبی بقوله: دراج صاحب عجائب. وأخرجه الحاكم 2/426 - 427، والبيهقی "301" من طريق عمرو بن سوادة، عن عبد الله بن وهب، به، بلفظ: "أن النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلا قَوْلَ اللّٰهِ عز وجل: (جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ) فقال: "إن عليهم التيجان." وأخرجه نعيم بن حماد فی زوائد "الزهد" لابن المبارك .... "236" و"258"، والترمذی "2562" فی صفة الجنة: باب ما جاء ما لأدنی أهل الجنة من الكرامة، والبغوی "4381" من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به مختصراً. وقال الترمذی: حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث رشدين. وأخرجه بطوله: أحمد 3/275، وأبو يعلی "1386" من طريق حسن بن موسی، عن ابن لهيعة، عن دارج، به. وذكره الهيثمی فی "المجمع" 10/419، وحسن إسناده!

تو ان کپڑوں کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا' اور ان عورتوں نے تاج پہنے ہوئے ہوں گے' اور ان پر موجود سب سے کم تر موتی (اتنا چمکدار ہوگا) کہ وہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی ساری جگہ کو روشن کردے''۔

ذِكْرُ مَا يَظْهَرُ فِي الْاَرْضِ مِنَ اطِّلَاعِ امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَلَيْهَا لَوِ اطَّلَعَتْ

اس بات کا تذکرہ' اگر اہل جنت کی کوئی عورت زمین پر جھانک لے' تو پھر زمین کی کیا صورت حال ہو؟

7398 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا، وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ، اَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) صبح کے وقت رہنا یا شام کے وقت رہنا دنیا میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جنت میں کسی شخص کے کمان کے رکھنے کی جگہ یا پاؤں رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی خواتین میں سے کوئی ایک عورت زمین پر جھانک لے' تو وہ پوری زمین کو روشن کردے اور پوری زمین کو خوشبو سے بھر دے۔ اس کے سر پر موجود دوپٹہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ بَعْضِ وَصْفِ نِسَاءِ الْجَنَّةِ اللَّاتِي اَعَدَّهُنَّ اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جنت کی ان بعض خواتین کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لیے تیار کیا ہے

7398- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/263-264، والبخاري "6568" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار والترمذي "1651" في فضل الغدو والرواح في سبيل الله، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "55" من طريق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/141 و263 من طريق محمد بن طلحة، و 3/157 من طريق يحيى بن أيوب، والبخاري "2796" في الجهاد: باب الحور العين وصفتهن، من طريق أبي إسحاق، وأبو يعلى "3775" من طريق خالد، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "380" من طريق يزيد بن زريع، خمستهم عن حميد، عن أنس. وأخرجه البخاري "2792" في الجهاد: باب الغدوة والروحة في سبيل الله، وابن ماجة "2757" في أول الجهاد من طريق عبد الوهاب الثقفي، والبغوي "2616" من طريق علي بن عاصم، ثلاثتهم عن حميد، به مختصراً. وتقدم برقم "4602"، وانظر الحديث الآتي.

7399 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ، لَوِ اطَّلَعَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانک لے' تو تمام زمین کو روشن کردے اور تمام زمین کو خوشبو سے بھردے۔ اس کے سر پر موجود دوپٹہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْقُوَّةِ الَّتِىْ يُعْطِى اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهٖ لِلطَّوَافِ عَلٰى نِسَائِهِمْ وَخَدَمِهِمْ فِيْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس قوت کے بارے میں ہے' جو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو عطا کرے گا' جس کے ذریعے وہ اپنی بیویوں اور خادموں کے پاس آئیں گے

7400 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُعْطَى الرَّجُلُ فِى الْجَنَّةِ كَذَا وَكَذَا مِنَ

7399- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وهو مكرر الحديث السابق. وأخرجه أحمد 3/147 عن حجين، بهذا الإسناد.

7400- حديث حسن. رجاله ثقات الصحيح غير عبد الله بن جرير بن جبلة ....

.. فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 8/428، وقد توبع، وعمران وهو ابن داور- روى له أصحاب السنن وهو حسن الحديث. وأخرجه الطيالسي "2012"، ومن طريقه الترمذي "2536" في صفة الجنة: باب ماجاء في صفة أهل الجنة، والبيهقي في "البعث" "363" عن عمران، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه من حديث قتادة عن أنس إلا من حديث عمران القطان! وأخرجه البزار "3526" عن محمد بن هاشم، عن موسى بن عبد الله، عن عمرو بن سعيد، عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أنس، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "يزوج العبد في الجنة سبعين زوجة ," فقيل: يا رسول الله، أنطيقها؟ قال: "يعطى قوة منة." وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/417 وقال: رواه البزار، وفيه من لم أعرفهم. وأخرجه أبو نعيم في "صفة الجنة" "372" من طريق الحجاج - وهو ابن الحجاج الباهلي - عن قتادة، عن أنس، ولفظه: "للمؤمن في الجنة ثلاث وسبعون زوجة ... ." وفي الباب عن زيد بن أبي القاسم وسيأتي برقم ."7424"

النِّسَاءِ، قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: يُعْطٰى قُوَّةَ مِئَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو جنت میں اتنی اور اتنی بیویاں دی جائیں گی۔ عرض کی گئی یارسول اللہ! اتنی کی طاقت کون رکھے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو ایک سو مردوں جتنی قوت دی جائے گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ عَدَدِ النِّسَاءِ وَالْخَدَمِ اللَّاتِيْ اَعَدَّهُنَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِاَقَلِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو بیویوں اور خادموں کی تعداد کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے' جو جنت میں کم ترین درجے کے مالک ہوں گے

7401 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِیْ لَهُ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ، وَاثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجًا، وَيُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّيَاقُوْتٍ، كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کے سب سے کم تر درجے کے جنتی کو بھی **80** ہزار خادم اور **72** بیویاں ملیں گی۔ اس کے لیے موتی' زبرجد اور یاقوت سے بنا ہوا خیمہ ہوگا' جو اتنا بڑا ہوگا جتنا جابیہ سے لے کر صنعاء تک کا فاصلہ ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِذَا وَطِءَ جَارِيَتَهُ فِيْهَا عَادَتْ بِكْرًا كَمَا كَانَتْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت کا کوئی مرد جب اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرے گا' تو وہ پہلے کی طرح پھر کنواری ہو جائے گی

7402 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

7401– إسناد ضعيف. رواية دراج عن أبي الهيثم فيها ضعف . وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "78" عن سليمان بن داود، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي "2563" في الجنة: باب ما جاء ما لأدنى أهل الجنة من الكرامة، والبغوي "4381" من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 3/76، وأبو يعلى "1404" من طريق حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دارج، به. والجابية: من قرى حوران على ثلاثة أميال من نوى من جانب الشمال.

(متن حدیث):عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ: اَنَطَأُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ دَحْمًا دَحْمًا، فَاِذَا قَامَ عَنْهَا رَجَعَتْ مُطَهَّرَةً بِكْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کیا ہم جنت میں صحبت کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اچھی طرح سے صحبت کریں گے اور جب مرد عورت کے پاس سے اٹھ کر جائے گا' تو وہ دوبارہ پاکیزہ اور کنواری ہو جائے گی۔

7403 - حَدَّثَنَاهُ ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ كَانَ لَهٗ ذٰلِكَ، لِاَنَّ فِيْهَا مَا تَشْتَهِي الْاَنْفُسُ، وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت کا کوئی مرد جب اولاد کی خواہش کرے گا

تو وہ اسے مل جائے گی کیونکہ جنت میں وہ تمام چیزیں ہیں جن کی نفس خواہش کرے گا جن سے آنکھوں کو لذت حاصل ہوگی

7404 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَشَبَابُهٗ، كَمَا يَشْتَهِيْ فِيْ سَاعَةٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

7402- إسناده حسن . رجاله ثقات رجال مسلم غير دارج وهو ابن سمعان - فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق . وأخرجه المقدسي في "صفة الجنة" 3/83، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "393" من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد. . . . .
. . . . وأخرجه البزار "3524"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "366" من طريق عبد الله بن يزيد، عن عبد الرحمن بن زياد، عن عمارة بن راشد الكناني، عن أبي هريرة قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم: هل يمس أهل الجنة أزواجهم؟ قال: "نعم بذكر لا يمل وفرج لا يحفى، وشهوة لا تنقطع." قال البزار: عمارة لا نعلم حدث عنه إلا عبد الرحمن بن زياد، وعبد الرحمن كان حسن العقل، ولكنه وقع على شيوخ مجاهيل، فحدث عنهم بأحاديث مناكير فضعف حديثه، وهذا ما أنكر عليه مما لم يشاركه فيه غيره. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/417 وقال فيه عبد الرحمن بن زياد، وهو ضعيف بغير كذب . وأخرجه البيهقي في "البعث" "366" من طريق جعفر بن عون، عن عبد الرحمن بن زياد، به موقوفاً. وفي الباب حديث أبي أمامة عند الطبراني في "الكبير" "7479" و "7541"و "7674"و "7721"، وابن ماجة "4337"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "367"و "368"و "369"، وابن عدي في "الكامل" 3/884، والبيهقي في "البعث" ."367" وحديث ميمونة عند الخطابي في "غريب الحديث" 2/345. وحديث أبي سعيد الخدري عند الطبراني في "المعجم الصغير" 1/91، والبزار ."3527"

7403- إسناده حسن كسابقه. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة.

''جب مومن شخص جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا' تو اولاد کا حمل' اس کی پیدائش اور اس کا جوان ہونا اس کی خواہش کے مطابق ایک گھڑی میں ہو جائے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْفُرُشِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهٖ فِيْ جَنَّاتِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جوان بچھونوں کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لیے جنت میں تیار کیا ہے

7405 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ (الواقعة: 34) وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

7404– رجاله ثقات رجال الشيخين غير عامر وهو ابن عبد الواحد الأحول - فمن رجال مسلم، وهو مختلف فيه، وحديثه يحتمل التحسن . القواريري: هو عبيد الله بن عمر بن ميسرة، وأبو الصديق: هو بكر بن عمرو الناجي، وهو في "سند أبي يعلى" "1051". وأخرجه الدارمي 2/337 من طريق محمد بن يزيد، عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/9و80، والترمذي "2563" في صفة الجنة: باب ما جاء ما لأدنى أهل الجنة من الكرامة، وابن ماجة "4338" في الزهد: باب صفة الجنة، وأبو الشيخ في "العظمة" "585" من طريق معاذ بن هشام، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب . وقال ابن القيم في "حادي الأرواح" ص167: إسناد حديث أبي سعيد على شرط الصحيح، فرجاله محتج بهم فيه، ولكنه غريب جداً. . . . . وأخرجه هناد بن السري في "الزهد" "93" وأبو نعيم في "صفة الجنة" "275" من طريقين عن سفيان الثوري، عن أبان بن أبي عايش، عن أبي الصديق، به . وأبان هذا متروك . وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور" "397" من طريق سلام بن سليمان، عن سلام الطويل، عن زيد العمي، عن أبي الصديق، به . وقال: هذا إسناد ضعيف بمرة. وأخرجه البيهقي "398" وأبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان" 2/296 من طريق أبي عمرو بن العلاء النحوي، عن جعفر بن زيد العبدي، عن أبي الصديق، به . وقال الترمذي: وقد اختلف أهل العلم في هذا، فقال بعضهم: في الجنة جماع ولا يكون ولد، هكذا روي عن طاووس، ومجاهد، وإبراهيم النخعي، وقال محمد - يعني البخاري - قال إسحاق بن إبراهيم في حديث النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا اشتهى المؤمن الولد في الجنة كان في ساعة واحدة كما يشتهي ولكن لا يشتهي ." قال محمد: وقد روي عن أبي رزين العقيلي، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن أهل الجنة لا يكون لهم فيها ولد"، وأخرجه أحمد 4/13-14، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "364" وانظر "حادي الأرواح" ص73-167 والبعث ص236 للبيهقي.

7405– إسناده ضعيف . رواية دارج عن أبي الهيثم فيها ضعيف . وأخرجه الضياء في "صفة الجنة" فيما ذكره عنه ابن كثير في "تفسيره" 4/312 عن حرملة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 17/185، وأبو الشيخ في "العظمة" "272"، والبيهقي في "البعث" "311"، وابن أبي حاتم فيما ذكره ابن كثير في "تفسيره" عنه من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه الترمذي"2540" في صفة الجنة: باب ما جاء في صفة ثياب أهل الجنة، و "3254" في تفسير سورة الواقعة، والنسائي فيما ذكر ابن كثير، والطبري 27/185، وأبو الشيخ "593"، والبغوي في "تفسيره" 4/283، من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وقال الترمذي: هذا حديث غريب . قلت: رشدين بن سعد ضعيف. وأخرجه أحمد 3/75، وأبو يعلى "1395"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "357" من طريقين عن ابن لهيعة، عن دارج، به.

بِيَدِهِ، اِنَّ ارْتِفَاعَهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لِمَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اور بلند بچھونے ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ اتنے بلند ہوں گے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے جو پانچ سو برس کی مسافت کا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْجَنَابِذِ الَّتِي اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي دَارِ كَرَامَتِهِ لِمَنْ اَطَاعَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جوان قبہ جات (یعنی خیموں) کی صفت کے بارے میں ہے

جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دار کرامت (یعنی جنت) میں ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو دنیا میں اس کی فرمانبرداری کریں گے

7406 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مُمْتَلِءٍ حِكْمَةً وَاِيمَانًا، فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِي، ثُمَّ اَطْبَقَهُ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ سَمَاءِ الدُّنْيَا: افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا اِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِيْنِهِ اَسْوِدَةٌ وَّعَنْ

7406- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، ويزيد بن عبد الله بن وهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب الهمداني، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم "163" في الأيمان: باب الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى طريق السماوات وفرض الصلوات، وابن مندة في "الإيمان" "714" من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/156، وأبو عوانة في "مسنده" 135-1/133، وابن مندة "714" من طريق .... يونس بن عبد عبد الأعلى، عن ابن واهب، به. وأخرجه البخاري "349" في الصلاة: باب كيف فرضت الصلوات في الإسراء، و "1636" في الحج: باب ما جاء في زمزم، و "3342" في الأنبياء: باب ذكر إدريس عليه السلام، والدارمي في "الرد على الجهمية" ص34، والآجري في "الشريعة" ص482-481، وابن منده "714"، والبغوي "3754" من طرق عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه أبو عوانة 1/135 من طريق عقيل، عن ابن شهاب، به.

يَّسَارِهِ اَسْوِدَةٌ، فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَاَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ اَهْلُ النَّارِ، فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: خَرَجَ بِيْ جِبْرِيلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَفَتَحَ، قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ، وَاِدْرِيسَ، وَعِيسٰى، وَمُوسٰى، وَاِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَاِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ، كَانَا يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عَرَجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْاَقْلَامِ، قَالَ ابْنُ حَزْمٍ، وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ بِمُوْسٰى، فَقَالَ مُوْسٰى مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً، فَقَالَ لِي مُوْسَى: فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَاِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

میں مکہ میں موجود تھا۔ میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرے سینے کو کھولا اسے آب زم زم کے ذریعے دھویا۔ پھر وہ ایک طشت لے کر آئے' جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے اسے میرے سینے میں انڈیل کر پھر اسے سی دیا۔ پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے جب ہم آسمان دنیا پر آئے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان دنیا کے نگران سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے کہا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل ہوں۔ اس نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کوئی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے دریافت کیا: کیا انہیں پیغام بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو دروازے کو کھول دیا گیا۔ جب ہم آسمان دنیا پر چڑھے' تو وہاں ایک شخص موجود تھا' جس کے دائیں طرف بہت سارے لوگ تھے اور بائیں طرف بہت سارے لوگ تھے۔ جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتا تھا' تو ہنسنے لگتا تھا' اور جب وہ اپنے بائیں طرف دیکھتا تھا' تو رونے لگتا تھا۔ اس نے کہا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ ان کے دائیں

طرف اور بائیں طرف موجودلوگوں سے مراد ان کی اولاد ہے۔ ان لوگوں میں سے دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں۔ جب یہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں' تو ہنسنے لگتے ہیں اور جب اپنے بائیں طرف دیکھتے ہیں' تو رونے لگتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر جبرائیل مجھے لے کر دوسرے آسمان پر آئے انہوں نے اس کے نگران سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس کے نگران نے ان سے دریافت کیا' وہی کچھ جو آسمان دنیا کے نگران نے کہا تھا: پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی۔ اللہ تعالیٰ کا درود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان حضرات پر نازل ہو۔ البتہ راوی نے یہ وضاحت نہیں کی کہ ان حضرات کے مقامات کون کون سے تھے؟ صرف یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام کو پایا تھا' اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پایا تھا۔

ابن شہاب زہری کہتے ہیں: ابن حزم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے' یہاں تک کہ میں مقام مستوی تک پہنچ گیا جہاں میں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی''۔

ابن حزم کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہاں اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں' میں واپس آیا' تو میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا۔ اس نے ان لوگوں پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مڑ کر کہا۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں اپنے پروردگار کے پاس واپس آیا' تو اس نے نصف کر دیں۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کیا' تو اس نے فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہوں گی مگر پچاس شمار ہوں گی۔ ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے کہا: اپنے پروردگار سے رجوع کیجئے میں نے یہ کہا: مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ (یعنی جبرائیل) مجھے ساتھ لے کر روانہ ہوئے' یہاں تک کہ وہ مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے آئے جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپا ہوا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا چیز ہے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا' تو اس میں موتیوں سے بنی ہوئی عمارتیں تھیں اور اس کی مٹی مشک جیسی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَجَامِرِ وَالْاَمْشَاطِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ دَارِ كَرَامَتِهٖ لِاَوْلِيَائِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جوان انگیٹھیوں اور کنگھیوں کی صفت کے بارے میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دار کرامت میں اپنے دوستوں کے لیے تیار کیا ہے

7407 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اَمْشَاطُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الذَّهَبُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا''۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْهُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ

اس جگہ کا تذکرہ' جہاں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں

7408 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ بِالرَّمْلَةِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْقَرَاطِيْسِيُّ يُوْسُفُ بْنُ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ تِلَالِ - اَوْ مِنْ تَحْتِ جِبَالِ - مِسْكٍ *

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کی نہریں ایک ٹیلے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پہاڑوں کے نیچے سے نکلتی ہیں' جو مشک کے بنے ہوئے ہیں''۔

7407– إسناده قوى. رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الرمادى فروى له أبو داود والترمذى، وهو حافظ وقد توبع .وأخرجه الحميدى فى "مسنده" "1110" عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "3246" فى بدء الخلق: باب ما جاء فى صفة الجنة وأنها مخلوقة، عن أبى اليمان، عن شعيب، عن أبى الزناد، به مطولاً. وانظر الحديث رقم "7436" و "7437".

7408– إسناده حسن. أبو يزيد القراطيسى: هو يوسف بن يزيد بن كامل، وابن ثوبان: هو عبد الرحمن بن ثابت. وأخرجه العقيلى فى "الضعفاء" 2/326 عن يوسف بن يزيد القراطيسى بهذا الإسناد ..... وأخرجه أبو نعيم فى "صفة الجنة" "313" من طريق الربيع بن سليمان، عن أسد بن موسى، به. وفى الباب عن ابن مسعود موقوفاً عليه عند ابن أبى شيبة 13/96 و147، وأبو نعيم فى "صفة الجنة" "306"، وهناد فى "الزهد" "94" من طريقين عن الأعمش، عن عبد الله بن مرة، عن مسروق، عن عبد الله.

35
35

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ الَّتِي اَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُطِيعِينَ مِنْ اَوْلِيَائِهِ

جنت کی نہروں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء میں سے فرمانبرداروں کے لیے تیار کیا ہے

7409 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ، وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ الْخَمْرِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، ثُمَّ يَنْشَقُّ مِنْهَا بَعْدُ الْاَنْهَارُ

✿✿ حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں پانی کا دریا ہے۔ شہد کا دریا ہے۔ مشروب کا دریا ہے۔ دودھ کا دریا ہے اور پھر ان دریاؤں سے نہریں نکلتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْوَصْفِ الَّذِي بِهِ خَلَقَ اللّٰهُ اُصُولَ اَشْجَارِ الْجَنَّةِ

اس وصف کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جنت کے درختوں کی جڑیں بنائی ہیں

7410 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَطَّانُ بِتِنِّيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ:

7409- رجاله ثقات رجال مسلم غير حكيم بن معاوية، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق . الجريري - هو سعيد بن إياس - قد تغير حفظه قبل موته، وقد روى الشيخان له من رواية خالد وهو ابن عبد الله الطحّان الواسطيّ. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 6/204-205، وفي "صفة الجنة" "307" من طريق وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وقال: غريب عن الجريري، تفرد به حكيم. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "71"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "307" من طريق إسحاق بن شاهين، عن خالد، به. ...... وأخرجه أحمد 5/5، والدارمي 2/337، والترمذي "2571" في صفة الجنة" باب ما جاء في صفة أنهار الجنة، من طريق يزيد بن هارون، وعبد الحميد في "المنتخب" "410"، وابن عدي في "الكمال" 2/500، والبيهقي في "البعث" "239"

7410- حديث حسن. رجاله ثقات رجال الشيخين غير زياد بن الحسن بن فرات وأبيه، فقد أخرج لزياد الترمذي، ولأبيه مسلم وغيره، وقال أبو حاتم في كليهما: منكر الحديث، وقال الدارقطني في زياد: لا بأس به ولا يحتج به، وأبوه وجده ثقات. قالت: وله شواهد تقويه. وأخرجه الترمذي "2525" في صفة الجنة: باب ما جاء في صفة الجنة، وابن أبي داود "البعث" "66"، والخطيب في "تاريخه" 5/108 من طريق أبي سعيد الأشج، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من حديث أبي سعيد . وفي الباب عن سليمان موقوفاً عند هناد بن السري في "الزهد". .... "98"، ووكيع في "الزهد" "215"، وابن أبي شيبة في "المصنع" 13/333، والبيهقي في "البعث" "288" و "289"، وأبي نعيم في "الحلية" 1/202 من طريق الأعمش، عن أبي ظبيان، عن جرير، عن سلمان، وفيه قوله: "أصولها اللؤلؤ والذهب وأعلاها الثمار." وقال أبو نعيم: ورواه جرير، عن قابوس بن أبي ظبيان، عن أبيه نحوه.

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّي، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا سَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جنت میں ہر درخت کا تنا سونے کی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْمَسَافَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ مِنْ اَشْجَارِ الْجَنَّةِ

اس مسافت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جنت کے درختوں میں سے کسی درخت کے سائے کے نیچے ہوگی

7411 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ (وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ) (الواقعة: 30)

7411– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار حافظ، وقد توبع، ومن فوقه على شرط الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وأخرجه الحميدي "1131"، والبخاري "4881" في تفسير سورة الواقعة، والبيهقي في "البعث" "268" من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/418، ومسلم "2826" "7" في صفة الجنة وصفة نعيمها: باب "إن في الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مئة عام لا يقطعها "، من طريق المغيرة بن عبد الوهاب. كلاهما عن أبي الزناد، به. . ... وأخرجه أحمد 2/452، ومسلم "2826" "6"، وابن أبي داود في "البعث" "67"، والترمذي "2523" في صفة الجنة: باب ما جاء في صفة شجر الجنة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/205، والطبري في "جامع البيان " 27/183، وأبو نعيم في "صفة الجنة " "401" من طريق الليث، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/482، والبخاري "3252" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، والطبري 27/138، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "403" من طريق فليح بن سليمان، عن هلال بن علي، عن عبد الرحمن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "20878"، وأحمد 2/469، والطبري 184-27/138، والبيهقي في "البعث" "269" و "270" من طرق عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/438، وهناد بن السري في "الزهد" "113"، والدارمي 2/338، وابن ماجة "4335" في الزهد: باب صفة الجنة، والطبري 27/183و 184 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي "2547"، وأحمد 2/445و462، والدارمي 2/338، والطبري 27/183، وأبو نعيم "403" من طريق شعبة، عن أبي الضحاك، عن أبي هريرة. وأخرجه أبو الشيخ في "العظمة" "578"، والطبري 27/184 من طريق عوف، عن خلاس ومحمد - وهو ابن سيرين - عن أبي هريرة................ وأخرجه أبو نعيم "401" من طريق سلمة بن علقمة، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة، قال: بلغني أن في الجنة شجرة.... وأخرجه هناد "114"، والطبري 27/182 من طريق إسماعيل بن أبي خالد، عن زياد المخزومي، عن أبي هريرة. وأخرجه الطبري 27/183 من طريق الحسين بن محمد، عن زياد، عن أبي هريرة. وانظر الحديث الآتي.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جنت میں درخت (اتنے بڑے) ہیں ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک سفر کرسکتا ہے (پھر بھی اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا)''
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو۔
''اور پھیلے ہوئے سائے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّجَرَةَ الَّتِي وَصَفْنَا نَعْتَهَا لَا يَقْطَعُ الرَّاكِبُ ظِلَّهَا فِي الْمُدَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' وہ درخت جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے' سوار شخص اس کے سائے کو اتنی مدت میں عبور نہیں کر سکے گا' جس (مدت) کا ہم نے ذکر کیا ہے

7412 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، لَا يَقْطَعُهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جنت میں درخت ایسا ہے کہ ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے پھر بھی اسے عبور نہیں کرسکتا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْمِ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ نَعْتُنَا لَهَا

اس درخت کے نام کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کی حالت ہم نے بیان کی ہے

7413 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،
(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا طُوبَى؟ قَالَ: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ مِائَةِ سَنَةٍ، ثِيَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ اَكْمَامِهَا

7412– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "صحيفة همام" "5" وفي "مصنف عبد الرزاق" ."20877" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه البغوي في "شرح السنة" "4370"، وفي "معالم التنزيل" .4/282 وانظر الحديث السابق.

7413– إسناده ضعيف، رواية دارج عن أبي الهيثم فيها ضعف. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "68"، والطبري في "جامع البيان" 13/149 من طريق سليمان بن [illegible]رد، عن أبي واهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/71، وأبو يعلى "1374"، والخطيب في "تاريخه" 4/91 من طريقين عن ابن لهيعة، عن دارج، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 4/644، وزاد نسبته إلى ابن أبي حاتم، وابن مردويه.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! طوبیٰ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت ایک سو سال کی ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اس کی شاخوں سے نکلتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا تُشْبِهُ شَجَرَةُ طُوبَى مِنْ اَشْجَارِ هٰذِهِ الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس دنیا کے درختوں میں سے کون سا درخت طوبیٰ کے درخت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے

7414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَخِي، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ زَيْدٍ الْبِكَالِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا فَاكِهَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فِيْهَا شَجَرَةٌ تُدْعٰى طُوبَى، فَقَالَ: اَيُّ شَجَرِنَا تُشْبِهُ، قَالَ: لَيْسَ تُشْبِهُ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ اَرْضِكَ، وَلٰكِنْ اَتَيْتَ الشَّامَ؟، قَالَ: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَاِنَّهَا شَجَرَةٌ بِالشَّامِ تُدْعٰى الْجُمَيْزَةَ تَشْتَدُّ عَلٰى سَاقٍ، ثُمَّ يُنْشَرُ اَعْلَاهَا، قَالَ: مَا عِظَمُ اَصْلِهَا؟ قَالَ: لَوِ ارْتَحَلْتَ جَذَعَةً مِنْ اِبِلِ اَهْلِكَ مَا اَحَطْتَ بِاَصْلِهَا حَتّٰى تَنْكَسِرَ تُرْقُوَتَاهَا هَرَمًا

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا۔ جنت کے پھل کیسے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت طوبیٰ ہے۔ دیہاتی نے دریافت کیا۔ ہمارے درختوں میں سے کون سا درخت اس سے مشابہت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے علاقے کا کوئی درخت اس سے مشابہت نہیں رکھتا کیا تم شام گئے ہو۔ اس نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام میں ایک درخت ہے جس کا نام جمیزہ ہے اس کے تنے کو باندھا جاتا ہے اور پھر اوپری حصے کو کھول دیا جاتا ہے۔ اس دیہاتی نے دریافت کیا: (جنت کے اس درخت) کی جڑ کتنی بڑی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اپنے گھر کے اونٹوں میں سے ایک کم سن اونٹ پر پالان رکھو تو پھر بھی تم اس کی جڑ کو اس وقت تک عبور نہیں کر سکو گے جب تک اس اونٹ کی ہڈیاں بڑھاپے کی وجہ سے ٹوٹ نہیں جاتیں۔

7414- إسناده صحيح. معروف بن سويد: روى له أبو داود والنسائي، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي عشانة وهو حي بن يومن- فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة . المقرء: هو أبو عبد الرحمن عبد الله بن يزيد. وأخرجه أحمد 2/168، وابن أبي عاصم في "الأوائل" "57"، وعبد بن حميد "352"، وأبو نعيم في "الحلية" 1/347، وفي "صفة الجنة" "81"، والبزار "3665"، والبيهقي في "البعث" "414" من طريق المقرء، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/259 وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني، ورجالهم ثقات، وذكره بلفظ آخر، وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجال الطبراني رجال الصحيح غير أبي عشانة، وهو ثقة

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى الَّتِىْ هِىَ نِهَايَةُ ظِلَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اہل جنت کے سائے کی انتہا ہے

7415 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: رُفِعَتْ لِى سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِى الْجَنَّةِ، وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ

❁❁ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ بات بتائی۔ آپ نے فرمایا: میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ آیا' تو اس کے پھل ہجر کے مٹکوں کی طرح تھے' اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں باطنی تھیں اور دو نہریں ظاہری تھیں۔ میں نے دریافت کیا: جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: جہاں تک باطنی دو نہروں کا تعلق ہے' تو وہ جنت میں ہیں اور جہاں تک ظاہری دو نہروں کا تعلق ہے تو وہ نیل اور فرات ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عِنَبِ الْجَنَّةِ الَّذِىْ اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ فِىْ عِبَادِهٖ

جنت کے انگور کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے فرمانبرداروں کے لیے تیار کر رکھا ہے

7416 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

7415– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى "3207" فى بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و "3887" فى مناقب الأنصار: باب المعراج، وأبو نعيم فى "صفة الجنة" "302"، والبغوى فى "تتفسيره" 94-3/92، وشرح السنة "3752" من طريق هدبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 210-4/208، والطبرانى "598"/19، وأبو عوانة 124-1/120 من طريق همام بن يحيى، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 14/305، وهناد بن السرى فى "الزهد." ....

"117"، وأحمد 4/210، ومسلم "164" "264" فى الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 8/346، والطبرى فى "جامع البيان" 27/53، والطبرانى "599"/19، وأبو عوانة 120-1/116، وابن خزيمة فى "صحيحه" "301"، والبيهقى فى "دلائل النبوة " 277-2/273، والبغوى فى "تفسيره" 94-3/92 من طريق سعيد بن أبى عزوبة، عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 208-4/207، ومسلم "164" "265"، والنسائى 221-1/217 فى الصلاة: باب فرض الصلاة، والطبرى 27/53، وأبو عوانة 1/116، والطبرانى "599"/19 والبيهقى فى "دلائل النبوة " 2/377، من طريق هشام الدستوائى، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 4/208، وأبو عوانة 1/124، والبيهقى فى "البعث" "181" من طريق شيبان، عن قتادة، به. وأخرجه الطبرانى "599"/19 من طريق أبى عوانة والخليل بن مرة، عن قتادة، به.

7416– هو صحيح لغيره. انظر "6450" و ."7414"

مُعَمَّرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَخِي، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَزِيْدَ الْبِكَالِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: فِيْهَا عِنَبٌ - يَعْنِي: الْجَنَّةَ - يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا عِظَمُ الْعُنْقُوْدِ مِنْهَا، قَالَ: مَسِيْرَةُ شَهْرٍ لِلْغُرَابِ الْاَبْقَعِ لَا يَنْثَنِي وَلَا يَفْتُرُ، قَالَ: مَا عِظَمُ الْحَبَّةِ مِنْهُ؟ قَالَ: هَلْ ذَبَحَ اَبُوْكَ تَيْسًا مِنْ غَنَمِهِ قَطُّ عَظِيْمًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَسَلَخَ اِهَابَهُ، فَاَعْطَاهُ اُمَّكَ، وَقَالَ: اُدْبُغِي لَنَا هٰذَا ثُمَّ افْرِي لَنَا مِنْهُ دَلْوًا نَرْوِيْ بِهِ مَاشِيَتَنَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّ تِلْكَ الْحَبَّةَ تُشْبِعُنِي وَاَهْلَ بَيْتِي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَعَامَّةَ عَشِيْرَتِكَ

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس میں انگور ہوں گے۔ اس کی مراد یہ تھی کہ کیا جنت میں انگور ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: اس کے گچھے کتنے بڑے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنی مسافت جتنے جوایک ''ابقع کوا'' رکے بغیر مسلسل اڑتے ہوئے ایک ماہ میں طے کرتا ہے۔ دیہاتی نے دریافت کیا: اس کا دانہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ کیا تمہارے والد نے اپنی بکریوں میں سے کبھی کوئی بڑا نر جانور ذبح کیا ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ تبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: انہوں نے اس کی کھال بھی اتاری ہوگی' اور وہ تمہاری والدہ کو دی ہوگی اور یہ کہا ہوگا: تم ہمارے لیے اس کی دباغت کردو' اور پھر اس کے ذریعے ہمارے لیے ایک مشکیزہ تیار کردینا تاکہ ہم اس کے ذریعے اپنے جانوروں کو پانی دیں۔ اس دیہاتی نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر اس نے کہا: وہ ایک دانہ تو مجھے اور میرے تمام اہل خانہ کو سیر کردے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمام خاندان کے اکثر افراد کو بھی (سیر کردے گا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْقَلِيْلَ مِنَ الْجَنَّةِ لِاَهْلِهَا خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت کے لیے جنت کا تھوڑا سا حصہ' ہر اس چیز سے زیادہ بہتر ہے جس پر سورج دنیا میں طلوع ہوتا ہے

7417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا، وَمَا فِيْهَا جَمِيْعًا، اقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: (فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ، وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ)

(آل عمران: 185)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''جس شخص کو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیاوی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

7418 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ، اَوْ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں کمان رکھنے کی جگہ یا کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ فِي الْعُقْبٰى

اس پہلے گروہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو آخرت میں (سب سے پہلے) جنت میں داخل ہوگا

7419 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ

7417– إسناده حسن . محمد بن عمرو - وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ - روى لـه البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، غير هناد، فمن رجال مسلم . وهو في "الزهد" له ."113" وأخرجه الترمذي "3292" في تفسير سورة الواقعة، عن أبي كريب، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/101، وأحمد 2/438، والدارمي 333-2/32، والترمذي "3013" في تفسير سورة آل عمران، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "53"، والحاكم 2/299 من طرق عن محمد بن عمرو، به . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 2/482، والبخاري "2793" في الجهاد: باب الغدوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس أحدكم في الجنة و "3253" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة، من طريق فيلح بن سليمان، عن هلال بن علي، عن عبد الرحمن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن عبد البر في "جامع بيان العلم وفضله " 2/17 من طريق ..... عبد الرحمن بن إسحاق، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة. وأخرجه بحشل في "تاريخ واسط" ص 160 من طريق الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/483، والدولابي في "الكنى" 1/103 من طريقين عن أبي أيوب مولى لعثمان بن عفان، عن أبي هريرة، وانظر الحديث الآتي . والحديث المتقدم برقم "6158".

7418– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو يونس: هو سليم بن جبير الدوسي وانظر الحديث السابق والحديث المتقدم برقم ."6158"

الْاَنْصَارِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِیْنُ بْنُ بُكَیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

(متنِ حدیث): قَالَ: تَجْتَمِعُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَیُقَالُ: اَیْنَ فُقَرَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَمَسَاكِیْنُهَا؟ قَالَ: فَیَقُوْمُوْنَ، فَیُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا عَمِلْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا ابْتَلَیْتَنَا فَصَبَرْنَا، وَآتَیْتَ الْاَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَیْرَنَا، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ: صَدَقْتُمْ، قَالَ: فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ، وَیَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلٰى ذَوِی الْاَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ، قَالُوْا: فَاَیْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: یُوْضَعُ لَهُمْ كَرَاسِیُّ مِنْ نُوْرٍ، وَتُظَلِّلُ عَلَیْهِمُ الْغَمَامُ، یَكُوْنُ ذٰلِكَ الْیَوْمُ اَقْصَرَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ قیامت کے دن اکٹھے ہو گے' تو یہ کہا جائے گا: امت کے غریب لوگ اور مسکین لوگ کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو لوگ کھڑے ہوں گے' تو ان سے کہا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ یہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا' تو ہم نے صبر سے کام لیا' تو نے اموال اور حکومت دوسروں کو دے دی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے سچ کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو وہ لوگ دوسرے لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور حساب کی سختی مالدار لوگوں اور حکمرانوں کے لیے باقی رہ جائے گی۔ لوگوں نے دریافت کیا: اس دن مومن کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی' اور ان پر بادل نے سایہ کیا ہوا ہوگا' اور وہ دن اہل ایمان کے لیے (دنیاوی) دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ صُوَرِ الزُّمْرَةِ الَّتِیْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَوَّلَ النَّاسِ فِی الْقِیَامَةِ

اس گروہ کی شکل وصورت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

جو قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا

7420 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ،

(متنِ حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا، یَقُوْلُ: اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَیُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَاَتَوْا اَبَا هُرَیْرَةَ، فَسَاَلُوْهُ، فَقَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَضْوَاِ كَوْكَبٍ فِی السَّمَاءِ دُرِّیٍّ اَوْ دُرِّیءٍ - شَكَّ سُفْیَانُ - لِكُلِّ رَجُلٍ

7419- إسناده حسن. محمد بن سعيد الأنصاري: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/102. عبد الله بن الحارث: هو الزبيدي النجراني، وأبو كثير: هو الزبيدي الكوفي، اسمه زهير بن الأقمر، وقيل غير ذلك. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/337 وقال: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح غير أبي كثير الزبيدي، وهو ثقة.

مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ

❁❁ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ مردوں اور خواتین کے درمیان اس بات پر بحث ہوگئی کہ ان میں سے کس کی تعداد جنت میں زیادہ ہوگی۔ وہ لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری امت کا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا۔ اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں سفیان نامی راوی کو شک ہے۔) ان میں سے ہر ایک فرد کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا گودا گوشت کے اندر سے بھی دکھائی دے گا' اور جنت میں کوئی کنوارہ نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الزُّمْرَةِ الَّتِي هِيَ اَوَّلُ الْخَلْقِ دُخُولًا الْجَنَّةَ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

اس گروہ کی صفت کا تذکرہ' جو انبیاء کے بعد' جنت میں داخل ہونے کے حوالے سے' مخلوق میں سب سے پہلے ہوگا

7421 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

7420- إسناده صحيح . رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الرمادى، فقد روى له أبو داود والترمذى، وهو حافظ وقد توبع، سفيان: هو ابن عيينة، وأيوب: هو ابن أبى تميمة السختيانى، ومحمد: هو ابن سيرين . وأخرجه الحميدى "1143"، وأحمد 2/247، ومسلم "2834" "14" فى الجنة وصفة نعيمها، باب أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر، من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "10879" عن معمر، وأحمد 2/230، والحسين المروزى فى زوائد "الزهد" لابن المبارك "1585"، ومسلم "2834" "14"، والبيهقى فى "البعث" "335" من طريق إسماعيل بن علية، والخطيب فى "تاريخه" 9/87 من طريق حمادة بن سلمة، ثلاثتهم عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 2/345 و420 و422 و507، والدارمى 2/336، وأبو نعيم فى "صفة الجنة "244""، والخطيب فى "تاريخه" 9/87، والبيهقى فى "البعث" "334" من طرق عن محمد، به بطوله ومختصراً. وأخرجه البخارى "3254" فى بدء الخلق: باب ما جاء فى صفة الجنة، من طريق هلال، عن عبد الرحمن بن أبى عمرة، عن أبى هريرة . وأخرجه بنحوه مختصراً: أحمد 2/400، والحسين المروزى فى زائد "الزهد" "1576"، وأبو نعيم فى "الحلية" 8/184-185، وفى "صفة الجنة" "245"، وأبو عوانة 1/140-141، البغوى "4323" من طريق الزهرى، عن سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة .... وأخرجه أحمد 2/473 و504، والحسين المروزى "1574"، وأبو نعيم فى "صفة الجنة" "242" من طريق إسماعيل بن أبى خالد، عن زياد المخزومى، عن أبى هريرة . وأخرجه أحمد 2/385، وأبو الشيخ فى "العظمة" "579" و"580" من طريق خلاس وأبى رافع، عن أبى هريرة. وأخرجه الدارمى 2/333، وأبو نعيم "246" و"247" من طريقين عن أبى سلمة، عن أبى هريرة. وأخرجه ابن أبى عاصم فى "الأوائل" "87"، وأبو نعيم "250" من طريق قتادة، عن عطاء بن يسار، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/257، وابن أبى شيبة 14/129، وأبو نعيم فى "صفة الجنة" "249" من طريق محمد بن إسحاق، عن عياض بن دينار "وزاد أحمد هنا: عن أبيه" عن أبى هريرة. وسيأتى أيضاً برقم "7436" و "7437".

سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِیُّ، عَنْ اَبِیْ عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ يُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ، وَتُتَّقٰی بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوْتُ اَحَدُهُمْ، وَحَاجَتُهٗ فِیْ صَدْرِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهٖ: اِيْتُوْهُمْ فَحَيُّوْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمَاوَاتِكَ، وَخِيرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ اَفَتَاْمُرُنَا اَنْ نَاْتِیَ هٰؤُلَاءِ، فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَعْبُدُوْنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا، وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ، وَتُتَّقٰی بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوْتُ اَحَدُهُمْ، وَحَاجَتُهٗ فِیْ صَدْرِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، قَالَ: فَتَاْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ: (سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ) (الرعد: 24)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے' سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا' تو لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جنت میں سب سے پہلے غریب مہاجرین داخل ہوں گے جن کے لیے راستوں کو بند کر دیا گیا' اور ان کے لیے مصیبتیں پیدا کر دی گئیں۔ ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا' تو اس کی ضرورت سینے میں ہی رہ جاتی' اور وہ اسے پوری کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے جسے چاہے گا اس سے یہ فرمائے گا۔ ان کو لاؤ اور انہیں سلام کرو۔ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں' اور تیری مخلوق میں بہتر لوگ ہیں۔ کیا' تو ہمیں یہ حکم دے رہا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کو سلام کریں۔ پروردگار فرمائے گا یہ ایسے بندے تھے جنہوں نے میری عبادت کی اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرایا۔ ان کے لیے راستے بند کر دیئے گئے اور مصیبتیں پیدا کر دی گئیں۔ ان میں سے کوئی شخص ایسی حالت میں فوت ہوتا کہ اس کی حاجت اس کے سینے میں ہوتی تھی۔ وہ اس کو پوری کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس وقت فرشتے پھر ان لوگوں کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے میں سے ان پر داخل ہوں گے (اور یہ کہیں گے جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''تم پر سلام ہو اس چیز کی وجہ سے' جو تم نے صبر کیا اور آخرت کا گھر کتنا بہترین ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَوَّلِ مَا يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِنْدَ دُخُوْلِهِمْ اِيَّاهَا تَفَضَّلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ اہل جنت، جنت میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کھائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ شرف عطا کرے

7422 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَ حَبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِي؟ فَقُلْتُ: اَلَا تَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: اِنَّمَا اَدْعُوْهُ بِاسْمِهِ الَّذِيْ سَمَّاهُ بِهِ اَهْلُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِيْ سَمَّانِيْ بِهِ اَهْلِي ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: جِئْتُ اَسْاَلُكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: يَنْفَعُكَ شَيْءٌ اِنْ اَخْبَرْتُكَ ، قَالَ: اَسْمَعُ مَا تُحَدِّثُ، فَنَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِعُوْدٍ مَعَهُ، وَقَالَ: سَلْ ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ ، قَالَ: فَمَنْ اَوَّلُ النَّاسِ اِجَازَةً؟ فَقَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: زَائِدَةُ كَبِدِ النُّوْنِ ، قَالَ: مَا غَدَاؤُهُمْ عَلٰى اِثْرِهَا؟ قَالَ: يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِيْ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ اَطْرَافِهَا ، قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: مِنْ عَيْنٍ فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: وَجِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا نَبِيٌّ، قَالَ: يَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ؟ ، فَقَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنِيْ جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ، فَقَالَ: مَاءُ الرَّجُلِ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ، فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَا بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَاِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْاَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آنَثَا بِاِذْنِ اللّٰهِ ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: لَقَدْ صَدَقْتَ، وَاِنَّكَ لَنَبِيٌّ وَانْصَرَفَ، فَذَهَبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: لَقَدْ سَاَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَاَلَنِيْ وَمَالِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ

7422- حديث صحيح، محمد بن خلف الدارى وشيخه قد توبعا، ومن فوقهما على شرط مسلم . أبو سلام: هو ممطور الأسود الحبشى، وأبو أسماء الرحبى: هو عمرو بن مرثد . وأخرجه مسلم "315" فى الحيض: باب بيان صفة منى الرجل والمرأة، والنسائى فى "عشرة النساء" "188"، والطبرانى "1414"، وأبو نعيم فى "صفة الجنة" "337"، والحاكم 482-3/481، والبيهقى فى "البعث" "315" من طرق عن معاوية بن سلام، بهذا الإسناد. وقوله: "فنكت" أى خط بالعود فى الأرض، وأثر به فيها، وهذا يفعله المفكر . و"الجسر" بفتح الجيم وكسرها، والمراد به الصراط، و "الإجازة" هنا بمعنى الجواز والعبور، و "التحفة" بإسكان الحاء وفتحها مايهدى إلى الرجل ويخص به ويلاطف، "النون": الحوت.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اسی دوران یہودیوں کا ایک عالم آیا اور بولا: اے حضرت محمد! آپ کو سلام ہو۔ میں نے اسے دھکا دیا' تو وہ گرنے کے قریب ہوا اس نے مجھے کہا تم نے مجھے دھکا کیوں دیا ہے۔ میں نے کہا: کیا تم یا رسول اللہ! نہیں' کہہ سکتے۔ یہودی نے کہا: میں نے انہیں ان کے نام سے بلایا ہے۔ وہ نام جوان کے گھر والوں نے ان کا رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا نام محمد ہے۔ یہ وہ نام ہے' جو میرے گھر والوں نے میرا رکھا ہے۔ اس یہودی نے کہا: میں آپ سے سوال کرنے کے لیے آیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں خبر دوں' تو یہ چیز تمہیں فائدہ دے گی۔ اس نے کہا: آپ جو بیان کر رہے ہیں میں اسے غور سے سن رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھڑی تھی' جس کے ذریعے آپ زمین کرید رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوال کرو۔ اس یہودی نے دریافت کیا' جس دن زمین کو دوسری زمین میں اور آسمانوں کو تبدیل کر دیا جائے گا اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ پل صراط سے کچھ پہلے ایک تاریکی میں ہوں گے۔ اس نے دریافت کیا: سب سے پہلے اسے کون لوگ عبور کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب مہاجرین۔ یہودی نے دریافت کیا: جب وہ جنت میں داخل ہوں گے ان کی خوراک کیا ہو گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مچھلی کے جگر کا اضافی حصہ۔ اس نے دریافت کیا: اس کے بعد ان کی خوراک کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کے لیے جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا' جو جنت کے اطراف میں چرتا رہا ہوگا۔ یہودی نے دریافت کیا: ان لوگوں کا مشروب کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسے چشمے سے آئے گا' جس کا نام سلسبیل ہے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ اس نے بتایا: میں آپ سے ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آیا تھا۔ جن کے بارے میں روئے زمین پر کوئی نہیں جانتا صرف کوئی نبی جان سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تمہیں کچھ کہوں' تو اس کا تمہیں فائدہ ہوگا۔ اس نے کہا: میں اپنے کانوں کے ذریعے سن رہا ہوں میں نے آپ سے بچے کے بارے میں دریافت کرنا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا مادہ تولید سفید ہوتا ہے' اور عورت کا مادہ زرد ہوتا ہے' جب وہ دونوں ملیں اور مرد کا مادہ عورت کی منی پر غالب آجائے' تو اللہ کے حکم کے تحت لڑکا ہوتا ہے۔ جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے' تو اللہ کے حکم کے تحت لڑکی ہوتی ہے۔ یہودی نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ آپ واقعی نبی ہیں پھر وہ چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی اس نے مجھ سے جن چیزوں کے بارے میں دریافت کیا تھا: مجھے ان کے بارے میں علم نہیں تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس کا علم دے دیا گیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ مَا يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ عِنْدَ دُخُوْلِهِمْ اِيَّاهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت، جنت میں داخل ہونے کے بعد جنت میں سب سے پہلے کیا کھائیں گے

7423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْ نَخْلٍ لَهُ، فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي سَائِلُكَ عَنْ اَشْيَاءَ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا نَبِيٌّ، فَاِنْ اَنْتَ اَخْبَرْتَنِيْ بِهَا آمَنْتُ بِكَ، فَسَاَلَهُ عَنِ الشَّبَهِ، وَعَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ يَّحْشُرُ النَّاسَ، وَعَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا، قَالَ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا الشَّبَهُ اِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ ذَهَبَ بِالشَّبَهِ، وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ ذَهَبَ بِالشَّبَهِ، وَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّحْشُرُ النَّاسَ نَارٌ تَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، فَتَحْشُرُ النَّاسَ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَاْسُ ثَوْرٍ وَّكَبِدُ حُوتٍ، ثُمَّ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ، وَاِنَّهُمْ اِنْ سَمِعُوْا بِاِيمَانِيْ بِكَ بَهَتُوْنِيْ، وَوَقَعُوْا فِيَّ، فَاُحِبُّ اَنِّي اَبْعَثُ اِلَيْهِمْ، فَبَعَثَ فَجَاؤُوا، فَقَالَ: مَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوْا: سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَعَالِمُنَا وَابْنُ عَالِمِنَا، وَخَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ اَتُسْلِمُوْنَ؟، فَقَالُوْا: اَعَاذَهُ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ذٰلِكَ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ، فَقَالَ: اخْرُجْ يَا ابْنَ سَلَامٍ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: بَلْ هُوَ شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَجَاهِلُنَا وَابْنُ جَاهِلِنَا، قَالَ: اَلَمْ اُخْبِرْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهُمْ قَوْمٌ بُهْتٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے کھجوروں کے باغ میں تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: میں آپ سے کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ جن کے بارے میں کسی نبی کو ہی علم ہوسکتا ہے اگر آپ نے مجھے ان کے بارے میں بتا دیا تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (بچے کی ماں یا باپ میں سے کسی ایک کے ساتھ) مشابہت کے بارے میں دریافت کیا اور اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی اور اس بارے میں دریافت کیا کہ اہل جنت سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی جبرائیل نے مجھے ان کے بارے میں بتایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بتایا: وہ تو یہودیوں کے ناپسندیدہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک مشابہت کا تعلق ہے جب مرد کا مادہ عورت کے مادے پر سبقت لے جائے تو بچہ باپ کے مشابہہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا مادہ مرد کے مادے پر سبقت لے جائے تو بچہ عورت کے مشابہہ ہوتا ہے۔ لوگوں کو سب سے پہلے ایک آگ اکٹھا کرے گی جو مشرق کی طرف سے آئے گی اور ان کو اکٹھا کر کے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ اہل جنت سب سے پہلے جو چیز کھائیں گے وہ بیل کا سر ہو گا اور مچھلی کا جگر ہو گا پھر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہودی بہتان طراز لوگ ہیں اگر انہوں نے یہ سن لیا کہ میں آپ پر ایمان لایا ہوں تو وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے۔ میرے خلاف بولیں گے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میں انہیں بلوالوں۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیجا یہودی آگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عبداللہ بن سلام کی کیا حیثیت ہے؟ انہوں نے کہا:

7423– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/271، وأبو يعلى "3414"، وأبو نعيم في "الدلائل" "247" من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم. "7161"

وہ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے صاحب زادے ہیں اور ہمارے عالم ہیں اور ہمارے عالم کے صاحب زادے ہیں۔ ہمارے بہترین فرد ہیں اور ہمارے بہترین فرد کے صاحبزادے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہو جائے' تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے۔ ان لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ انہیں اس بات سے بچائے کہ وہ یہ بات کہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن سلام باہر آؤ۔ وہ نکل کر ان کے سامنے آئے' اور انہوں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تو ان یہودیوں نے کہا: بلکہ یہ ہمارے بدترین فرد اور بدترین فرد کے بیٹے ہیں ہمارے جاہل فرد اور جاہل فرد کے بیٹے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں نے آپ کو بتایا نہیں تھا کہ یہ بہتان طراز لوگ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَكُوْنُ مُتَعَقَّبَ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَرَابِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت کا بعد میں کھانا اور مشروب کیا ہوگا

7424 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَسْتَ تَزْعُمُ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ فِيْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِئَةِ رَجُلٍ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَالشَّهْوَةِ وَالْجِمَاعِ، فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: فَاِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُوْنُ لَهُ الْحَاجَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَاجَتُهُمْ عَرَقٌ يَّفِيضُ مِنْ جُلُوْدِهِمْ مِثْلُ الْمِسْكِ، فَاِذَا الْبَطْنُ قَدْ ضَمُرَ

❁❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے ابوالقاسم! کیا آپ اس بات کے قائل ہیں' کہ اہل جنت' جنت میں کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ہر جنتی کو کھانے پینے' شہوت اور صحبت کرنے میں ایک سو

7424– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هناد، فمن رجال مسلم. وثمامة بن عقبة، فقد روى له البخاري في "الأدب المفرد"، والنسائي، وهو ثقة، وهو في "الزهد" لهناد "63" و ."90" وأخرجه أحمد 4/367، والبزار "3522"، والطبراني "5007" والبيهقي في "البعث"317"" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 109-13/108، واحمد 4/381، والدارمي 2/334، وهناد "90"، وعبد بن حميد في "المنتخب" "263"، والحسين المروزي في "زوائد الزهد" "1459"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/191، والبزار "3523"، والطبراني "5004" و"5005" و"5006" و"5008" و"5009"، وأبو نعيم في "الحلية" 8/116، وفي "صفة الجنة" "329" من طرق عن الأعمش، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/216 وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني، ورجال أحمد والبزار رجال الصحيح غير ثمامة بن عقبة، وهو ثقة . وأخرجه الطبراني بنحوه "5010" من طريق هارون بن سعد، عن ثمامة، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 1/100 وزاد نسبته إلى ابن أبي حاتم.

آدمیوں جتنی قوت دی جائے گی۔ ان یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: جو شخص کھاتا اور پیتا ہے۔ اسے قضائے حاجت کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کی قضائے حاجت پسینے کی شکل میں ہوگی' جو مشک کی طرح کا (خوشبودار) وہ ان کے جسم سے نکل جائے گا' اور پیٹ ویسے ہی ہلکا پھلکا رہے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ سُوقِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي يَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُهَا

اہل جنت کے بازار کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس میں اہل جنت اکٹھے ہوں گے

7425 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهُ كُلَّ جُمُعَةٍ فِيهِ كُثْبَانُ الْمِسْكِ، فَتَهِيجُ رِيحُ شَمَالٍ فَتَحْثِي أَوْ فَتَسْفِي فِي وُجُوهِهِمُ الْمِسْكَ، فَيَأْتُونَ أَهْلِيهِمْ، فَيَقُولُونَ لَهُمْ: قَدْ زَادَكُمُ اللَّهُ بَعْدَنَا أَوِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُونَ لَهُمْ: وَأَنْتُمْ قَدْ زَادَكُمُ اللَّهُ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا

❀❀ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں اہل جنت ہر جمعے کے دن آیا کریں گے اس میں مشک کے ٹیلے ہیں وہاں شمال کی طرف سے آنے والی ہوا چلے گی' جو ان کے چہروں پر مشک چھڑکے گی۔ جب وہ اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے' تو ان سے کہیں گے ہمارے بعد اللہ تعالیٰ نے تمہارے حسن و جمال میں اضافہ کیا ہے' تو ان کے اہل خانہ ان سے کہیں گے ہمارے بعد اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھی حسن و جمال میں اضافہ کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا

قدر و منزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں سب سے کم ترین شخص کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7426 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْغَضَائِرِيُّ بِحَلَبَ وَكَانَ حِتْرَ النِّعَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

7425– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن عبد الجبار، وحماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الدارمي 2/339، ومسلم "3833" في الجنة ونعيمها: باب في سوق الجنة، وأبو نعيم في "الحلية" 6/253، والبيهقي في "البعث" "374"، والبغوي "4389" من طريق سعيد بن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/150، وأحمد 3/284-285 من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه الدارمي 2/338-339 عن يزيد بن هارون، عن حميد، عن أنس مرفوعاً. وأخرجه الحسين المروزي في "زوائد الزهد" "4191" عن محمد بن أبي عدي، عن حميد، عن أنس موقوفاً. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/102، والمبارك في "الزهد" برواية نعيم بن حماد "241"، والبيهقي في "البعث" "375" من طريق سليمان التيمي، عن أنس موقوفاً. ...... وأخرجه عَبْدُ الرَّزَّاقِ "20881" عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أنس موقوفاً.

7426– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير العدني، وأبن أبحر، فمن رجال مسلم. ابن أبي عمر العدني: هو محمد بن يحيى، وسفيان: هو ابن عيينة، وعبد الملك بن أبجر: هو عبد الملك بن سعيد بن حيان، وقد تقدم الحديث برقم "6216".

ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْعَدَنِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِیْفٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ، سَمِعَا الشَّعْبِیَّ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث):سَمِعْتُ الْمُغِیرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَی الْمِنبَرِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ مُوْسٰی، قَالَ: رَبِّ، اَیُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰی مَنزِلَةً؟ فَقَالَ: رَجُلٌ یَّجِیءُ بَعْدَمَا یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ، فَیُقَالُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَیَقُوْلُ: كَیْفَ اَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوا اَخَذَاتِهِمْ، فَیُقَالُ لَهُ: تَرْضَی اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ مِنَ الْجَنَّةِ مِثْلَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْیَا، قَالَ: فَیَقُوْلُ: نَعَمْ اَیْ رَبِّ، فَیُقَالُ: لَكَ هٰذَا وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَیَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ رَضِیتُ، فَیُقَالُ لَهُ: اِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهِ مَعَهُ، فَیَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ رَضِیتُ، فَیُقَالُ لَهُ: لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آپ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اہل جنت میں سب سے کم تر مرتبے کا شخص کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک ایسا شخص جو اہل جنت کے (جنت میں) داخل ہو جانے کے بعد آئے گا' تو اسے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ' تو وہ کہے گا میں کیسے اندر جا سکتا ہوں جبکہ لوگ اپنے ٹھکانوں پر پہنچ چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم کو جنت میں اتنی جگہ مل جائے' جو دنیا میں کسی بادشاہ کی ہوتی تھی' تو وہ کہے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں' تو اسے کہا جائے گا: تمہیں اتنی جگہ ملتی ہے' اس کی مانند مزید اور اس کی مانند مزید اور اس کی مانند مزید (یعنی مزید تین گنا اتنی جگہ ملتی ہے) تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں۔ اسے کہا جائے گا: تمہیں یہ بھی ملتا ہے اور اس کے ہمراہ اس کا دس گنا مزید ملتا ہے' تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں' تو اسے کہا جائے گا: تمہیں اس کے ہمراہ وہ چیز ملے گی' جس کی تمہارے نفس کو خواہش تھی جس کے ذریعے تمہاری آنکھوں کو لذت حاصل ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ ذَكَرْنَا نَعْتَهُ هُوَ مِمَّنْ وَجَبَتْ عَلَیْهِ النَّارُ، ثُمَّ اُخْرِجَ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ شخص جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ ان لوگوں میں سے ایک ہوگا جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی اور پھر انہیں جہنم سے نکالا گیا

7427 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِیْبِ الْبَذَشِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عُبَیْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):قَالَ: اِنِّی لَاَعْرِفُ آخِرَ رَجُلٍ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ خَرَجَ زَحْفًا، فَقِیْلَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَیَدْخُلُ، ثُمَّ یَخْرُجُ، فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ، قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، فَیُقَالُ لَهُ: اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ كُنْتَ فِیْهِ فِیْ

الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: تَمَنَّهْ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، تَنَافَسَ اَهْلُ الدُّنْيَا فِيْ دُنْيَاهُمْ، وَتَضَايَقُوْا فِيْهَا، فَاَنَا اَسْاَلُكَ مِثْلَهَا، فَيَقُوْلُ: لَكَ مِثْلُهَا وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ، فَهُوَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جہنم سے نکلنے والے آخری شخص سے واقف ہوں۔ یہ وہ شخص ہے' جو گھسٹتا ہوا باہر آئے گا۔ اسے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت میں داخل ہوگا پھر وہ باہر آئے گا' اور کہے گا: اے میرے پروردگار! لوگ' تو اپنی جگہوں کو حاصل کر چکے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تمہیں وہ زمانہ یاد ہے' جب تم دنیا میں رہا کرتے تھے۔ وہ کہے گا جی ہاں' تو پروردگار فرمائے گا تم آرزو کرو۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اہل دنیا اپنی دنیا کی خواہش کیا کرتے تھے اور دنیا کے بارے میں تنگی کا شکار ہوتے تھے۔ میں تجھ سے اس کی مانند کا سوال کرتا ہوں۔ پروردگار فرمائے گا تمہیں اس کی مانند ملتا ہے اور اس کا دس گنا (مزید) بھی ملتا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) یہ سب سے کم تر درجے کے جنتی کا مقام ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُعِدُّ اللّٰهُ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا نَعْتَهُ مِنَ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْرِبَةِ فِيْ جَنَّتِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کی ہے جس کی کیفیت ہم نے بیان کی ہے اور ان چیزوں کا تعلق جنت میں کھانے پینے سے ہے

7428 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَكُوْنُ فِي النَّارِ قَوْمٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ فَيَكُوْنُوْنَ فِيْ اَدْنَى الْجَنَّةِ، فَيُغْتَسِلُوْنَ فِيْ عَيْنٍ

7427- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب البذشي، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، إبراهيم: هو النخعي، وعبيدة" هو ابن عمرو السلماني. وأخرجه أحمد 379-1/378، وهناد بن السرى فى "الزهد" "207"، ومسلم "186" "309" فى الإيمان: باب آخر أهل النار خروجاً، والترمذى "2595" فى صفة جهنم: باب 10، وابن خزيمة فى "التوحيد" ص318-317، وابن منده فى "الإيمان" "843"، والبغوى "4356" من طرق عن أبى معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن منده "844" من طريق وكيع، عن الأعمش، به. وأخرجه ابن خزيمة ص 318، وابن منده "844" من طريق عبد الواحد بن زياد، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة وعبيدة، عن ابن مسعود مرفوعاً. وسقط رفع الحديث من المطبوع من ابن خزيمة. وأخرجه بنحوه البخارى "7511" فى التوحيد: باب كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، وابن خزيمة ص 317 من طريق إسرائيل، وأحمد 1/460 من طريق شيبان، والطبرانى "10339" من طريق أسباط، ثلاثتهم عن منصور، عن إبراهيم، به. وأخرجه الطبرانى "10340" من طريق إبراهيم بن المهاجر، عن إبراهيم النخعي، به. وانظر الحديث الآتى برقم "7431" و "7475".

الْحَيَاةِ، فَيُسَمِّيهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيُّونَ لَوْ طَافَ بِاَحَدِهِمْ اَهْلُ الدُّنْيَا لَاَطْعَمَهُمْ وَسَقَاهُمْ وَفَرَشَهُمْ، قَالَ وَاَحْسِبُهُ، قَالَ: وَزَوَّجَهُمْ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ جہنم میں ہوں گے جب تک اللہ نے چاہا وہ اس میں رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے گا' اور انہیں باہر نکالے گا یہ لوگ جنت میں کم تر درجے کے لوگ ہوں گے۔ انہیں چشمہ حیات میں غسل دیا جائے گا۔ اہل جنت ان کا نام جہنمی رکھیں گے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک تمام اہل دنیا کے پاس جائے' تو ان سب کو کھلا سکتا ہے پلا سکتا ہے ان سب کو بستر دے سکتا ہے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ وہ ان کی شادیاں کروا سکتا ہے۔ پھر بھی اس کے پاس جو نعمتیں ہوں گی ان میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ حَالَةِ آخِرِ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِمَّنْ اُخْرِجَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ

اس حالت کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جنت میں داخل ہونے والے آخری شخص کی حالت ہوگی' جسے اس کے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا پھر اسے جہنم سے نکالا جائے گا

7429 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّاسُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟ ، قَالُوْا: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ؟ ، قَالُوْا: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَاْتِيهِمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَقَامُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا، فَاِذَا جَاءَ نَا

7428– إسناده قوى. رجاله ثقات رجال مسلم غير عطاء بن السائب، فقد روى له البخارى متابعة، وقد اختلط بأخرة إلا أن حماد بن سلمة سمع منه قبل الاختلاط . أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز القشيرى. وهو فى "مسند أبى يعلى "4979". وأخرجه أحمد 1/454، وابن خزيمة فى "التوحيد" ص320، والبيهقى فى "البعث"432"" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وسيأتى برقم "7433". وفى الباب عن أنس موقوفاً - وهو بحكم المرفوع - بإسناد صحيح عند ابن خزيمة ص 320. وعنه أيضاً مختصراً ومرفوعاً عند البخارى "6559" و "7450"، وأحمد 3/133 و134 و147 و208 و269، وأبى يعلى "2886" و"2978" و"3013" و"3054" و"3206" من طريقين عن قتادة، عنه. ولفظه: "يخرج قوم من النار بعدما مسهم منها سفع فيدخلون الجنة، فيسميهم أهل الجنة: الجهنميين." وعن جابر عن البخارى "6558"، ومسلم "191" وغيرهما.

رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، قَالَ: فَيَاْتِيهِمْ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا، وَيُضْرَبُ جِسْرٌ عَلٰى جَهَنَّمَ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوزُهُ، وَدَعْوَةُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَبِهٖ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ تَدْرُوْنَ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ ، قَالُوْا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهٖ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ، وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ، مَنْ اَرَادَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْهُمْ، فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُوْدِ، قَالَ: وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، قَالَ: فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ، يُقَالُ لَهٗ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحَبَّةِ فِيْ حَمِيلِ السَّيْلِ، قَالَ: وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيحُهَا، وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: فَلَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ، فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ، فَيَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ، ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ: يَا رَبِّ، قَرِّبْنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: اَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا اَغْدَرَكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو، فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: فَلَعَلَّكَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ، فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ، وَيُعْطِي اللّٰهَ مِنْ عُهُودٍ وَّمَوَاثِيقَ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهٗ، فَيُقَرِّبُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَلَمَّا قَرَّبَهٗ مِنْهَا انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَاِذَا رَاٰى مَا فِيْهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: اَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ، وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا اَغْدَرَكَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ، قَالَ: فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتّٰى يَضْحَكَ جَلَّ وَعَلَا، فَاِذَا ضَحِكَ مِنْهُ اَذِنَ لَهٗ بِالدُّخُوْلِ دُخُوْلِ

7429- حديث صحيح، ابن أبى السرى وهو محمد بم المتوكل - قد توبع، ومن فوقه على شرط الشيخين . وهو فى "المصنف" لعبد الرزاق "208566"، ومن طريقه أخرجه أحمد 276-2/275و534-533، ومسلم "182" "301" فى الإيمان: باب معرفة طريق الرؤية، وعبد الله بن أحمد فى "السنة" "241" و"242"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "455"و"476"، والآجرى فى "التصديق بالنظر " "28"، واللالكائى فى "شرح أصول الاعتقاد" "418"، وابن منده فى "الإيمان" "805"، والبغوى ."4346" وأخرجه الآجرى "30"، وابن منده "806" من طريق محمد بن ثور، وابن منده أيضاً: "806 من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن معمر،........... بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 294-2/293، والبخارى "7437" فى التوحيد: باب قول الله تعالى " (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) ، ومسلم "182" و"299"، وعبد الله بن أحمد فى "السنة" "238" و"239"و"240"، وابن أبى عاصم فى "السنة" "453"و"475"، والطيالسى "2383"، واللالكائى "817"، وابن منده "804" من طريق إبراهيم بن سعد، وابن أبى عاصم "454"و"477"، وابن منده "408" من طريق الزبيدى، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص460 من طريق سعيد بن عبد العزيز، ثلاثتهم عن الزهرى، به . وأخرجه البخارى "6573" فى الرقاق: باب الصراط جسر جهنم، ومسلم "182" "300"، وابن أبى عاصم "456"و"478"، والآجرى فى "التصديق" "29"، واللالكائى "815"، وابن منده "807"، والبغوى "4366" من طريق أبى اليمان، عن شعيب، عن الزهرى، عن سعيد بن المسيب وعطاء بن يزيد، عن أبى هريرة. وانظر الحديث المتقدم برقم "4623" والآتى برقم ."7445"

الْجَنَّةِ، فَاِذَا دَخَلَ قِيلَ لَهُ: تَمَنَّ كَذَا وَتَمَنَّ كَذَا، فَيَتَمَنَّى حَتّٰى تَنْقَطِعَ بِهِ الْاَمَانِيُّ، فَيَقُولُ جَلَّ وَعَلَا: هُوَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ: هُوَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بادل نہ ہوں' تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بادل نہ ہوں' تو کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے' تو لوگوں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسی طرح قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو اکٹھا کرے گا' اور یہ فرمائے گا' جو جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے' جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے چلے جائیں گے جو چاند کی عبادت کرتے تھے وہ چاند کے پیچھے چلے جائیں گے' جو بتوں کی عبادت کرتے تھے وہ بتوں کے پیچھے چلے جائیں گے اور پھر یہ امت باقی رہ جائے گی' جس میں اس کے منافقین ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس سے مختلف صورت میں آئے گا' جس سے وہ واقف ہوں گے وہ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ یہ کہیں گے ہم تم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہم یہیں رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہیں آتا۔ جب ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان کا پروردگار ان کے پاس اس صورت میں آئے گا' جس سے وہ واقف ہوں گے اور یہ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ کہیں گے' تو ہمارا پروردگار ہے پھر جہنم پر پل لگایا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سب سے پہلے میں اسے عبور کروں گا۔ اس دن تمام رسول یہی دعا کر رہے ہوں گے اے اللہ سلامتی عطا کرنا اے اللہ سلامتی عطا کرنا' اور اس پل پر کچھ آنکڑے لگے ہوئے ہوں گے جو سعدان نامی پودے کے کانٹوں کی طرح ہوں گے کیا تم جانتے ہو سعدان کے کانٹے کیسے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گے۔ البتہ ان کے حجم کے بارے میں صرف اللہ جانتا ہے' اور وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے حساب سے اچک لیں گے' تو کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوگا' اور کوئی (جہنم کے اندر) گر جائے گی' اور پھر نجات پائے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا' اور اس بات کا ارادہ کرے گا جہنم سے ان لوگوں کو نکالے جو اس بات کی گواہی دیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یہ حکم دے گا کہ وہ ان لوگوں کو نکال لیں' تو فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات کی علامت کے ذریعے پہچان لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جہنم کے لیے یہ چیز حرام قرار دی ہے کہ وہ ابن آدم کے سجدوں کے نشان کو کھالے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ انہیں نکالیں گے جبکہ وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ ان پر پانی بہایا جائے گا' جسے آب حیات کہا جاتا ہے' تو وہ یوں اُگ جائیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں دانہ اُگتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان میں سے ایک شخص باقی رہ جائے گا' جو اپنے چہرے کے بل جہنم میں آئے گا' اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس کی بد بو

نے مجھے تنگ کیا ہوا ہے اور اس کی گرمی مجھے جلا رہی ہے۔ میرا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں نے تمہیں یہ چیز عطا کر دی۔ پھر تم نے مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگنی۔ وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے پھیر دے گا۔ اس کے بعد وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے یہ نہیں' کہا تھا تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے۔ اے ابن آدم تمہارے لیے بربادی ہے تم کتنے وعدہ خلاف ہو۔ اس کے بعد وہ شخص مسلسل دعا کرتا رہے گا۔ پروردگار فرمائے گا اگر میں نے تمہیں یہ چیز عطا کر دی' تو پھر اس کے علاوہ تم مجھ سے کچھ نہیں مانگنا۔ وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پختہ عہد کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ اور نہیں مانگے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا' تو جنت اس کے سامنے آئے گی پھر وہ اس میں موجود (نعمتوں کو) دیکھے گا' اور جتنا اللہ کو منظور ہوگا اتنی دیر خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم نے یہ نہیں' کہا تھا کہ تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں مانگو گے۔ اے ابن آدم تمہاری بربادی ہے تم کتنے وعدہ خلاف ہو۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بدبخت شخص نہ بنا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا' یہاں تک کہ پروردگار ہنس دے گا۔ جب وہ اس پر ہنس پڑے گا' تو وہ اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا۔ جب وہ جنت میں داخل ہوگا' تو اس سے کہا جائے گا: اتنی آرزو کرو' اتنی آرزو کرو' وہ آرزو کرے گا' یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ پروردگار فرمائے گا تمہیں یہ سب کچھ ملتا ہے اور اس کی مانند مزید ملتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں یہ ملتا ہے اور اس کی مانند دس گنا ملتا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ الفاظ یاد ہیں تمہیں' یہ ملتا ہے اور اس کی مانند مزید ملتا ہے۔

یہ وہ شخص ہے' جو جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ كَانَ يَعْلَمُ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنَّهُ لَوْ قَدَّمَهُ مِمَّا يُرِيْدُ لَطَلَبَ غَيْرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ اگر وہ اس شخص کو وہ چیز عطا کر دے' تو وہ دوسری چیز کا بھی طلب گار ہوگا

7430 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ يُمْشِي عَلَى الصِّرَاطِ، فَهُوَ يَكْبُو مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ أُخْرَى حَتَّى إِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا، فَيَقُولُ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْهَا فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَانِي شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، قَالَ: ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْهَا لَعَلِّي أَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، قَالَ: فَيَقُولُ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهُ سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ فَاعِلُهُ لِمَا يَرَى مِمَّا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ أُخْرَى هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْهَا لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ: أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: بَلَى يَا رَبِّ، وَلَكِنْ أَدْنِنِي مِنْهَا لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا فَيُدْنِيهِ، مِنْهَا وَيَعْلَمُ أَنَّهُ سَيَسْأَلُهُ غَيْرَهَا لِمَا يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ أُخْرَى عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْهَا لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ: أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: بَلَى يَا رَبِّ، وَلَكِنْ أَدْنِنِي مِنْهَا، فَإِذَا دَنَا مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: أَيُرْضِيكَ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا، فَيَقُولُ: أَتَسْتَهْزِءُ بِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: مَا أَسْتَهْزِءُ بِكَ، وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ، قَالَ: فَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا ذَكَرَ قَوْلَهُ: أَتَسْتَهْزِءُ بِي؟ ضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّا أَضْحَكُ؟ فَقِيلَ: مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَحِكَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا وہ شخص ہوگا' جو پل صراط پر چہرے کے بل چل رہا ہوگا۔ آگ اسے جھلسائے گی' یہاں تک کہ جب وہ پل صراط کو عبور کر لے گا' تو اس کی طرف رخ کر کے کہے گا بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے اس سے نجات عطا کی۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز عطا کی ہے' جو اس نے تمام جہانوں میں کسی کو بھی عطا نہیں کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اس کے سامنے ایک درخت آئے گا وہ کہے گا میرے پروردگار مجھ کو اس کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں اور اس کے پانی کو پیوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پروردگار فرمائے گا: اے ابن آدم! اگر میں نے تمہیں یہ چیز دے دی' تو تم مجھ سے کچھ اور بھی مانگو گے۔ وہ عرض کرے گا جی نہیں میرے پروردگار پھر وہ معاہدہ کرے گا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا حالانکہ پروردگار یہ بات جانتا ہے کہ وہ ایسا کرے گا۔ کیونکہ اس کو اس پر بھی صبر نہیں ہونا۔ پروردگار اسے اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے میں آئے گا۔ اس

7430- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 392-1/391 و411-410، ومسلم "187" في الإيمان: باب آخر أهل النار خروجاً، وأبو يعلى "4980" و"5290"، والدارمي في "الرد على بشر المريسي" ص532 "عقائد السلف"، وابن خزيمة في "التوحيد" ص231و319-318، وأبو عوانة 134-1/142و144-143، والطبراني "9775"، وابن منده في "الإيمان" "841"، والبيهقي في "البعث" "96"، وفي "الأسماء والصفات" ص474، والبغوي "4355" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "7427" و "7431"

کے پانی کو پئے گا۔ پھر اس کے سامنے ایک اور درخت آئے گا وہ پہلے والے سے زیادہ اچھا ہوگا' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں آجاؤں اور اس کے پانی کو پیوں۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم نے مجھ سے یہ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تم مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! لیکن' تو مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں آؤں اور اس کا پانی پیوں' تو وہ پروردگار سے یہ عہد کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگے گا۔ پروردگار اسے قریب کر دے گا۔ حالانکہ پروردگار کو یہ معلوم ہوگا کہ وہ اس کے علاوہ بھی مانگے گا کیونکہ پروردگار کو پتہ ہے کہ اس سے اتنا صبر نہیں ہونا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اس کے سامنے جنت کے دروازے کے قریب ایک اور درخت آئے گا' جو پہلے والے دونوں درختوں سے زیادہ خوب صورت ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں آؤں اور اس کے پانی کو پیوں۔ پروردگار فرمائے گا کیا تم نے مجھ سے معاہدہ نہیں کیا تھا کہ مجھ سے اس کے علاوہ تم کچھ نہیں مانگو گے۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں میرے پروردگار لیکن' تو مجھے اس کے قریب کر دے جب وہ اس کے قریب ہوگا' تو اہل جنت کی آوازیں سنے گا' تو عرض کرے گا: اے پروردگار مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم کیا یہ چیز تمہیں راضی کرے گی کہ میں تمہیں دنیا اور اس کی مانند مزید دے دوں' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! کیا' تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے' جبکہ' تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو پروردگار فرمائے گا میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ لیکن میں' جو چاہوں اس کو کرنے پر قادر ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب یہ الفاظ ذکر کرتے: ''کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے'' تو مسکرا دیتے پھر وہ یہ فرماتے تھے: تم لوگ مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کرو گے کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں۔ ان سے دریافت کیا گیا: آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب اس کا ذکر کرتے تھے' تو مسکرا دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا: اِنْ اَعْطَيْتُكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا لَيْسَ بِعَدَدٍ يُرِيْدُ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''اگر میں تمہیں دنیا اور اس کے مانند مزید عطا کر دوں'' یہ کوئی ایسا عدد نہیں ہے جس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد لی گئی ہے

7431 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّىْ لَاَعْرِفُ آخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ

7431– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة " 120-13/119ن ومن طريقه أخرجه مسلم "186" "309 فى الإيمان: باب آخر أهل الجنة خروجا. وقد تقدم برقم "7427" وسيأتى برقم ."7475"

رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا، فَيُقَالُ لَهُ: انْطَلِقْ، فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ، قَالَ: فَيَرْجِعُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ كُنْتَ فِيْهِ فِی الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى، فَيُقَالُ لَهُ: لَكَ الَّذِیْ تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَتَسْخَرُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ، قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''میں جہنم سے نکلنے والے آخری جہنمی سے واقف ہوں وہ ایسا شخص ہے' جو گھسٹ کر باہر آئے گا' تو اسے کہا جائے گا: تم جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ جائے گا' اور داخل ہو گا' تو لوگوں کو پائے گا کہ انہوں نے اپنی' اپنی جگہ حاصل کر لی ہے۔ وہ واپس آئے گا' اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! لوگوں نے اپنی رہائش گاہیں حاصل کر لی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے کہا جائے گا: کیا تمہیں وہ زمانہ یاد ہے' جب تم دنیا میں ہوا کرتے تھے وہ عرض کرے گا جی ہاں' تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو۔ وہ آرزو کرے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم نے جو آرزو کی ہے وہ تمہیں ملتا ہے اور اس کے ہمراہ مزید ملتا ہے' تو وہ عرض کرے گا: کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے' جب کہ' تو بادشاہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنس پڑے' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دندان نظر آنے لگے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ بَعْدَ اَنْ عُذِّبَ فِی النَّارِ بِذُنُوْبِهٖ وَسَمُّوا الْجَهَنَّمِيِّيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ فَيُذْهِبُ اللّٰهُ ذٰلِكَ الِاسْمَ عَنْهُمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس شخص کو جہنم میں اس کے گناہوں کے عوض میں عذاب

دینے کے بعد جنت میں داخل کیا جائے اور لوگ اس کا نام جہنمی رکھ دیں ایسے لوگ اپنے پروردگار سے یہ دعا کریں گے' تو پروردگار ان سے یہ نام دور کر دے گا

7432 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانِ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِیْ رَوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِیْ طَرِيْفٍ، قَالَ:

7432- حديث صحيح. صالح بن أبي طريف: ذكره المؤلف في "الثقات" 4/376 وقال: صالح بن أبي طريف أبو الصيداء، يروي عن أبي سعيد الخدري، روى عنه أبو روق عطية بن الحارث الهمداني. وذكره الدولابي في "الكنى" 2/14 فقال: أبو الصيداء صالح بن طريف الظبي، وباقي رجاله ثقات. عبد الله بن عمر: هو ابن محمد أبان بن صالح وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه الطبراني فيما ذكر الحافظ ابن كثير في "تفسيره" 2/566 من طريق إسحاق بن راهوية، عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وذكره السيوطي في "الدر" 5/63 وزاد نسبته إلى إسحاق بن راهوية،...... وابن مردويه.

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ) (الحجر: 2) ؟ فَقَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: يُخْرِجُ اللّٰهُ اُنَاسًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا يَاْخُذُ نِقْمَتَهُ مِنْهُمْ، قَالَ: لَمَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ النَّارَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: اَلَيْسَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ فِي الدُّنْيَا اَنَّكُمْ اَوْلِيَاءُ فَمَا لَكُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ، فَاِذَا سَمِعَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ اَذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ، فَيَتَشَفَّعُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجُوْا بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اُخْرِجُوا، قَالُوْا: يَا لَيْتَنَا كُنَّا مِثْلَهُمْ، فَتُدْرِكُنَا الشَّفَاعَةُ، فَنُخْرَجُ مِنَ النَّارِ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ) (الحجر: 2) ، قَالَ: فَيُسَمَّوْنَ فِي الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ مِنْ اَجْلِ سَوَادٍ فِيْ وُجُوْهِهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَذْهِبْ عَنَّا هٰذَا الْاِسْمَ، قَالَ: فَيَاْمُرُهُمْ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْ نَهْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَيَذْهَبُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ

صالح بن ابوطریف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کے بارے میں کچھ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟

''عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ مومنین میں سے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا یہ اس کے بعد ہوگا کہ جب وہ انہیں سزا دے چکا ہوگا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مشرکین کے ہمراہ جہنم میں داخل کیا ہوگا' تو مشرکین یہ کہیں گے کیا تم دنیا میں یہ نہیں' کہتے تھے کہ تم دوست ہو' تو پھر تم جہنم میں ہمارے ساتھ کیوں ہو؟ جب اللہ تعالیٰ یہ بات سنے گا' تو وہ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا' تو فرشتے اور انبیاء ان لوگوں کی شفاعت کریں گے' یہاں تک کہ وہ لوگ اللہ کے حکم کے تحت (جہنم سے) باہر آجائیں گے۔ جب انہیں نکال دیا جائے گا' تو وہ لوگ کہیں گے اے کاش ہم بھی ان کی مانند ہوتے اور ہمیں بھی شفاعت نصیب ہوجاتی اور ہم بھی جہنم سے نکل جاتے' تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''کفر کرنے والے لوگ عنقریب یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان لوگوں کا جنت میں نام ''جہنمی'' رکھا جائے گا کیونکہ ان کے چہرے سیاہ ہوچکے ہوں گے۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم سے اس نام کو دور کردے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو پروردگار انہیں حکم دے گا وہ جنت کی نہر میں غسل کریں گے' تو ان کی یہ (سیاہی) ختم ہوجائے گی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ مَا يَتَفَضَّلُ اللّٰهُ بِنَعِيمِ الْجَنَّةِ عَلٰى مَنْ اَخْرَجَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ تَعْذِيبِهٖ اِيَّاهُ فِيهَا

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو جہنم میں عذاب دینے کے بعد انہیں وہاں سے نکالے گا انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے تحت ملنے والی جنت کی بعض نعمتوں کا تذکرہ

7433 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَكُونُ قَوْمٌ فِي النَّارِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُونُوا، ثُمَّ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ، فَيُخْرِجُهُمْ مِنْهَا، فَيَكُونُونَ فِي اَدْنَى الْجَنَّةِ فِي نَهْرٍ، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ، لَوِ اسْتَضَافَهُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا لَاَطْعَمُوهُمْ وَسَقَوْهُمْ وَاَتْحَفُوهُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کچھ لوگ جہنم میں جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا اتنا عرصہ رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے گا' اور انہیں جہنم سے نکال دے گا' اور وہ جنت کے زیریں حصے میں ایک نہر میں آئیں گے جس کا نام حیوان ہوگا۔ اگر تمام اہل دنیا ان کے مہمان بن جائیں' تو وہ ان سب کو کھلا دیں پلا دیں اور انہیں تحفے دیں (پھر بھی ان کے پاس موجود نعمتیں ختم نہیں ہوں گی)''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ هِدَايَةِ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِمَسَاكِنِهٖ وَمَنَازِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ

جو مسلمان جہنم سے نکل آئیں گے ان کے جنت میں اپنے رہائشی جگہوں اور منزلوں کے بارے میں رہنمائی ہونے کی اطلاع کا تذکرہ

7434 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى اِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا اُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ

7433– إسناده قوي، حماد بن سلمة سمع من عطاء بن السائب قبل الاختلاط . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "834"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "448" من طريق هدبه بن خالد، بهذا الإسناد، وانظر ."7428"

فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل ایمان جہنم سے نجات پالیں گے' تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک ڈھیر پر روک لیا جائے گا' اور ان کے درمیان آپس میں دنیا میں' جو زیادتیاں ہوئی تھیں ان کا بدلہ دلوایا جائے گا' یہاں تک کہ جب وہ پاک وصاف ہو جائیں گے' تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' جنت میں (داخل ہونے والا شخص) اپنے مخصوص ٹھکانے سے' اس سے زیادہ واقف ہوگا' جتنا وہ دنیا میں اپنے گھر سے واقف تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ حَالَةُ نَقْصٍ وَّتَقَذُّرٍ اِذْ هِيَ دَارُ رِفْعَةٍ وَّعَلَاءٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت کو کوئی کمی یا گندگی کی چیز لاحق نہیں ہوگی کیونکہ وہ رفعت اور بلندی کا مقام ہے

7435 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرِ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ

7434- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو المتوكل الناجي: هو على بن داود. وأخرجه البخاري "2440" في المظالم: باب قصاص الظالم، وابن منده في "الإيمان" "838"، والحاكم 2/354 من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "857"، وأبو يعلى "1186"، وابن منده في "الإيمان" "838" من طريق معاذ بن هشام، به. وعلقه البخاري "2440" عن يونس بن محمد، عن شيبان بن عبد الرحمن، حدثنا أبو المتوكل، عن أبي سعيد، ووصله ابن منده في "الإيمان" "839" عن محمد بن أبي داود بن المنادي، عن يونس بن.............................. محمد، به. وأخرجه أبو نعيم في "صفة الجنة" "288"، وابن منده "839" من طريق حسين بن محمد المروزي، عن شيبان. وأخرجه أحمد 3/13 و 63 و 74، والبخاري "6535" في الرقاق: باب القصاص يوم القيامة، وابن أبي عاصم "858"، والطبري 17/37-38-و 38، وابن منده "837" من طريق سعيد بن أبي عروبة، وأحمد 3/57 من طريق معمر، كلاهما عن قتادة، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 5/84 وزاد نسبته إلى ابن المنذر وابن أبي حاتم وابن مردويه.

7435- والحديث إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان وهو طلحة بن نافع - فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقروناً. سفيان: هو الثوري...... وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "4375" من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في "صفة الجنة" "333" من طريق محمد بن يوسف الفريابي، عن سفيان، به. وأخرجه الطيالسي "1776"، وهناد بن السري في "الزهد" "62"، وأحمد 3/316 و 364، ومسلم "2835" "18" في الجنة: باب في صفة الجنة وأهلها، وأبو داود "4741" في السنة: باب الشفاعة، وأبو يعلى "1906" و "2052" و "2270"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "274" و "333"، والبيهقي في "البعث" "316" من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/384، والدارمي 2/335، ومسلم "2835" "19" و "20" من طريق ابن جريج، وأحمد 3/349، وأبو نعيم "274" من طريق ابن لهيعة، وأبو نعيم "334" من طريق إسماعيل بن عبد الملك، ثلاثتهم عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/354 من طريق صفوان بن عمرو، عن ماعز التميمي، عن جابر. وأخرجه أبو نعيم "274" من طريق وهب بن منبه، و "334" من طريق الربيع بن أنس، كلاهما عن جابر.

الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ یَاْكُلُوْنَ، وَیَشْرَبُوْنَ، وَلَا یَبُوْلُوْنَ، وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا یَبْزُقُوْنَ یُلْهَمُوْنَ الْحَمْدَ وَالتَّسْبِیْحَ كَمَا یُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ طَعَامُهُمْ لَهُ جُشَاءٌ وَّرِیْحُهُمُ الْمِسْكُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت کھائیں گے اور پئیں گے لیکن وہ پیشاب اور پاخانہ نہیں کریں گے' بلغم نہیں نکالیں گے' تھوک نہیں پھینکیں گے۔ انہیں حمد اور تسبیح یوں الہام کی جائے گی' جس طرح سانس لینا الہام کیا جاتا ہے اور ان کا کھانا ڈکار کی شکل میں (ختم ہو جائے گا) اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ فِی الْجَنَّةِ لَا یَكُوْنُ تَبَاغُضٌ وَّلَا اخْتِلَافٌ بَیْنَ اَهْلِهَا فِیْمَا فَضَّلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْكَرَامَاتِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جنت میں آپس میں بغض نہیں ہوگا' اور اختلاف نہیں ہوگا

اس چیز کے بارے میں' جو اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو عزت افزائی کے حوالے سے' دوسرے لوگوں پر فضیلت عطا کی ہو

7436 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ، لَا یَبْصُقُوْنَ فِیْهَا، وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ فِیْهَا، وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ فِیْهَا آنِیَتُهُمْ، وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، لَا اخْتِلَافَ بَیْنَهُمْ، وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبٍ وَّاحِدٍ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِیًّا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی وہ لوگ جنت میں

7436- حديث صحيح. ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "صحيفة همام " ."85" وهو في "مصنف عبد الرزاق" "20866"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/316، ومسلم "2834" "17" في الجنة وصفة نعيمها: باب في صفات الجنة وأهلها، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "243" و "244"، والبغوي ."4370" وأخرجه ابن المبارك في "الزهد" من رواية نعيم بن حماد "433"، ومن طريقه البخاري "3257" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة، والترمذي "2537" في صفة الجنة: باب ما جاء في صفة أهل الجنة، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3246"، وأبو نعيم "248" من طريق عن الأعرج، عن أبي هريرة. وانظر الحديث المتقدم برقم "7420"، والحديث الآتي.

تھوکیں گے نہیں، بلغم نہیں نکالیں گے، پاخانہ نہیں کریں گے۔ ان کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی سے بنی ہوئی ہوں گی ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا مغز گوشت کے اندر سے بھی نظر آئے گا۔ ان لوگوں کے درمیان آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے بغض نہیں ہوگا' اوران سب کے دلوں کی حیثیت ایک جیسی ہوگی۔ وہ صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کریں گے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الصُّوَرِ الَّتِيْ تَكُوْنُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ عِنْدَ دُخُوْلِهِمْ اِيَّاهَا جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِفَضْلِهِ

ان شکلوں صورتوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اہل جنت کے' جنت میں داخل ہونے کے وقت ان کی ہوں گی' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ہمیں بھی ان میں شامل کرے

7437 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ. وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ، وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ، وَاَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

7437– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير البجلي. وأخرجه البخاري "3327" في أحاديث الأنبياء: باب خلق آدم وذريته، وأبو يعلى "6084"، وأبو نعيم "241"، والبغوي في "شرح السنة" "4373"، وفي "التفسير" 1/57 من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2834" "15" في الجنة وصفة نعيمها: باب أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ ليلة البدر، وابن ماجة "4333" في الزهد" باب صفة الجنة، والبيهقي في "البعث" "333" من طريقين عن عمار بن القعقاع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/109-110 و 14/130، وهناد بن السري في "الزهد" "55"، وأحمد 2/253، ومسلم "2834" "16"، وابن ماجة "4333"، والحسين المروزي في "زوائد الزهد" لابن المبارك "1575"، وابن أبي عاصم في "الأوائل" "60"، والطبراني في "الأوائل" "31"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" 1/300-301، وفي "صفة الجنة" "240"، والبيهقي في "البعث" "405" من طرق عن .... الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وأخرجه أحمد 2/231-232، وابن أبي شيبة 14/130، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "241" من طريق ابن فضيل، عن عمارة بن القعقاع، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أبو نعيم "248" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة مختصراً. وأخرجه مختصراً أيضاً ابن طهمان في "مشيخته" "33" عن مطر، عن أبي رافع، عن أبي هريرة. وانظر الحديث السابق برقم "7420" و "7436".

''جنت میں داخل ہونے والا سب سے پہلا گروہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا پھر اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے۔ وہ لوگ (جنت میں) پیشاب نہیں کریں گے، پاخانہ نہیں کریں گے، تھوک نہیں پھینکیں گے، بلغم نہیں نکالیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے سے بنی ہوئی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا۔ ان کی بیویاں حور عین ہوں گی اور ان کی جسامت ان کے جد امجد (حضرت آدم علیہ السلام) کی طرح ساٹھ گز ہوگی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ زِيَارَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَعْبُوْدَهُمْ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اہل جنت اپنے معبود کا دیدار کریں گے

7438 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِنَسَا، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ فِيْ آخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ، قَالَ سَعِيْدٌ: اَوَ فِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُوْرُوْنَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَّاقُوْتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ - وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ - عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ، وَالْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ اَفْضَلُ مِنْهُمْ مَجْلِسًا ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، قُلْنَا: لَا قَالَ: كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقَى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ اَحَدٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً، حَتّٰى اِنَّهُ لَيَقُوْلُ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ، اَتَذْكُرُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ يُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ، قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ، فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهِ شَيْئًا قَطُّ، ثُمَّ يَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا: قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ،

7438- إسناده ضعيف . هشام بن عمار كبر فصار يتلقن، وعبد الحميد: وهو ابن الحبيب بن أبي العشرين - قال النسائي: ليس بقوي، وقال البخاري: ربما يخالف في حديثه، وقال ابن حبان: ربما أخطأ، وقال ابن عدي: يعرف بغير حديث لا يرويه غيره وهو ممن يكتب حديثه، وقال أبو حاتم: لم يكن صاحب حديث . وأخرجه الترمذي "2549" في الجنة: باب ما جاء في سوق الجنة، وابن ماجة "4336" في الزهد: باب صفة الجنة، وابن أبي عاصم في "السنة" "585" و "587"، من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ، قَالَ: فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حُفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ اِلٰى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ، قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهِ شَيْءٌ وَّلَا يُشْتَرَى، وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقَى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ، وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيْثِهِ حَتّٰى يَتَمَثَّلَ عَلَيْهِ بِاَحْسَنَ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا، قَالَ: ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا، فَتَلْقَانَا اَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَّاَهْلًا بِحِبِّنَا لَقَدْ جِئْتَ، وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيْبِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحُقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَفْظُ الْخَبَرِ لِلْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ

سعید بن میسب بیان کرتے ہیں: ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے۔ سعید بن میسب نے دریافت کیا: جنت میں بازار ہوں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے:

جب اہل جنت‘ جنت میں داخل ہو جائیں گے‘ تو وہ اپنے اعمال کے حساب سے اس میں رہائش اختیار کریں گے۔ دنیاوی دنوں کے اعتبار سے جمعے کے دن انہیں اجازت دی جائے گی‘ تو وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کے لیے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا عکس ان کے سامنے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جنت کے ایک باغ میں ظہور کرے گا۔ ان کے سامنے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور موتیوں کے منبر ہوں گے، یاقوت کے منبر ہوں گے، زبرجد کے منبر ہوں گے، سونے کے منبر ہوں گے، چاندی کے منبر ہوں گے۔ ان میں سب سے کم تر شخص، حالانکہ ان میں کوئی بھی شخص کم تر نہیں ہوگا، وہ بھی مشک کے ٹیلوں پر اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا۔ وہ یہ نہیں سمجھیں گے کہ کرسی پر بیٹھا شخص محفل میں بیٹھنے کے اعتبار سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! کیا تمہیں سورج کو دیکھنے اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح تمہیں اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں بھی کوئی الجھن نہیں پیش آئے گی۔ اس محفل میں‘ جو بھی شخص موجود ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے براہ راست کلام کرے گا‘ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی ایک شخص سے فرمائے گا: اے فلاں شخص تمہیں فلاں دن یاد ہے‘ جب تم نے یہ یہ عمل کیا تھا‘‘ تو اللہ تعالیٰ دنیا میں کی گئی اس کی کسی خلاف ورزی کو یاد کرائے گا‘ تو وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! کیا‘ تو نے میری مغفرت نہیں کر دی‘ تو پروردگار فرمائے گا جی ہاں! میری مغفرت کی وسعت کی وجہ سے تم اس مقام پر پہنچے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ابھی وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے اوپر سے ایک بادل انہیں ڈھانپ لے گا‘ اور ان پر خوشبو کی بارش نازل کرے گا۔ انہوں نے ایسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی ہوگی، پھر پروردگار فرمائے گا تم اس چیز کی طرف اٹھ کر جاؤ جو میں نے تمہارے لیے عزت افزائی تیار کی ہے اور جس چیز کی تمہیں خواہش ہے‘ اسے تم حاصل کرو۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ہم بازار میں آئیں گے جسے فرشتوں نے ڈھانپا ہوا ہوگا وہ ایسی چیز ہوگی جس کی مانند کوئی چیز آنکھوں نے نہیں دیکھی ہوگی اور کانوں نے نہیں سنی ہوگی اور کسی دل میں اس کا خیال نہیں آیا ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو ہمارے لیے وہاں وہ چیزیں لائی جائیں گی جن کی ہمیں خواہش ہوگی۔ وہاں کوئی چیز فروخت نہیں ہوگی اور کوئی چیز خریدی نہیں جائے گی۔ اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر بلند مرتبے کا مالک ایک شخص آئے گا' اور اس سے ملاقات کرے گا' جو کم مرتبے کا ہوگا حالانکہ ان میں کوئی بھی کم درجے کا نہیں ہوگا۔ کم مرتبے کا شخص اس کے جسم پر موجود لباس کو دیکھ کر اسے پسند کرے گا' اور ان کی گفتگو ختم ہونے سے پہلے ہی اس سے زیادہ عمدہ لباس اس کے جسم پر آچکا ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہاں کوئی شخص کسی بھی حوالے سے غمگین نہیں ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ہم اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس جائیں گے۔ ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی' تو وہ یہ کہیں گی: آپ کو خوش آمدید' جو ہمارے محبوب ہیں آپ تشریف لے آئے ہیں اب آپ کا حسن و جمال اور خوشبو پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئی ہے' جب آپ ہمیں چھوڑ کر گئے تھے' تو وہ کہیں گے: آج ہم نے اپنے عظیم پروردگار کی ہم نشینی اختیار کی تھی' تو ہم اس بات کے حق دار تھے کہ ہم اس طرح کی صورت حال میں واپس آئیں جس میں ہم آئے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ حسن بن سفیان کے ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الشَّیْءِ الَّذِیْ يُعْطَی اَهْلُ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ الَّذِیْ هُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

اس چیز کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اہل جنت کو جنت میں دی جائے گی جو جنت اور اس کی نعمتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہوگی

7439 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ اللّٰهُ: اَتَشْتَهُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، وَمَا فَوْقَ مَا اَعْطَيْتَنَا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بَلٰی، رِضَایَ اَكْثَرُ

7439– إسناده قوي. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عباس بن الوليد الخلال، فقد روى له ابن ماجة، وهو صدوق، وقد توبع. وأخرجه أبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان" 1/282، وفي "صفة الجنة" "283"، والحاكم 1/82، والسهمي في "تاريخ جرجان" ص115 من طرق عن محمد بن يوسف الفرياني، بهذا الإسناد، وصححه. . . . .

. الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال أبو نعيم في "صفة الجنة": ورواه وكيع وغيره فلم يرفعوه. وأخرجه الطبري في "تفسيره" "6751" من أبي أحمد الزبيري، والحاكم 83-1/82 من طريق عبيد الله بن عبد الرحمن الأشجعي، كلاهما عن الثوري، به.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اہل جنت' جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کسی چیز کے خواہش مند ہو؟ تا کہ میں تمہیں مزید عطا کروں' تو وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں' جو کچھ عطا کر دیا ہے' اس سے اوپر اور کیا ہوسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! میری رضا سب سے برتر ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ رِضَا اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّذِىْ يَتَفَضَّلُ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو وہ اپنے فضل کے تحت اہل جنت پر کرے گا

7440 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ فَضَالَةَ الشَّعِيرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُوْلُ: اَلَا اُعْطِيكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، وَاَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ بَعْدَهُ اَبَدًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں۔ سعادت مندی تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے، بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ پروردگار دریافت کرے گا' کیا تم لوگ راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے ہم کیوں راضی نہ ہوں جب کہ' تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا ہے' جو' تو نے اپنی مخلوق میں کسی کو بھی عطا نہیں کیا' تو پروردگار فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا نہ کروں؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! اس سے زیادہ فضیلت والی چیز اور کیا ہوسکتی ہے؟ پروردگار فرمائے گا: میں نے تمہارے لیے اپنی رضا

7440- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هارون بن سعيد الأيلي، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "2829" في الجنة وصفة نعيمها: باب إحلال الرضوان على أهل الجنة، عن هارون بن سعيد الأيلي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7518" في التوحيد: باب كلام الرب مع أهل الجنة، وابن منده "820"، وأبو نعيم في "الحلية" 6/342، وفي "صفة.......... الجنة " "282"، والبيهقي في "البعث" "445"، والبغوي "4394" من طرق عن ابن وهب، به . وأخرجه ابن المبارك براوية نعيم بن حماد في "الزهد" "430"، ومن طريقه أحمد 3/88، والبخاري "6549" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "2829"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/405، والترمذي "2555" في صفة الجنة: باب18، وابن منده "820"، والبيهقي في "البعث" ."445"

مندی کو حلال کر دیا ہے۔ اب میں اس کے بعد کبھی بھی (تم سے) ناراض نہیں ہوں گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رُؤْيَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَبَّهُمْ فِي الْمَعَادِ مِنَ الزِّيَادَةِ الَّتِيْ وَعَدَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عِبَادَهُ عَلَى الْحُسْنَى الَّتِيْ يُعْطِيهِمْ اِيَّاهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آخرت میں اہل ایمان کا اپنے پروردگار کا دیدار کرنا

ان مزید (نعمتوں) میں شامل ہے' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اچھائی کے ہمراہ (وہ مزید نعمتیں انہیں عطا کرے گا)

7441 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ،

(متن حدیث): قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ) (يونس: 26) قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ نَادٰى مُنَادٍ يَّا اَهْلَ الْجَنَّةِ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا يُحِبُّ اَنْ يُّنْجِزَكُمُوْهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا هُوَ؟ اَلَمْ يُثَقِّلِ اللّٰهُ مَوَازِيْنَنَا وَيُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَيُجِرْنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ

❁❁ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''جن لوگوں نے اچھائی کی ان کے لیے اچھائی ہے اور مزید ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے ایک وعدہ ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اسے تمہارے ساتھ پورا کر دے۔ وہ دریافت کریں گے: وہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے میزان کو وزنی نہیں کیا' ہمارے چہروں کو روشن نہیں

7441– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 4/333، وأبو عوانة 1/156، وابن منده في "الإيمان" "783" من طرق عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1315"، وهناد بن السري في "الزهد" "171"، وأحمد 4/332، و33-332 و 16-6/15، وعنه ابنه عبد الله في "السنة" "271"، ومسلم "181" في الإيمان: باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى، والترمذي "2552" في صفة الجنة: باب ما جاء في رؤية الرب تبارك وتعالى، و "3105" في التفسير: باب ومن سورة يونس، وابن ماجة "187" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، والدارمي في "الرد على الجهمية" ص55-54، والطبري في "تفسيره" "17626"، وابن أبي عاصم في "السنة" "472"، وأبو عوانة 1/156، وابن خزيمة ص 181-180، والآجري في "التصديق بالنظر" "34" و "35" و "36"، والطبراني في "الكبير" "7314" و "7315"، وابن منده "782" و "784" و "875" و "786"، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" "778" و "833"، والبيهقي في "البعث والنشور" "446"، وفي "الاعتقاد" ص124، وفي "الأسماء والصفات" ص307، وأبو نعيم في "الحلية"، والبغوي "4393" من طرق عن حماد بن سلمة، به.

کیا اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں جہنم سے نجات عطا نہیں کی؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو پردہ ہٹایا جائے گا' تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں' جو کچھ بھی عطا کیا ہے ان میں سے کوئی بھی چیز ان کے نزدیک اپنے پروردگار کا دیدار کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی۔

7442 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، وَحَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَنْ صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا) (طه: 130)

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے چودہ تاریخ کی رات کو چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا عنقریب تم اپنے پروردگار کا اسی طرح دیدار کرو گے' جس طرح تم اسے دیکھ رہے ہو اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل پیش نہیں آ رہی۔ اگر تم سے ہو سکے' تو تم سورج کے طلوع ہونے سے پہلے والی

7442– إسناده صحيح على شرط الشيخين .... وأخرجه أبو داود "4729" في السنة: باب الرؤية، وعبد الله بن احمد في "السنة" "220"، ومن طريقه ابن منده "798"، والطبراني "2227" عن عثمان بن أبي شيبة، هذا الإسناد . ولم يذكر الطبراني جريراً مع حماد بن أسامة. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص168-167 من طريق يوسف بن موسى، عن جرير وحماد بن أسامة، به. وأخرجه مسلم "633" "212" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، والطبراني "2226" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، وابن منده "794" من طريق أحمد بن الفرات، كلاهما عن أبي أسامة حمادة، به. وأخرجه البخاري "4851" في تفسير سورة ق: باب (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ) ، والطبراني "2228" من طريقين عن جرير، به. وأخرجه الحميدي "799"، وأحمد 4/360، 366-365، والبخاري "554" في مواقيت الصلاة: باب فضل صلاة العصر، و "7434" و "7435" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) ، ومسلم "633" وأبو داود "4729"، والترمذي "2551" في "صفة الجنة": باب ما جاء في رؤية الرب تبارك وتعالى، وابن ماجة "177" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 428-2/427، وابن أبي عاصم في "السنة" "446" و "447" و "448" و "449" و "461"، وعبد الله بن أحمد في "السنة" "219" و "221" و "225" و "226" و "227"، وابن خزيمة في "التوحيد" ص168-167، والآجري في "التصديق بالنظر" "23" و "24" و "25"، والطبراني "2224" و"2225" و "226" و "2227" و "2229" "2230" و "2231" و "2232" و "2233" "2234" و "2235" و "2236" و "2237"، وابن منده "791" و "793" و "795" و "796" و "797" و "798" و "799" و "800"، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" "825" و "826" و "828" و "829"، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 128و129، والبغوي في "شرح السنة" "378" و"379" من طرق عن إسماعيل، به . وأخرجه عبد الله بن أحمد في "السنة" "226" من طريق مجالد بن سعيد، عن قيس، به. وانظر الحديثين الآتيين.

اورغروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اور تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اَبِىْ خَالِدٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اسماعیل بن ابوخالد نے یہ روایت قیس بن ابوحازم سے نہیں سنی ہے

7443 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ قَيْسٌ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِىْ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا، ثُمَّ قَرَاَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا) (طه: 130)

❀❀ قیس بیان کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے پروردگار کا اس طرح دیدار کرو گے' جس طرح تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ اگر تم سے ہو سکے' تو تم سورج طلوع ہونے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہونا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں اسماعیل بن ابوخالد نامی راوی منفرد ہے

7444 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانٍ، قَالَ:

7443- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 2/427، وابن أبى عاصم فى "السنة" "450" عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/362، والبخارى "573" فى مواقيت الصلاة: باب فضل صلاة الصبح، والطبرانى "2224"، وابن منده "792"، واللالكائى "827" من طرق عن يحيى القطان، به. وانظر الحديث السابق والآتى.

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ،

(متن حدیث): قَالَ: خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ فِي الرُّؤْيَةِ يَدْفَعُهَا مَنْ لَيْسَ الْعِلْمُ صِنَاعَتَهُ، وَغَيْرُ مُسْتَحِيْلٍ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُمَكِّنُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُخْتَارِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رُؤْيَتِهٖ، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِفَضْلِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ فَرْقًا بَيْنَ الْكُفَّارِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْكِتَابُ يَنْطِقُ بِمِثْلِ السُّنَنِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا سَوَاءً قَوْلَهٗ جَلَّ وَعَلَا: (كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوْبُوْنَ) (المطففين: 15)، فَلَمَّا اَثْبَتَ الْحِجَابَ عَنْهُ لِلْكُفَّارِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ غَيْرَ الْكُفَّارِ لَا يُحْجَبُوْنَ عَنْهُ، فَاَمَّا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا خَلَقَ الْخَلْقَ فِيْهَا لِلْفَنَاءِ فَمُسْتَحِيْلٌ اَنْ يَّرَى بِالْعَيْنِ الْفَانِيَةِ الشَّيْءَ الْبَاقِي، فَاِذَا اَنْشَاَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، وَبَعَثَهُمْ مِنْ قُبُوْرِهِمْ لِلْبَقَاءِ فِيْ اِحْدَى الدَّارَيْنِ غَيْرُ مُسْتَحِيْلٍ حِيْنَئِذٍ اَنْ يَّرَى بِالْعَيْنِ الَّتِيْ خُلِقَتْ لِلْبَقَاءِ فِي الدَّارِ الْبَاقِيَةِ الشَّيْءَ الْبَاقِي لَا يُنْكِرُ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ، وَمَنَعَ* بِالرَّاْيِ الْمَنْكُوْسِ وَالْقِيَاسِ الْمَنْحُوْسِ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات میں ہمارے پاس تشریف لائے۔آپ نے فرمایا: تم لوگ عنقریب قیامت کے دن اپنے پروردگار کو یوں دیکھو گے جس طرح تم اسے (یعنی چودھویں کے چاند کو) دیکھ رہے ہو جسے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل نہیں آرہی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان تمام روایات میں دیدار باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ان روایات کو اس شخص نے پرے کر دیا ہے جس نے علم حاصل نہیں کیا اور وہ یہ کہتا ہے: یہ بات ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اپنے منتخب مومن بندوں کو اپنے دیدار کا شرف عطا کرے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل کے تحت ان لوگوں میں شامل کرے، تا کہ کفار اور اہل ایمان کے درمیان فرق ہو جائے اور کتاب میں بھی سنت کے مطابق حکم مذکور ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''خبردار! وہ لوگ اس دن اپنے پروردگار کے حوالے سے محجوب ہوں گے''۔

تو جب کفار کے لیے حجاب کا حکم ثابت ہو گیا' تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے: جو لوگ کفار نہیں ہوں گے وہ محجوب نہیں ہوں

7444- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر - هو ابن محمد بن أبان - فمن رجال مسلم. زائدة: هو ابن قدامة . . . . وأخرجه عبد الله بن أحمد في "السنة" "222" "223"، ومن طريقه ابن منده "801" عن عبد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7436" في التوحيد: باب قوله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/427، وابن خزيمة ص 168، والآجري في "التصديق بالنظر" "26"، وابن منده "801" من طريق عبدة بن عبد الله، عن حسين بن علي، به. وأخرجه عبد الله بن احمد "226" من طريق إسماعيل بم مجالد، واللالكائي "829" من طريق أبي حنيفة، كلاهما عن بيان بن بشر، به . وانظر الحديثين السابقين.

گے۔ جہاں تک اس دنیا کا تعلق ہے تو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو فنا ہونے کے لیے پیدا کیا ہے تو یہ بات ناممکن ہے کہ فانی آنکھ باقی چیز کو دیکھ لے۔ جب اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو پیدا کرے گا اور انہیں ان کی قبروں سے زندہ کرے گا تو یہ بقاء کے لیے ہوگا۔ اس صورت میں یہ ناممکن نہیں ہوگا کہ اس آنکھ کے ذریعے وہ پروردگار کا دیدار کریں جسے ہمیشہ رہنے والی دنیا میں باقی رہنے کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ اس چیز کا دیدار کریں جو باقی رہنے والی ہے۔ اس بات کا انکار صرف وہ شخص کرسکتا ہے جو علم سے ناواقف ہو اور الٹی رائے اور منحوس قیاس کے ذریعے اس کا انکار کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رُؤْيَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَبَّهُمْ فِي الْمَعَادِ اِنَّمَا هِيَ بِقُلُوْبِهِمْ دُوْنَ اَبْصَارِهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے:

آخرت میں اہل ایمان کا اپنے پروردگار کو دیکھنا دل کی آنکھوں کے ذریعے ہوگا (جسمانی آنکھوں کے ذریعے نہیں ہوگا)

7445 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ نَاسٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ، وَالسَّمَاءُ مُصْحِيَةٌ غَيْرُ مُتَغَيِّمَةٍ لَيْسَ فِيْهَا سَحَابَةٌ، قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالسَّمَاءُ مُصْحِيَةٌ غَيْرُ مُتَغَيِّمَةٍ لَيْسَ فِيْهَا سَحَابَةٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، كَذٰلِكَ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَمَا لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَلْقَى الْعَبْدُ رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: اَيْ فُلُ اَلَمْ اَخْلُقْكَ؟ اَلَمْ اَجْعَلْكَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا؟ اَلَمْ اُزَوِّجْكَ؟ اَلَمْ اُكْرِمْكَ؟ اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ؟ اَلَمْ اُسَوِّدْكَ وَاَذَرْكَ تَرَاَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى اَيْ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: الْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ، قَالَ: وَيَلْقَاهُ الْاٰخَرُ، فَيَقُوْلُ: اَيْ فُلُ اَلَمْ اَخْلُقْكَ؟ اَلَمْ اَجْعَلْكَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا؟ اَلَمْ اُزَوِّجْكَ؟ اَلَمْ اُكْرِمْكَ؟ اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ؟ اَلَمْ اُسَوِّدْكَ وَاَذَرْكَ تَرَاَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا اَعْدَدْتَ لِيْ، فَيَقُوْلُ: آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ

7445– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ، وقد توبع، ومن فوقه على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص153-152 من طريق عبد الجبار بن العلاء العطار، عن سفيان بن عيينة قال: سمعته وروح بن القاسم عن سهيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1178"، ومسلم "2968" في الزهد والرقائق، وأبو داود "4730" في السنة: باب في الرؤية، وابن أبي عاصم في "السنة" "445"، وابن خزيمة ص 154 و155-154 و155، وعبد الله بن أحمد في "السنة" "228" و"229" و"231"، والآجري في "التصديق بالنظر" "27"، وابن منده "809"، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" "823" من طريق عن سفيان، به. وقد تقدم برقم. "4642" وانظر الحديث رقم. "7367" وقوله: "أي فل" معناه: يا فلان، كناية عن علم شخص لرجل معين، حذفت الألف والنون من آخره للتخفيف لا للترخيم، وهي من الأسماء التي لا تكون إلا منادى.

وَصَدَّقْتُ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، فَيَقُوْلُ: فَهَا هُنَا اِذًا ثُمَّ، يَقُوْلُ: اَلَا نَبْعَثُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَيُفَكِّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ قَالَ: وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ الَّذِيْ يَغْضَبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ: انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَعِظَامُهٗ وَعَصَبُهٗ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ، اَلَا اتَّبَعَتْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَيَتْبَعُ عَبَدَةُ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، وَعَبَدَةُ النَّارِ النَّارَ، وَعَبَدَةُ الْاَوْثَانِ الْاَوْثَانَ، وَعَبَدَةُ الشَّيْطَانِ الشَّيْطَانَ، وَيَتْبَعُ كُلُّ طَاغِيَةٍ طَاغِيَتَهَا اِلٰى جَهَنَّمَ، وَنَبْقٰى اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ، وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُوْنَ فَيَاْتِينَا رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَنَحْنُ قِيَامٌ، فَيَقُوْلُ: عَلَامَ هٰؤُلَاءِ قِيَامٌ؟ فَنَقُوْلُ: نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُوْنَ آمَنَّا بِهٖ، وَلَمْ نُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا وَهٰذَا مَقَامُنَا وَلَنْ نَبْرَحَ حَتّٰى يَاْتِينَا رَبُّنَا، وَهُوَ رَبُّنَا وَهُوَ يُثَبِّتُنَا، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ تَعْرِفُوْنَهٗ؟ فَنَقُوْلُ: سُبْحَانَهٗ اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهَاهُنَا كَلِمَةٌ لَا اَقُوْلُهَا لَكُمْ، قَالَ: فَنَنْطَلِقُ حَتّٰى نَاْتِيَ الْجِسْرَ وَعَلَيْهِ خَطَاطِيفُ مِنْ نَارٍ تَخْطَفُ النَّاسَ، وَعِنْدَهَا حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، فَاِذَا جَاوَزَ الْجِسْرَ، فَكُلُّ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجًا مِنَ الْمَالِ مِمَّا يَمْلِكُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ تَدْعُوْهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا مُسْلِمُ هٰذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ يَا مُسْلِمُ هٰذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ يَا مُسْلِمُ هٰذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ عَبْدٌ لَا تَوٰى عَلَيْهِ، يَدَعُ بَابًا وَيَلِجُ مِنْ اٰخَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ مَنْكِبَيْهِ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں صاف دن میں سورج کو دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے؟ جبکہ آسمان صاف ہو یعنی کوئی بادل نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے؟ جب کہ آسمان صاف ہو اور اس مین کوئی بادل موجود نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے؟ اسی طرح تمہیں قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی؟ جس طرح تمہیں ان دونوں (یعنی سورج اور چاند) میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں مشکل پیش نہیں آتی۔

قیامت کے دن بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا؟ تو پروردگار فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا تھا۔ کیا میں نے دیکھنے اور سننے کی صلاحیت عطا نہیں کی تھی۔ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی۔ کیا میں نے تمہاری عزت افزائی نہیں کروائی۔ کیا میں نے تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا۔ کیا میں نے تمہیں صاحب حیثیت نہیں بنایا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: جی ہاں؟ اے میرے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: کیا تمہیں اندازہ تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے۔ وہ عرض کرے گا جی نہیں اے میرے پروردگار۔ پروردگار فرمائے گا آج کے دن میں تمہیں اسی طرح بھلا دیتا ہوں؟ جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر دوسرا شخص پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ پروردگار فرمائے گا: اے فلاں کیا میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ کیا میں نے تمہیں سماعت اور بصارت عطا نہیں کی۔ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی۔ کیا میں نے تمہاری عزت

افزائی نہیں کی۔ کیا میں نے تمہارے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے۔ کیا میں نے تمہیں صاحب حیثیت نہیں بنایا تھا۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا تم نے میرے لیے کیا تیاری کی؟ وہ عرض کرے گا میں تجھ پر، تیری کتاب پر، تیرے رسول پر ایمان لایا۔ میں نے تسبیح کی، میں نے نماز ادا کی، میں نے روزہ رکھا' تو پروردگار فرمائے گا اچھا' تو پھر ہم تمہارے خلاف گواہ نہ لے کے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ بندہ اپنے دل میں سوچے گا میرے خلاف کون گواہی دے سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یہ وہ منافق شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوگا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو معذور کرے گا' اور اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کے زانو سے کہا جائے گا: تم کلام کرو' تو اس کا زانوں، اس کی ہڈیاں، اس کے پٹھے اس چیز کے بارے میں بات کریں گے جو وہ عمل کرتا رہا تھا۔

پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا۔ خبردار! ہر امت اس کے پیچھے چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی' تو صلیب کے عبادت گزار صلیب کے پیچھے چلے جائیں گے، آگ کے پجاری آگ کے پیچھے چلے جائیں گے، بتوں کے پجاری بتوں کے پیچھے چلے جائیں گے، شیطان کے پجاری شیطان کے پیچھے چلے جائیں گے۔ ہر سرکش کا پجاری سرکش کے پیچھے جہنم کی طرف چلا جائے گا۔ اے اہل ایمان پھر ہم باقی رہ جائیں گے ہم جو مومن ہوں گے۔ ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا۔ ہم کھڑے ہوئے ہوں گے وہ فرمائے گا تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہوئے ہو؟' تو ہم عرض کریں گے ہم اللہ کے مومن بندے ہیں۔ ہم اس پر ایمان لائے، ہم نے کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرایا۔ ہم یہیں کھڑے رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار نہیں آتا۔ وہ ہمارا پروردگار ہے وہ ہمیں ثابت رکھے گا' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو' تو ہم کہیں گے اس کی ذات پاک ہے' جب وہ ہمیں پہچان کروائے گا' تو ہم پہچان لیں گے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہاں ایک کلمہ ہے' جو میں تمہارے سامنے بیان نہیں کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ہم چل پڑیں گے' یہاں تک کہ ہم پل صراط پر آئیں گے جس پر آگ کے بنے ہوئے آنکڑے ہوں گے جو لوگوں کو اچک رہے ہوں گے۔ اس مقام پر شفاعت حلال ہوگی (اور یہ کہا جائے گا:) اے اللہ! سلامتی عطا کر، سلامتی عطا کر، اے اللہ سلامتی عطا کر، سلامتی عطا کر، اے اللہ سلامتی عطا کر، سلامتی عطا کر۔ جب پل سے پار ہو جائیں گے' تو ہر وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوگا' تو جنت کے تمام دربان اسے بلائیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے بندے اے مسلمان یہ بہتر ہے۔ ادھر آجاؤ! اے اللہ کے بندے اے مسلمان ادھر آجاؤ' یہ بہتر ہے۔ اے اللہ کے بندے اے مسلمان ادھر آجاؤ یہ بہتر ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایسے شخص کو' تو کوئی نقصان نہیں ہوگا وہ ایک دروازے کو چھوڑ کر دوسرے سے داخل ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ تم بھی ان میں سے ایک ہو گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَنْ يَكْفُلُ ذَرَارِيَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جنت میں مومنین کے بچوں کی کفالت کون کرے گا

7446 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ يَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِيمُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل ایمان کے بچوں کی کفالت جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کریں گے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاِنْشَاءِ اللّٰهِ مَنْ اَرَادَ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ حَيْثُ يُرِيدُ دُوْنَ اَوْلَادِ آدَمَ لِيُسْكِنَهُمُ الْجِنَانَ فِي الْعُقْبَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت کچھ مخلوق کو پیدا کیا ہے جو اولادِ آدم کے علاوہ ہیں' تا کہ وہ آخرت میں انہیں جنت میں رہائش عطا کرے

7447 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ اُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: لَا يَدْخُلُنِي اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ، فَقَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَاَمَّا النَّارُ، فَلَا تَمْتَلِءُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَدَمَهُ فِيهَا، فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ فَهُنَاكَ

7446– حديث حسن. محمد بن يزيد: هو ابن محمد بن كثير بن رفاعة العجلي ليس بالقوي، قال البخاري: رأيتهم مجتمعين على ضعفه قلت: لكن قد توبع، وابن ثوبان - وهو عبد الرحمن بن ثابت، بن ثوبان - حسن الحديث. وأخرجه ابن أبي داود في "البعث" "16" عن عبدة بن عبد الله، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/326، والحاكم 2/370 من طريقين عن ابن ثوبان، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه أبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان" 2/263، والحاكم 1/384، والبيهقي في "البعث" "210" من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان، عن عبد الرحمن بن الأصبهاني، عن أبي حازم، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أولاد المؤمنين في جبل في الجنة يكفلهم إبراهيم وسارة حتى يردهم إلى آبائهم يوم القيامة." وأخرجه ابن أبي شيبة 3/379 عن وكيع، عن سفيان، به موقوفاً. قلت: ومثل هذا الموقف له حكم المرفوع، لأنه لا يقال من قبل الرأي.

تَمْتَلِءُ، وَيَنْزَوِىْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ، وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ اَحَدًا، وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُنْشِءُ لَهَا خَلْقًا

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْقَدَمُ مَوَاضِعُ الْكُفَّارِ الَّتِىْ عَبَدُوْا فِيْهَا دُوْنَ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت اور جہنم میں بحث ہوگئی۔ جہنم نے کہا: مجھے تکبر کرنے والوں اور جابر لوگوں کے ذریعے ترجیح دی گئی ہے۔ جنت نے کہا: میرے اندر صرف کمزور اور عام سے لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو۔ میں تمہارے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا' اور اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو میں تمہارے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا' اور تم میں ہر ایک کو بھرنا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جہاں تک جہنم کا تعلق ہے' تو وہ اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں نہیں رکھے گا' تو وہ عرض کرے گی: بس بس۔ اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرے گا جہاں تک جنت کا تعلق ہے' تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پاؤں سے مراد کفار کے وہ مقامات ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے دوسروں کی عبادت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِنْشَاءَ اللّٰهِ الْخَلْقَ الَّذِىْ وَصَفْنَا، اِنَّمَا يُنْشِئُهُمْ لِيُسْكِنَهُمْ مَوَاضِعَ مِنَ الْجَنَّةِ بَقِيَتْ فَضْلًا عَنْ اَوْلَادِ آدَمَ

7447– حديث صحيح. ابن أبى السرى - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وهو فى "صحيفة همام" . "52" وهو أيضاً عند عبد الرزاق "20893"، ومن طريقه أخرجه أحمد. . . . . 314/، والبخارى "4850" فى تفسير سورة ق: باب قول الله تعالى: (وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) ، ومسلم "2846" "36" فى الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء ، وابن خزيمة فى "التوحيد" ص94، وابن منده فى "الرد على الجهمية" "9" والبيهقى فى "الاعتقاد" ص158، وفى "الأسماء والصفات" ص.350-349 والبغوى ."4422" وأخرجه عبد الرزاق "20894"، وأحمد 2/276 ومسلم "2846" "35"، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 10/339، والطبرى 171-26/170 وفيه تحريف - من طريق معمر، والطبرى 26/170 من طريق ابن علية، والطبرى 26/170 من طريق محمد بن عبد الوهاب الطفاوى، ثلاثتهم عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن أبى هريرة . وأخرجه أحمد 2/507، والطبرى 26/170، وابن خزيمة ص92و93و98 من طرق عن هشام بن حسان، عن ابن سيرين، به . وأخرجه البخارى "4849" وابن خزيمة ص93 من طرق عن عوف الأعرابى - وقد تحرفت فى ابن خزيمة إلى: عون - عن ابن سيرين، به. وأخرجه ابن خزيمة ص93-92 و94-93 من طريق حماد بن سلمة، عن يونس بن عبيد، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أحمد 2/450، والترمذى "2561" فى صفة الجنة: باب ما جاء فى احتجاج الجانة والنار، من طريقين عن محمد بن عمرو، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة . وأخرجه ابن خزيمة ص95 من طريق جرير، والآجرى فى "الشريعة" ص391 من طريق ابن فضيل.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کا اس مخلوق کو پیدا کرنا' جس کا وصف ہم نے بیان کیا ہے'

اس نے انہیں اس لیے پیدا کیا ہے' تا کہ انہیں جنت کے مقامات پر رہائش عطا کرے وہ مقامات جو اولاد آدم کو (جنت میں مقامات دینے کے بعد بچ جائیں گے)

7448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقَى، فَيُنْشِءُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مَا يَشَاءُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں اتنی جگہ باقی رہ جائے گی' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ وہ باقی رہے' پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے نئی مخلوق پیدا کرے گا' جتنی وہ چاہے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يُخَلَّدُوْنَ فِيهَا اِذِ الْمَوْتُ غَيْرُ مَوْجُوْدٍ فِي الْجَنَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اہل جنت، جنت میں ہمیشہ رہیں گے کیونکہ جنت میں موت موجود نہیں ہوگی

7449 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ نَادٰى مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ، وَلَا مَوْتَ

7448– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو يعلى "3358" عن عبد الرحمن، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/270، ومسلم "2848" "39" في الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء ، وأبو يعلى "3524" من طريق عفان، وأحمد 265-3/152 من طريق عبد الصمد وسليمان بن حرب، وابن أبي عاصم في "السنة" "529" من طريق هدبة بن خالد، أربعتهم عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه مع الحديث المتقدم برقم "268": أحمد 141-3/134 و234، والبخاري "7384" في التوحيد: باب قوله تعالى: (وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) ، ومسلم "2848" "38"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص349-348، والبغوي "4421" من طريق قتادة، عن أنس.

7449– إسناده صحيح رجاله ثقات، رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، وابن عجلان - وهو محمد- فروى للأول مسلم في الأصول، وللآخر متابعة . وأخرجه أحمد 2/344 من طريق موسى بن داود، و 378 من طريق قتيبة، كلاهما عن الليث، بهذا الإسناد . وسقط من رواية موسى بن داود: "الأعرج." وأخرجه البخاري "6545" في الرقاق: باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن أبي الزناد، به. وانظر الحديث الآتي.

فِيْهِ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ فِيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہوں گے' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت تم ہمیشہ رہو گے اس میں تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اے اہل جہنم تم ہمیشہ رہو گے اس میں تمہیں موت نہیں آئے گی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِیْ فِيْهِ يُنَادِیْ الْمُنَادِیْ بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْخُلُوْدِ لِاَهْلِ الدَّارَيْنِ مَعًا فِيْهِمَا

اس وقت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس میں منادی وہ اعلان کرے گا' جس کا وصف ہم نے بیان کیا ہے کہ دونوں جگہوں (یعنی جہنم اور جنت) کے رہنے والے ان میں ہمیشہ رہیں گے

7450 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ، فَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْطَلِقُوْنَ خَائِفِيْنَ وَجِلِيْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ، فَيَنْطَلِقُوْنَ فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ، فَيُقَالُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ رَبَّنَا هٰذَا الْمَوْتُ، فَيَاْمُرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ عَلَى الصِّرَاطِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيْقَيْنِ كِلَاهُمَا: خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ فِيْهِ اَبَدًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا' اور اسے پل صراط پر ٹھہرا دیا جائے گا' اور کہا جائے گا: اے اہل جنت! تو وہ لوگ خوف زدہ ہو کر پریشان ہو کر چلتے ہوئے آئیں گے اور اپنی جگہ سے باہر نکلیں گے' جہاں وہ رہتے ہوں گے پھر کہا جائے گا: اے اہل جہنم! تو وہ خوش ہوتے ہوئے خوش خبری حاصل کرتے ہوئے اس جگہ سے نکلیں گے جہاں وہ رہ رہے ہوں'

7450- إسناده حسن . محمد بن عمرو - وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - روى البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير علي بن خشرم فمن رجال مسلم . وأخرجه الحسين المروزي في زوائده على "الزهد" لابن المبارك "1533" عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه هناد بن السري في "الزهد" "212"، وأحمد 2/261 و377 و513، وابن ماجة "4327" في الزهد: باب صفة النار، من طرق عن محمد بن عمرو، به . وأخرجه أحمد 2/423، والدارمي 2/329، والآجري في "الشريعة" ص401 من طريق حماد بن سلمة، عن عاصم بن أبي النجود، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، وهذا سند حسن أيضاً . وأخرجه الطبري في "تفسيره" 16/88 عن عبيد بن أسباط بن محمد، عن أبيه، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/368-369، والترمذي "2557" في صفة الجنة: باب في خلود أهل الجنة والنار، من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبيه، عن أبي هريرة ضمن حديث مطول، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وانظر الحديث السابق. وفي الباب حديث أبي سعيد وسيأتي تخريجه عقب الحديث رقم "4747"، وحديث ابن عمرو وسيأتي برقم ."7474"

تو پوچھا جائے گا کیا تم اسے جانتے ہو تو وہ عرض کریں گے جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے۔ پھر پروردگار اس کے بارے میں حکم دے گا' تو اسے پل صراط پر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر دونوں فریقوں سے یہ کہا جائے گا: تم ہمیشہ یہاں رہو گے تمہیں اس میں کبھی موت نہیں آئے گی"۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ فِي الْجَنَّةِ

اہل جنت کا جنت میں رہتے ہوئے جہنم کا ٹھکانہ دیکھنے کا تذکرہ

7451 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ، اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ، اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو بھی شخص جنت میں داخل ہوگا اسے جہنم کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا کہ اگر اس نے برائی کی ہوتی (تو اسے یہ جگہ ملنی تھی) تا کہ اس کے شکر میں اضافہ ہو' اور جو بھی شخص جہنم میں داخل ہوگا اسے جنت کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا کہ اگر اس نے اچھائی کی ہوتی (تو اسے یہ جگہ ملنی تھی) تا کہ اس کو حسرت ہو"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَنْ يَّتَمَنَّى الْخُرُوْجَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِهَا

اہل جنت میں سے اس شخص کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو جنت سے نکلنے کا خواہش مند ہوگا

7452 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ:

7451– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن مشكان ذكره المؤلف في "ثقاته" 9/127 فقال: محمد بن مشكان السَّرْخَسي، يروى عن يزيد عن هارون، وعبد الرزاق، حدثنا عنه محمد بن عبد الرحمن الدغولي وغيره، مات سنة تسع وخمسين ومئتين، وكان ابن حنبل رحمه الله يكاتبه، وهو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وأخرجه البخاري "6569" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، والبيهقي في "البعث" "244"، والبغوي "4368" من طريق أبي اليمان، عن شعيب، وأحمد 2/541 عن حسن بن محمد، عن ابن أبي الزناد، بهذا الإسناد.

7452– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مسند أبي يعلى". "2879" وأخرجه أحمد 3/251 و289 من طريق بهز، و251، والبغوي "2627" من طريق عفان، كلاهما عن همام، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم "4661" و "4662" وأزيد في تخريجه هنا: وأخرجه أحمد 3/278، والدارمي 2/206، وأبو يعلى "3020" و "3057" و "3224" و "3260"، والبيهقي 9/163 من طرق عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/278 من طريق حميد، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/126 و 153 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس.

حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَحَدٌ يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا، وَلَهُ عَشَرَةُ اَمْثَالِهَا اِلَّا الشَّهِيدُ، فَاِنَّهُ وَدَّ اَنَّهُ رَجَعَ اِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْفَضْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت میں سے کوئی بھی شخص اس بات کی آرزو نہیں کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف جائے اگرچہ اس کو دنیا کا دس گنا مل جائے۔صرف شہید کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ اس بات کا آرزومند ہوگا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور اسے دس مرتبہ شہید کردیا جائے کیونکہ وہ (شہید ہونے کی) فضیلت دیکھ لے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس امت سے تعلق رکھنے والے ان تین آدمیوں کی صفت کا تذکرہ' جو جنت میں داخل ہوں گے

7453 - (سندِحدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مَطَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ،

(متنِ حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ بِكُلِّ ذِي قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ فَقِيرٌ عَفِيفٌ مُتَصَدِّقٌ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت تین طرح کے لوگ ہوں گے۔ایسا حکمران جو عدل کرتا ہو اسے توفیق دی گئی ہو، ایسا شخص جو رحیم ہو نرم دل ہو، ہر رشتے دار اور مسلمان کے ساتھ اچھائی کرتا ہو اور ایسا شخص جو غریب ہو، مانگنے سے بچتا ہو اور صدقہ وخیرات کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ سُكَّانَ الْجَنَّةِ الْمَسَاكِيْنَ وَالْمُقِلِّيْنَ عَلٰى اَغْلَبِ الْاَحْوَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے جنت کے باشندوں میں زیادہ تر غریب اور تنگ دست لوگ بنائے ہیں

7453– إسناده على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" برقم "2865" "64" في الجنة وصفة نعيمها: باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة والنار، عن الحسين بن حريث بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/162، وعبد الرزاق "20088" ومسلم "2865" "63"، والنسائي في "فضائل القرآن" "95"، وابن خزيمة في "التوحيد" ص30، والطبراني 17/"987" و "994" من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1079" عن همام بن يحيى، عن قتادة، به.

7454 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: افْتَخَرَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُلُوْكُ وَالْاَشْرَافُ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَدْخُلُنِي الْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ، فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَّلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت اور جہنم نے فخر کا اظہار کیا۔ جہنم نے کہا: میرے اندر جابر، بادشاہ اور معززین داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا: میرے اندر غریب اور مسکین داخل ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو میں جسے چاہوں گا تمہارے ذریعے (عذاب دوں گا) اور جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو۔ تم ہر چیز سے وسیع ہو۔ ویسے تم دونوں میں سے ہر ایک نے بھرنا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفُقَرَاءَ يَكُوْنُوْنَ اَكْثَرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' غریب لوگ اہل جنت کا اکثر حصہ ہوں گے

7455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْمَصَاحِفِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ، وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

7454– إسناده قوى. حماد بن سلمة سمع عطاء بن السائب قبل الاختلاط كما صرح بذلك ابن معين وأبو داود والطحاوى وحمزة الكنانى وغيرهم، ولم يقل بسماعه بعد الاختلاط غير العقيلى، وقد تعقبه ابن المواق بقوله: لا نعلم من قاله غبر العقيلى، وقد غلط من قال إنه أى: عطاء - قدم فى آخر عره إلى البصرة، وإنما قدم عليها مرتين، فمن سمع منه فى القدامة الأولى صح حديثه منه . انظر "الكواكب النيرات " ص.73-72 .... وأخرجه بهذا الإسناد ابن أبى عاصم فى "السنة" "528" عن هدبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 13/13 و 78، وأبو يعلى "1313"، وابن خزيمة فى "التوحيد" ص93 و 95-94 و 98 من طرق عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه أحمد 3/79، ومسلم "2847" فى الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء ، وأبو يعلى "1172"، والبيهقى فى "البعث" "170" من طريق جرير، عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى سعيد الخدرى.

''میں نے جہنم میں جھانک کے دیکھا' تو مجھے اس کے رہنے والوں میں اکثریت خواتین کی نظر آئی۔ میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو اس میں اکثریت غریبوں کی نظر آئی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَكْثَرَ مَا رَاٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ الْمَسَاكِيْنُ، وَفِي النَّارِ النِّسَاءُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے جنت میں اکثریت غریبوں کی دیکھی اور جہنم میں اکثریت خواتین کی دیکھی

7456 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَظَرْتُ اِلَى الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَنَظَرْتُ فِي النَّارِ، فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ، وَاِذَا اَهْلُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، وَاِذَا الْكُفَّارُ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِطِّلَاعُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَعًا كَانَ بِجِسْمِهِ، وَنَظَرِهِ الْعِيَانِ تَفَضُّلًا مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ، وَفَرْقًا فَرَقَ بِهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ، فَاَمَّا الْاَوْصَافُ الَّتِيْ وَصَفَ اَنَّهُ

7455- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى داود المصافحى، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. عوف: هو ابن أبى جميلة، وأبو الرجاء: هو عمران بن ملحان العطاردى. وأخرجه أحمد 4/429، والبخارى "5198" فى النكاح: باب كفران العشير، و"6546" فى الرقاق: باب صفة الجنة والنار، والنسائى فى "عشرة النساء" "377"، والترمذى "2603" فى صفة جهنم: باب ما جاء أن أكثر أهل النار النساء، والطبرانى "278"/18 و "279".. والبيهقى فى "البعث" "194" من طرق عن عوف، بهذا الإسناد. قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وهكذا يقول عوف: عن أبى رجاء، عن عمران بن حصين، ويقول أيوب: عن أبى رجاء، عن ابن عباس، وكلا الإسنادين ليس فيهما مقال، ويحتمل أن يكون أبو رجاء سمع منهما جميعاً، وقد روى غير عوف أيضاً هذا الحديث عن أبى رجاء عن عمران بن حصين. وأخرجه البخارى "3241" فى بدء الخلق: باب ما جاء فى صفة الجنة و "6449" فى الرقاق: باب فضل الفقر، والبيهقى فى "البعث" "194" من طريق سلم بن زرير، وعبد الرزاق "20610"، والطبرانى "275"/18 من طريق قتادة، والنسائى فى "العشرة" "378" من طريق أيوب، والطبرانى "290"/18 من طريق يحيى بن أبى كثير، أربعتهم عن أبى رجاء، به. وأخرجه أحمد 4/443 من طريق الضحاك بن يسار، عن يزيد بن عبد الله، عن مطرف، عن عمران. وأخرجه النسائى "384" من طريق معاذ بن هشام مرفوعاً: "عامة أهل النار النساء."

7456- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم، أبو عثمان النهدى: هو عبد الرحمن بن مل. وأخرجه مسلم "2736" فى الذكر والدعاء: باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/205 و 210-209، والبخارى "5196" فى النكاح: باب87، و "6547" فى الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "2736"، والنسائى فى "عشرة النساء" 383"، والطبرانى "421"، والبيهقى فى "البعث" "193"، والبغوى "4063" و "4064" من طرق عن سليمان التيمى، به.

رَاٰی اَهْلَ الْجَنَّةِ بِهَا، وَاَهْلَ النَّارِ بِهَا، فَهِیَ اَوْصَافٌ صُوِّرَتْ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمَ بِهَا مَقَاصِدَ نِهَايَةِ اَسْبَابِ اُمَّتِهِ فِي الدَّارَيْنِ جَمِيْعًا لِيُرَغِّبَ اُمَّتَهُ بِاَخْبَارِ تِلْكَ الْاَوْصَافِ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ لِيَرْغَبُوا، وَيُرَهِّبَهُمْ بِاَوْصَافِ اَهْلِ النَّارِ لِيَرْتَدِعُوْا عَنْ سُلُوْكِ الْخِصَالِ الَّتِي تُؤَدِّيهِمْ اِلَيْهَا

38

38

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے جنت کی طرف دیکھا' تو اہل جنت میں اکثریت غریبوں کی تھی۔ میں نے جہنم کی طرف دیکھا' تو اہل جہنم میں اکثریت خواتین کی تھی اور خوش حال لوگوں کو روک لیا گیا تھا' اور کفار کو جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا تھا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت اور جہنم دونوں میں دیکھنا آپ کے جسم مبارک کے ہمراہ تھا اور آنکھوں کے ذریعے دیکھنا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر فضل تھا تا کہ اس کے ذریعے آپ کے اور دیگر انبیاء کے درمیان فرق ہو جائے۔ جہاں تک ان اوصاف کا تعلق ہے' جو آپ نے وصف بیان کیا کہ آپ نے اہل جنت کو ان کے ساتھ موصوف دیکھا اور اہل جہنم کو ان کے ساتھ موصوف دیکھا تھا' تو یہ وہ اوصاف ہیں جن کی شکل آپ کے سامنے پیش کی گئی تا کہ آپ اس کے ذریعے اپنی امت کے' دونوں جہانوں میں اسباب کے اختتام کے مقاصد کے بارے میں جان لیں تا کہ آپ ان اوصاف کی اطلاع کے ذریعے اپنی امت کو ترغیب دیں تا کہ وہ رغبت حاصل کریں اور جہنم کے اوصاف کے ذریعے انہیں ڈرائیں تا کہ وہ ان خصوصیات کو اختیار کرنے سے بچیں جو جہنم کی طرف لے جا سکتی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ النِّسَاءَ يَكُنَّ مِنْ اَقَلِّ سُكَّانِ الْجِنَانِ فِي الْعُقْبَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخرت میں جنت کے رہائشیوں میں خواتین کی تعداد کم ہوگی

7457 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي غَيْلَانَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کے رہنے والوں میں کم تعداد خواتین کی ہے''۔

7457- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علی بن الجعد، فمن رجال البخاری . أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعی، ومطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير. وهو فی "مسند علی الجعد" "1448"، ومن طريقه أخرجه الطبرانی ."262"/18 وأخرجه أحمد 4/427و443، ومسلم "2738" فی الذكر والدعاء : باب أكثر اهل الجنة الفقراء وأكثر اهل النار النساء ، والنسائی فی "عشرة النساء " "385"، والطبرانی "263"/18 و "264" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 4/463 عن يزيد، عن حماد بن سلمة، عن أبی التياح، به. وأخرجه الطبرانی "239"/18 من طريق يحيی بن أبی بكير، عن

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِتَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ، عَلَى الْاَنْفُسِ الَّتِىْ لَمْ تُسْلِمْ فِىْ دَارِ الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جنت کو حرام قرار دیا ہے' جو دنیا میں مسلمان نہیں تھے

7458 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِیُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ ظَهْرَهُ اِلٰى قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا كُلُّ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ، وَاِنَّ مَثَلَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِی الْكُفَّارِ فِی الْعَدَدِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ، اَوِ الشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِی الثَّوْرِ الْاَبْيَضِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے چمڑے سے بنے ہوئے خیمے کے ساتھ ٹیک لگالی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: امابعد! کیا تم لوگ اس بات سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔ قیامت کے دن کفار کے مقابلے میں عدد کے اعتبار سے مسلمانوں کی تعداد اس طرح ہوگی' جس طرح سیاہ رنگ کے بیل کے جسم پر سفید بال ہو' یا سفید رنگ کے بیل کے جسم پر سیاہ بال ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيْسَ بِعَدَدٍ اُرِيْدَ بِهِ النَّفْیُ عَمَّا وَرَاءَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے'' یہ کوئی ایسا عدد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی مراد لی گئی ہو

7459 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ:

7458- إسناده صحيح. عبيد بن جناد: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/432، وقال أبو حاتم: صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أبو نعيم في "صفة الجنة" "65" من طريق أحمد بن خليد الحلبي، وأبو عوانة 1/88 عن محمد بن علي بن ميمون الرقي، كلاهما عن عبيد بن جناد بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" بتحقيقي "363"، وأبو عوانة 1/88 من طرق عن عبيد الله بن عمرو، به. وانظر الحديث المتقدم برقم "7245".

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ هٰذِهِ الْاُمَّةُ مِنْهَا ثَمَانُوْنَ صَفًّا *

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے **80** صفیں اس امت کی ہوں گی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں محارب بن دثار نامی راوی منفرد ہے

7460 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے **80** صفیں اس امت کی ہوں گی اور **40** صفیں دیگر تمام امتوں

7459- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير ضرار بن مرة، وابن بريدة وهو سليمان- فكلاهما من رجال مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 471-11/470، والترمذي "2546" في صفة الجنة: باب ما جاء في وصف أهل الجنة، والحاكم 82-1/81 من طريق محمد بن فضيل بن غزوان، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسنٌ، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/347، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" بتحقيقي "336" من طريق عفان، وأحمد 5/355 من طريق عبد الصمد، كلاهما عن ضرار بن مرة، به . وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 4/1420 من طريق عن عبد الله بن معاوية، عن عبد العزيز بن مسلم، عن ضرار بن عمرو، عن محارب بن دثار، به.

7460- حديث صحيح . أبو عبيدة بن فضيل بن عياض: ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه الدارقطني كما في "اللسان" 7/79. وهو متابع، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم غير مؤمل بن إسماعيل، فقد روى له أصحاب السنن وهو إن كان سيء الحفظ قد توبع. سفيان: هو الثوري. وأخرجه الحاكم 1/82 من طريق الحسن بن الحارث، عن مؤمل بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وقال: أرسله يحيى بن سعيد، وعبد الرحمن بن مهدي عن الثوري . وأخرجه الحسين المروزي في زيادات "الزهد" لابن المبارك "1572" عن مؤمل بن إسماعيل، به مرسلاً. وأخرجه الدارمي 2/337 من طريق معاوية بن هشام، وابن ماجة "4289" في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وسلم، وأبو نعيم في "ذكر أخبار أصبهان" 1/275، والحاكم 1/82 من طريق الحسين بن حفص، والحاكم 1/82 من طريق عمرو بن محمد العنقزي، ثلاثتهم عن سفيان، به. وانظر الحديث السابق.

کی ہوں گی"۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنْ اَقْوَامٍ بِاَعْيَانِهِمْ مِنْ اَجْلِ اَعْمَالٍ ارْتَكَبُوهَا

کچھ متعین لوگوں کا ان کے مخصوص اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

7461 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ مِثْلُ اَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا، وَاِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا الْمَائِلَةُ مِنَ التَّبَخْتُرِ وَالْمُمِيلَاتُ مِنَ السِّمَنِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میری امت سے تعلق رکھنے والے دو قسم کے لوگوں کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک وہ لوگ جن کے پاس ایسے کوڑے ہوں گے جو گائے کی دم کی طرح ہوں گے وہ کوڑے لوگوں کو ماریں گے' اور وہ عورتیں' جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی وہ مائل کرنے والی اور مائل کروانے والی ہوں گی ان کے سربختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ہوں گے۔ یہ لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ ہی جنت کی خوشبو کو پائیں گے' اگرچہ اس کی خوشبو اتنے' اتنے فاصلے سے آجاتی ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) "مائلہ" سے مراد اترانے والی عورت ہے اور "ممیلہ" سے مراد موٹی عورت ہے۔

7461- إسناده صحيح على شرط مسلم, ورجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل, فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "2128" في اللباس والزينة: باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات, وص2192 في الجنة يدخلها الضعفاء , والبيهقي ,2/234 والبغوي "2578" من طريقين عن جرير , بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 356-2/355 و440 من طريقين عن شريك, عن سهيل, به.

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

جہنم اور اہل جہنم کی صفت کا تذکرہ

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ النَّارِ الَّتِيْ اُعِدَّتْ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ، وَتَمَرَّدَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

جہنم کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جسے ان لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے' جو دنیا میں اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس کے خلاف سرکشی کرتے ہیں

7462 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَارُكُمُ الَّتِيْ تُوقِدُوْنَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً، قَالَ: اِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہاری وہ آگ جسے تم جلاتے ہو یہ جہنم کی آگ کا **70**واں جز ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہی (آگ) کافی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے **69** گنا فضیلت عطا کی گئی ہے''۔

7462- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوي "4398" من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر, بهذا الإسناد. وهو في " الموطأ" 2/994 باب ما جاء في صفة جهنم, ومن طريقه أخرجه البخاري "3265" في بدء الخلق: باب صفة النار وأنها مخلوقة, والبيهقي في "البعث."497"" وأخرجه مسلم "2843" في صفة الجنة" باب في شدة حر نار جهنم, والبيهقي "497" من طريق المغيرة بن عبد الرحمن الحزامي ,. . . . . والآجري في "الشريعة" ص 395 من طريق شعيب، كلاهما عن أبي الزناد، به. وأخرجه عبد الرزاق "20897"، ومن طريقه أحمد 2/313، ومسلم "2843"، والبيهقي "498"، وأخرجه ابن المبارك من رواية نعيم في "الزهد"308""، ومن طريقه الترمذي "2589" في صفة جهنم: باب ماجاء أن ناركم هذه جزء من سبعين جزءاً من نار جهنم، كلاهما "عبد الرزاق وابن المبارك" عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همام" ."12" وأخرجه أحمد 2/467، وهناد بن السري في "الزهد" "236" من طريقين عن حماد بن سلمة، عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة. وأخرجه الدارمي 2/340 من طريق الهجري عن ابن عياض، عن أبي هريرة. وأخرجه البيهقي "501" من طريق عبد العزيز، عن أبي سهيل بن مالك، عن أبيه، عن أبي هريرة بلفظ: "تحسبون أن نار جهنم مثل ناركم هذه؟! هي أشد سواداً من القار، وهي حزء من بضعة وستين جزءاً منها أو نيف وأربعين جزءاً" شك أبو سهيل. وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا صَارَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ بِهٰذِهِ النَّارِ الَّتِىْ عِنْدَهُمْ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے لوگ اس آگ کے ذریعے نفع حاصل کرتے ہیں جوان کے پاس ہوتی ہے

7463 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):قَالَ: نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ ضُرِبَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْفَعَةً لِاَحَدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا **70** واں جز ہے۔ اس پر سمندر کا پانی ڈالا گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا، تو اللہ تعالیٰ نے اس میں کسی کے لیے فائدہ نہ رکھا ہوتا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْمَوْضِعِ الَّذِىْ فِيْهِ رَاٰى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ مِنَ الدُّنْيَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس جگہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جہنم کو دیکھا تھا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7464 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ،

7463– إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار - وهو الرمادي الحافظ - روى له أبو داود والترمذي، وقد توبع ومن فوقه على شرط الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه البيهقي في "البعث" "500" من طريق إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي "1129"، وأحمد 2/244 عن سفيان، به. وانظر الحديث السابق.

7464– إسناده ضعيف، سعيد بن عبد العزيز قد اختلط قبل موته، وزياد بن أبي سودة قال أبو حاتم كما في "الجرح والتعديل" 3/534: لا أراه سمع من عبادة بن الصامت. وأخرجه الحاكم في "المستدرك" 479-2/478 عن أبي جعفر محمد بن أحمد بن سعيد الرازي، حدثنا أبو زرعة عبيد الله بن عبد الكريم، حدثنا أحمد بن هاشم الرملي، حدثنا ضمرة بن ربيعة، عن محمد بن ميمون، عن بلال بن عبد الله مؤذن بيت المقدس، قال: رأيت عبادة بن الصامت رضي الله عنه في مسجد بيت المقدس مستقبل الشرق أو السور أنا أشك- وهو يبكي، وهو يتلو هذه الآية: (فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ) ثم قال: ها هنا أرانا رسول الله صلى الله عليه وسلم جهنم. وقال: هذا.... حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، وتعقبه الذهبي بقوله: بل منكر وآخره باطل، لأنه ما اجتمع عبادة برسول الله صلى الله عليه وسلم هناك، ثم من هو ابن ميمون وشيخه، وفي نسخة أبي مسهر عن سعيد، عن زياد بن أبي سودة، قال: رؤي عبادة على سور بيت المقدس يبكي، وقال: من ها هنا أخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى جهنم. فهذا المرسل أجود. وانظر "مجمع الزوائد" 10/386.

قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِیْ سَوْدَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قَامَ عَلٰى سُوَرِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ الشَّرْقِيِّ، فَبَكٰى، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ، قَالَ: مِنْ هَاهُنَا اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى جَهَنَّمَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر کھڑے ہوئے اور رونے لگے۔ کسی نے کہا: اے ابوولید! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: اس جگہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا: آپ نے یہاں سے جہنم کو دیکھا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ زِيَادُ بْنُ اَبِیْ سَوْدَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں زیاد بن ابوسودہ نامی راوی منفرد ہے

7465 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرٍ النَّحَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ:

(متن حدیث): رُئِيَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَلٰى سُوَرِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ الشَّرْقِيِّ يَبْكِي، فَقِيْلَ لَهٗ، فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا نَبَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى مَالِكًا يُقَلِّبُ جَمْرًا كَالْقُطُفِ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر کھڑے ہوئے اور رونے لگے۔ ان سے دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اس جگہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا تھا کہ یہاں سے آپ نے جہنم کے (داروغہ) مالک کو دیکھا تھا کہ وہ انگاروں کو الٹ پلٹ رہا تھا۔ جیسے وہ انگور کے دانے ہوں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَالْقُرُّ فِي الْفَصْلَيْنِ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے دو موسموں میں گرمی اور سردی زیادہ ہوتی ہے

7466 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ، اَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَنَفِّسْنِي، فَجَعَلَ لَهَا فِيْ كُلِّ عَامٍ نَفَسَيْنِ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ، فَشِدَّةُ الْبَرْدِ الَّذِیْ تَجِدُوْنَ مِنْ زَمْهَرِيْرِهَا، وَشِدَّةُ الْحَرِّ الَّذِیْ تَجِدُوْنَ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

7465– إسناده ضعيف، الوليد بن مسلم مدلس وقد عنعن، وأبو سلمة لم يدرك عبادة، أبو عمير: هو عيسى بن محمد بن إسحاق النحاس الرملي ثقة من رجال أصحاب السنن. وانظر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی۔اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میرا کچھ حصہ دوسرے کو کھا جاتا ہے' تو مجھے سانس لینے کی اجازت دے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہر سال میں دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ایک مرتبہ سردی کے موسم میں اور ایک مرتبہ گرمی کے موسم میں' تو یہ سردی کی وہ شدت ہوتی ہے جسے تم سردی کے موسم میں پاتے ہو اور گرمی کی وہ شدت ہوتی ہے' جو جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْوَيْلِ الَّذِىْ اَعَدَّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ حَادَ عَنْهُ، وَتَكَبَّرَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

ویل (نامی وادی) کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جسے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کیا ہے جو اس کا انکار کرتا ہے اور دنیا میں اس کے سامنے بڑائی کا اظہار کرتا ہے

7467 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو

7466– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/238، والبخارى "527" فى مواقيت الصلاة " باب الإبراد بالظهر فى شدة الحر، والبيهقى فى "السنن" 1/437، وفى "البعث" "502"، والبغوى "361" من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "3260" فى بدء الخلق: باب صفة النار، والدارمى 2/340، والبيهقى فى "البعث" "173" من طريق شعيب، ومسلم "617" "185" فى المساجد: باب استحباب الإبراد بالظهر فى شدة الحر لمن يمضى إلى جماعة من طريق يونس، وأحمد 2/277 من طريق معمر، ثلاثتهم عن الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة. وأخرجه مالك 1/16 فى وقوت الصلاة: باب النهى عن الصلاة بالهاجرة، ومن طريقه أحمد 2/462، ومسلم "617" "186"، والبيهقى 1/437 عن عبد الله بن يزيد مولى الأسود بن سفيان، عن أبى سلمة ومحمد بن عبد الرحمن بن ثوبان، عن أبى هريرة. وأخرجه مسلم "617" "187" من طريق محمد بن إبراهيم، وهناد فى "الزهد" "240"، وأحمد 2/503 من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن أبى سلمة، عن أبى هريرة. وأخرجه ابن أبى شيبة 13/158، والترمذى "2592" فى صفة جهنم: باب ما جاء أن للنار نفسين، وابن ماجة "4319" فى الزهد: باب صفة النار، من طريق الأعمش، والدارمى 2/340 من طريق عاصم ابن بهدلة، كلاهما عن أبى صالح، عن أبى هريرة. وأخرجه هناد "241" عن يعلى، عن يحيى بن عبيد الله، عن أبيه، عن أبى هريرة.

7467– إسناده ضعيف، دارج فى روايته عن أبى الهيثم ضعيف. وأخرجه الطبرى "1387"، وابن أبى حاتم فيما ذكره ابن كثير فى "تفسيره1/121" من طريق يونس، والحاكم 4/596، والبيهقى فى "البعث" "466" من طريق بحر بن نصر، والحاكم 2/507، والبيهقى "465" من طريق أبى عبيد الله احمد بن عبد الرحمن بن وهب، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبى.! وأخرجه نعيم بن حماد فى زيادات "الزهد" "334"، ومن طريقه البغوى "4409" عن رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 3/75, والترمذى "3164" فى التفسير: باب ومن سورة الأنبياء، وأبو يعلى "1383" من طريق الحسن بن موسى، والبيهقى فى "البعث" "487" من طريق كامل، كلاهما عن ابن لهيعة، عن دارج، به. وقال الترمذى: هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعاً إلا من حديث ابن لهيعة، وتعقبه ابن كثير فى "تفسيره" 1/121 بقوله: لم ينفرد به ابن لهيعة كما ترى، ولكن الآفة ممن بعده، وهذا الحديث بهذا الإسناد مرفوعاً منكر، والله أعلم.

بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
(متن حدیث): قَالَ: وَيْلٌ وَّادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِیْ بِهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ویل' جہنم میں ایک وادی ہے کافر شخص اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک اس میں گرتا رہے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ الْقَعْرِ الَّذِیْ يَكُوْنُ لِجَهَنَّمَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَكْرَتِهَا

اس (جہنم) کی گہرائی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جہنم میں ہو گی ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7468 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدِ الْبِرْتِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی،
(متن حدیث): قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ حَجَرًا يُقْذَفُ بِهِ فِيْ جَهَنَّمَ هَوَی سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اگر کسی پتھر کو جہنم میں پھینکا جائے' تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا رہے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِهْوَاءِ حَجَرٍ فِي النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

پتھر کے ستر سال تک جہنم میں گرتے رہنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

7469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا خَلَفُ

7468- حديث صحيح لغيره رجال ثقات، لكن رواية جرير عن عطاء بعد الاختلاط . وأخرجه البزار "3494" هن يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه هناد في "الزهد" "251" عن أبي الأحوص، والبيهقي في "البعث" "483" من طريق المعتمر بن سليمان عن أبيه، كلاهما عن عطاء ، به . وفي الباب حديث عتبة بن غزوان وقد تقدم برقم ."7121" وحديث أبي هريرة الآتي. وحديث بريدة عند البزار "3493" والطبراني "1158" وفيه محمد بن أبان الجعفي وهو ضعيف . وحديث أنس عند هناد في "الزهد" "252"، وابن أبي شيبة 13/161و 162، وأبو يعلى "4103"، والآجري في "الشريعة" ص394، وفيه الرقاشي وهو ضعيف. وحديث أبي سعيد الخدري عند ابن أبي شيبة .13/162

7469- حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح، وخلف بن خليفة - وإن اختلط بأخرة - قد توبع . وأخرجه البيهقي في "البعث" "482" من طريق أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/371، ومسلم "2844" في الجنة: باب في شدة حر نار جهنم، والآجري في "الشريعة" ص494، والبيهقي في "البعث" "482" من طرق عن خلف بن خليفة، به . وأخرجه مسلم "2844" من طريقين عن مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنَ كَيْسَانَ، به . وأخرجه الحاكم 4/606 من طريق محمد بن أبي بكر، عن أبي قتيبة، عن فرقد بن الحجاج، عن عقبة بن أبي الحسناء ، عن أبي هريرة. وقال الذهبي: سنده صالح. وأخرجه 4/597

بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهٖ؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: هٰذِهٖ حَجَرٌ رُمِىَ بِهٖ فِى النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَالْاٰنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِ النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران آپ نے بلند آواز سنی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ پتھر ہے جسے جہنم میں ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا وہ اب اس کی تہہ میں گرا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الزَّقُّوْمِ الَّذِىْ جَعَلَهُ اللّٰهُ شَرَابَ مَنْ حَادَ عَنْهُ فِىْ دَارِ هَوَانِهٖ

زقوم کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جسے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا مشروب بنایا ہے، جو دنیا میں اس سے منہ پھیرتا ہے

7470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ، وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا، وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) (آل عمران: 102)، فَلَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِى الْاَرْضِ، لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعِيْشَتَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهٗ طَعَامٌ غَيْرُهٗ؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو، جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم مرتے وقت مسلمان ہونا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ''اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے، تو وہ تمام اہل زمین کی زندگی کو خراب کر دے تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا، جس کی خوراک ہی صرف یہ ہوگی''۔

7470- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي عدي: محمد بن إبراهيم، وسليمان: هو ابن مهران الأعمش. وأخرجه ابن ماجة "4325" في الزهد: باب صفة النار، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2643"، وأحمد 1/300-301 و 338\8، والترمذي "2585" في صفة جهنم: باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/219، والطبراني "11068"، والحاكم 2/294 و 451، والبيهقي في "البعث" "543" من طرق عن شعبة، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْحَيَّاتِ، الَّتِي يَنْتَقِمُ اللّٰهُ بِهَا فِي دَارِ هَوَانِهِ مِمَّنْ تَمَرَّدَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

ان سانپوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ جہنم میں ان لوگوں سے انتقام لے گا' جو دنیا میں اس کے سامنے سرکشی کرتے تھے

7471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ، (متن حدیث): يَقُوْلُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ فِي النَّارِ لَحَيَّاتٍ اَمْثَالَ اَعْنَاقِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اَحَدَهُمُ اللَّسْعَةَ، فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جہنم میں کچھ سانپ ہوں گے جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے ان میں سے کوئی ایک ڈسے گا' تو اس کی شدت چالیس سال تک محسوس ہوگی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعُقُوْبَةِ الَّتِي يُعَاقِبُ بِهَا اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا

اس سزا کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو ادنیٰ درجے کے جہنمی کو عذاب کی شکل میں دی جائے گی

7472 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، (متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا الَّذِيْ يُجْعَلُ لَهٗ نَعْلَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ

7471– إسناده حسن، دارج: صدوق في غير روايته عن أبي الهيثم، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن. وأخرجه الحاكم 4/593، والبيهقي في "البعث" "561" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/191 من طريقين عن ابن لهيعة، عن دارج، به.

7472– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال مسلم غير ابن عجلان - وهو محمد - فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق. وأخرجه أحمد 2/432 و 439 والدارمي 2/340، والحاكم 4/5 من طرق عن ابن عجلان بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن النعمان بن بشير عند البخاري "6561" و "6562" ومسلم "213"، والترمذي "2604"، والبيهقي في "البعث" "492" و "493" و "494"، والحاكم 4/580 و 581-580 و 581، وعن أبي سعيد الخدري عند مسلم "211"، والبيهقي في "البعث" "495"، والحاكم 4/581، وعن ابن عباس عند مسلم "212"، والبيهقي في "البعث" "496"، والحاكم 4/581، ولفظه: "أهون أهل النار عذاباً أبو طالب وهو منتعل بنعلين يغلي منهما دماغه."

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے اور اس کے ذریعے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَاءِ الَّذِیْ يُسْقَى اَهْلُ جَهَنَّمَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

اس پانی کی صفت کا تذکرہ' جو اہل جہنم کو پلایا جائے گا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7473 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (مَاءٍ كَالْمُهْلِ) كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایسا پانی جو تارکول کی مانند ہوگا''۔

اس سے مراد تارکول ہے۔ جب وہ اس کے قریب ہوگا' تو اس کے نتیجے میں اس کے چہرے کی کھال اتر جائے گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ غَيْرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا دَخَلُوا النَّارَ يُرْفَعُ الْمَوْتُ عَنْهُمْ، وَيَثْبُتُ لَهُمُ الْخُلُوْدُ فِيْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب مسلمانوں کے علاوہ لوگ جہنم میں داخل ہو جائیں گے' تو ان سے موت کو اٹھالیا جائے گا' اور ان کے لیے جہنم میں رہنا ہمیشہ کے لیے ثابت ہو جائے گا

7474 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَيْلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِیْ مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، يَا اَهْلَ

7473- إسناده ضعيف، دارج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 15/239، والحاكم 2/501، والبيهقي "550" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه نعيم بن حماد في زوائد "الزهد" "316"، والترمذي "2581" في صفة جهنم: باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، و "3322" في تفسير القرآن باب ومن سورة سأل سائل، من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث رشدين. وأخرجه أحمد 3/70-71، وأبو يعلى "1375" من طريق الحسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دارج، به.

النَّارِ لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَبَرُ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ: يُجَاءُ بِالْمَوْتِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ ، تَنَكَّبْنَاهُ، لِاَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، قَالَ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُوْنَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ: يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يُرِيْدُ يُمَثَّلُ لَهُمُ الْمَوْتُ لَا اَنَّهُ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور اہل جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے' تو موت کو لایا جائے گا اس کو جنت اور جہنم کے درمیان رکھا جائے گا' اور پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا۔ اے اہل جنت اب موت نہیں آئے گی۔ اے اہل جہنم اب موت نہیں آئے گی۔ اس کے نتیجے میں اہل جنت کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا' اور اہل جہنم کے غم میں اضافہ ہو جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اعمش نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ موت کو ایک دنبے کی شکل میں لایا جائے گا۔ ہم نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے کیونکہ اس کی سند متصل نہیں ہے۔

شجاع بن ولید نے اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اسے لوگوں کو ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''موت کو لایا جائے گا'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ موت کو کسی وجود کی شکل میں لایا جائے گا۔ یہ مراد

7474- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هارون بن سعيد الأيلي، عمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2850" "43" في الجنة وصفة نعيمها: باب النار .... يدخلها الجبارون، والجنة يدخلها الضعفاء ، والبيهقي في "البعث" "585" من طريق هارون بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2850" "43" عن حرملة بن يحيى ى، عن ابن وهب، به . وأخرجه أحمد 2/118و 121-120، والبخاري "6548" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، وأبو نعيم في "الحلية" 184-8/183، والبغوي "4367" من طريق عبد الله بن المبارك، عن عمر بن محمد بن زيد، به . وأخرجه البخاري "6544" في الرقاق: باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ومسلم "2850" "42" من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد عن أبيه، عن صالح، وابن أبي داود في "البعث" "55" من طريق الوليد، عن عمر بن محمد، كلاهما عن نافع، عن ابن معمر.

ل إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه هناد في "الزهد" "213"، وأحمد 3/9 من طريق محمد بن عبيد، وهناد "213"، والبيهقي في "البعث" "584" من طريق يعلى بن عبيد، وأحمد 3/9، ومسلم "2849" "40"، وابن جرير الطبري 88-16/87، والآجري في "الشريعة" ص401، والبيهقي في "البعث" "584" من طريق أبي معاوية، والبخاري "4730"، والبغوي "4366" من طريق حفص بن غياث، ومسلم "2849" "41"، وأبو يعلى "1175" من طريق جرير، خمستهم عن الأعمش، به. وصرح حفص بن غياث بتحديث الأعمش عن أبي صالح، ولم يذكر من هو أوثق من شجاع بن الوليد المذكور ما ذكره من قوله: "عن الأعمش قال: سمعتهم يذكرون ." وأخرجه الآجري ص 401-400 من طريق عاصم بن أبي النجود، عن أبي صالح، به . وأخرجه الترمذي "2558"، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "106" من طريقين عن فضيل بن مرزوق، عن عطية، عن أبي سعيد.

نہیں ہے کہ موت کو لایا جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْمُنَادِيْ: يَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ اِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ خُرُوْجِ الْمُوَحِّدِيْنَ مِنْهَا جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ اُخْرِجَ مِنْهَا بِرَحْمَتِهِ اِنْ لَمْ يَتَفَضَّلْ عَلَيْنَا بِالسَّلَامَةِ مِنْهَا قَبْلَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' منادی کا یہ کہنا: ''اے اہل جہنم اب موت نہیں آئے گی''

یہ توحید کے قائل لوگوں کے جہنم سے نکل جانے کے بعد ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے' جنہیں اس کی رحمت کی وجہ سے جہنم سے نکالا جائے گا' اگر وہ اس سے پہلے ہمیں (جہنم سے) سلامت رہنے کی فضیلت عطا نہیں کرتا

7475 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ، قَالَ: لَاَعْلَمُ آخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ، وَآخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَاْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاَى، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ وَجَدْتُّهَا مَلْاَى، فَيَقُوْلُ لَهُ: اذْهَبْ فَارْجِعْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَاْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاَى، فَيَرْجِعُ اِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ وَجَدْتُّهَا مَلْاَى، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: اَتَسْخَرُ بِيْ، اَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: وَكَانَ يُقَالُ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جہنم سے نکلنے والے آخری جنتی کو جانتا ہوں اور جنت میں داخل ہونے والے آخری جنتی کو جانتا ہوں۔ ایک شخص جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت میں آئے گا' تو اسے یہ محسوس ہوگا کہ وہ بھر چکی ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے پایا ہے کہ وہ بھر چکی ہے۔ پروردگار اس سے فرمائے گا: تم واپس جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس میں آئے گا' تو اسے لگے گا کہ وہ بھر چکی ہے۔ وہ واپس پروردگار کی بارگاہ میں جائے گا' اور عرض کرے گا: اے پروردگار میں نے اسے پایا ہے کہ وہ بھر چکی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس

7475- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم "186" "308" في الإيمان: باب آخر أهل النار خروجاً، وابن منده في "الإيمان" "842"، والبيهقي في "البعث" "95" من طريق إسحاق بن إبراهيم وهو ابن راهويه- بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "6571" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "186" "308"، وابن ماجة "4339" في الزهد: باب صفة الجنة، من طريق عثمان بن أبي شيبة، وابن خزيمة في "التوحيد" ص159، 317 من طريق يوسف بن موسى، وابن منده "842" من طريق قتيبة بن سعيد، وأبو نعيم في "صفة الجنة" "444" من طريق زكريا بن عدي، أربعتهم عن جرير، به. وقد تقدم برقم "7427" و "7431".

سے فرمائے گا: تم جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور دنیا کا دس گنا مزید ملتا ہے۔ وہ عرض کرے گا کیا' تو میرا مذاق اڑا رہا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا' تو مجھ پر ہنس رہا ہے۔ جبکہ' تو بادشاہ ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

ابراہیم نامی راوی کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ یہ جنت کے سب سے کم مرتبے کے شخص کا عالم ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ يَكُوْنُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَالْجَبَّارُوْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اہل جہنم میں اکثریت تکبر کرنے والے لوگوں کی اور ظالم لوگوں کی ہوگی

7476 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَدْخُلُنِيْ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَاَسْقَاطُهُمْ، فَقَالَ اللّٰهُ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت اور جہنم میں بحث ہوگئی۔ جہنم نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور عام افراد داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو تمہارے ذریعے میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا' اور جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو تمہارے ذریعے میں جسے چاہوں گا (رحمت عطا کروں گا) اور تم دونوں میں سے ہر ایک نے بھرنا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ الَّذِيْنَ يَكُوْنُوْنَ اَكْثَرَ سُكَّانِ اَهْلِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

ان بعض دوسرے لوگوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

جن کی اکثریت اہل جہنم کی رہائشی ہوگی' ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7477 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

7476- إسناده على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام العجلي وشيخه محمد بن عبد الرحمن الطفاوي، فمن رجال البخاري. وقد تقدم برقم "7447" وانظر الحديث الآتي.

(متن حدیث): اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا بَالِي يَدْخُلُنِي الْفُقَرَاءُ وَالضُّعَفَاءُ؟ وَقَالَتِ النَّارُ: مَا بَالِي يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ فَقَالَ اللّٰهُ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مِلْؤُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت اور جہنم میں بحث ہوگئی۔ جنت نے کہا: میرا یہ معاملہ ہے کہ میرے اندر غریب اور ضعیف لوگ داخل ہوں گے۔ جہنم نے کہا: میرا یہ معاملہ ہے، میرے اندر جبار اور متکبر داخل ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم میری رحمت ہو، میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو، میں تمہارے ذریعے جسے چاہوں گا (عذاب دوں گا) اور تم دونوں میں سے ہر ایک نے بھرنا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ النَّاسِ الَّذِيْنَ يَكُوْنُوْنَ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فِي الْعُقْبٰى

بعض لوگوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو آخرت میں اہل جہنم کا اکثر حصہ ہوں گے

7478 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ بِالصَّدَقَةِ، وَحَثَّهُنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ: بِمَ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتُسَوِّفْنَ الْخَيْرَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ

(توضیح مصنف): وَالْعَشِيْرُ الزَّوْجُ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور انہیں اس کی ترغیب دی، آپ نے فرمایا: تم صدقہ کرو، کیونکہ اہل جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی:

7477- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار - وهو الرمادي الحافظ - روى له أبو داود ...... والترمذي وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، سفيان هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "1137"، ومسلم "2846" "34" في الجنة: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء ، والآجري في "الشريعة" ص391، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص158 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2846" "35"، والبيهقي ص350 محمد بن رافع، عن شبابة، عن ورقاء ، عن أبي الزناد، به . وأخرجه البخاري "7449" في التوحيد: باب ما جاء في قول الله تعالى: (إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ) ، من طريق صالح بن كيسان، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وقد تقدم برقم "7447" و ."7476"

7478- حديث صحيح . زيد بن رفيع مختلف فيه، قال أحمد: ما به بأس، وقال أبو داود: جزري ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات" 6/304، وقال: كان فقيهاً ورعاً، ابن شاهين في "الثقات"، وضعفه الدارقطني، وقال النسائي: ليس بالقوي، وحزام بن حكيم لم يوثقه غير المؤلف. وقد تقدم برقم "3320"، وانظر الحديث الآتي.

یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیونکہ تم لعنت بکثرت کرتی ہو، اور بھلائی کا انکار کرتی ہو، اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''عشیر'' سے مراد شوہر ہے۔

7479 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ،

(متن حدیث): قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَهُنَّ، وَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالطَّاعَةِ لِاَزْوَاجِهِنَّ، وَقَالَ: اِنَّ مِنْكُنَّ مَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَجَمَعَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، وَمِنْكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ، وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، فَقَالَتِ الْمَارِدِيَّةُ اَوِ الْمُرَادِيَّةُ: وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، وَتُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتُسَوِّفْنَ الْخَيْرَ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں وعظ و نصیحت کی، اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے شوہروں کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کچھ خواتین وہ ہیں، جو جنت میں داخل ہوں گی، نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کرلیا، اور کچھ خواتین وہ ہیں، جو جہنم کا ایندھن ہوں گی، نبی اکرم ﷺ نے (یہ کہتے ہوئے) اپنی انگلیوں کو پھیلالیا' تو ان میں سے ایک خاتون، جس کا تعلق ''مارد'' یا شاید ''مراد'' قبیلے سے تھا، اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیونکہ تم شوہر کی ناشکری کرتی ہو، لعنت زیادہ کرتی ہو، اور بھلائی سے گریز کرتی ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَوْؤُوْدَةَ لَا مَحَالَةَ فِي النَّارِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور جو اس بات کا قائل ہے) زندہ گاڑی گئی بچی لازمی طور پر جہنم میں ہی جائے گی

7480 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيْحٍ بِعُكْبَرَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

7479- إسناده كالذى قبله. وله شاهد من حديث ابن مسعود وقد تقدم برقم "3323"و ."4234" وآخر من حديث أبى سعيد الخدرى عند البخارى "304" و "1462"، ومسلم "80"، والبغوى ."19" وثالث من حديث زينب امرأة عبد الله بن مسعود عند الترمذى "635" و "636"، والنسائى فى "عشرة النساء " ."318" ورابع من حديث جابر عند مسلم "885" والنسائى فى "السنة187-3/186"، وفى "عشرة النساء " "373"، والدارمى 1/377، وأحمد 3/318، والفريابى فى "أحكام العيدين " "98" و "99"، وابن خزيمة "1460" وأبى يعلى "2033"، والبيهقى فى "سننه" .3/296 وخامس من حديث ابن عمر عند أحمد 2/66-67، ومسلم "79"، وابن ماجة."4003" وسادس من حديث أبى هريرة عند الترمذى "2613" ومسلم ."80"

(متن حدیث): اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُ وْدَةُ فِى النَّارِ

اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ ذَرِيْحٍ فِيْ عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ، قَالَ: قَالَ اَبِىْ: فَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: خِطَابُ هٰذَا الْخَبَرِ وَرَدَ فِى الْكُفَّارِ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ: اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُ وْدَةُ مِنَ الْكُفَّارِ فِى النَّارِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زندہ درگور کرنے والی اور زندہ درگور ہونے والی جہنمی ہوں گی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ کفار (کی خواتین) کے بارے میں ہیں، مسلمانوں کے بارے میں نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''زندہ درگور کرنے والی اور زندہ درگور ہونے والی'' سے مراد وہ عورتیں ہیں' جو کفار سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ جہنم میں ہوں گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7481 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَامِرُ بْنُ الْعُقَيْلِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ: اَمِيْرٌ

7480- رجاله ثقات. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا، وأبو زكريا سماعه من أبي إسحاق بأخرة. وأخرجه الطبراني "10059" عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن مسروق، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "4717" في السنة: باب في ذراري المشركين، والطبراني "10059" من طريقين عن ابن أبي زائدة، به. وأخرجه ابن أبي حاتم فيما نقله عنه الحافظ ابن كثير في "تفسيره." .... 8/357 طبعة الشعب عن أحمد بن سنان الواسطي، عن أبي أحمد الزبيري، عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن علقمة وأبي الأحوص، عن ابن مسعود. وهذا سند رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن إسرائيل سمع من أبي إسحاق مثل زكريا بأخرة. وله طريق ثالث عند الطبراني "10236" عن علي بن عبد العزيز، عن يحيى الحماني، عن محمد بن أبان، عن عاصم، عن زر، عن عبد الله بن مسعود.

7481- إسناده ضعيف. وقد تقدم تخريجه ضمن الحديث رقم "4312" و ."7248"

مُسَلَّطٌ، وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ، لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے ان تین افراد کو پیش کیا گیا، جو جہنم میں پہلے داخل ہوں گے (ایک) مسلط کیا جانے والا حکمران، (دوسرا) ایسا مال دار شخص جو اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا نہیں کرتا، (تیسرا) غریب متکبر''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خَمْسَةِ اَنْفُسٍ يَّدْخُلُوْنَ النَّارَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس امت سے تعلق رکھنے والے ان پانچ آدمیوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو جہنم میں داخل ہوں گے

7482 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مَطَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِي لَا يُؤْبَهُ لَهُ وَهُوَ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا ، قُلْتُ: وَيَكُونُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ اِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَرَجُلٌ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ اِلَّا خَانَهُ وَاِنْ دَقَّ، وَذَكَرَ الْكَذِبَ، وَذَكَرَ الْبُخْلَ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جہنم پانچ قسم کے لوگ ہیں، وہ ضعیف شخص جس کی پرواہ نہیں کی جاتی اور وہ تمہارے درمیان پیروکار (تابع فرمان) کے طور پر رہتے ہیں، وہ نہ بیوی بچے چاہتے ہیں، نہ مال چاہتے ہیں (راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا ایسا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں نے زمانہ جاہلیت میں ایسے لوگوں کو پایا ہے، جو کسی قبیلے کا پہرہ صرف اس لیے دیا کرتا تھا، تاکہ اس کے ذریعے (اس قبیلے کی کسی) لڑکی کے ساتھ زنا کرلے''۔

وہ شخص جو صبح وشام تمہاری بیوی اور مال کے حوالے سے تمہارے ساتھ دھوکہ سے کام لے، وہ شخص جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی، وہ خیانت کرتا ہے، خواہ وہ چیز کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ پھر انہوں نے جھوٹ اور بخل کا بھی ذکر کیا۔

7482– إسناده على شرط مسلم. وقد تقدم تخريجه ضمن حديث رقم "7453" وقوله: "ويكون ذلك يا أبا عبد الله" أبو عبد الله: هو مطرف بن عبد الله أحد رجال الإسناد، والقائل له هو قتادة . وقوله: "لقد أدركتهم. . . . . ". لعله يريد أواخر أمرهم وآثار الجاهلية، وإلا فمطرف صغير عن إدراك زمن الجاهلية حقيقة، وهو يعقل . ولفظ أحمد 4/266، والطبراني "992"/17: "فقال رجال: يا أبا عبد الله أمن الموالي هم أن من العرب؟ قال: هو التابعة يكون للرجل فيصيب من حرمته سفاحاً غير نكاح."

7483 - سَمِعْتُ الْهَيْثَمَ بْنَ خَلَفٍ الدُّورِيَّ بِبَغْدَادَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ مُوْسَى الْاَنْصَارِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ: يُخْرِجُ اللّٰهُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ، وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا) (المائدة: 37)، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّكُمْ تَجْعَلُوْنَ الْخَاصَّ عَامًّا، هٰذِهِ لِلْكُفَّارِ اقْرَؤُوْا مَا قَبْلَهَا، ثُمَّ تَلَا: (اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوْا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ، وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا) (المائدة: 37) هٰذِهِ لِلْكُفَّارِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے ان دونوں کانوں کے ذریعے سنا۔ انہوں نے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا''۔

عمرو کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک شخص نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے لیکن وہ اس سے نکل نہیں سکیں گے''۔

تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگ خصوصی مفہوم سے عام مفہوم مراد لے رہے ہو۔ یہ کفار کے بارے میں ہے تم اس سے پہلے والے حصے کو بھی تلاوت کرو۔ انہوں نے یہ تلاوت کی:

7483- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق بن موسى الأنصارى، فمن رجال مسلم. وأخرجه بطولة أبو حنيفة فى "مسنده" ص -503و 505 عن يزيد بن صهيب، عن جابر. وأخرجه الآجرى فى "الشريعة" ص 334، وابن أبى حاتم فيما ذكر ابن كثير فى "تفسيره" 2/56 من طريق مبارك بن فضالة، وابن مردويه فيما ذكر ابن كثير من طريق المسعودى، كلاهما عن يزيد بن صهيب الفقير عن جابر بن عبد الله. وأخرجه بنحوه البخارى فى "الأدب المفرد" "818"، وابن مردويه فيما ذكر ابن كثير، من طريق سعيد بن المهلبن عن طلق بن حبيب، عن جابر. وأخرج الطرف الأول منه الحميدى "1425"، والطيالسى "1804"، وأحمد 3/381، ومسلم "191" "317" فى الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة، وابن أبى عاصم فى "السنة" "839" و "840"، والآجرى فى "الشريعة" ص 344، وأبو يعلى "1831" و "1973"، والفسوى فى "المعرفة والتاريخ" 2/212، من طريق سفيان، بهذا الإسناد . . . . . . وأخرجه مختصراً أيضاً: الطيالسى "1703"، ومسلم "191" "318"، والبخارى "6558" فى الرقاق: باب صفة الجنة والنار، والآجرى ص 344، وابن أبى عاصم "841" وأبو يعلى "1992" و "1993" من طريق حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه مطولاً بغير هذه السياقة: مسلم "191" و "319" و"320"، والآجرى ص 334-333 من طريق يزيد بن صهيب الفقير، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/326 و 379، ومسلم "191" "316" من طريق أبى الزبير، عن جابر. وفى الباب عند الطبرى "11906" من طريق الحسين بن واقد، عن يزيد النحوى، عن عكرمة، أن نافع بن الأزرق قال لابن عباس: أعمى البصر أعمى القلب يزعم أن قوماً يخرجون من النار، وقد قال الله جل وعز: (وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا) ؟ فقال ابن عباس: ويحك اقرأ مافوقها: هذه للكفار.

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اگر ان کے لیے زمین میں موجود سب کچھ ہو اور اس کی مانند مزید ان کے ساتھ ہو اور وہ قیامت کے دن کے عذاب کے لیے اسے فدیے کے طور پر دینا چاہیں' تو وہ ان کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا انہیں دردناک عذاب ہوگا وہ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن وہ اس سے نہیں نکل سکیں گے''۔

یہ آیت کفار کے لیے ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَنْ اُدْخِلَ النَّارَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، يُخَلَّدُ فِيهَا مِنْ غَيْرِ خُرُوْجٍ مِنْهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس امت کا جو شخص جہنم میں داخل ہو جائے گا، ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا' اور اس سے کبھی باہر نہیں نکلے گا

7484 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً قَالَ يَزِيْدُ: فَلَقِيْتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ، فَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِيْ بِهٖ قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذَرَّةً، قَالَ يَزِيْدُ: صَحَّفَ فِيْهِ اَبُوْ بِسْطَامٍ، قَالَ يَزِيْدُ: فَلَقِيْتُ عِمْرَانَ الْقَطَّانَ اَبَا الْعَوَّامِ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيْثِ، فَقَالَ عِمْرَانُ: حَدَّثَنِيْ بِهٖ قَتَادَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

7484– إسناده صحيح على شرط الشيخين. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وهشام هو الدستوائي. وهو في "مسند أبي يعلى" "2955" و "2956" و "2957". وأخرجه مسلم "193" "325" في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/116، وابن ماجة "4312" في الزهد: باب ذكر الشفاعة، وأبو يعلى "2889" و "2993"، وابن أبي عاصم في "الزهد" "849" من طرق عن سعيد، به. وأخرجه الطيالسي "1966"، والبخاري "40" في الإيمان: باب زيادة الإيمان ونقصانه، ومسلم "193" "325"، والترمذي "2593" في صفة جهنم: باب ماجاء أن للنار نفسين وماذكر من يخرج من النار من أهل التوحيد، وابن أبي عاصم "850"، وأبو يعلى "2927" و "2977" و "3273"، وأبو عوانة 1/184 من طرق عن هشام، به. وأخرجه الطيالسي "1966"، وأحمد 3/173 و276، والترمذي "2593"، وابن أبي عاصم "851"، وأبو يعلى "3273"، وأبو عوانة 1/184 من طريق شعبة، به . . . . = وأخرجه البخاري تعليقاً باثر الحديث "44" عن ابان بن يزيد العطار، عن قتادة، به. ووصله الحاكم فيما ذكره الحافظ في "الفتح" 1/104-في "الأربعين" من طريق ابى سلمة، عن ابان، به وأخرجه أحمد 3/247-248 من طريق ثابت عن أنس. وأخرجه البخاري "7509" في التوحيد: باب كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، والآجري في "الشريعة" ص 345 من طريق أبي بكر بن عياش، عن حميد، عن أنس. وأخرجه الحاكم 1/70 من طريق عبيد الله بن أبي بكر عن جده أنس. وأخرجه الطبراني في "الصغير" 2/41 من طريق عبد الله بن الحارث، عن أنس. وانظر الحديث المتقدم برقم "6464".

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيْثِ، قَالَ يَزِيْدُ: اَخْطَاَ فِيْهِ عِمْرَانُ، وَوَهِمَ فِيْهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جہنم سے ہر وہ شخص نکل جائے گا' جو لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو اور اس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا ایمان ہو''۔

یزید کہتے ہیں: میری ملاقات شعبہ سے ہوئی۔ میں نے انہیں یہ حدیث بیان کی' تو شعبہ نے بتایا' قتادہ نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ البتہ شعبہ نے لفظ الذرہ کی بجائے ذرہ استعمال کیا ہے۔

یزید بیان کرتے ہیں: اس روایت میں ابوبسطام نامی راوی نے تصحیف کی ہے۔ یزید کہتے ہیں: میری ملاقات عمران قطان سے ہوئی۔ میں نے انہیں یہ حدیث سنائی' تو عمران نے بتایا: قتادہ نے یہ حدیث عطاء بن یزید لیثی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر مجھے سنائی تھی۔

یزید کہتے ہیں: اس روایت میں عمران نے غلطی کی ہے اور انہیں اس میں وہم ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ حَالَةِ مَنْ يُّخَلَّدُ فِى النَّارِ، وَمَنْ يُّعَاقَبُ، ثُمَّ يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِ فَيُخْرَجُ مِنْهَا

ایسے شخص کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو جہنم میں ہمیشہ رہے گا' اور وہ شخص جسے سزا دی جائے گی اور پھر اس پر اللہ تعالیٰ فضل کرے گا' اور وہ جہنم سے نکل آئے گا

7485 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا، فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ، وَلَا يَحْيَوْنَ، وَلٰكِنَّ اُنَاسًا تُصِيْبُهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ فَيُمِيْتُهُمْ حَتّٰى اِذَا صَارُوْا فَحْمًا اُذِنَ فِى الشَّفَاعَةِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے' جو اس کے اہل ہوں گے یہ لوگ اس میں مریں گے بھی نہیں اور زندہ بھی نہیں رہیں گے۔ البتہ کچھ لوگوں کو ان گناہوں کے عوض میں جہنم لاحق ہوگی وہ انہیں مار دے گی' یہاں تک وہ کوئلہ ہو جائیں گے' تو ان کی شفاعت کی جائے گی''۔

7485- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة -فمن رجال مسلم . إسماعيل بن إبراهيم: هو المعروف بابن علية، وأبو مسلمة: هو سعيد بن يزيد الأزدى . وهو فى "مسند أبى يعلى" "1097" وقد تقدم بأطول منه برقم ."7379"

ذِكْرُ وَصْفِ غِلَظِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

جہنم میں کافر کی موٹائی کا تذکرہ، ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7486 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): غِلَظُ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ، وَضِرْسُهُ مِثْلُ اُحُدٍ

اَلْجَبَّارُ: مَلِكٌ بِالْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ الْجَبَّارُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کافر کی موٹائی بیالیس گز ہوگی جو جبار کے گز کے حساب سے ہوگی اور اس کی لمبائی اُحد پہاڑ جتنی ہوگی''۔

جبار یمن کا حکمران تھا اسے جبار کہا جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجْعَلُ اللّٰهُ غِلَظَ جُلُوْدِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ جہنم میں کافر کی جلد کو کتنا موٹا کر دے گا

7487 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

7486– إسناده صحيح على شرط الشيخين. شيبان: هو ابن عبد الرحمن التميمي النحوي. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "610" عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "2577" في صفة جهنم: باب ماجاء في عظم أهل النار، والحاكم 4/595، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص342 من طرق عن عبيد الله بن موسى، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث الأعمش وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه احمد 2/334و537، وابن أبي عاصم "611"، والبيهقي في "البعث" "566" من طريقين عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار، عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة بلفظ: "ضرس الكافر مثل أحد، وفخذه مثل البيضاء ومقعده من النار كما بين قديد ومكة، وكثافة جلده اثنان وأربعون ذراعاً بذراع الجبار." وأخرجه أحمد 2/328، والحاكم 4/595، والبيهقي "568" من........ طريقين عن عبد الرحن بن إسحاق، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة بلفظ: "ضرس الكافر يوم القيامة مثل أحد، وعرض جلده سبعون، وعضده مثل البيضاء، وفخذه ورقان، ومقعده من النار مثل مابيني وبين الربذة." والبيضاء: موضع أو اسم جبل، وورقان كقطران: جبل أسود على يمين المار من المدينة على مكة. وأخرجه الترمذي "2578" عن علي بن حجر، عن محمد بن عمار، عن جده محمد بن عمار وصالح مولى التوأمة، عن أبي هريرة. وقال: هذا حديث حسن غريب. وأخرجه نعيم بن حماد في زوائد "الزهد" ط"303 ومن كريقه البغوي "4413" من طريق سعيد بن المسيب، وابن المبارك"304"، والحاكم 4/595-596 من طريق سعيد المقبري، كلاهما عن أبي هريرة موقوفاً. وانظر الحديثين الآتيين.

(متن حدیث): ضِرْسُ الْكَافِرِ، اَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کافر کی داڑھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کافر کا ایک طرف کا دانت اُحد جتنا ہوگا' اور اس کی کھال تین دن کی مسافت جتنی موٹی ہوگی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجْعَلُ اللّٰهُ ضِرْسَ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِثْلَهٗ

اس چیز کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ جہنم میں کافر کی داڑھ کو جس کی مانند کر دے گا

7488 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حُمَيْدٍ حَدَّثَهٗ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ - يَعْنِيْ فِي النَّارِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی (راوی کہتے ہیں: یعنی جہنم میں ایسا ہوگا)''

ذِكْرُ اطِّلَاعِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّارِ عَلٰى مَنْ يُّعَذَّبُ فِيْهَا، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کو جہنم میں دیکھنے کا تذکرہ' جنہیں عذاب ہو رہا تھا ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

7489 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شُرَيْكٌ،

7487- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال مسلم غير إسحاق بن إبراهيم، فروى له البخاري في "الأدب المفرد" وأبو داود، والنسائي. حميد بن عبد الرحمن: هو ابن حميد بن عبد الرحمن الرؤاسي، وهارون بن سعد: هو العجلي، وأبو حازم هو سلمان الأشجعي. وأخرجه مسلم "2851" في الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون، والبيهقي في "البعث" "565" من طريق سريج بن يونس، عن حميد بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي"2579" في صفة الجنة: باب ماجاء في عظم أهل النار. من طريق فضيل بن غزوان، عن أبي حازم، به.

7488- حديث صحيح. سليمان بن حميد: ذكره المؤلف في "الثقات" 6/385 وقال: يروى عن محمد بن كعب القرظي، روى عنه عمرو بن الحارث، وإبراهيم بن نشيط الوعلاني. وأبوه حميد ذكره أيضاً فيه 4/151، فقال: والد سليمان بن حميد، يروى عن سعيد بن العاص، عداده في أهل مصر، روى عنه سماك بن حرب وهو الذى روى عنه عمرو بن الحارث، عن سليمان بن حميد، عن أبيه، عن أبي هريرة. قلت: باقي رجاله ثقات رجال مسلم. وانظر الحديثين الآتيين.

عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ، وَاطَّلَعْتُ فِى النَّارِ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ، وَرَاَيْتُ فِيْهَا ثَلَاثَةً يُعَذَّبُوْنَ: امْرَاَةً مِنْ حِمْيَرَ طُوَالَةً رَبَطَتْ هِرَّةً لَهَا لَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ، فَهِيَ تَنْهَشُ قُبُلَهَا وَدُبُرَهَا وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَخَا بَنِيْ دَعْدَعٍ الَّذِيْ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِذَا فُطِنَ لَهٗ، قَالَ: اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ، وَالَّذِيْ سَرَقَ بَدَنَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت میں داخل ہوا' تو اہل جنت میں اکثریت غریبوں کی تھی۔ میں نے جہنم میں جھانکا' تو اس میں اکثریت خواتین کی تھی۔ میں نے اس میں تین لوگوں کو دیکھا کہ انہیں عذاب ہو رہا تھا ایک حمیر سے رکھنے والی ایک طویل القامت عورت جس نے ایک بلی کو باندھ دیا تھا اور وہ اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لیے نہیں دیتی تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھالے۔ وہ بلی اسے آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے نوچتی تھی۔ میں نے جہنم میں بنو دعدع سے تعلق رکھنے والے اس شخص کو دیکھا جو اپنی لاٹھی کے ذریعے حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا جب وہ پکڑا جاتا تھا' تو یہ کہتا تھا' یہ چیز میری لاٹھی کے ساتھ لٹک گئی تھی' اور اس شخص کو دیکھا' جس نے اللہ کے رسول کے قربانی کے دو جانور چوری کیے تھے''۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّارِ ابْنَ قَمَعَةَ يُعَذَّبُ فِيْهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہنم میں ابن قمعہ کو دیکھنا جسے اس میں عذاب ہو رہا تھا

7490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِى النَّارِ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ غَيَّرَ عَهْدَ اِبْرَاهِيْمَ، وَسَيَّبَ السَّوَائِبَ، وَكَانَ اَشْبَهَ شَيْءٍ بِاَكْثَمَ بْنِ اَبِى الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ،

7489– حديث صحيح. شريك- وهو ابن عبد الله بن أبى شريك النخعى القاضى -سيء الحفظ، لكنه توبع، وباقى رجاله ثقات. وقد تقدم برقم ."2838"

7490– إسناده حسن. محمد بن عمرو- وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ-روى له البخارى مقروناً ومسلم فى المتابعات، وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين. واخرجه ابن أبى شيبة14/70، والطبرى فى "جامع البيان." "12822"، وابو يعلى"6121" من طريق محمد بن عمر، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2856" "50" فى الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون، عن زهير بن حرب، عن جرير، عن سهيل، عن أبيه، عن أبى هريرة . وأخرجه ابن أبى عاصم فى "الأوائل" "83"، والطبرى "12820" من طريقين عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث، عن أبى صالح، عن أبى هريرة، وقد تقدم برقم ."6260"

فَقَالَ الْاَكْثَمُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ يَضُرُّنِىْ شَبَهُهُ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ مُسْلِمٌ وَّهُوَ كَافِرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا یہ وہ پہلا شخص تھا' جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو تبدیل کیا تھا۔ اس نے بتوں کے نام پر جانور مخصوص کرنے کا آغاز کیا تھا۔ وہ اکثم بن ابوجون خزاعی سے مشابہت رکھتا تھا۔ اکثم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس کے ساتھ مشابہت رکھنا مجھے نقصان دے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مسلمان ہو اور وہ کافر ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوْبَةِ اَقْوَامٍ مِنْ اَجْلِ اَعْمَالٍ ارْتَكَبُوْهَا، اُرِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا

مختلف لوگوں کے مختلف اعمال کے ارتکاب کی وجہ سے انہیں دی جانے والی سزا کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی گئی

7491 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بن بكر حدثنى بن جَابِرٍ حَدَّثَنِى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِى اَبُو اُمَامَةَ الْبَاهِلِىُّ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِى رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَىَّ فَاَتَيَا بِىْ جَبَلًا وَعْرًا فَقَالَا لِى: اصْعَدْ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِى سَوَاءِ الْجَبَلِ فَاِذَا اَنَا بِصَوْتٍ شَدِيدٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالَ: هٰذَا عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِىْ فَاِذَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةٍ اَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا. فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِىْ فَاِذَا بِقَوْمٍ اَشَدِّ شَىْءٍ انْتِفَاخًا وَاَنْتَنِهِ رِيحًا وَاَسْوَئِهِ مَنْظَرًا. فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قِيْلَ: الزَّانُونَ وَالزَّوَانِى. ثُمَّ انْطَلَقَ بِىْ فَاِذَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِيَّهُنَّ الْحَيَّاتُ. قُلْتُ: مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ؟ قِيْلَ: هٰؤُلَاءِ اللَّاتِى يَمْنَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ اَلْبَانَهُنَّ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِى. فَاِذَا اَنَا بِغِلْمَانٍ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ نَهْرَيْنِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ ذَرَارِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ شَرَفَ بِىْ شَرَفًا فَاِذَا

7491– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن أبي بكر، فمن رجال البخاري، وسليم بن عامر - وهو أبو يحيى الكلاعي - فمن رجال مسلم. ابن جابر: هو عبد الرحن بن يزيد بن جابر. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1986" بأطول منه. وأخرجه ابن خزيمة "1986"، والحاكم مختصراً 1/430 ومن طريقه البيهقي 4/216 من طريق بحر بن نصر بن سابق الخولاني، عن بشر بن بكر، به، وصححه الحاكم على مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني "7667" من طريق عبد الله بن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/166 من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، به. واخرجه الطبراني "7666" من طريق معاوية بن صالح عن سليم، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 77-1/76 وقال: رواه الطبراني في "الكبير" ورجاله رجال الصحيح.

اَنَا بِثَلَاثَةٍ يَشْرَبُوْنَ مِنْ خَمْرٍ لَهُمْ . فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ ".

(2:3)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے مجھے بازو سے پکڑا اور مجھے لے کر ایک پہاڑ کے پاس آ گئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: آپ چڑھیں۔ جب میں پہاڑ کے اوپر پہنچا' تو ایک زبردست آواز آئی میں نے انہیں کہا: یہ کس قسم کی آوازیں ہیں' تو اس نے بتایا: یہ اہل جہنم کا شور و غوغا ہے۔ پھر وہ مجھے ساتھ لے کر گئے' تو میرے سامنے کچھ لوگ آئے وہ اپنی ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے۔ ان کی باچھیں چھلی ہوئی تھیں اور ان میں سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں' تو بتایا گیا: یہ وہ لوگ ہیں' جو روزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے روزہ افطار کر لیتے تھے پھر وہ مجھے ساتھ لے کے گئے' تو میرے سامنے کچھ ایسے لوگ آئے جو انتہائی پھولے ہوئے تھے اور ان کی بو انتہائی بدبودار تھی اور ان کی صورت حال انتہائی بدترین تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔ پھر وہ ساتھ لے کر گئے' تو وہاں کچھ خواتین تھیں' جن کی چھاتیوں کو سانپ کاٹ رہے تھے میں نے دریافت کیا: ان کا کیا معاملہ ہے' تو بتایا گیا: یہ وہ عورتیں ہیں' جو اپنی اولاد کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر وہ مجھے ساتھ لے کر گئے' تو کچھ لڑکے تھے جو دو نہروں کے درمیان پھر رہے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا: یہ اہل ایمان کے بچے ہیں پھر وہ مجھے ساتھ لے کر اوپر گئے' تو وہاں تین حضرات موجود تھے' جو مشروب پی رہے تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ حضرات آپ کا انتظار کر رہے ہیں''۔

حرفِ اختتام

اللہ تعالیٰ کے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جو قادرِ مطلق ہے' جو وہ چاہتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے اور اسی کی عطا کردہ توفیق اور صلاحیت کی بدولت انسان کسی کام کا آغاز کر کے اسے اختتام تک پہنچانے کے قابل ہو پاتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو جو انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے قائد و پیشوا ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین' پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرعی احکام کو سیکھا آپ کے فرامین' معمولات' عادات واطوار' سیرت وکردار کو بڑی احتیاط اور دیانت کے ساتھ اگلی نسل تک منتقل کیا۔ ان کے ہمراہ تابعین' تبع تابعین سے لے کر کتب حدیث کے مصنفین تک' اور ان کے بعد ان کتب کی تحقیق' تشریح' ترجمہ' تعلیق' نشر واشاعت' درس وتدریس وغیرہ جیسی خدمات سرانجام دینے والے ان تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے' جنہوں نے پیغمبر صادق ومصدوق کی تعلیمات کو پورے ضبط اور اتقان کے ساتھ محفوظ کیا اور اسے امت تک منتقل کیا۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وکرم کے تحت ہم علم حدیث کے مشہور مآخذ ''صحیح ابن حبان'' کے ترجمے کی خدمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہوئے ہیں۔ ہم نے صحیح ابن حبان کے جس نسخے کو سامنے رکھا تھا وہ موسستہ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع' بیروت لبنان سے ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا۔ یہ نسخہ ہمیں محترم ڈاکٹر راغب حسین نعیمی نے جامعہ نعیمیہ لاہور کی مرکزی لائبریری سے فراہم کیا تھا' اس نسخے کی اٹھارہویں جلد میں فاضل محقق نے صحیح ابن حبان میں مذکور روایات کے راویوں اور ان روایات کے ارقام الحدیث کی فہرست شامل کی ہے۔ ہم نے وہ فہرست قارئین کے فائدے اور سہولت کے لئے من وعن یہاں شامل کر دی ہے' جس میں سب سے پہلے صحابہ کرام پھر امام ابن حبان کے شیوخ اور پھر ان دو طبقوں کے علاوہ دیگر تمام راویان حدیث کے اسماء اور ان کی مرویات کے ارقام شامل کیے گئے ہیں۔ امید ہے یہ چیز محققین کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کرے اور اسے ہمارے دین' دنیا اور آخرت کے امور ومعاملات میں کامیابی' بہتری اور اچھائی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)